پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

خیال قاتل

ایم اے راحت

WWW.PAKSOCIETY.COM

دوسرے دن تقریباً ساڑھے گیارہ بجے میں نے رینا داراب روٹی والا کو ٹیلیفون کیا۔ اتفاق ہی تھا کہ ٹیلیفون خود رینا نے اٹھالیا۔ میں نے فوراً ہی اس کی آواز پہچان لی۔"

"میں دانش منصور بول رہا ہوں۔"

"اوہ۔ میں آپ سے ناراض ہوں مسٹر دانش۔" رینا نے کہا۔

"میڈم مجھے افسوس ہے کہ آپ جیسی شخصیت مجھ سے ناراض ہوگئی۔"

"رات کو ٹیلیفون کیا تھا میں نے۔"

"آپ کے ٹیلیفون کی اطلاع مجھے مل گئی تھی لیکن اس وقت رات کا ایک بجا تھا۔"

"دو کیوں نہ بج جاتے۔ میں آپ کے ٹیلیفون کا انتظار کر رہی تھی۔"

اس کا مجھے افسوس ہے۔ ویسے یہ وقت عموماً خلوت کا ہوتا ہے اور میں نے سوچا کہ اس وقت مسٹر داراب روٹی والا میری مداخلت پسند نہیں کریں گے۔" میں نے کسی قدر پر مزاح انداز میں کہا اور رینا نے ایک قہقہہ لگایا۔

"میری خلوت اور داراب روٹی والا۔" وہ پھر ہنس پڑی۔

"سمجھا نہیں۔"

"اچھا ساری باتیں فوراً ہی سمجھنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے۔ آج رات کا کیا پروگرام ہے۔"

WWW.PAKSOCIETY.COM

"کوئی خاص نہیں۔ آپ فرمائیے۔"

"ریس کورس کیوں نہیں آئے؟"

"میڈم ریتا میں ریس کورس کا رسیا نہیں ہوں ایسے ہی تفریح کی غرض سے وہاں پہنچ گیا تھا۔ اس کے بعد ذہن میں خیال نہیں آیا۔"

"ہاں میں جانتی ہوں۔ دس بیس لاکھ جیت لینا تو آپ کے لئے کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔"

"نہیں ہار جیت کا کوئی خیال دل میں نہیں تھا۔"

"تو میں کب اس سے انکار کر رہی ہوں۔"

"بہرحال اس لئے میں ریس کورس نہیں آسکا۔"

"آج رات ہوٹل سیرینو۔ ہوٹل سیرینو دیکھا ہے۔"

"سیرینو؟"

"ہاں۔"

"اتفاق سے نہیں دیکھا۔"

"اگر یہ کہتے کہ دیکھا ہے تو تعجب ہوتا۔"

"کیوں؟"

"اس لئے کہ وہ ایک چھوٹا سا ہوٹل ہے۔ کم از کم دانش منصور جیسے بڑے لوگوں کے لئے بالکل ناقابل۔"

"کہاں ہے؟" میں نے سوال کیا اور ریتا داراب روئی والا مجھے سیرینو کے جائے وقوع کے بارے میں بتانے لگی۔

"ٹھیک۔"

"میں آج رات کو وہاں آپ کا انتظار کروں گی۔ کھانا آپ میرے ساتھ ہی کھائیں گے۔ بے شک وہ ایک بہت چھوٹی سی جگہ ہے لیکن وہاں میں موجود ہوں گی۔"

"آپ کا حکم سر آنکھوں پر میں حاضر ہو جاؤں گا۔"

"ٹھیک آٹھ بجے۔ وقت کا خصوصاً خیال رکھیے گا۔"

"بہت بہتر۔" میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پھر ساری باتیں وہیں پر ہوں گی۔" اس نے جواب دیا اور ٹیلیفون بند کر دیا۔ میں ریسیور ہاتھ میں لئے دیر تک سوچوں میں ڈوبا رہا تھا۔ ریتا داراب کی ایک اہمیت تھی وہ داراب روئی والا کے سلسلے میں خاصی کارآمد ہوسکتی تھی اور اس سے اگر تھوڑے سے تعلقات مزید بڑھالئے جائیں تو داراب روئی والا کے بارے میں کافی تفصیلات معلوم ہوسکتی تھیں۔ بہرحال میں رات ہوٹل سیرینو پہنچ گیا سیرینو بے شک ایک چھوٹا سا ہوٹل تھا۔ لیکن خوبصورت اور نفیس تھا۔ جیسے ہی میں نے دروازے سے اندر قدم رکھا ایک ویٹر نے قریب پہنچ کر جھکتے ہوئے کہا۔

"میڈم ریتا اس گوشے میں آپ کا انتظار کر رہی ہیں۔"

میں اس جانب بڑھ گیا ریتا ایک خوبصورت لباس میں ملبوس مسکراتی نگاہوں سے مجھے دیکھ رہی تھی۔

"بہت بڑے آدمی کو سلام پیش کرتی ہوں۔ اس نے کہا میں نے مسکرا کر گردن خم کی اور کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا۔"

"الفاظ طنز پر مبنی ہیں یا ان میں کچھ اور ہے۔" میں نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

"طنز بالکل نہیں ہے بلکہ خوشی کا ایک جذبہ ہے جو لفظوں میں ڈھل گیا ہے۔"

"آپ کے اس جذبے کی میں پذیرائی کرتا ہوں۔"

"دانش مجھے صرف ریتا ہی کہہ دیا کریں۔"

"چلو ٹھیک ہے مگر میں حیران رہوں گا کہ آپ نے سیرینو میں دعوت کیوں دی۔"

"حیرانی کی کیا بات ہے کسی بھی شخص کے دل میں کسی کے لیے کوئی بھی جذبہ ابھر سکتا ہے اور اس جذبے کی تکمیل کسی بھی شکل میں ہوسکتی ہے۔"

"ویری گڈ یہ بات ہے "حقیقتاً" جذبوں ہی سے بہت سے معاملات طے ہوتے ہیں۔" میں نے معنی خیز نگاہوں سے اس سے دیکھا تو وہ مسکرا دی۔

"معاملات بھی وسیع معنوں میں استعمال کیے جاسکتے ہیں۔" وہ کھلکھلا کر ہنس پڑی۔ میں بھی ہنسنے لگا۔

"لفظوں کے کھلاڑی تو آپ بھی ہیں۔"

"شکریہ اب آپ یہ بتائیے کہ پہلے کھانا کھایا جائے یا دوسری باتیں کی جائیں۔"

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

"کھانے کا تو ابھی وقت نہیں ہوا ہے میرا خیال ہے ہم کسی مشروب پر گزارا کرتے ہیں۔ ہاں مگر آپ کو یہاں سے جانے کی جلدی ہو تو دوسری بات ہے۔"

"آپ جیسی شخصیت سامنے ہو اور کوئی جانے کے بارے میں سوچے۔"

"مسٹر داراب کے کیسے مزاج ہیں۔"

"ٹھیک ہیں۔" اس نے بے پرواہی سے کہا۔

"میں تو سوچ رہا تھا شاید وہ بھی آپ کے ساتھ ہوں۔" میں نے کہا اور وہ نگاہیں اٹھا کر مجھے دیکھنے لگی پھر بولی۔

"ایسے الفاظ مجھے بددل کر دیتے ہیں۔"

"ارے کیوں۔"

"یہ سوال آپ کر رہے ہیں۔"

"واقعی نہیں سمجھا۔"

"کچھ بھی نہیں کہوں گی بعض باتیں خود سوچ لینے کی ہوتی ہیں اگر کوئی نہ سوچنا چاہے تو اسے بتانی بھی نہیں چاہئیں۔"

"اوہ اس کا مطلب ہے۔"

"کوئی مطلب نہیں ہے کہ ہم کسی ایسے موضوع کو دھیان میں نہیں لانا چاہتے جو ہماری پیشانیاں شکن آلود کرے۔" اس نے کہا۔ اور پھر ہنس پڑی۔ یہ جملہ اس نے دوبارہ دہرایا تھا میں بھی ہنسنے لگا اور پھر میں نے کہا۔

"آپ واقعی بہت اچھا بولتی ہیں۔"

"اور آپ نجانے کیوں تلخ گفتگو کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔"

"تلخ۔"

"سو فیصد۔ وہ نام جو کہ دلوں میں تکدر پیدا کر دیں ایسی خوش گوار ملاقاتوں میں سامنے نہیں آنے چاہئیں۔"

"لیکن تذکرہ تو ہو ہی جاتا ہے۔"

"ہاں ہو جاتا ہے مسٹر دانش منصور۔ اچھا اب آپ یہ بتایئے کہ آپ کا کاروبار کیسا چل رہا ہے۔ سنا ہے بڑی ہنگامہ خیزیاں کر رکھی ہیں۔ یہاں ایسے نئے نئے طریقے ایجاد کیے

ہیں کاروباری دنیا میں کہ بہت سے لوگ بھکاری بن کر رہ گئے ہیں وہ بڑے بڑے سرمائے دار جو اپنے آپ کو بہت ہی اونچی شخصیت سمجھتے ہیں آپ کے سامنے بری طرح نروس ہو گئے ہیں۔"

"کیا کہہ سکتا ہوں ان کے اور میرے طریقے کار میں ذرا فرق ہے وہ سرمایہ کاری کو ایک مخصوص انداز میں دیکھنا پسند کرتے ہیں جبکہ میں اس میں نت نئے شعبے تلاش کر رہا ہوں۔"

"اور آپ کامیاب ہیں۔"

"بات دراصل یہ ہے کہ وقت ہی جدت کا ہے آپ کوئی ایسی تبدیل کیجئے جو لوگوں کو نئی محسوس ہوں بہت زیادہ کامیابیاں حاصل کریں گے۔"

"ہاں بات بالکل درست ہے اور اب میں خود داراب کا تذکرہ کروں گی داراب بھی بہت اچھا بزنس مین نہیں ہے میری زندگی سے منسلک ہے لیکن حقیقی معنوں میں ہمیشہ میں اس سے اختلاف کرتی رہی ہوں لیکن بدقسمتی سے وہ ایک ایسی شخصیت ہے جو اپنی تمام تر ناعقلی کے باوجود اپنے آپ کو عقل مند سمجھنے کی کوشش کرتا رہتا ہے حالانکہ اس کا ماضی دیکھو کیا تمہیں داراب کا ماضی معلوم ہے۔"

"نہیں۔ اتفاق سے داراب روٹی والا سے میری بہت کم ملاقاتیں ہوئی ہیں۔"

"داراب روٹی والا صرف روٹی والا تھا داراب تو وہ بعد میں بنا۔"

"کیا مطلب؟" میں نے پوچھا اور رینا ہنس پڑی۔

"بہت پہلے وہ ایک چھوٹے سے ہوٹل کا مالک تھا۔ جس پر روٹیاں پکائی جاتی تھیں وہ خود بھی کام کرتا تھا اور اس کے بعد اس نے تھوڑی بہت ترقی کر لی اور ایک روٹی پلانٹ خرید کر یہاں لگایا اور اس کے بعد وہ روٹی پلانٹ بھی فیل ہو گئے اور وہ نجانے کہاں کہاں بھٹکنے لگا۔ مختلف طریقوں سے اس نے سرمایہ حاصل کیا اور ایک دوبارہ وہ غیر ممالک میں گیا اور یہاں سے پاؤڈر بھی لے گیا پاؤڈر کامیابی سے لے جا کر اس نے فروخت کیا اور نتیجے میں دو چار کروڑ روپے کما لایا۔ بس یہ اس کا کل اثاثہ تھا لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس نے جب سے میرے ساتھ شمولیت اختیار کی اس کی تقدیر بدل گئی لوگوں کا خیال ہے کہ میں تقدیر بدلنے میں بڑی اہمیت رکھتی ہوں تم نے داراب کے گھوڑے دیکھے۔"

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

"نہیں۔"

اس ریس میں بھی دوڑے تھے یہ گھوڑے میں نے ہی اسے خرید کر تحفتاً پیش کیے تھے اور ان گھوڑوں نے اس کی تقدیر بدل دی یہ گھوڑے میرے اشارے پر دوڑتے ہیں جب چاہوں جیتتے ہیں اور جب چاہوں ہارتے ہیں اور صرف یہی نہیں ریس کورس میں ہر گھوڑا میرے اشاروں پر دوڑتا ہے اور پھر بات گھوڑوں ہی کی نہیں بلکہ جس شخص کو میں جو اشارہ کرتی ہوں وہ صرف وہی عمل کرتا ہے شاید تم میری بات کو غلط سمجھ رہے ہوں گے۔ دانش منصور لیکن حقیقت یہی ہے کبھی آزما کر دیکھ لینا۔" میں نے مسکرا کر گردن ہلائی۔ میں نے کہا۔

"اگر میں آپ کی بات کو غلط سمجھوں تب نا۔" میرے اس جواب پر وہ مسکرا دی۔ پھر اس نے کہا۔

"تمہیں دیکھ کر یہ احساس ہوتا ہے کہ تمہارے اندر وہ تمام خوبیاں ہیں جو کسی ایسے شخص میں ہونی چاہیں جو مستقبل میں اپنا کوئی ثانی نہ چھوڑے۔"

"سمجھا نہیں۔"

"ضروری تو نہیں ہے کہ انسان رشتوں ہی میں منسلک ہو جائے دوستیاں بھی ایک اہم حیثیت رکھتی ہیں اور اگر دوستیاں ہوں تو پھر بہت سے کام نکل جاتے ہیں ویسے تمہاری شخصیت میرے لیے واقعی پر سحر ہے۔" وہ مسکراتی رہی باتیں کرتی رہی بہت سے موضوعات پر گفتگو کی اس نے، سفید رنگ کا ایک خوبصورت سا پرس اس کے پاس تھا جو پھولا ہوا تھا۔ ایک بار اس نے پرس سے آئینہ نکال کر اپنا چہرہ دیکھا ہونٹ اور بھویں درست کیں اور اسی وقت آئینہ رکھتے ہوئے اس نے ایک چھوٹا سا کھلونا نکال لیا یہ ایک اسٹیل روبوٹ تھا سفید رنگ کا بہت ہی خوبصورت روبوٹ جو سر سے پاؤں تک مختلف چیزوں سے آراستہ تھا۔ روبوٹ کو ہتھیلی کے قریب کرکے اس نے چہرے کے قریب کرتے ہوئے کہا۔

"میری سب سے بڑی کمزوری کھلونے ہیں دنیا کے مختلف ملکوں سے میں نے ایسے قیمتی کھلونے خریدے ہیں جو اپنی مثال آپ ہیں بلکہ شاید تم اس بات پر یقین نہ کرو کہ جرمنی کی ایک کھلونا ساز کمپنی نے صرف میرے لیے کچھ ایسے جدید کھلونے بنائے ہیں جو

اپنی مثال آپ ہیں مگر وہ بڑے ہیں اور میں انہیں اپنے ساتھ نہیں رکھ سکتی ورنہ تمہیں ضرور دکھاتی۔"

"ایک اچھا شوق ہے اور یقینی طور پر ماضی کی کسی یاد سے وابستہ۔" اسٹیل کا روبوٹ جو تقریباً چار انچ کے قریب تھا اس نے میز پر رکھ دیا واقعی خوبصورت روبوٹ بنا ہوا تھا پھر وہ ایک گہری سانس لے کر بولی۔

"ہاں ماضی سے تو بہت سے جذبے وابستہ ہوتے ہیں اور شاید کھلونے سے دلچسپی بھی ایسی ہی کسی یاد کا حصہ ہے۔" اس نے نجانے کیا کیا کہ روبوٹ کے اندر ہلکی سی سرسراہٹ پیدا ہوئی وہ ایک فوجی کی طرح مارچ کرنے لگا۔

اس وقت یہ ایک سپاہی ہے لیکن یہ اپنے مشاغل بدلتا رہتا ہے۔ اس نے پھر کچھ کیا ہاتھ نہیں لگایا تھا روبوٹ کو لیکن روبوٹ ایک دم رک گیا سیدھا ہوا اور اس کے بعد اس نے اپنی کمر کے پچھلے حصے سے لٹکتی ہوئی ڈوری کو سامنے کیا اب اس کے ہاتھ میں ایک ننھا سا کیمرہ نکل لیا۔

"اب یہ ایک خوبصورت فوٹوگرافر ہے۔" روبوٹ نے کیمرے کو میری طرف سے فوکس کیا اور اسی وقت اس نے اپنا سر میرے شانے سے ٹکا دیا۔

ایک جھماکا ہوا اور مجھے آنکھیں بند کرنا پڑیں۔ روبوٹ نے میری تصویر لے ڈالی تھی۔ ایک لمحے کے لیے میرے ذہن میں سنسنی دوڑ گئی۔ میری تصویر بنائی گئی ہے۔ بلاشبہ ایک انوکھی بات تھی۔ رینا کے اس کھلونے نے مجھے سحرزدہ کر دیا تھا رینا نے ہنس کر اپنا چہرہ میرے شانے سے ہٹالیا میں نے عجیب سی نگاہوں سے اسے دیکھا تو وہ مسکرا کر بولی۔

"اس تصویر کی ایک کاپی میں تمہیں بطور تحفہ ضرور پیش کروں گی مسٹر دانش منصور۔"

"کیا واقعی اس ننھے سے کیمرے میں اس نے ہماری تصویر بنالی۔"

"اتنی خوبصورت اور عمدہ تصویر کہ اگر اسے آپ انلارج کرالیں تو جس سائز میں چاہیں بنا سکتے ہیں۔"

"یہ ایک حیرت انگیز کھلونا ہے۔"

"اس کی بہت سی خوبیاں ہیں یہ سپاہی بھی ہے فوٹوگرافر بھی ہے گنر بھی ہے اگر ہم

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

اسے حکم دیں کہ یہ اپنے قریب بیٹھے ہوئے کم از کم دس افراد کو ہلاک کر دے تو یہ کام اس کے لیے مشکل نہیں ہوگا۔"

"اوہ گڈ کیسے۔"

"ایک منٹ۔" رینا نے کہا اور اس کے بعد فوراً ہی روبوٹ نے اپنا کیمرہ شانے سے نکال لیا اس کی کمر کے ساتھ چھوٹی سی رائفل نما کھلونا چیز لٹکی ہوئی تھی اس نے یہ کھلونا اپنے ہاتھ میں لے لیا رینا نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر ایک جانب اشارہ کرتے ہوئے بولی۔ "اس طرف۔" دوسرے لمحے ہلکی سی کھٹ کی آواز ہوئی۔ اور ایک ننھا سا تیر لکڑی کی ایک چوکھٹ میں پیوست ہوگیا۔ اور اب دیکھتے دیکھتے تیر پگھل کر پانی ہو جائے گا ادھر کوئی سوچ بھی نہیں سکے گا کہ کوئی ایسی چیز کسی جگہ ماری گئی تھی۔

"مطلب یہ کہ جس انسانی جسم میں یہ پیوست ہوگا اس میں سے اسے نکالا نہیں جاسکتا بس ایک ننھا سا سوراخ ملے گا جس کے ذریعے بہت ہی تیز قسم کا زہر جسم میں اتر چکا ہوگا اور یہ زہر ہی موت کی وجہ بن سکتا ہے۔"

"اوہ میرے خدا اب تو یہ ایک مہلک کھلونا ہے۔"

"ہاں کھلونے مہلک ہی ہوتے ہیں۔"

"نہیں سمجھا میں رینا۔"

"اس کے علاوہ اور کیسے سمجھاؤں مسٹر ایرس۔" اس نے کہا اور پھر جلدی سے ہونٹ سکیڑ کر بولی۔

"اوہ شاید میں غلط نام لے گئی میں نے آپ کا نام غلط لیا ہے میں نے آپ کا نام ایرس لیا ہے حالانکہ اصولی طور پر مجھے آپ کا نام دانش منصور ہی لینا چاہیے تھا۔"

مجھے پورے بدن میں سرد لہریں دوڑ گئیں ایک لمحے کے لئے آنکھیں پتھرا گئیں اور اعضا بے جان ہونے لگے۔ اس نے ایرس کہہ کر مجھے پکارا تھا یہ وہ نام تھا جو روز آرگنائزیشن کے اس نمائندے کا تھا جس کی جگہ میں نے لے لی تھی یعنی رینا یہ بات جانتی ہے کہ میں دانش منصور نہیں بلکہ ایرس ہوں اور نقلی دانش منصور بن کر یہاں زندگی بسر کر رہا ہوں وہ مسکراتی نگاہوں سے مجھے دیکھتی رہی اور پھر اس نے معنی خیز نگاہوں سے مجھے دیکھتے ہوئے کہا۔

"اب آپ کو اندازہ ہوگیا ہوگا کہ میری دوستی آپ کے لیے کتنی ضروری ہے۔"

میں خاموشی سے اسے دیکھتا رہا میں نے کچھ نہیں کہا تھا۔ رینا نے ویٹر کو اشارہ کیا اور جب وہ قریب آیا تو اس نے اس سے مشروب طلب کیا مشروب کے گھونٹ لیتے ہوئے بھی وہ مسکراتی نگاہوں سے مجھے دیکھنے لگی پھر بولی۔

"اتنی خاموشی تو اچھی نہیں ہوتی مسٹر دانش منصور۔ اب ایک معمولی سی بات ہے جسے آپ نے اس قدر اہمیت دے دی ہے۔"

"تعارف مکمل نہیں ہوسکا تھا۔" میں نے مشروب کا ایک بڑا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

"صرف رینا کم از کم کچھ دیر تو مجھے اس بات پر خوش ہو لینے دیجیے مسٹر دانش منصور کہ مجھے ایک طاقتور مرد پر فوقیت حاصل ہے۔"

"آپ نے ایک مضبوط دوستی کی بات کی ہے رینا اور دوستیاں اسی وقت مضبوط ہوتی ہیں جب درمیان میں کوئی خلش نہ رہے۔"

"مانتی ہوں لیکن تھوڑا سا وقت اس میں کوئی حرج بھی نہیں ہے آپ کو یہ اندازہ تو ہوگیا ہوگا مسٹر ایرس سوری مسٹر دانش منصور کہ میں ایک اچھی دوست ثابت ہوسکتی ہوں۔ آپ کی بلکہ اصولی طور پر تو آپ کو مجھ سے ہاتھ ملانا چاہیے۔"

"میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا۔" میں نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا اور رینا نے اپنا نرم و نازک ہاتھ میرے ہاتھ میں دے دیا۔ ہم لوگوں نے گرم جوشی سے ایک دوسرے سے مصافحہ کیا اور میں اس کا ہاتھ ایک منٹ تک ہاتھ میں لیے رہا۔ وہ مسکراتی نگاہوں سے مجھے دیکھ رہی تھی پھر اس نے کہا۔

"ویسے مختلف امور میں ہم ایک دوسرے سے تعاون کرسکتے ہیں آپ میرے کام آئیں گے اور میں آپ کے۔"

"مثلاً۔"

"کسی بھی وقت کوئی ضرورت پیش آسکتی ہے۔ کیا آپ کو اس پر اعتراض ہے۔"

"نہیں لیکن بات وہی آجاتی ہے۔"

"کہاں۔"

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

"یعنی تعارف والی۔"

"کم از کم میرا تعلق اس ادارے سے نہیں ہے جس سے آپ کا تعلق ہے مسٹر ایرس۔" اس نے میری آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔

"پھر۔"

"بھئی کچھ بھی نہیں۔ میں ایک عام سی عورت ہوں ایک سرمایہ دار کی بیوی اور بس۔"

"تو پھر میرے خیال میں ہماری آپ کی دوستی ممکن نہیں رہے گی۔"

"بڑی جلد بازی کرتے ہیں یہ مرد۔ میری اتنی سی بات تسلیم نہیں کی جاسکتی خیر کوئی بات نہیں ہے تو میں یہ کہہ رہی تھی کہ ابھی میرے لیے تو کوئی مشکل نہیں ہے لیکن آپ دیکھ لیجئے اگر آپ کو یہاں کچھ مشکلات پیش آتی ہیں تو میں اس سلسلے میں آپ سے تعاون کرنے کے لیے تیار ہوں۔"

"اگر آپ کا تعلق اس ادارے سے نہیں ہے تو بھلا میرے اور آپ کے درمیان کیا تعاون ہوسکتا ہے۔"

"نہیں اور بھی بہت سے ایسے امور ہوسکتے ہیں۔ کھانے کے بعد گفتگو زیادہ پر لطف رہے گی ویسے مجھے بھوک لگی رہی ہے۔"

میں نے اپنے اعصاب پر قابو پالیا اور ریتا نے ویٹر کو کھانا لانے کے لیے اشارہ کردیا اپنا آرڈر شاید وہ پہلے ہی لکھوا چکی تھی تھوڑی دیر کے بعد میز بھر گئی۔ اور ہم دونوں کھانے میں مصروف ہوگئے میں اب بھی اپنے اندر شدید سنسنی محسوس کر رہا تھا۔ وہ کہتی ہے کہ اس کا تعلق روز آرگنائزیشن سے نہیں ہے اگر وہ ڈان سینٹر کی نمائندہ ہے تو اور زیادہ خوفناک بات ہے کہ ایک ایسے ادارے کی نمائندہ یہ حقیقت جانتی ہے یہ سب باتیں بڑی الجھی ہوئی تھیں اور میں حقیقی معنوں میں الجھ گیا تھا بہت دیر تک ریتا میرے ساتھ رہی پھر اس نے بل ادا کیا اور گھڑی دیکھتے ہوئے بولی۔

"ہم لوگ کافی دیر ساتھ رہیں گے اور اب اس کے بعد آپ مجھے اور مسٹر داراب کو اپنی کوٹھی پر مدعو کریں گے ایک وقت کا کھانا کھانا کوئی ایسا مشکل کام تو نہیں۔"

"آپ سینکڑوں وقت میرے ساتھ کھانا کھایئے بھلا اس میں مجھے کیا اعتراض ہوسکتا

ہے۔"

"یہ دوستی گہری سے گہری ہو جانی چاہیے۔ اس سے آپ کو بھی استحکام ملے گا مجھے بھی۔"

"ہاں کیوں نہیں' اب میں یہی محسوس کرتا ہوں۔" وہ ہنسی اور پھر ہم دونوں اٹھ گئے۔

باہر گل شیر گاڑی میں بیٹھا میرا انتظار کر رہا تھا۔ ریتا اپنی گاڑی خود ہی ڈرائیو کرتی ہوئی آئی تھی کار میں بیٹھ کر اس نے ہاتھ ہلایا اور کار ہوا ہوگئی۔ میں نے گل شیر سے واپس چلنے کے لیے کہا تھا لیکن ذہن میں دھماکے ہو رہے تھے وہ مجھے ایرس کے نام سے جانتی تھی بڑا مشکل اور ٹیڑھا مسئلہ ہوگیا تھا حالانکہ میں نے تو یہ سوچا تھا کہ اسے داراب روئی والا کے خلاف استعمال کروں گا اس کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لیے ریتا سے دوستی بڑھائی جاسکتی ہے مگر یہاں تو معاملہ ہی الٹا ہوگیا تھا۔

کوٹھی میں داخل ہونے کے بعد بھی بہت دیر تک یہ کیفیت میرے ذہن پر سوار رہی اور میں شدید الجھنوں کا شکار رہا اس کے علاوہ اور کوئی چارہ کار نہیں رہا کہ سو جاؤں' سونے کے لئے میں نے آج تک کوئی نقلی چیز استعمال نہیں کی تھی لیکن آج دل چاہ رہا تھا کہ دماغ کو پرسکون رکھنے کے لیے خواب آور گولیاں لے لوں پتہ نہیں یہ گولیاں مجھے یہاں مل بھی سکتی ہیں یا نہیں رات کا تقریباً ایک بجا ہوگا کہ مجھے ٹرانسمیٹر پر اشارہ موصول ہوا یہ میرے کمرے میں مخصوص ٹرانسمیٹر تھا جو رشید ناگی ہی کے کنٹرول میں رہتا تھا میں نے فوراً ہی ٹرانسمیٹر آن کر دیا دوسری جانب سے رشید ناگی کی آواز ابھری۔

"ہیلو چیف معافی چاہتا ہوں۔ یقیناً آپ سونے کے لیے لیٹ گئے ہوں گے لیکن جو کچھ میرے علم میں آیا ہے اسے آپ تک پہنچانا اتنا ہی ضروری تھا۔"

"........ ناگی کہو خیریت کیا بات ہے۔"

"چیف آج آپ نے ریتا داراب روئی والا کے ساتھ ڈنر کیا ہے۔"

"ہاں۔"

"آپ کو علم ہے کہ میں آپ کو کبھی تنہا نہیں چھوڑتا۔"

"ہاں میں جانتا ہوں۔"

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

"ہم نے رینا داراب روئی والا کا تعاقب کیا تھا۔"

"کیوں۔"

"اس لیے چیف کے جو گفتگو آپ کے اور اس کے درمیان ہوئی اتفاق سے میں نے اسے سن لیا تھا۔"

"کیا مطلب۔" میں نے حیرت سے پوچھا اور رشید ناگی ہنسنے لگا پھر بولا۔

"چیف آپ کے لباس میں ایک ننھا سا ٹرانسمیٹر موجود ہے یہ آپ کی لاعلمی میں آپ کے لباس میں پوشیدہ کر دیا گیا تھا۔ درحقیقت یہ بھی آپ کے تحفظ کے لیے ایک کوشش تھی آپ اسے یقینی طور پر کوئی غلط رنگ نہیں دیں گے۔"

"کیسی باتیں کرتے ہو رشید ناگی۔"

"چیف اس پر ہم نے اس عورت کی گفتگو سنی اور جو کچھ سنا اس کے بعد یہ نہایت ضروری تھا کہ اس کا تعاقب کیا جائے۔ سر وہ آپ کے پاس سے واپس چلی تو اس نے اس قسم کی حرکت کی جس سے یہ اندازہ ہو کہ شاید وہ تعاقب کا پتہ چلا رہی ہے لیکن ظاہر ہے کچی گولیاں ہم نے بھی نہیں کھیلی ہیں ہم نے اسے تعاقب کا احساس نہیں ہونے دیا اور اس کا پیچھا کرتے ہوئے شہر کے ایک فیشن ایبل علاقے میں پہنچ گئے۔ یہاں وہ اپنی کار سڑک کے کنارے روک کر ماربل ہاؤس نامی ایک عمارت میں داخل ہوئی تقریباً آدھے گھنٹے وہاں رہی اور اس کے بعد باہر نکل آئی یہاں سے ہمارے آدمی دو حصوں میں تقسیم ہوگئے کچھ ماربل ہاؤس پر رک گئے اور کچھ اس کے پیچھے چلتے ہوئے بالا آخر بل پارک پہنچ گئے جہاں وہ داراب روئی والا کی کوٹھی میں داخل ہوگئی اور اس کے بعد سے وہیں ہے۔ چیف کل ہمارے آدمی ماربل ہاؤس کے بارے میں آپ کو مکمل رپورٹ پیش کر دیں گے وہاں کون رہتا ہے اور رینا روئی والا سے ان لوگوں کا کیا تعلق ہے دراصل چیف یہ سب اس لئے ضروری سمجھا گیا کہ اس نے آپ کے سامنے بہت زیادہ تیز و طرار بننے کی کوشش کی تھی۔ آپ کو ہماری اس کارروائی پر کوئی اعتراض تو نہیں ہے۔"

میری آنکھیں حیرت سے ابلی پڑ رہی تھیں رشید ناگی کی کارکردگی ہمیشہ ہی سے لاجواب رہی تھی لیکن اس سلسلے میں اس نے واقعی کمال کر دکھایا تھا۔ ناگی جواب کا انتظار کر رہا تھا مگر میں اس کی اعلیٰ کارکردگی کے بارے میں سوچ رہا تھا اس نے خود ہی مجھے

مخاطب کیا۔

"کوئی غلطی ہوگئی چیف۔"

"نہیں تمہاری کارکردگی کے بارے میں سوچ رہا ہوں۔" میں نے گہری سانس لے کر کہا۔

"چیف میں نے غلط تو نہیں کیا۔ یہ میری ہی نہیں دوسروں کی بھی رائے ہے کہ آپ کو بہت سے دشمنوں کا سامنا ہے اگر آپ کو یقین ہوگا چیف کہ دوسرے آپ کے ہر لمحے سے واقف ہیں تو آپ تحفظ محسوس کریں گے ایسے وقت میں ممکن ہے کسی سے کوئی چوک ہو اور وہ صحیح صورت حال نہ سمجھ پائے۔ اس لئے یہ طریقہ کار استعمال کیا گیا دوسری بات یہ کہ آپ بے داغ کردار کے مالک ہیں اور کوئی ایسا پرائیویٹ معاملہ نہیں ہوتا جو کم از کم میرے علم میں نہیں آنا چاہیے۔ مجھے اس کا بھی یقین ہے۔"

"تم بلاوجہ صفائی پیش نہیں کر رہے ہو۔ میں تمہارے اس عمل سے خوش ہوں۔" میں نے کہا۔

"شکریہ چیف۔"

"لیکن اب تو میں اس سے واقف ہوگیا۔"

"نہیں چیف۔ اب ایسے لمحات کے لئے کوئی نیا طریق کار وضع کیا جائے گا۔!" اس نے کہا اور میں ہنسنے لگا پھر میں نے کہا۔

"بہرحال اب اس سلسلے میں تمہیں اور کوئی تفصیل بتانے کی ضرورت تو نہیں رہ گئی۔ وہ بلاشبہ خطرناک شخصیت ہے۔"

"میں اس بارے میں مزید چھان بین کرنا چاہتا ہوں۔ آپ کی طرف سے اجازت ہے؟"

"مثلاً" میں نے سوال کیا۔

"یہی کہ داراب روئی والا سے وہ کس طرح منسلک ہوئی اور اس کے بعد کیا کیا کرتی رہی ہے۔"

"ہاں۔ یہ اشد ضروری ہوگیا ہے اگر وہ روز آرگنائزیشن سے تعلق رکھتی ہے تو اسے خود کو ظاہر کرنا چاہیے۔ اس بات کے امکانات کو بھی نظر انداز نہیں کیا جاسکتا کہ

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

ممکن ہے اس کا تعلق ڈان سینٹر سے ہو' کوئی نہ کوئی چکر تو ہے ویسے بہت تیز عورت ہے' ہوشیار رہنے کی ضرورت ہوگی۔"

"میں سمجھتا ہوں چیف اور کوئی ہدایت؟"

"یار یہ الفاظ کہہ کر تم مجھے شرمندہ مت کیا کرو۔"

"کیوں چیف؟"

"تم وہ سب کر ڈالتے ہو جس کے بارے میں' میں سوچ بھی نہیں پاتا۔"

"آپ ہی کے وجود کا ایک حصہ ہوں' جو کچھ کرتا ہوں آپ ہی کے اشاروں پر کرتا ہوں۔ تو چیف اب ٹرانسیٹر بند کر رہا ہوں آپ آرام کیجئے' ہم لوگ مستعد ہیں۔" سلسلہ منقطع ہوگیا تھا۔ کوئی ساڑھے گیارہ بجے ہوں گے کہ رینا داراب کا ٹیلیفون موصول ہوا۔ میں نے براہ راست ریسیو کیا تھا۔ ادھر سے آواز آئی۔

"بعض آوازیں ایسی ہوتی ہیں جنہیں فوراً ہی پہچان لیا جاتا ہے کیا میں آپ سے اس بات کی توقع کرسکتی ہوں مسٹر دانش منصور۔ کہ مجھے فوراً ہی پہچان لیں۔"

"ہاں بعض آوازیں ایسی ہی ہوتی ہیں۔ رینا داراب۔"

"خالی رینا نہیں کہہ سکتے مجھے۔ کیوں۔"

"نہیں لیکن بہرحال آپ مسٹر داراب سے متعلق ہیں۔"

"میں تو تم سے بھی متعلق ہوں۔ ڈیئر رات کی گفتگو کے بعد خصوصاً۔"

"ہاں ایسا ہو تو گیا ہے۔" میں نے اعتراف کیا۔

"کہو رات کو نیند کیسی آئی۔"

"بہت پرسکون۔"

"اوہو غلط تو نہیں کہہ رہے۔"

"نہیں ڈیئر رینا اس کی وجہ ہے۔"

"کیا؟"

"بعض آوازیں ایسی ہوتی ہیں جنہیں فون پر پہچان لیا جاتا ہے اور نام پوچھنے کی ضرورت نہیں پیش آتی اور بعض شخصیتیں ایسی ہوتی ہیں جن پر خوامخواہ اعتماد کرنے کو جی چاہتا ہے اور یوں لگتا ہے جیسے ان سے کبھی کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔" رینا داراب

کھلکھلا کر ہنس پڑی تھی پھر اس نے کہا۔

"یقیناً" ایسا ہی ہوگا۔ اچھا یہ بتاؤ ہماری دعوت کا کیا رہا؟"

"جب دل چاہے کیا میں اس کے لئے مسٹر داراب سے گفتگو کروں؟"

"ابھی رہنے دو۔ میرا خیال ہے ابھی ہمیں دو چار ملاقاتیں تنہا ہی کرنی چاہئیں۔ دوسرے لوگ بلاوجہ ہماری خلوت میں مداخلت کریں گے۔"

"ٹھیک ہے جیسا آپ پسند کریں رینا۔"

"یوں کرتے ہیں آج رات پھر وہیں ملاقات کرتے ہیں۔"

"میرینو میں؟"

"ہاں۔ مجھے تو وہ پرسکون جگہ بے حد پسند ہے۔ وہاں کوئی پریشان نہیں کرتا۔"

"تنہا آئیں گی؟"

"ہاں بالکل۔"

"داراب سے پیچھا کیسے چھوٹ جاتا ہے آپ کا۔" جواب میں وہ پھر ہنسی اور کہنے لگی۔

"حقیقتاً" اب اگر کچھ کہوں گی تو یہ سمجھو گے کہ اپنے آپ پر بہت مغرور ہوں لیکن میں جو چاہتی ہوں وہ کر ڈالتی ہوں۔"

"تو پھر۔"

"شام کی چائے پئیں گے۔ کھانا نہیں کھائیں گے دیر زیادہ ہو جاتی ہے۔"

"چھ بجے میں وہاں پہنچ جاؤں گا۔"

"میں انتظار کروں گی۔" رینا نے کہا اور ٹیلیفون بند ہوگیا کمبخت جان کو آگئی تھی۔ دیکھنا یہ تھا کہ وہ ہے کیا اور چاہتی کیا ہے۔ کوئی ڈیڑھ بجے رشید ناگی میرے پاس براہ راست پہنچ گیا۔ چار سو گیارہ سے آیا تھا اور آنے سے پہلے اپنے بارے میں اطلاع نہیں دی تھی۔ اسے دیکھ کر میں نے دلچسپی محسوس کی۔ وہ پرسکون تھا۔ میرے پاس آکر بیٹھ گیا۔

"چیف آپ نے کھانا کھالیا؟"

"نہیں۔"

"میں نے بھی نہیں کھایا۔"

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

"ابھی کھانا لگواتے ہیں۔" میں نے کہا اور ملازمہ کو کھانے لگانے کی ہدایت کر دی۔ تھوڑی دیر کے بعد ہم دونوں کھانا کھا رہے تھے۔ رشید ناگی نے کہا۔

"بڑے سنسنی خیز انکشافات ہوئے ہیں۔ چیف ماربل ہاؤس نامی عمارت بڑی پراسرار ہوگئی ہے آج کل۔ وہاں ایک مقامی تاجر رہتا ہے۔امپورٹ ایکسپورٹ کا کاروبار کرتا ہے۔ نام ہے فیاض الدین احمد۔ اپنی بیوی اور ایک بچے کے ساتھ وہاں رہتا ہے اور ٹھیک ٹھاک ہی آدمی تصور کیا جاتا ہے۔ عمر تقریباً" چالیس سال ہے۔ بیوی بہت خوبصورت ہے اور بچہ بھی اتنا ہی پیارا۔ لیکن رات کو جو تین افراد اس کے ساتھ موجود تھے وہ بھی اپنی جگہ اہم شخصیتیں رکھتے ہیں۔ ان میں سے ایک امریکن سفارتخانے کا پریس اتاشی ہے اور خوب جانا پہچانا جاتا ہے۔ نام ہے اس کا جیک۔ دوسرا انڈین سفارتخانے کا رام بھروسے ہے۔ یہ انڈین سفارتخانے میں کس حیثیت سے ملازمت کرتا ہے۔ یہ نہیں معلوم تیسرا آدمی مقامی ہے اور ایک انتہائی اہم محکمے میں معمولی سا عہدے دار ہے۔ جس کے بارے میں ابھی تفصیلات مہیا ہو رہی ہیں۔ مکمل معلومات نہیں حاصل ہو سکیں۔ لیکن چیف ان تینوں آدمیوں کا ایک عمارت میں یکجا ہو جانا آپ خود سمجھتے ہیں اور پھر وہ عورت اس عمارت سے تعلق رکھتی ہے۔ میں یہ معلومات حاصل کرنے کے بعد بہت زیادہ محتاط ہو گیا ہوں۔ میں نے اپنے آدمی ان لوگوں پر لگا دیئے ہیں اور خصوصی طور پر رینا داراب کے پیچھے انتہائی ذہین لوگوں کو مصروف کر دیا ہے۔" میں حیران پریشان نگاہوں سے رشید ناگی کا چہرہ دیکھ رہا تھا اور گہری سوچوں میں ڈوبا ہوا تھا۔ پھر میں نے آہستہ سے کہا۔

"تمہارا کیا خیال ہے رشید یہ کیا معاملہ ہو سکتا ہے۔"

"یقیناً" ملک کے مفادات کے خلاف کوئی عمل اور یہ رینا داراب روٹی والا معمولی شخصیت کی مالک نہیں ہے۔ ہم اسے روز آرگنائزیشن کا نمائندہ نہیں کہہ سکتے۔ بلکہ یہ خاتون کوئی اور ہی ہیں۔" میں پرخیال انداز میں گردن ہلاتا رہا پھر میں نے کہا۔

"اس کا مقصد ہے کہ یہ ہماری بہت بڑی ذمہ داری بن گئی ہے۔"

"اور چیف سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ یہ داراب روٹی والا سے خاص طور سے منسلک ہیں۔"

"تمہارا کیا خیال ہے رشید ناگی اس سلسلے میں کوئی تبصرہ کر سکتے ہو۔"

"جی چیف کوئی لمبا ہی چکر معلوم ہوتا ہے۔ یہ تفصیل اور معلوم ہو جائے کہ داراب روٹی والا سے ان کا تعلق کس قدر پرانا ہے کام ہو رہا ہے اور اس کے نتائج نکلیں گے۔"

"آج شام کو وہ پھر مجھ سے ملاقات کر رہی ہے۔"

"اوہو۔ میرا اندازہ ہے چیف کہ وہ کچھ ایسی سرگرمیوں میں ملوث ہے جس کا تعلق دوسرے ممالک سے ہو سکتا ہے۔ ہم کوئی تعین نہیں کر سکتے۔ لیکن چند نام ہمارے ذہین میں آتے ہیں۔ خصوصی طور پر ان دو آدمیوں کی شمولیت سے جن میں سے ایک کا نام رام بھروسے اور دوسرے کا جیک ہے۔"

"ہوں۔ میرا خیال ہے اس بار ہمیں کچھ اور لوگوں کو بھی اپنے معاملات میں ملوث کرنا پڑے گا۔"

"مثلاً؟"

"شاہنواز۔ فی الحال تو ہماری پہنچ اس تک ہے۔"

"نہیں چیف میرا خیال ہے اور بھی لوگ آپ سے پوری طرح متعارف ہیں۔"

"وہ تو ٹھیک ہے لیکن شاہنواز کو ہم اس سلسلے میں اولیت دے سکتے ہیں۔"

"ہاں۔ ہرچند کہ یہ اس کا شعبہ نہیں ہے۔"

"پھر بھی وہ حکومت کا ایک اعلیٰ عہدے دار ہے۔ اپنے طور پر وہ اس معاملے میں مداخلت کر سکتا ہے اسے میں کوئی دقت نہیں ہوگی۔" رشید ناگی پرخیال انداز میں گردن ہلانے لگا پھر اس نے کہا۔

"میں نے براہ راست یہ تمام رپورٹ آپ کو دینا ضروری سمجھا چیف تاکہ آپ سے ہدایت بھی لے سکوں۔ لیکن میں یہ چاہتا ہوں کہ میں براہ راست بھی اس معاملے میں کام کروں۔ بہت احتیاط کی ضرورت ہے جو لوگ اس سلسلے میں میں نے مصروف کئے ہیں ان کی نگرانی مجھے ہی کرنا ہوگی۔"

"بالکل رشید یہ ہماری ذمہ داری ہے۔" میں نے کہا اور رشید ناگی نے مجھ سے رخصت طلب کر لی۔ شام کو تقریباً" چار بجے گل شیر نے ایک سفید رنگ کا بڑا لفافہ میرے حوالے کیا اور کہنے لگا۔

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

"چیف ڈاک سے آیا ہے۔"

میں نے لفافے کو الٹ پلٹ کر دیکھا۔ سادہ لفافہ تھا لیکن اس پر بہت سی مہریں لگی ہوئی تھیں۔ پتہ اور نام میرا لکھا ہوا تھا۔ لیکن بھیجنے والے کا کوئی نام نہیں تھا۔ میں نے دلچسپی سے لفافے کو الٹ کر اچھی طرح دیکھا اور پھر اس کا ایک سرا چاک کر دیا۔ اس میں سے ایک ٹائپ شدہ کاغذ نکلا اور میں اسے دیکھنے لگا۔ کاغذ کی تحریر بڑی پراسرار اور سنسنی خیز تھی۔ لکھا تھا۔

"جاننے والے جان لیں گے یہ خط بھیجنے والا کون ہے اور میں اسی جاننے والے سے مخاطب ہوں۔ میری اور اس کی شناسائی ایک ایسے مرحلے پر ہوئی تھی جسے انتہائی سنسنی خیز کہا جاسکتا ہے۔ لیکن بعد میں میرے اور اس کے درمیان بہن اور بھائی کا رشتہ قائم ہو گیا تھا۔ میں اس پر ایک انوکھا انکشاف کرنے والی تھی کہ مشکل حالات کا شکار ہو گئی اور اس سے دور ہو گئی لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہر مشکل کسی نہ کسی آسانی کا دوسرا نام ہوتی ہے۔ سو یہی ہوا۔ بہت سی تلاشیں بہت سے مسئلے بہت سی الجھنیں خود بخود دور ہو گئیں اور تم جانتے ہو دانش منصور کہ میں کون ہوں۔ لیکن میں تمہیں حوالہ دینا چاہتی ہوں ایک ایسی شخصیت کا جس سے تمہارا شدید عقیدت کا رشتہ ہے بلکہ اگر میں یہ کہوں کہ تمہاری ابتدا وہیں سے ہوئی تھی۔ یعنی وہ شخصیت جو تمہیں ایک ٹرک میں اس وقت ملی تھی جب تم ایک ٹرانسپورٹ کمپنی میں کام کرتے تھے اور اس کے بعد اس شخصیت نے تمہیں ایک نام دیا۔ یہ صرف اتفاق ہے دانش منصور کہ وہ شخصیت میرے علم میں آگئی اور میں اس کے ساتھ یونان میں سالونیکا میں قیام پذیر ہوں۔ سالونیکا کے ایک اسپتال میں جس کا نام جیری کوس ہے وہ شخصیت مقیم ہے بیمار ہے اور شاید ذہنی توازن کھو چکی ہے۔ میں اس کی تیماردار ہوں اور اس بات کا انتظام کر رہی ہوں کہ اس کی ذہنی کیفیت بحال ہو جائے تو تم سے خصوصی طور پر رجوع کروں۔ سالونیکا کا اسپتال جیری کوس اگر تمہیں یاد رہے تو اپنے ذہن میں محفوظ رکھنا کسی الجھن کی ضرورت نہیں ہے۔ میں نے اپنے اطراف کافی مضبوط رکھے ہیں اور امکان اس بات کا ہے کہ ہمیں کوئی خطرہ پیش نہ آئے۔ پھر بھی تمہیں اس لئے اطلاع دے رہی ہوں کہ تم اپنے طور پر ذہن نشین کر لو اور اگر ممکن ہو سکے تو ہم سے ملاقات کرو۔ کیونکہ ابھی ہمیں یہاں کافی وقت لگ جائے گا۔ بس اس سے زیادہ کچھ لکھنے

کی ضرورت نہیں۔ نام وغیرہ دینا بے مقصد ہے۔ کیونکہ مجھے یقین ہے کہ تم اس قدر نا سمجھ نہیں ہو۔"

یہاں پر تحریر ختم ہو گئی تھی۔

"میں پھٹی پھٹی نگاہوں سے اس تحریر کو دیکھ رہا تھا۔ اعصاب میں کشیدگی پیدا ہو گئی تھی۔ حالانکہ اب کسی مشکل سے مشکل مرحلے پر یا کسی زیادہ سے زیادہ سنسنی خیز خبر پر بھی میں اپنے اعصاب کو کنٹرول میں رکھتا تھا۔ لیکن انسانی فطرت سے دور نہیں ہوا تھا۔ روبوٹ نہیں تھا انسان ہی تھا اور انسان اگر جذبات کھو بیٹھے تو پتہ نہیں کیا رہ جائے نادرہ کے علاوہ بھلا اور کس کی تحریر ہو سکتی تھی اور اس کے ساتھ ساتھ ہی یہ انتہائی سنسنی خیز انکشاف بھی تھا کہ مشعل شاہ اس کے ساتھ موجود ہیں اور سالونیکا کے جیری کوس اسپتال میں زیر علاج ہیں۔ وہ دماغی توازن کھو بیٹھے ہیں۔ ساری اطلاعات اس قدر سنسنی خیز تھیں کہ میں ناقابل یقین نگاہوں سے اس تحریر کو دیکھتا رہا۔ نجانے کتنی بار میں نے یہ سب کچھ پڑھ ڈالا تھا اور اس کے بعد ایک ٹھنڈی سانس لے کر پرچہ ایک طرف رکھ دیا اور خلاء میں گھورنے لگا۔ سالونیکا یونان جیری کوس اسپتال نادرہ، مشعل شاہ یہ سارے نام میرے ذہن میں گردش کرنے لگے۔"

نادرہ......... ایک لڑکی تھی جو مجھے اتفاقیہ طور پر ٹکرائی تھی اور بعد میں میرا اس کا بھائی بہن کا رشتہ بن گیا۔ جس نے مجھے میری اصلیت بتانے کا وعدہ کیا تھا اور اس سلسلے میں وہ کافی عرصہ غزنوی صاحب کے گھر میں بطور ملازم رہی۔ پھر شاید اسے کچھ معلومات بھی ہوئیں تھیں لیکن پھر وہ اچانک غائب ہو گئی اور آج اس کی طرف سے یہ تحریر مجھے موصول ہوئی تھی۔

یہاں میں نے جس کام کا آغاز کیا وہ بہت سنسنی خیز ہے اور خصوصاً کم از کم ریٹا داراب روٹی والا کے سامنے آنے کے بعد تو میری ذمہ داری بہت زیادہ بڑھ گئی ہے۔ رشید ناگی سعید خان اور اپنے ساتھ کام کرنے والے ان لاتعداد افراد پر پورا پورا بھروسہ کر سکتا تھا جو اپنی مستعدی کے ہزاروں ثبوت دے چکے تھے لیکن معاملہ ایک ایسی شخصیت کا تھا جس کا براہ راست میرے وطن دشمنوں سے تعلق تھا اسے اس طرح نظر انداز کر کے اپنے کام کے لئے نہیں چھوڑنا چاہیے۔ نہیں فیصل سنبھلو تم جو کچھ بھی ہو دنیا تمہیں جس

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

رنگ میں اس کائنات میں لائی ہے وہ بہت خراب رنگ ہے اور ان رنگوں میں رنگ کر تم اس کائنات کے سب سے حقیر انسان بن چکے ہو۔ لیکن تمہارے وطن نے تمہیں جو پیار دیا ہے جو محبت دی ہے اس کا قرض تم پر واجب ہے۔ اپنے وطن کو نظرانداز مت کرو۔ اس وطن میں تمہارے ساتھ کوئی برا سلوک نہیں کیا۔ بلکہ تمہیں تمہاری حیثیتوں سے کہیں اونچا بلند کر دیا۔ اسے نظرانداز کر کے اپنے مفادات کے لئے دوڑ جانا وطن سے غداری ہے۔ میں ریٹا داراب روئی والا کے مسئلے سے مکمل طور پر نمٹنے کے بعد ہی کوئی دوسرا قدم اٹھا سکتا ہوں۔ سوری نادرہ اور مثل شاہ ابھی میں تم دونوں پر کوئی توجہ نہیں دے سکتا۔

☆☆☆☆

چھوٹا سا خوشنما ہوٹل سیرینو اپنی تمام روایات کے ساتھ کھلا ہوا تھا۔ مجھے یہ اندازہ نہیں ہو سکا کہ اس کے سامنے کھڑی ہوئی کاروں میں سے کون سی کار ریٹا داراب روئی والا کی ہے۔ بہرحال اگر وہ اندر آ چکی ہے تو ٹھیک ہے اور انہیں بھی آئی تو انتظار کرلیا جائے گا۔ ویسے وعدے کی پابند تھی کیونکہ جب میں اسی مخصوص حصے میں پہنچا جہاں میری پہلے اس سے ملاقات ہوئی تھی تو وہ وہاں ایک سگریٹ ہولڈر میں سگریٹ لگائے ہوئے اس کے کش چھوڑتی ہوئی میرا انتظار کر رہی تھی۔ مجھے دیکھ کر اس نے سگریٹ ہولڈر ایش ٹرے پر رکھ دیا اور پرجوش انداز میں تھوڑا سا اٹھ کر مجھ سے ہاتھ ملایا۔

"اس قسم کے کام کرنے والوں کے لئے وقت کی پابندی بھی بہت ضروری ہوتی ہے۔ میں سوچ رہی تھی کہ کہیں آپ کو دیر نہ ہو جائے۔ مسٹر ایرس۔" میں نے کرسی گھسیٹ کر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اور آپ بھی تو وقت کی پابندی میں کسی سے کم نہیں ہیں ریٹا۔"

"ہاں یہ میری عادت ہے اور میرے اس انکشاف سے کوئی پریشانی تو نہیں ہوئی۔"

"میں اس سے انکار کیسے کر سکتا ہوں۔"

"اگر انکار کرتے تو وہ کوئی جامع بات نہیں ہوتی۔"

"یقیناً"

"پھر بھی کیا سوچا ہوگا تم نے میرے بارے میں۔ سوری سوری مجھے بے تکلفی سے بات کرنے کی عادت ہے۔ محسوس نہ کرنا۔"

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

"جس بے تکلفی سے آپ نے میرا نام لے دیا۔ میڈم اس کے بعد بھلا اور کون سی بے تکلفی باقی رہ جاتی ہے۔" وہ ہنس پڑی اس نے کہا۔

"میں نے بڑا لطف لیا تھا اس بات سے کہ تم جو اپنے آپ کو ایک ملک سے چھپائے ہوئے ہو میرا خیال ہے میں نے اس لفظ میں ساری وسعتیں سمیٹ لی ہیں۔ تو میں کہہ رہی تھی کہ تم جو اپنے آپ کو ملک سے چھپائے ہوئے ہو اور اس میں رہنے والے بہترین دماغوں کو اپنے جال میں جکڑے ہوئے ہو کیا سوچ رہے ہو گے کہ ایک اجنبی عورت نے تمہیں یہ کہہ کر پکارا۔" میں نے مسکراتی نگاہوں سے اسے دیکھا اور پھر آہستہ سے کہا۔

"میں نے صرف ایک بات سوچی مس ریناداراب۔"

"کیا؟"

"یہی کہ آپ ریناداراب نہیں ہیں۔" اس نے ایک لمحے کے لئے گہری نگاہوں سے مجھے دیکھا اور پھر آہستہ سے ہنس پڑی۔

"بالکل درست سوچا اور ایک ذہین آدمی کو ایسے ہی سوچنا چاہیے۔ ویسے کیا آپ یہ بتا سکیں گے مائی ڈیئر مسٹر دانش منصور کہ جب آپ نے یہ سوچا کہ میں ریناداراب نہیں ہوں تو یہ بھی بتا سکیں گے کہ آپ نے پھر میرے بارے میں کیا سوچا۔"

"میں آپ کو آپ کے اصل نام سے جاننے کا خواہشمند ہوں۔"

"آپ نے اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے مجھ سے ملنے سے پہلے یہ کیوں نہ جاننا چاہا کہ میں کون ہو سکتی ہوں۔"

"میں اگر آپ کو یہ بتادوں کہ میں آپ کے بارے میں کیا کیا جان چکا ہوں اور کیا جاننا چاہتا ہوں تو ہو سکتا ہے آپ اپنے منصوبے پر عمل ترک کر دیں جس کے لئے آپ مجھے استعمال کرنا چاہتی ہیں۔" میرے ان الفاظ پر اس کے چہرے پر ایک لمحے کے لئے سنجیدگی کے آثار پھیل گئے اور پھر تھوڑی دیر کے بعد اس نے خشک ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے کہا۔

"اب میرے لئے بہت ضروری ہو گیا ہے کہ میں ان الفاظ کا مطلب جان لوں۔"

"یعنی۔"

"بھئی دیکھو ہوا میں تیر چلانا یا اندھیرے میں تیر پھینکنا ایک الگ بات ہے کہیں نہ

کہیں جا کر لگ ہی جاتا ہے۔ لیکن اگر تم جیسی شخصیت ایسی کسی بات کا اظہار کرے تو اس کا مفہوم بھی واضح ہونا چاہیے ورنہ شخصیتیں ہلکی پڑ جاتی ہیں۔"

"تو پھر ٹھیک ہے آپ کو فیصلہ کرنے میں آسانی ہو گی۔ کہ آپ مجھ سے کس حد تک متعلق رہ سکتی ہیں۔ میں یہ بتانے میں عار نہیں محسوس کرتا مسز ریناداراب کہ آپ کارروائیوں میں مصروف ہیں۔"

"یعنی۔"

"رام بھروسے۔ جیک این۔ جیسے لوگ اگر آپ کے ساتھ شریک ہوں تو پھر ظاہر ہے ان کارروائیوں کا مفہوم سمجھ میں آسکتا ہے۔" میں نے بہت سوچ سمجھ کر اس پر یہ وار کر دیا تھا۔ معاملہ ہی دوسرا ہو گیا تھا۔ اور اب ظاہر ہے اپنے آپ کو اس کا ہم پلہ نہ ظاہر کیا جاتا تو اس کے قدم آگے نہیں بڑھ سکتے تھے۔ میری ان باتوں کا اس پر جو اثر ہوا وہ میرے لئے انتہائی اطمینان بخش تھا۔ وہ ٹھرا کر رہ گئی تھی۔ اس نے دونوں ہاتھ میز کی سطح پر رکھ لیے۔ شانے اچکا لیے چہرہ تھوڑا سا آگے بڑھایا اور پھٹی پھٹی آنکھوں سے مجھے دیکھتی رہی۔ پھر سرسراتے ہوئے لہجے میں بولی۔

"تم رام بھروسے اور جیک این وغیرہ کو کیسے جانتے ہو؟" میں نے ہلکا سا قہقہہ لگایا اور آہستہ سے کہا۔

"جس طرح آپ ایرس کو جانتی ہیں۔" وہ بدستور مجھے اسی انداز میں دیکھتی رہی۔ میرے اس جواب پر اس کے انداز میں کوئی تبدیلی رونما نہیں ہوئی تھی۔ اس نے پھر آہستہ سے کہا۔

"نہیں یہ بہت خوفناک بات ہے مگر اتنی نہیں جتنی کہ میں نے تمہیں ایرس کہہ کر مخاطب کیا۔"

"یہ آپ کی اپنی سوچ ہے میڈم۔ اگر آپ نے مجھے ایرس کہہ کر مخاطب کیا تو میری اپنی ذہنی کیفیت کا کیا اندازہ تھا۔ آپ اس کے بارے میں ایسے کہہ سکتی ہیں۔"

"لیکن وہ بالکل مختلف بات تھی۔ میں نے تو اپنے مخصوص ذرائع سے یہ معلوم کیا تھا کہ تم ایرس ہو۔ لیکن تم نے مجھ سے اچانک ملاقات کے بعد یہاں اس ملک میں میرا مطلب ہے رام بھروسے او ہو۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہارا تعلق ان میں سے بھی کسی

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

سے ہے۔ ہو سکتا ہے جیک این سے ہو۔ کیونکہ وہ امریکی ہے اور دنیا کے مختلف ممالک گھوم چکا ہے۔ لیکن یہ بھی قابل قیاس بات نہیں ہے جیک این کچھ بھی ہے وہ تمہیں بھلا یہ کیوں بتائے گا؟ نہیں ناممکن۔ میرا خیال غلط ہے اوہ میرے خدا۔ دیکھو مائی ڈیئر مسٹر ایرس تمہیں یہ بتانا ہو گا کہ رام بھروسے......... جیک این اور.........“

”ہاں اور باقی اس تیسرے آدمی کا تذکرہ بھی میں کروں جو مقامی باشندہ ہے اور اس چوتھے کا بھی جو ماربل ہاؤس میں اپنی بیوی اور بچے کے ساتھ رہتا ہے۔“ رینا داراب جلدی سے پیچھے ہٹی اور کرسی کی پشت سے ٹک گئی پھر اس نے آنکھیں کھول کر میز کی سطح پر پانی کا گلاس تلاش کیا لیکن یہ گلاس خالی ہو چکا تھا۔ غالباً وہ پہلے بھی پانی پی چکی تھی۔ اس نے نڈھال لہجے میں کہا۔

”میرے لئے پانی منگواؤ۔ پلیز میرے لئے پانی منگواؤ۔“

”بہتر۔“ میں نے ویٹر کو گھنٹی بجا کر بلایا اور اس سے پانی لانے کے لئے کہا۔ اس وقت تک مکمل خاموشی طاری رہی۔ جب تک ویٹر پانی نہ لے آیا۔ اس نے پانی کا ایک گلاس اٹھا کر ہونٹوں سے لگایا پھر دوسرا گلاس اور دونوں گلاس پی گئی۔ گلاس رکھنے کے بعد اس نے آنکھیں کھول کر مجھے دیکھا مدھم سے انداز میں مسکرائی پھر آہستہ سے بولی۔

”مسٹر ایرس تم بے پناہ صلاحیتوں کے مالک ہو لیکن مجھے اس کی امید نہیں تھی۔ میں پورے خلوص سے یہ اعتراف کرتی ہوں کہ مجھے اس کی امید نہیں تھی۔ یہاں تم نے مجھے تھوڑا سا اپنے آپ سے ہلکا ثابت کر دیا ہے۔“

”یہ آپ کا خیال ہے؟“ میڈم داراب روئی والا۔

”کیوں مجھے اس بیکار نام سے پکارتے ہو۔ میرا نام ایری کینس ہے۔ تم مجھے ایری کہہ سکتے ہو۔“

”بے حد شکریہ ڈیئر ایری۔“

”ہاں میرا نام ایری کینس ہے۔“ اس نے کہا۔

اب اس کا انداز خاصا تبدیل ہو چکا تھا۔ وہ بدستور پھٹی پھٹی نگاہوں سے مجھے دیکھے جا رہی تھی پھر اس نے کہا۔

”آخر وہ کون سے ذرائع ہو سکتے ہیں جس سے تمہیں یہ معلومات حاصل ہوئی ہیں۔“

”آپ بہت زیادہ پریشان ہو گئی ہیں حالانکہ جب آپ نے مجھے ایرس کہہ کر مخاطب کیا تو میں نے تو اس پر اتنی پریشانی کا مظاہرہ نہیں کیا۔“

”بس کیا کہوں۔ عورت کی فطرت میں ہی کمزوری ہے ورنہ میں اتنی کمزور نہیں ہوں۔“

”آپ اب بھی اتنی کمزور نہیں ہیں صرف بہت زیادہ جذباتی ہو گئی ہیں۔“

”بتاؤ گے نہیں کہ میرے بارے میں کیسے معلوم ہو سکا۔“

”نہیں۔ یہ میرا بالکل ذاتی معاملہ ہے اور انتہائی معذرت چاہتا ہوں اس میں آپ کو شریک نہیں کروں گا۔“ اس کے چہرے پر کسی قدر سختی کے آثار پیدا ہو گئے۔ پھر اس نے کہا۔

”گویا اس کا مطلب ہے کہ تم ذاتی طور پر مجھ سے کوئی دلچسپی نہیں رکھتے۔“ میں ہنس پڑا تھا میں نے آہستہ سے کہا۔

”کیا ذاتی دلچسپیاں صرف دو ملاقاتوں میں اجاگر ہو جاتی ہیں میڈم ایری کینس۔“

اس نے پھر خالی گلاسوں کی جانب دیکھا اور پھر خود پیچھے ہٹ کر بیل بجا دی۔ لیکن اس بار اس نے پانی نہیں کافی طلب کی تھی۔ میں خاموشی سے اسے دیکھتا رہا وہ چوہے بلی کا کھیل کھیل رہی تھی اور اس کھیل میں اپنے آپ کو بلی سمجھ رہی تھی۔ لیکن اب اس کی کیفیت چوہے سے بھی بدتر ہو گئی تھی۔ اس نے گہری گہری سانسیں لیتے ہوئے کہا۔

”میں نے سوچا تھا کہ تمہیں اس طرح متاثر کر کے لطف اندوز ہوں گی لیکن تم نے ثابت کر دیا ہے کہ.........“ اور خیر میں اس بات کو مانتی ہوں کہ روز آرگنائزیشن جیسا ادارہ جس کام کے لئے ایک شخصیت کو منتخب کرتا ہے اور ایک ایسے کام کے لئے جو معمولی کام نہیں ہے تو اس شخصیت کا بھی اس نے صحیح تعین ہی کیا ہو گا۔ اب تو میرے دل میں ایک خواہش بیدار ہو رہی ہے۔ وہ یہ کہ تمہارا اصل چہرہ دیکھوں ڈیئر ایرس تم اپنی اصل شکل میں کیسے ہو گے۔ میں ہنس پڑا میں نے آہستہ سے کہا۔

”اس کا مطلب ہے کہ روز آرگنائزیشن کی کارکردگی کے بارے میں آپ کو تفصیلات نہیں معلوم۔“

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

"مطلب۔"

"میرا اصل چہرہ اب یہی ہے۔"

"سمجھی نہیں۔"

"ہو سکتا ہے آپ کسی ایسے ادارے سے متعلق ہوں جو بے پناہ صلاحیتیں رکھتا ہو اور جس کے پاس جدید ترین ذرائع ہوں۔ ہو سکتا ہے آپ کے ادارے نے آپ کو طرح طرح سے تربیت دی ہو۔ لیکن یہ ذرا حیران کن بات ہے کہ آپ کو اس جدید طریقہ کار کے بارے میں معلوم نہیں ہے۔ جس کے ذریعے ایک انسانی شکل کو دوسری مختلف انسانی شکل کی حیثیت مستقل طور پر دی جا سکتی ہے۔ میرے چہرے کو ایک ایسے مشینی ذریعے سے تبدیل کیا گیا ہے جس سے شعاعیں خارج ہوتی ہیں اور اس کے کمپیوٹر میں ڈالا جانے والا چہرہ بالآخر اپنی شکل مستقل کر دیتا ہے اس کے لئے کچھ خدوخال کا مشابہت رکھنا بہت ضروری ہوتا ہے اور جو کمی ہوتی ہے وہ اس مشین سے خارج ہونے والا اسپرے پاؤڈر پوری کر دیتا ہے۔ میرے چہرے پر "تقریباً" بیس آدمیوں نے کئی دن تک کام کیا ہے اور اس کے بعد مجھے یہ شکل دی گئی ہے۔"

"واقعی.........." اس نے حیران انداز میں آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

"آپ چاہیں تو کوشش کر سکتی ہیں۔"

"اس کا مطلب ہے کہ تم تو دائمی طور پر دانش منصور بن گئے ہو۔"

"ہاں کم از کم اس وقت تک جب تک اصل دانش منصور پہنچ کر میری گردن ناپ لے۔"

"گویا ابھی اصل دانش منصور کا وجود ہے۔"

"ہاں میڈم۔ میرے لئے اگر کوئی تشویش کی بات ہوتی ہے یا اگر کہیں مجھے احتیاط برتنا پڑتی ہے تو بس یہ وہی جگہ ہوتی ہے اور یہاں میں سوچتا ہوں کہ کہیں اصل دانش منصور میرے سامنے نہ آجائے۔"

"بہرحال میں تفصیلات میں نہیں جاؤں گی مجھے یہ تجسس بے شک ضرور ہے کہ روز آرگنائزیشن نے تمہارے سپرد کیا کیا ذمہ داریاں کی ہیں۔ لیکن چونکہ ان کا تعلق میری ذات سے نہیں ہے اس لئے میں اس بارے میں نہیں پوچھوں گی۔"

"میڈم ایری کینس اب جبکہ یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ جس طرح آپ میری اصل سے واقف ہیں اسی طرح میں بھی آپ سے خاصی حد تک واقفیت حاصل کر چکا ہوں کیا آپ یہ بتانا پسند کریں گی کہ آپ کا مشن کیا ہے اور آپ کون ہیں۔"

"ہاں ڈیئر ایرس اب یہ بتانا بہت ضروری ہو گیا ہے۔ اور ویسے بھی تمہیں یہ سب کچھ بتانا تھا۔ لیکن کیا یہ جگہ اس کے لئے مناسب ہے۔"

"کوئی حرج بھی نہیں ہے۔"

"اگر تکلیف نہ ہو تو ایک نگاہ چاروں طرف ڈال لو بہتر رہے گا۔"

"ٹھیک ہے۔" میں نے کہا اور اس کے بعد میں اپنی جگہ سے اٹھ کر باہر آگیا۔ ادھر ادھر دیکھا اور پھر واپس جا کر بیٹھ گیا۔ ایری کینس عجیب سی نگاہوں سے مجھے دیکھ رہی تھی۔ اس نے کہا۔

"میرا تعلق اسرائیل سے ہے۔"

"خوب۔" میں نے آنکھیں بند کر کے گردن ہلاتے ہوئے کہا اور اپنی اس جنبش میں میں اپنے چہرے کے وہ تاثرات چھپا گیا تھا جو یہ سن کر میرے دل سے چہرے تک پہنچے تھے۔ آنکھیں بھی اسی لئے بند کر لی تھیں کہ آنکھوں سے میری اس دہشت کا احساس نہ ہو سکے جو یہ الفاظ سن کر میرے دل میں پیدا ہوئی تھی۔ تو وہ اسرائیلی جاسوسہ ہے خوب خوب اندازہ تو پہلے ہی ہو رہا تھا۔ اب اس کی زبان سے اس کی تصدیق ہو گئی تھی اور اس نے بھی خلوص دل سے اس کا اعتراف کر لیا تھا۔

"اسرائیلی سیکرٹ سروس نے مجھے یہاں ایک اہم مشن پر بھیجا ہے اور میں خاصے دنوں سے اس پر کام کر رہی ہوں۔"

"کم از کم کتنے عرصے سے.........." میں نے اپنے اعصاب کو مکمل طور پر قابو میں کرنے کے بعد کہا

"یوں تو مجھے یہاں گیارہ ماہ ہو گئے لیکن ابتداء صرف ان کوششوں کے حصول میں گزر گئے جو میں اپنا مقصد پانے کے لئے کر رہی تھی۔ میں نے اصلی طور سے کام "تقریباً" پانچ ماہ قبل شروع کیا ہے۔"

"گڈ۔ آپ کی جو ذمہ داریاں ہوں گی انہیں آپ بخوبی پورا کر رہی ہوں گی۔"

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

"ہاں کیوں نہیں۔ تھوڑا سا کام ہو چکا ہے مگر ابھی بہت کام باقی ہے۔ یوں سمجھ لو میں نے اپنے سو فیصد کام میں سے صرف تیس فیصد کام مکمل کیا ہے اور اس کے لئے بھی مجھے خاصی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ حالانکہ مجھے جو بریفنگ دی گئی تھی اس میں بہت سی ایسی باتیں بتائی گئی تھیں جو یہاں ممکن نہیں ہو سکیں۔"

"مثلاً"

"بہت سی ایسی باتیں ہیں ان کی تفصیل بتانا بے مقصد ہی ہے دراصل لوگ ایک دوسرے کے بارے میں غلط نظریات قائم کر لیتے ہیں۔ یہاں لوگ اتنے آسان ثابت نہیں ہوئے میرے لئے جس کے بارے میں مجھے بتایا گیا تھا میں ان تمام مشکلات کو تنہا ہی گزار رہی ہوں۔ چونکہ میرے ساتھ جو لوگ ہیں وہ ان مشکلات پر قابو نہیں پاسکتے جو مجھے پیدا ہوئیں۔"

"ایسا ہوا ہو گا۔"

"خیر میں نے تمہیں بتایا کہ میں نے نہایت خلوص کے ساتھ تمہیں اپنے مقصد کے بارے میں بھی بتا دیا ہے اور میں درحقیقت تم سے اس لئے متعارف ہوئی ہوں اور تمہیں خاص طور سے اس لئے اپنی قربت میں کھینچا ہے میں نے کہ میرے اس مقصد کے لئے تمہاری شخصیت بڑی کارآمد ہو سکتی ہے۔" میں نے سرد نگاہوں سے اسے دیکھا۔ وہ کافی پیالی اٹھا کر اس کے گھونٹ لینے لگی اور پھر اس نے میری پیالی کی طرف اشارہ کر کے کہا۔

"کافی ٹھنڈی ہو رہی ہے۔"

"معذرت خواہ ہوں۔"

"کس بات سے.........؟" وہ حیرت سے بولی۔

"یہ کافی میں نہیں پیوں گا۔"

"ارے کیوں؟"

"اس لئے کہ یہ کچھ لمحات تنہا گزار چکی ہے۔" وہ نہ سمجھنے والے انداز میں مجھے دیکھنے لگی۔ میں نے کہا۔

"میرا مطلب ہے میں اٹھ کر باہر گیا تھا اور کافی کی یہ پیالی یہاں موجود تھی اور آپ اس میں کوئی بھی کارروائی کر سکتی تھیں اور ہو سکتا ہے آپ نے مجھے اسی لئے باہر بھیجا ہو

کہ کافی میں کوئی آمیزش کر دی جائے۔" ایک لمحے کے لیے اس کے چہرے پر ناگواری کے آثار پیدا ہوئے وہ مجھے گھورنے لگی لیکن پھر رفتہ رفتہ یہ آثار زائل ہو گئے اور اس نے گہری سانس لے کر کرسی کی پشت سے سر ٹکا دیا۔

"ایک اچھے سیکرٹ ایجنٹ کو اتنا ہی مستعد ہونا چاہیے اور آپ اپنی تربیت کے ان لمحات کو نہیں بھول سکی ہوں گی جب آپ سے یہ کہا گیا ہو گا کہ آپ کو کون کون سی باتوں سے محتاط رہنا ہے۔"

"خیر دوران تربیت مجھ سے بہت سی باتیں کہی گئی تھیں اور میں ان پر عمل کر کے آج تک محفوظ بھی رہی ہوں لیکن حقیقت یہ ہے کہ تم بہت شاندار شخصیت کے مالک ہو ایک ایک لمحہ مجھے یہ احساس دلا رہا ہے کہ میں اپنے سے کسی بڑی شخصیت سے مخاطب ہوں۔ حالانکہ سچ جانوں میں نے ہمیشہ اپنے آپ کو بہت برتر سمجھا ہے اور جس کے ساتھ بھی کام کیا ہے سب سے پہلے اس پر اپنی برتری ثابت کر دی ہے۔ لیکن بہت فراخدل ہوں میں۔ اتنی فراخدل شاید لوگ نہ ہوتے ہوں گے اگر کہیں میں متاثر ہو جاتی ہوں تو سب سے پہلے متاثر ہونے کا اعتراف کرتی ہوں اور میں تم سے بہت متاثر ہوئی ہوں مسٹر ایرس تم بلاشبہ چیتے کی طرح پھرتیلے اور لومڑی کی طرح ذہین ہو۔ تمہاری ذہانت بے مثال اور بے داغ ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کیا جا سکتا کہ میں نے تمہیں ایرس کہہ کر مخاطب کیا تو تم نے میرا پورا شجرہ نسب تلاش کر لیا۔ یہ معمولی بات نہیں ہوتی جبکہ تمہیں اس کے لئے زیادہ وقت بھی نہیں ملا اور سچی بات یہ ہے کہ میرے خیال میں اعصابی طور پر تمہیں نڈھال ہو جانا چاہیے تھا۔"

"ہم ایک دوسرے کی کافی تعریفیں کر چکے ہیں۔ اب آپ مجھے یہ بتائیے مس ایری معاف کیجئے گا بار بار میرے منہ سے مس نکل جاتا ہے۔ تو میڈم ایری کینس اب آپ مجھے یہ بتائیے کہ آپ مجھ سے کیا چاہتی ہیں۔"

"ہاں دراصل مسٹر ایرس یعنی دوسرے الفاظ میں مسٹر دانش منصور یہاں آپ کا تعلق ایسے سماجی حلقوں سے ہے جو میرے لئے انتہائی اہمیت کا حامل ہے اور اس حلقے میں چند افراد ایسے موجود ہیں جن تک میری رسائی نہیں ہو سکی۔ میرا مطلب سمجھ رہے ہیں نا آپ۔ ایسے لوگ جو میرے لئے کارآمد ہیں لیکن اپنی عمر یا اپنی فطرت کے مطابق مجھ سے

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

بے تکلف نہیں ہو پاتے اور میں ان پر اپنا اثر قائم کرنے میں ناکام رہی۔ لیکن مائی ڈیئر دانش منصور میں اب تمہیں دانش منصور ہی کہوں گی کیونکہ تمہاری اصل حیثیت اس کام میں شامل ہو جاتی ہے۔ تو مائی ڈیئر دانش منصور تم ان لوگوں سے کاروباری طور پر سماجی طور پر اور اپنی مقامی شخصیت کی بنیاد پر بے تکلف بھی ہوسکتے ہو۔ ان سے قربتیں بھی اختیار کرسکتے ہو اور اگر تم اس کام پر آمادہ ہو جاؤ تو پھر تمہارے ذریعے میں ان سے اپنا کام نکال سکتی ہوں۔ یہ ہے میرا منصوبہ جس کے لئے میں تمہاری مدد کی خواہشمند ہوں۔"

"آپ جانتی ہیں ایری کہ میں روز آرگنائزیشن کا نمائندہ ہوں اور یہاں صرف اس کے مقاصد کے لئے کام کرتا ہوں۔ کیا یہ سب کچھ میرے ان مقاصد سے دور نہیں ہٹ جاتا۔ کیا اس کے لئے مجھ سے جواب طلبی نہیں کی جاسکتی۔"

"دو باتیں ہیں۔ اول تو یہ کہ اگر کوئی کسی کی دوستی اختیار کر لیتا ہے تو دوست کے کام آنا بری بات نہیں ہے اور اس پر ذمہ داروں کو اعتراض نہیں ہونا چاہیے۔ چلیے چھوڑیے مائی ڈیئر مسٹر دانش منصور میں نے دوستی کو اولیت نہیں دی۔ لیکن آپ کیا سمجھتے ہیں روز آرگنائزیشن میں جتنے ممبران کام کرتے ہیں یا اس کے سربراہان کیا وہ ہماری نسل کے نہیں ہیں۔ اگر آپ سروے کریں تو پرسنٹ ہمارے ہم نسل روز آرگنائزیشن کے بڑے ممبران ہیں اور سربراہان میں بھی ہمارا یہی حساب ہے۔ اس لحاظ سے کیا آپ اس بات کو تسلیم نہیں کریں گے کہ ہم سب ایک ہی زنجیر کی کڑیاں ہیں اور جو کچھ ہم کرتے ہیں وہ صرف روز آرگنائزیشن نامی ادارے کے لئے نہیں بلکہ حکومت اسرائیل کے لئے کارآمد ہے۔ اگر آپ کے پاس یہ اعدادوشمار نہیں ہیں تو میں آپ کو مہیا کر سکتی ہوں۔ پورے اسی فیصد یقیناً" پورے اسی فیصد۔ گویا روز آرگنائزیشن ہمارا اپنا ادارہ ہے۔ صرف بیس فیصد بیرونی لوگ اس میں کام کر رہے ہیں اور ان اسی فیصد میں سے جو افراد روز آرگنائزیشن کے کارکنان یا سربراہان ہیں وہ سب نسلاً" یہودی ہیں۔ چاہے وہ دنیا کے کسی بھی ملک میں پھیلے ہوئے ہوں آپ چاہیں تو اس کے بارے میں معلومات حاصل کرسکتے ہیں۔ اگر کوئی ایسا مسئلہ جس کا تعلق ایک اسرائیلی سیکرٹ ایجنٹ سے ہو تو روز آرگنائزیشن کے کسی ممبر کے ذریعے حل ہو جائے تو میں سمجھتی ہوں کہ یہ ایک اچھا ہی کام ہوگا اور روز آرگنائزیشن اسے سراہے گا۔ اس سے انحراف نہیں کرے گا۔ ان

حالات میں اگر آپ میرا ساتھ دیتے ہیں تو میں سمجھتی ہوں کہ یہ بھی آپ کی ذمہ داریوں میں ایک اضافی حصہ ہے۔ لیکن کارآمد اور سب کے لئے قابل قبول۔"

"لیکن میڈم ایری اس کے لئے مجھے اپنے ادارے کی اجازت تو ضروری ہوگی۔"

"نہیں بالکل ضرورت نہیں ہے کیونکہ جیسا کہ میں بتا چکی ہوں کہ ہمارے کاروباری معاملات تقریباً" ایک ہی جیسے ہیں۔ ہمارے سیکشن بے شک الگ الگ ہیں۔ مگر مقاصد یکساں تمہیں ادارے سے اجازت لینے کے بجائے خود اعتمادی سے کام کرنا چاہیے اور اس کے جواب میں میں بھی دنیا کے کسی بھی ملک میں تمہارے کام آسکتی ہوں یہ پوچھے بغیر کہ میں تمہارے لئے کیا کام کر رہی ہوں۔ سمجھ رہے ہو نا یہ ایک ذاتی مسئلہ بھی ہو جاتا ہے اور اگر کچھ کارروائیوں سے گزر لیا جائے تو پھر ایک طرح سے وہ مسئلہ جس کے لئے میں اور تم کام کر رہے ہیں۔"

"میں چند لمحات پر خیال انداز میں گردن جھکائے سوچتا رہا۔ پھر میں نے آہستہ سے کہا۔"

"ٹھیک ہے میڈم ایری کینس مجھے آپ کی مدد کرنا منظور ہے۔"

"اب چاہو تو یہ کافی پی لو یا پھر دوسری کافی منگوالو اس میں کچھ نہیں ہے میں تو تم سے دوستوں کے انداز میں ملی ہوں اور یقینی طور پر تمہاری دوست ہوں۔"

"ٹھیک ہے میں یہی کافی پی لیتا ہوں۔ صرف دوستی کے نام پر۔"

"صرف دوستی کے نام پر ہی نہیں بلکہ اس اعتماد کے نام پر بھی جواب میرے اور تمہارے درمیان قائم ہوگیا ہے۔" میں نے ٹھنڈی کافی حلق سے اتاری اور اس کے بعد ایری کینس نے کہا۔

"تو پھر بتاؤ اب کیا ارادہ ہے۔ کیا کر رہے ہیں ہم لوگ میں تمہیں ان لوگوں کے نام فراہم کرنا چاہتی ہوں تمہیں اپنے دوسرے معاملات سے روشناس کرانا چاہتی ہوں اور اس کے لئے مجھے کیا کرنا چاہیے۔"

"میں آپ کی مدد کرنے کے لئے تیار ہوں۔ بلکہ یوں سمجھ لیجئے کہ آپ کے ساتھ کام کرنے پر تیار ہوں۔ باقی فیصلے آپ کو کرنے ہیں کہ میں کس انداز میں کام شروع کروں۔" وہ ہنس کر بولی۔

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

"تو پھر کیا خیال ہے آج کی شام کسی اور کے نام تو نہیں ہے۔"

"نہیں بالکل نہیں۔"

"تو تمہیں پھر میرے ساتھ چلنا ہوگا۔"

"کہاں۔ کیا مسٹر داراب روٹی والا کی کوٹھی پر۔"

"نہیں۔ میں نے یہاں اور بھی کئی ٹھکانے بنا رکھے ہیں۔"

"ٹھیک ہے میں تیار ہوں۔"

"اب سے دس منٹ کے بعد ہم اٹھ جائیں گے۔ چونکہ اب بیکار وقت ضائع کرنا مناسب نہیں ہوگا۔ تمہاری گاڑی میری کار کے پیچھے پیچھے آئے گی اور پھر ہم اپنی مطلوبہ جگہ پہنچ جائیں گے۔"

میں نے آنکھیں بند کر کے گردن ہلا دی تھی یہ فیصلہ فوری طور پر کیا تھا اور میں سمجھا تھا کہ اس میں کوئی ایسی الجھن نہیں تھی۔ جو میرے لئے پریشان کن ہوتی۔ کچھ دیر کے بعد ہم سیرینو سے نکل آئے۔ اس نے اپنی کار اسٹارٹ کر کے پارکنگ لاٹ سے نکالی اور میں نے اس کے پیچھے پیچھے اپنی کار دوڑانا شروع کر دی۔ ذہن کو خالی چھوڑ دیا تھا اب اس بارے میں سوچنا بالکل بے مقصد ہی تھا۔ جو کچھ علم ہوا تھا بس اس کے بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتا تھا اس وقت اپنے آپ کو مکمل طور پر تروتازہ رکھ کر اس کے مقاصد سے پوری دلچسپی کا اظہار کرنا چاہتا تھا۔ کار ایک فیشن ایبل علاقے میں داخل ہوئی بالکل نئی جگہ تھی اور وہیں ایک چھوٹے سے خوبصورت بنگلے میں ایری کینس مجھے لے گئی۔ بنگلے میں صرف چار ملازمین تھے۔ لیکن ایری کینس نے ان سے میرا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"یہ دو افراد مقامی ہیں اور باقی دو میرے اپنے ہم وطن لیکن یہ چاروں ہمارے ساتھی ہیں۔ یوں سمجھ لیں مسٹر ایرس کہ یہ چاروں اس منصوبے پر کام کر رہے ہیں اور بہترین صلاحیتوں کے مالک ہیں۔ میں نے بہت زیادہ بھیڑ اپنے پیچھے نہیں لگائی۔ کیونکہ اس سے مشکلات پیدا ہوتی ہیں۔ میرے ساتھ آیئے۔"

وہ مجھے بنگلے کی اوپری منزل میں لے گئی جہاں اس نے ایک خوبصورت کمرہ ترتیب دے رکھا تھا۔ وہ مجھے کمرے میں چھوڑ کر لباس تبدیل کرنے چلی گئی۔

لباس تبدیل کرنے کے بعد اس نے مسکراتے ہوئے مجھ سے کہا۔

"کیا خیال ہے پھر رات کا کھانا ساتھ ہی ہو جائے۔"

"اب تو یہ کرنا ہی پڑے گا۔"

"بالکل میں کہے دیتی ہوں اور اس دوران ہم بہت سی باتیں کئے لیتے ہیں۔ چونکہ میں بھی برق رفتاری سے کام کرنے کی عادی ہوں اس لئے میں کوئی گریز نہیں کروں گی کہ تمہید کے بغیر اصل مقصد واضح کر دیا جائے۔"

"بالکل۔ بالکل۔"

"بس تو پھر ایک منٹ کے لئے اجازت۔" وہ ایک الماری کے قریب پہنچی اور اس میں کچھ کارروائیاں کرنے لگی۔

میں سادہ سی نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔ الماری سے اس نے ایک نہایت چھوٹا سا پروجیکٹر نکالا اور اس پر ایک مائیکرو فلم چڑھانے لگی۔ پھر بولی۔

"کاغذ کسی بھی شکل میں ضائع ہو سکتے ہیں لیکن مائیکرو فلم مختلف طریقوں سے محفوظ کی جا سکتی ہے اب تک میں نے اور میرے ساتھیوں نے یہاں سے جن منصوبوں کی تفصیلات حاصل کی ہیں ان کی مائیکرو فلم تمہارے سامنے ہے۔ دیکھ لو۔"

مائیکرو فلم دیکھنے کا طریقہ بھی نہایت جدید تھا۔ اس کے لئے نہ کوئی اسکرین بنایا گیا تھا اور نہ اور کوئی کارروائی کی گئی تھی ایک سفید کاغذ اس نے اپنے سامنے رکھا اور میں اس کے قریب بیٹھ گیا پھر اس نے پروجیکٹر آن کر دیا اور اس کے اندر موجود روشنی سفید کاغذ پر پڑنے لگی۔ پھر اس نے ایک اور بٹن دبایا اور ہلکی سی سرسراہٹ کے ساتھ مائیکرو فلم چلنے لگی میں بغور سفید کاغذ پر نظر آنے والی تحریروں اور نقشوں کو دیکھ رہا تھا اور میرے دل میں دھواں سا بھر گیا تھا۔ ہمارے بہت سے ایسے اہم صنعتی منصوبے جو آگے چل کر ہمارے لئے بڑے کارآمد ہو سکتے تھے اور جن کی بقاء پر ہمارے وطن کی ترقی کا انحصار تھا۔ وہ علاقے جہاں سے تیل کے کنوئیں برآمد ہوئے تھے اور مزید تیل برآمد ہونے کی امید تھی وہ کمپنیاں جو تیل کی برآمد کے سلسلے میں کام کر رہی تھیں معدنی گیس اور ایسے دوسرے ذخائر جو ہماری بقا کے لئے بڑی اہمیت رکھتے تھے جن علاقوں میں پائے جاتے تھے ان علاقوں کی جغرافیائی کیفیت یہ ساری چیزیں اس مائیکرو فلم میں محفوظ کر لی گئی تھیں اور ان چیزوں

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

کو محفوظ کرنے کا مطلب تلاش کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ اسرائیل کو جس قدر خطرہ تھا ہمارے اپنے وطن سے تھا۔ کسی اور ملک سے نہیں تھا عجیب و غریب پالیسیاں چل رہی تھیں بہت سے ممالک ملوث ہو گئے تھے۔ خصوصاً روس کے خاتمے کے بعد کچھ اور ایسی کارروائیوں کا آغاز ہوا تھا جنہیں تشویش کی نگاہوں سے دیکھا جا رہا تھا اور اب یہ ساری کارروائی ان مذموم مقاصد کی نشاندہی کرتی تھیں جو دشمن ہمارے لئے اپنے دل میں رکھتا ہے میرے بدن میں چنگاریاں سی بھر گئی تھیں لیکن اپنے آپ کو بہت زیادہ پرسکون رکھ کر میں یہ تمام چیزیں دیکھ رہا تھا۔ چند لمحات کے بعد اس نے پروجیکٹر بند کر دیا اور کہنے لگی۔

"یہ میری چھوٹی سی کاوش ہے اور میں نے اپنے وطن کے لئے یہ سب کچھ حاصل کیا ہے۔"

"اس کے پس پشت کیا ہے۔ میڈم ایری کینس۔"

"بھلا تم خود سوچو ایرس کہ اس کے بارے میں ایک سیکرٹ ایجنٹ کو کیا معلومات ہو سکتی ہیں مجھے جو حکم دیا گیا میں نے اس کی تعمیل کر ڈالی اور ویسے بھی ہمارے ذہن بہت زیادہ کارآمد نہیں ہوتے ان تمام معاملات میں کیونکہ یہ ہماری فیلڈ نہیں ہے۔ یہ تو وہی لوگ جانتے ہیں کہ جو کچھ وہ کر رہے ہیں اس کے پس پردہ کیا ہے اور نہ ہی مجھے اس سے ذاتی طور پر کبھی دلچسپی رہی۔ بہرحال ایک ایسا اہم مسئلہ ہے جس کے لئے میرے ذہن میں چار افراد ہیں۔ ان چار افراد میں سے کم از کم دو افراد اگر ہماری مدد پر آمادہ ہو جائیں تو ہمارا کام مکمل ہو سکتا ہے۔"

"میں سمجھا نہیں۔"

"یہاں کے ایٹمی راز ہمیں درکار ہیں۔ جو ایٹمی پلانٹ ان لوگوں نے لگایا ہے اس کے بارے میں صحیح تفصیل آج تک موصول نہیں ہو سکی اور اس سلسلے میں بڑی تشویش پائی جاتی ہے۔ ان لوگوں کی صلاحیتوں سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ جو کام کرنے پر آتے ہیں اس انداز میں کر ڈالتے ہیں کہ مغربی قومیں حیران رہ جاتی ہیں جو نہیں کرتے اس میں بھی بے مثال ہیں کچھ بھی کر ڈالیے ٹس سے مس نہیں ہوں گے۔ لیکن جو کرنے پر تل جائیں تو بس یوں سمجھ لیں مسٹر ایرس کہ اسے روکنا ناممکن ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اس ایٹمی پلانٹ کے بارے میں طویل عرصے سے کشمکش پائی جاتی ہے۔ یہ لوگ شاید نقصانات اٹھا رہے

ہیں۔ مگر اپنے ایٹمی پلانٹ کو مکمل طور واضح کرنے پر تیار نہیں ہوتے۔ ہمیں اس کی تفصیلی رپورٹ درکار ہے اور جن لوگوں کا میں نے انتخاب کیا ہے وہ اپنے وطن سے مخلص لوگ ہیں یہ لوگ کسی بھی طرح غیر نہیں ہو سکے۔ اس کا مجھے بخوبی اندازہ ہو گیا ہے اور اب یہ آپ کی صلاحیتوں پر منحصر ہے مسٹر ایرس کہ آپ ان لوگوں کی زبان کیسے کھلواتے ہیں۔ بڑی ذہانت کی ضرورت ہے میں سمجھتی ہوں کہ یہ ایک مشکل اور طویل مسئلہ ہو گا لیکن کوئی حرج نہیں ہے چاہے کتنا ہی وقت لگ جائے میں اپنا کام مکمل کر کے ہی واپس جاؤں گی اور سچی بات یہ ہے کہ داراب روٹی والا کا سہارا میں نے اسی لئے پکڑا ہے کہ وہ خود بھی ایک جرائم پیشہ آدمی ہے۔ میرا مطلب ہے کاروباری امور میں وہ ایسے سیاہ سفید کرتا رہتا ہے جن میں سے اگر سیاہی منظر عام پر آ جائے تو اس کا سفینہ ڈوب سکتا ہے میں نے آہستہ آہستہ اس کے ایسے راز اپنے قبضے میں کر لئے ہیں کہ اگر وہ کبھی مجھ سے باغی ہو تو میں اسے اس کی اصل تصویر دکھا کر ہوش میں لے آؤں۔ ویسے بھی ایک بہتر مقام حاصل کرنے کے لئے مجھے کسی ایسے ہی مضبوط سہارے کی ضرورت تھی۔"

"تو کیا داراب روٹی والا یہ بات نہیں جانتا کہ آپ کون ہیں؟"

"اگر جان لیتا تو پھر میرا فن ہی کیا رہتا۔ بس ایک الگ اور بالکل ہی بے مقصد کہانی ہے اس تک پہنچنے کی۔ مرد اگر کبھی عورت کے ہاتھوں شکار ہوتا ہے تو پھر اسی طرح ہوتا ہے اور میرا نام ایری کینس ہے۔ اس کے انداز میں فخر پیدا ہو گیا۔" میں نے مسکراتے ہوئے گردن ہلائی اور کہا۔

"ہاں میڈم کینس آپ کے اندر یہ صلاحیتیں ہیں۔"

"اعتراف کرتے ہو۔"

"کیوں نہیں۔"

"بہت بہت شکریہ۔ تو اب یہ بتاؤ ڈیئر ایرس کہ تم اس سلسلے میں کیا کر سکتے ہو ویسے جن چار شخصیتوں کا میں نے تمہیں حوالہ دیا ہے ان کی کچھ اور تفصیل تو درکار نہیں ہے تمہیں۔"

"نہیں یہ سب میرے جانے پہچانے لوگ ہیں۔"

"اوہو۔ کیا ان سے تعارف ہے تمہارا۔"

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

"ہلکے پھلکے انداز میں ۔ مقامی تقاریب میں عموماً انہیں مدعو کیا جاتا ہے اور یہ شرکت بھی کرتے ہیں۔ میں نے کبھی ان سے بہت زیادہ راہ و رسم بڑھانے کی کوشش نہیں کی۔"

"ٹھیک ہے سمجھ رہی ہوں کہ وقت لگے گا لیکن مجھے اس کی کوئی فکر نہیں ہے نہ ہی ہیڈ کوارٹر سے میرے لئے ایسی کوئی ہدایت ہے کہ اس مختصر وقت میں میں یہ کام کر دوں۔"

"آپ ایسا کیوں نہیں کرتیں میڈم کہ جو معلومات اب تک آپ نے اکٹھا کی ہیں انہیں منتقل کر دیجئے باقی جو کام آپ بعد میں کریں گی اس کی رپورٹ بعد میں دی جاسکتی ہے۔"

"بالکل نہیں یہ بھی میرے اصولوں کے خلاف ہے اور چونکہ مجھ سے اس کا مطالبہ نہیں کیا گیا ہے اس لئے میں ضروری نہیں سمجھتی کوئی ایسی جلدی نہیں ہے میں اپنا کام مکمل کرکے ہی واپس جاؤں گی اب یہ سمجھ لیجئے کہ میرا اور آپ کا ایسا ساتھ ہے ہم لوگ درمیان سے ہٹ نہیں سکتے اگر روز آرگنائزیشن کی بات کرتے ہو تو تمہاری خواہش پر میں اس سے رابطہ قائم کرکے تمہارے لئے اجازت بھی حاصل کر سکتی ہوں۔"

"اب اس کی کیا ضرورت ہے؟" میں نے مسکرا کر کہا۔

"ہاں ضرورت واقعی نہیں ہے چونکہ تم مجھ سے تعاون کر رہے ہو صرف تمہیں پرسکون کرنے کے لئے میں نے یہ بات کہی تھی۔"

"نہیں میں بالکل پرسکون ہوں۔"

"تو پھر آؤ اب تمام چیزوں کو رکھ کر ہم اس موضوع پر بات کرلیں کہ ان چاروں افراد میں سے کون تمہارے لئے زیادہ آسان ثابت ہوسکتا ہے۔"

میں نے گردن ہلادی اس نے یہ تمام چیزیں واپس اسی الماری میں رکھ دیں یہ الماری مخصوص ساخت کی تھی اور میں اس کا گہرا جائزہ لے رہا تھا کچھ دیر کے بعد وہ واپس پلٹی اور میرے نزدیک آبیٹھی۔ وہ مجھ سے اس موضوع پر باتیں کرنے لگی اور میں پوری دلچسپی کے ساتھ پورے غور و خوض کے ساتھ ان لوگوں سے اپنی شناسائی اور اس کے بعد کے اقدامات پر اس سے گفتگو کرتا رہا۔ ایک لمحے کے لئے بھی میں نے یہ احساس اسے نہیں ہونے دیا کہ میں اس کی باتوں سے مخلص نہیں ہوں۔ پھر ہم کچھ نتیجوں پر پہنچ گئے اور اس کی نوک پلک پر غور کرنے لگے۔ پھر اسی وقت فرصت ہوئی جب ہمیں باہر سے کھانے کی اطلاع دی گئی۔

"میرا خیال ہے آج کا کام نہایت خوبصورتی سے ختم ہوا ہے اور میں اپنے آپ کو بھی اور تمہیں بھی اس سلسلے میں مبارکباد دیتی ہوں۔ ہمارے درمیان دوستی بہت ہی مضبوط رشتوں پر استوار ہوگی اور ہم ایک زمانے میں اس پر فخر کریں گے اور اب ڈائننگ ٹیبل تمہاری منتظر ہے۔"

میں اس کے ساتھ کمرے سے نکل آیا۔ کھانے سے فراغت حاصل کرنے کے بعد بھی ہم دونوں کے درمیان کافی دیر تک نشست رہی اس نے مجھے ایک انتہائی قیمتی اور جدید ٹرانسمیٹر دیتے ہوئے کہا۔

"ہماری اہم گفتگو ظاہر ہے ٹیلیفون پر نہیں ہوسکتی اس کے لئے یہ ٹرانسمیٹر موجود ہے میں جب بھی تم سے کوئی اہم بات کہنا چاہوں گی ٹرانسمیٹر پر کہوں گی اور تم بھی کسی بھی وقت مجھ سے رابطہ قائم کرسکتے ہو۔"

پھر میں نے اس سے واپسی کی اجازت طلب کی اور جب میری کار عمارت سے نکلی تو میرے ذہن میں بادلوں جیسی گرج ہو رہی تھی۔ دماغ پر لاکھوں سوچوں نے یلغار کر دی تھی کیا عجیب و غریب صورتحال ہے۔ راستے بھر خاموش رہ کر اس سے ملاقات کے بارے میں سوچتا رہا اور نجانے کیا کیا تصورات ذہن میں جنم لیتے رہے۔ کوٹھی میں داخل ہوا اندر پہنچا تو سب سے پہلے بڑی نشست کے کمرے میں رشید ناگی کو دیکھا بیٹھا ہوا چائے پی رہا تھا۔ مجھے دیکھ کر جلدی سے پیالی نیچے رکھ دی۔ رشید ناگی کا اس وقت یہاں موجود ہونا میرے لئے بڑا سکون بخش تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ ہی میرے ذہن میں ایک اور تصور بھی پیدا ہوا تھا اور میں چونک کر اپنی جیبیں ٹٹولنے لگا تھا۔ رشید ناگی بے اختیار مسکرا دیا۔

"چیف بے جا مداخلت کے لئے معافی چاہتا ہوں۔ اس وقت یہاں میری موجودگی آپ کو ناگوار تو نہیں گزری۔"

"پہلے ایک بات کا جواب دو مجھے۔" میں نے مسکراتے ہوئے اس سے کہا۔

"جی چیف۔"

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

"کیا وہ ٹرانسمیٹر اب بھی کہیں میرے لباس میں موجود ہے۔" رشید ناگی ہنس پڑا۔ اس نے آنکھیں بند کر کے گردن ہلاتے ہوئے کہا۔

"جی چیف۔ اس کے علاوہ جو آپ کو میڈم ایری کینس نے دیا ہے۔" میں نے آنکھیں بند کر کے گہری سانس لی درحقیقت اس وقت مجھے بالکل یاد نہیں رہا تھا کہ رشید ناگی اپنے طور پر بھی کارروائیاں کرتا رہتا ہے لیکن بڑی حیران کن بات تھی یہ شخص ہمیشہ ہی مجھے حیران کر دیا کرتا تھا۔ میں نے مسکرا کر اس کے قریب بیٹھتے ہوئے کہا۔

"مگر مجھے تو وہ کسی بھی شکل میں نہیں ملا۔"

"اجازت ہو چیف تو پیش کروں۔" اس نے ہاتھ آگے بڑھایا اور میری ٹائی کا پن نکال لیا۔

"یہ ہے چیف........"

"ہیں مگر........ مگر ٹائی کے پن میں یہ کیسے پہنچ گیا اور تم اوہو یہ تو میرا پرانا ٹائی پن ہے۔"

"جی چیف اکثر میں آپ کے سامان میں سے مختلف چیزیں پار کرتا رہتا ہوں۔ آپ کا یہ ٹائی پن پرانا ہے۔ لیکن شاید یہ بات آپ کے ذہن سے محو ہو گئی کہ اس میں پہلے ہلکے نیلے رنگ کے نگینے لگے ہوئے تھے اور اب ان نگینوں میں پیلاہٹ ہے۔ بس نگینے تبدیل کرنے پڑے ہیں........"

"مگر یہ تمہیں کہاں سے حاصل ہوئے۔"

"چیف میرا ایک جاپانی دوست مجھے اس قسم کے تحائف بھیجتا رہتا ہے۔ وہ خود بہت بڑا ٹرانسمیٹر انجینئر ہے۔"

"اس کا مطلب ہے اگر میں تمہارے سامنے اس گفتگو کا انکشاف کروں تو بے مقصد ہی ہو گا۔ تم وہ اہم مسئلہ پہلے ہی جان چکے ہو جو اس وقت میرے ذہن میں کھلبلی مچائے ہوئے ہیں۔"

"نہ صرف جان چکا ہوں چیف بلکہ آج تو میں نے ایک اور حرکت بھی کی۔"

"کیا۔"

"وہ تمام گفتگو جو آپ اور مسز داراب والا کے درمیان ہوئی ہیں۔ میرے پاس

بہترین اور صاف ریکارڈنگ کی شکل میں موجود ہے۔"

"اوہو میں سننا چاہوں گا۔"

"میں انتظام کرتا ہوں چیف۔" رشید ناگی نے کہا اور میں نے آنکھیں بند کر کے گردن ہلا دی پھر میں نے اس سے کہا۔

میں لباس تبدیل کر آؤں۔ کچھ دیر کے بعد ہم دونوں نشست کے دوسرے کمرے میں بیٹھے تھے۔ گل شیر کسی کام سے چلا گیا تھا میں اور رشید ناگی تنہا تھے۔ رشید ناگی نے ایک چھوٹا سا چوکور بکس نکال کر سامنے رکھ لیا جس کے دونوں سمت دو اسپیکر رکھے ہوئے تھے اس نے ایک ننھا سا کیسٹ ریوائنڈ کر کے اس کا بٹن آن کر دیا اور ہماری گفتگو جاری ہو گئی۔ میری نگاہوں کے سامنے تھا۔ بار بار اس کی کارکردگی کا اظہار کر کے اب مجھے خود ہی عجیب سا محسوس ہونے لگا تھا لیکن کبھی درحقیقت یوں لگتا تھا کہ جیسے رشید ناگی کوئی مافوق الفطرت ہستی ہو اور اس کے یہ سارے عمل انسانی نہ ہوں۔ دیر تک خاموشی طاری رہی اور میں نے کہا۔

"تو پھر اس گفتگو میں آسانی ہو گئی ہے۔ رشید ناگی اب تم مجھے مشورہ دو کہ ہمارے آئندہ اقدامات کیا ہونے چاہئیں۔"

"بہت سنسنی خیز انکشاف ہیں چیف لیکن ہمیں تھوڑے تھوڑے شبہات تو پہلے ہی ہو گئے تھے دلچسپ بات ہے حالانکہ داراب روٹی والا تک ہم دوسرے معاملات کے تحت پہنچے تھے لیکن یہ اہم مسئلہ بھی سامنے آ گیا۔"

"صرف اہم نہیں بلکہ انتہائی اہم یہاں جو کچھ ہم کر رہے ہیں رشید ناگی وہ ملکی بہتری کے لیے ہے لیکن ملک کی بقا کے لیے غیر ملکی ایجنسیوں کی ان سنسنی خیز کارروائیوں کو روکنے کا بھی کوئی موقع ہمیں مل جاتا ہے تو میں سمجھتا ہوں یہ بھی ہماری خوش بختی ہی ہے۔"

"چیف کوئی بہت ہی بہتر منصوبہ بنانا ہو گا ویسے یہ بہت پر مسرت بات ہے کہ اس نے کھلے دل سے آپ پر اعتماد کر لیا ہے اور اس کی وجہ روز آرگنائزیشن ہے۔"

"یقیناً" بالکل اور اب اس بات کے کہنے میں کوئی دقت نہیں محسوس ہوتی کہ درحقیقت مسلم ممالک کے خلاف جہاں بھی کہیں کوئی ایسا عمل نظر آتا ہے اس میں یہودی

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

ہاتھ ضرور کار فرما ہوا ہے۔ میں روز آرگنائزیشن کے بارے میں خصوصی طور پر نہیں کہہ رہا وہ تو بین الاقوامی ادارہ ہے اور دنیا بھر کے ملکوں میں اپنی صنعتی اجارہ داری قائم کرنے میں مصروف ہے اور سرمائے کو اپنے کنٹرول میں رکھنا چاہتا ہے اب تمہیں اس کے بارے میں مزید تفصیل بتانے کی تو ضرورت نہیں ہے تمہیں علم ہے کہ اس کے مقاصد کیا ہیں لیکن یہ بھی ایک ہلکا پھلکا سا انکشاف ہے اس سلسلے میں ان کے رابطے بھی ہیں۔ جس پر ایک بالکل غیر متعلق عورت جو بے شک اسرائیلی سیکرٹ سروسز کی نمائندہ ہے لیکن روز آرگنائزیشن کے ایسے اہم ترین راز بھی اس کے پاس موجود ہیں' جیسے میری شخصیت۔"

"بہت بڑی بات ہے۔ میرے ذہن میں بھی یہ خیال آیا تھا یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ اچانک ہی ایک مبہم سی آواز ابھری۔ رشید ناگی نے جلدی سے جیب میں رکھا ہوا ایک ٹرانسمیٹر نکال لیا ماچس کی ڈبیہ کے برابر اس ٹرانسمیٹر کا آپریٹر باہر نکال کر اس نے اس کا بٹن آن کر دیا اور فوراً ہی اس سے ایک آواز ابھرنے لگی۔"

"فور کالنگ تور کالنگ.........."

"ہاں کہو رشید ناگیٹ"

"سر مسٹر دانش منصور کا تعاقب کیا گیا ہے وہ شخص ایک موٹر سائیکل پر موجود ہے مقامی آدمی ہے اس نے موٹر سائیکل اس عمارت سے کافی فاصلے پر گلی میں کھڑی کر دی ہے اور اب خود وہاں سے ہٹ کر ایک ایسی جگہ آبیٹھا ہے جہاں اس پر کسی کی نظر نہیں پڑ سکتی۔ وہ سگریٹ پی رہا ہے اور اس کے ہاتھ میں دوربین موجود ہے۔"

"چلا کہاں سے ہے۔؟"

"جہاں سے مسٹر دانش منصور چلے تھے۔"

اوکے میرے خیال میں اب تم اس پر سے ہٹ جاؤ۔ تمہاری ضرورت نہیں ہے۔

"میرے لیے کیا حکم ہے چیف۔"

"آرام کرو۔" رشید ناگی نے جواب دیا۔

"اوکے۔" دوسری طرف سے جواب ملا میں دلچسپ نظروں سے رشید ناگی کی یہ کارروائی دیکھ رہا تھا جب ٹرانسمیٹر بند ہو گیا تو میں نے سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھا۔

"میرا آدمی ہے۔ آپ کی نگرانی پر مامور تھا آپ کے تعاقب کا ذکر کیا ہے اس نے۔"

"اوہو اس کا مطلب ہے تعاقب کرنے والا.........."

یقیناً" ایری کینس ہی کا آدمی ہو گا رشید ناگی سے گفتگو کا سلسلہ درمیان میں رک گیا تھا کچھ دیر کے بعد اس نے کہا۔

"تو پھر چیف کوئی ایسا موثر منصوبہ ویسے میرے خیال میں اس سلسلے میں ہمیں بہت زیادہ جلد بازی کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے ورنہ خطرناک حالات پیدا ہو جائیں گے۔ بس اتنا کافی ہے کہ آپ کے اور اس کے درمیان یہ معاہدہ ہو گیا ہے لیکن چیف کیا آپ ان لوگوں کے شناسا ہیں میرا مطلب ہے جس کی نشاندہی اس نے کی ہے۔"

"واقعی نہیں ہوں لیکن مجھے ان کے سلسلے میں اب موثر طریقے سے کام کرنا ہو گا بلکہ عارضی طور پر ایری کینس کو مطمئن کرنے کے لیے مجھے ان تک پہنچنا ضروری ہو جاتا ہے تاکہ وہ سمجھ لے کہ میں نے اپنے کام کا آغاز کر دیا ہے۔"

"بالکل درست ہے۔"

"اس سلسلے میں اور کوئی بات رشید ناگی۔"

"نہیں چیف آپ کی ہدایت کا منتظر ہوں ایک منٹ' ایک بار پھر سیٹی کی آواز ابھری تھی اور رشید ناگی نے پھر وہی ٹرانسمیٹر نکال لیا تھا' ٹرانسمیٹر پر اطلاع دی گئی کہ مسز داراب روٹی والا اپنی کوٹھی پہنچ چکی ہے اور اب وہاں آرام کرنے چلی گئی ہے کیونکہ کوٹھی کی روشنیاں بجھ گئیں ہیں۔"

"اس کے باوجود تمہیں وہاں رہنا ہو گا۔"

"ہاں چیف دو آدمیوں کی ڈیوٹی لگا دی گئی ہے ہم لوگ واپس جا رہے ہیں۔"

"اوکے۔" رشید ناگی نے کہا اور سلسلہ پھر منقطع ہو گیا میں چند لمحات سوچتا رہا پھر میں نے کہا۔

"ہاں رشید ناگی اب میں تمہیں ایک اور اہم سلسلے میں کچھ بتانا چاہتا ہوں۔" رشید ناگی نے چونک کر مجھے دیکھا اور بولا۔

"یقیناً' اس موضوع سے ہٹ کر کوئی بات ہے چیف۔"

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

"بہت اہم"۔

"خیریت۔"

"خیریت تو ہے لیکن انکشاف بہت سنسنی خیز ہوگا خود تمہارے لیے بھی میری آرزو ہے یہ لفافہ اٹھا کر لایا ہوں ذرا اس پر ایک نظر ڈال لو۔" میں نے لفافہ رشید ناگی کے حوالے کر دیا۔ لباس اتارتے ہوئے یہ لفافہ میں نے اپنی لباس میں رکھ لیا تھا۔ تاکہ رشید ناگی کو دکھا سکوں اور یہ وہی لفافہ تھا جس کے بارے میں مجھے یقین تھا کہ یہ نادرہ نے بھیجا ہے۔ رشید ناگی پرچہ پڑھنے لگا اور اس کے چہرے پر میری توقع کے مطابق تاثرات پیدا ہوتے رہے پھر پرچہ پڑھنے کے بعد اس نے سرسراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مشعل شاہ صاحب۔ اور یقیناً" یہ وہی لڑکی میرا مطلب ہے نادرہ۔"

"ہاں میں نے بھی یہی اندازہ لگایا ہے۔"

"مشعل شاہ صاحب.......... مشعل شاہ صاحب زندہ ہیں یقیناً" چیف وہ زندہ ہیں اور آپ کا کیا خیال ہے اس میں کوئی فریب محسوس ہوتا ہے آپ کو۔"

"جو کچھ تم پڑھ چکے ہو ناگی اسے پڑھنے کے بعد تم نے بھی اپنے ذہن میں کوئی اندازہ قائم کیا ہوگا۔ کیا یہ کوئی پر فریب بات لگتی ہے۔"

"نہیں بالکل نہیں لگتی۔ کیونکہ اس میں جو خفیہ تذکرے کیے گئے ہیں وہ کم از کم کسی اور کے علم میں نہیں آ سکتے۔"

"ہاں میرا بھی یہی اندازہ ہے۔"

"چیف بات واقعی بہت زیادہ سنسنی خیز ہے تو پھر آپ۔ مگر چیف آپ کو یہ لفافہ۔" آج ہی ملا ہے۔ لیکن رشید ناگی میں نے یہ سوچا کہ اس کا تعلق صرف میری ذات سے ہے۔ اور اگر میں دوسرے کام چھوڑ کر اس بارے میں مصروف ہو جاتا ہوں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ملکی مفادات کو نظرانداز کر کے میں نے صرف اپنی ذات کے بارے میں سوچا۔ حالانکہ میں بھی اتنا بے تاب ہو گیا تھا۔ ایسی ہی بے چینی پیدا ہو گئی تھی مجھے جو اس وقت میں تمہارے چہرے پر دیکھ رہا ہوں لیکن رفتہ رفتہ میں نے خود کو نارمل کر لیا۔ تم میری بات سے کس حد تک اتفاق کرتے ہو۔ میں یہ جاننا چاہتا ہوں۔" رشید ناگی نے گردن ہلاتے ہوئے کہا۔

"سو فیصد۔ چیف لیکن ہم اس سلسلے میں کچھ اور کارروائی تو کر سکتے ہیں۔"

"کیا۔"

"فوری طور پر نادرہ صاحبہ کی مدد کے لیے کچھ لوگوں کو سالونیکا بھیجا جا سکتا ہے۔"

میں نچلا ہونٹ دانتوں میں دبا کر رشید کو دیکھنے لگا پھر میں نے کہا۔

"کیا یہ مناسب ہوگا۔"

"کیوں چیف اس میں نامناسب ہونے کی کیا بات ہے؟"

"میری رائے اس سے مختلف ہے۔"

"جی حکم۔"

"اگر کسی کو بھیجنا ہی چاہتے ہو تو بالکل غیر متعلق افراد کی حیثیت سے بھیج دو اور وہ لوگ وہاں جیری کوس اسپتال میں معلومات حاصل کر کے تمہیں اطلاع دیں کہ ہمارا اندازہ درست ہے یا نہیں۔ بہت مختصر لوگ ہونے چاہیں تاکہ کوئی ہنگامہ نہ ہو۔ یہ نہ ہو کہ نادرہ اپنے طور پر پرسکون ہو لیکن ہماری وجہ سے اس کی نشاندہی ہو جائے۔" رشید ناگی مسلسل سوچ میں ڈوبا ہوا تھا۔ اس نے کہا۔

"یہ بھی ایک عمدہ طریقہ ہے اور میرے ذہن میں اس کے لیے فوراً" ہی ایک دو کردار آتے ہیں۔"

"کون۔"

"دونوں میاں بیوی ہیں۔ تعلیم یافتہ ہیں۔ شوہر کا نام فراز ہے لڑکی کا نام نسیم۔ دونوں ہمارے لیے کام کرتے ہیں فراز ذہین اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہے۔ کئی زبانوں کے ماہر۔ انتہائی قابل اعتماد۔ اس سلسلے میں نہایت موزوں۔"

"کیا تم انہیں تمام تفصیلات سمجھا کر سالونیکا روانہ کر سکتے ہو۔"

"یقیناً" ان کی روانگی کا بندوبست فوری طور پر کر دیا جائے گا۔"

"تو پھر تمام تفصیلات سمجھانے کے بعد انہیں روانہ کر دو۔ میرے خیال میں یہ بہت مناسب طریقہ کار رہے گا۔ اگر کہیں کسی مرحلے پر انہیں نادرہ سے ملاقات کی ضرورت پیش آ جائے تو پھر اس کے لیے ہمارا حوالہ دیا جا سکتا ہے۔ بلکہ اگر ایسی ہی بات ہے تو کوئی ایسا طریقہ کار اختیار کیا جا سکتا ہے جس سے نادرہ کو میرا پیغام بھی مل جائے۔"

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

"آپ جیسا مناسب سمجھیں مگر یہ پیغام تحریری شکل میں ہوگا؟"

"تو پھر تمہارا کیا خیال ہے؟"

"ٹھیک ہے آپ بھی اسی قسم کی کوئی تحریر بنائیں جیسی وہاں سے ہمارے پاس بھیجی گئی ہے۔ لیکن اس کے لیے بہتر یہی ہوگا کہ اگر یہ لوگ نادرہ صاحبہ کو یہ تحریر دینے کی ضرورت محسوس کریں گے تو دیں گے۔" میں نے کہا۔

"ابتداء میں کچھ وقت یہ لوگ اس کی نگرانی میں صرف کریں گے۔ اور اس کے بعد صرف اسے مطمئن کرنے کے لیے وہ تحریر اس کے حوالے کر دیں گے۔"

"ٹھیک ہے تحریر کب دیں گے مجھے۔"

"کل کسی بھی وقت۔"

"تو پھر آپ کی اجازت سے میں یہ کام کرلوں۔"

"ہاں۔"

"دل تو یہ چاہتا ہے کہ میں خود وہاں پہنچ جاؤں مٹھل شاہ کے بارے میں بہت عرصے کے بعد معلوم ہوا ہے۔ اور میرا دل ان کے لیے جس قدر بے چین ہے میں الفاظ میں نہیں بیان کر سکتا۔"

"رشید جانتا ہوں۔ ہر دل میں ایک نہ ایک لگن ہوتی ہے۔ لیکن ہم اپنے لیے زندہ نہیں ہیں۔ ہم اپنے کسی جذبے کی تسکین کے لیے دوسرے اہم مسئلوں کو نظر انداز نہیں کر سکتے۔"

"جی چیف۔"

"تو پھر تم یہ کام کرلو۔ اور کوئی ایسی اہم بات؟"

"نہیں چیف میرا خیال ہے اب کچھ نہیں رہ گیا۔"

"کہاں جاؤ گے۔"

"میں چار سو گیارہ جا رہا ہوں اور اس کے بعد دیکھوں گا کہ اس سلسلے میں مجھے مزید کیا کارروائی کرنی پڑتی ہے۔" رشید ناگی کے جانے کے بعد میں نے گھڑی میں وقت دیکھا۔ بدن کچھ عجیب سی کھولت کا شکار تھا۔ سونے کو دل چاہ رہا تھا اور میں بستر پر پہنچ کر صرف سونے کی کوشش کرنے لگا۔ نجانے رات کے کون سے حصے میں نیند آئی لیکن صبح کو بہت

دیر تک سوتا رہا اور جب جاگا تو نیند واقعی بھر چکی تھی۔ اور طبیعت ہشاش بشاش تھی۔ ناشتے کے بعد گل شیر سے کافی دیر تک تبادلہ خیال ہوتا رہا۔ بہترین صلاحیتوں کا مالک تھا۔ اس کے بعد تقریباً پانچ دن کسی ایسے واقع کے بغیر گزرے جو قابل ذکر ہوتا اس دوران مسز داراب روٹی والا سے بھی ملاقات نہیں ہوئی تھی۔ البتہ صرف ایک بار اس نے ٹرانسمیٹر پر مجھ سے رابطہ قائم کیا تھا اور سرسری سی گفتگو کی تھی۔ چار سو گیارہ میں باقاعدہ ایک ڈیپارٹمنٹ کام کرتا تھا اور وہاں میرے لیے ہفتے وار رپورٹیں موجود ہوا کرتی تھیں۔ رشید ناگی نے اطلاع دی تھی کہ فراز اور نسیم کو سالوینکا روانہ کر دیا گیا ہے اور انہیں ہر طرح سے ہر معاملے سے روشناس کرا دیا گیا ہے ان کی طرف سے بہت جلد کوئی رپورٹ موصول ہونے والی ہے۔ گویا سارے معاملات بخیرو خوبی چل رہے تھے۔ چھٹے دن میں نے چار سو گیارہ میں اپنے مخصوص کمرے میں جاکر ان رپورٹوں کا جائزہ لیا۔ جو میری میز پر پہنچا دی جاتی تھیں۔ گل شیر اس وقت بھی میرے ساتھ تھا۔ میز پر بیٹھ کر میں نے رپورٹیں طلب کرلیں اس میں بہت سی تفصیلات تھیں۔ پہلی رپورٹ میں جمشید وارنا کے بارے میں مکمل تفصیلات تھیں۔ جمشید وارنا نے اپنا کام بڑی برق رفتاری سے شروع کر دیا تھا۔ اور شہر میں پولٹری ریٹ گرتے جا رہے تھے۔ اس سلسلے سے متعلق افراد کو طلب کر کے میں نے ان سے معلومات حاصل کیں تو مجھے بتایا گیا۔

"سر چھوٹے کاروباری بہت پریشان ہو گئے تھے۔ پچھلے دنوں یعنی آج سے ایک ہفتے پہلے ایک باقاعدہ میٹنگ ہوئی۔ ایسوسی ایشن کے صدر نے جمشید وارنا سے ملاقات کی اور جمشید وارنا نے اپنے طور پر ان سے گفتگو کرتے ہوئے انہیں بتایا کہ وہ پولٹری ریٹ کم کرنے پر تلے ہوئے ہیں اور اس سلسلے میں ان لوگوں کا تعاون بھی چاہتے ہیں۔ ان لوگوں نے اپنے مسائل کا ذکر کیا تو جمشید وارنا نے انہیں سستے داموں وہ پولٹری فیڈ فراہم کرنے کی پیشکش کی جو وہ مہنگے داموں منگواتے ہیں۔ باقاعدہ پورا پروگرام ترتیب ہوا۔ اور اس کے بعد جمشید وارنا کا ان سے ایک معاہدہ ہوگیا۔ جمشید وارنا نے قومی بنیاد پر انہیں اس سلسلے میں مجبور کر دیا کہ وہ اپنے منافع کی شرح کم کر دیں۔ اور اس سلسلے میں جو بھی مسائل انہیں درپیش ہیں اس کے لیے مسٹر جمشید وارنا نے فوری طور پر انتظامات کر دیے ہیں کہ وہ کارخانے جو یہاں پولٹری فیڈ تیار کر رہے ہیں سستی قیمت پر زیادہ سے زیادہ کام

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

شروع کر دیں اور پولٹری فیڈ ان لوگوں کو فراہم کریں۔ دیگر اخراجات کے سلسلے میں بھی جمشید دارنا نے انھیں مالی امداد کی پیشکش کی ہے اور یہ مسئلہ بخیرو خوبی حل ہو گیا ہے۔"

"دوسری رپورٹ رفیق احمد کے بارے میں تھی۔ رفیق احمد صاحب نے دو تین بار رابطہ قائم کیا تھا اور مجھے صورتحال بتانے کی کوشش کی تھی۔ ہوا یہ تھا کہ انھیں اپنے اس کاروبار میں نقصان ہو چکا تھا۔ دو کروڑ اسی لاکھ کا خسارہ پچھلے ہفتے کا تھا اور تین کروڑ کا اس ہفتے کا۔ رفیق احمد صاحب ایک طرح سے اپنے کاروبار میں بیٹھتے جا رہے تھے۔ حالانکہ میں نے رفیق احمد صاحب کو ٹیلیفون پر ہی یہ ہدایت کر دی تھی کہ جو کچھ ہو رہا ہے اس کے لیے وہ اپنے اوپر کوئی ذمہ داری محسوس نہ کریں۔ یہ سب باقاعدہ پروگرام کے تحت ہو رہا ہے۔"

☆☆☆☆

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM

بہرطور انہوں نے اپنے قدموں کو بڑی مشکل سے جمایا تھا۔ یہ خسارہ ان کے لیے نقصان دہ ہوتا جا رہا تھا۔ چنانچہ میں نے فوری طور پر ان تمام رپورٹوں کو پڑھنے کے بعد رفیق احمد سے رابطہ قائم کیا اور کچھ دیر کے بعد اس کوشش میں کامیاب ہو گیا۔ دوسری طرف سے ان کی آواز سنائی دی۔

"رفیق احمد جاگیردار۔"

"اوہو دانش صاحب بہت کوششیں کی ہیں آپ سے رابطے کے لیے لیکن۔"

"جی ہاں۔ مصروف تھا آج آپ کے بارے میں رپورٹ ملی تو آپ سے گفتگو کرنے پر مجبور ہو گیا۔"

"بہت برا ہو رہا ہے۔ دانش صاحب یوں سمجھ لیجیے ہمارے ہاتھ پاؤں باندھ کر ڈال دیے غزنوی صاحب نے۔"

"کیسی باتیں کرتے ہیں رفیق صاحب۔ غزنوی صاحب خود اپنے پیروں پر کلہاڑی نہیں بلکہ کلہاڑیاں مار رہے ہیں مارنے دیجیے آپ بالکل فکر نہ کریں۔"

"لیکن مارکیٹ میں ساکھ خراب ہوتی جا رہی ہے۔ اور میری سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ اب ہم اس ساکھ کو کیسے بحال کریں گے۔"

"آپ دیکھیں گے کہ یہ ساکھ کس طرح بحال ہوتی ہے۔"

"میں آپ سے کسی بھی قسم کی کوئی باز پرس نہیں کر سکتا۔ دانش منصور لیکن یہ خسارہ مجھے ذہنی طور پر پریشان کر رہا ہے۔"

WWW.PAKSOCIETY.COM

"اگر آپ کو مجھ پر اعتبار نہیں ہے تو پھر آپ جو دل چاہے کہہ سکتے ہیں۔"

"خدانخواستہ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔"

"تو پھر پورے اطمینان کے ساتھ اپنا کام جاری رکھیے۔ میں ہر چیز پر نگاہ رکھ رہا ہوں۔"

"کچھ ادائیگیاں کرنی ہیں اس کے لیے۔"

"ہاں ہاں۔ کتنی رقم درکار ہے۔"

"تقریباً ڈھائی کروڑ۔"

"کل تک آپ کے پاس پہنچ جائیں گے آپ بالکل مطمئن رہیں۔ میں ہدایت کیے دیتا ہوں۔"

"مگر یہ خسارہ کروڑوں تک پہنچ رہا ہے۔"

"کتنے تک پہنچ جائے گا؟ دس کروڑ۔ بیس کروڑ پچاس کروڑ یا اس سے بھی زیادہ۔"

"ارے نہیں نہیں میرا خیال ہے کہ غزنوی صاحب کی اتنی پہنچ نہیں ہے۔"

"ان کی پہنچ مکمل ہو لینے دیجئے اور اس کے بعد ہم کام شروع کریں گے۔ آپ بالکل اطمینان کے ساتھ اپنے معاملات حل کرتے رہیے۔ ساکھ خراب اس شکل میں نہ ہونے دیں کہ آپ کے اوپر قرض ہو جائے۔"

"ٹھیک ہے جیسا آپ پسند کریں۔" ان سے رابطہ منقطع کرنے کے بعد میں نے انگلی سے گل شیر کو اشارہ کیا اور جب گل شیر قریب پہنچ گیا تو میں نے اس سے کہا۔

"قمرو سیٹھ کی حیثیت سے جمشید وارنا سے گفتگو کرو۔" ٹیلیفون پر جمشید وارنا کو تلاش کرنا بھی زیادہ مشکل نہ ثابت ہوا۔ دوسری طرف سے اس کی آواز سنائی دی تو گل شیر نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"اے وارنا سیٹھ۔ اپن قمرو سیٹھ بولتا ہے۔" میں ٹیلیفون کے مخصوص انسٹرومنٹ پر جمشید وارنا کی آواز سن رہا تھا۔

"اوہو قمرو سیٹھ کہاں غائب ہو گئے آپ۔"

"ابھی یار تیرا کام چالو ہو گیا تو اپن تیرے کو ڈسٹرب کائے کو کرتا۔"

"مگر میں آپ سے ملنا چاہتا تھا قمرو سیٹھ کوئی ایسا نمبر مجھے بتا دیجئے جس پر آپ سے بات کر سکیں۔"

"اپن کا نمبر بس دس ہے۔ وارنا سیٹھ اور دس نمبر پر تم کو کوئی ٹیلیفون کا کال نہیں ملے گا۔"

"بہرحال آپ نے جائزہ لے لیا ہو گا کہ میں نے اپنا کام کس طرح شروع کیا ہے۔"

"اے فس کلاس۔ ایک دم فرسٹ کلاس۔ اپن کو اگر اطمینان نہ ہوتا تو تیرے کو بات کرتا وارنا سیٹھ ابھی بالکل ایک دم فرسٹ کلاس جاتا پڑا۔"

"میں آپ سے بات کر کے یہ پوچھنا چاہتا تھا کہ قمرو سیٹھ میں جو کچھ کر رہا ہوں اس میں آپ کا کیا انٹرسٹ ہے۔ میرا مطلب ہے کچھ نہ کچھ تو آپ کے پاس بھی پہنچنا چاہیے۔"

"اپن کے پاس تم لوگ کا دعا پہنچنا پڑا وارنا سیٹھ جن کو اپنا زندگی کا مسائل حل کرنے میں تھوڑا بہت مدد ملا۔ ابھی یہ تو کچھ بھی نہیں ہے ابھی تیرے کو اگر رقم کا ضرورت ہوئیں گا تو اپن تیرے کو رقم دیں گا۔ کیا سمجھا۔"

"مگر اس کے بدلے قمرو سیٹھ کچھ تو.........."

"بولا نہ یار تیرے کو ابھی اپن کو ان لوگ کا دعائیں کافی ہے کبھی ضرورت ہو گا تو تیرے سے مانگ لے گا۔ تیرے کو ضرورت ہو تو اپن سے مانگ لے۔"

"میں نے پولٹری ایسوسی ایشن سے گفتگو کی ہے اور پورے ملک میں چکن ریٹ گرانے کی بات کی ہے۔"

"اپن کو سب معلوم ہے تیرا کارروائی۔ تو اپنا کام چالو رکھ تیرے کو تو کوئی پریشانی نہیں ہے۔"

"نہیں کچھ لوگوں نے مجھ سے سرکشی کرنے کی کوشش کی تھی۔ وہ مجھ سے ملے تو میں نے انہیں صورتحال سمجھائی اور ان میں سے زیادہ لوگ مجھ سے اتفاق کر رہے ہیں۔"

"اپن بھی تیرے سے اتفاق کرتا پڑا۔ یار ابھی اپنا کام چالو رکھ۔ تیرے کو کوئی پریشانی ہو تو میرے کو بتانا پڑا۔"

"آپ کم از کم مجھے دوسرے تیسرے دن تو ٹیلی فون کر لیا کریں۔"

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

"ٹھیک ہے ٹھیک ہے۔ کر لے گا۔ تیرے بچے لوگ کیسا ہے۔"

"خوش ہیں۔ اور قمرو سیٹھ آپ کو خلوص دل سے ایک بات بتا رہا ہوں۔"

"تو بتائی یار۔ دیری کائے کو کرتا۔" گل شیر نے کہا۔

"جو سکون مجھے ان لمحات میں مل رہا پوری زندگی نہیں ملا تھا۔ آپ یقین کریں کہ وہ اضطراب میرے دل سے بالکل ختم ہو گیا ہے۔ جو ہمیشہ قائم رہتا تھا۔ بہت دولت ہے میرے پاس۔ بہت دولت ہے۔ اس کا صحیح مصرف اب دریافت ہوا ہے۔"

"ابھی یار تو بھی میرے کو دعا دے دے۔ بس میرا کام ہو جائیں گا۔"

"آپ جو کچھ بھی ہیں قمرو سیٹھ بہت عظیم آدمی ہیں بہت عظیم آدمی ہیں۔" بہت عظیم آدمی ہیں۔" جواب میں گل شیر ہنسنے لگا پھر بولا۔

"ارے بابا کائے کو میرا مذاق اڑاتا پڑا یار بس تو اپنا کام چالو رکھ اپن اپنا کام چالو رکھتا ہے۔" یہ سلسلہ بھی منقطع ہو گیا۔ اور میں دوسرے معاملات پر غور کرنے لگا۔

رفیق احمد جاگیردار کے لیے رقم کی فراہمی کی ہدایت جاری کرنے کے بعد میں نے آخری کام غزنوی صاحب کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کا کیا۔ چونکہ رشید ناگی نے ہر شخص پر اپنا سیکشن مقرر کر دیا تھا۔ چنانچہ غزنوی صاحب کے بارے میں رپورٹیں طلب کرنے پر وہ رپورٹیں موصول ہو گئیں اور یہ ذرا خاصی گرما گرم رپورٹیں تھیں۔ مثلاً یہ کہ غزنوی صاحب کے دو بیٹے عرفان غزنوی اور نعمان غزنوی ان سے علیحدہ ہو گئے تھے۔ کوٹھی میں شدید اختلاف چل گیا تھا اور بڑی افراتفری پھیلی ہوئی تھی غزنوی صاحب پر دوسرے تیسرے دن کسی نہ کسی ملک کا دورہ کر رہے تھے۔ صبح کو جاتے رات کو واپس آجاتے۔ رات کو جاتے تو صبح کو واپس آجاتے۔ بڑی سرگرم زندگی گزار رہے تھے وہ اور ادھر گھر میں ان نے مکمل طور پر علیحدگی اختیار کر رکھی تھی اور ان کے کسی کام میں شریک نہیں ہو رہے تھے۔ یہ بھی رپورٹیں ملیں کہ غزنوی صاحب نے اپنے وکیلوں کو اپنے بہت سے اثاثے بیچنے کی ہدایت کر دی ہے اور اس کے سلسلے میں اخباری اشتہارات بھی جاری ہو رہے ہیں۔ گویا غزنوی صاحب رفیق احمد جاگیردار کے پیچھے پڑ گئے تھے۔ اور رفیق احمد صاحب کو ہر طرح سے ختم کرنے پر تلے ہوئے تھے۔ میں نے خصوصی طور پر رفیق احمد جاگیردار کی حفاظت کے لیے بھی کچھ انتظامات کے احکامات جاری کیے۔ غرض یہ

ہنگامہ خیزیاں اس انداز میں مکمل ہوئیں اور اس کے بعد میں واپس اپنی کوٹھی آگیا۔ کام بخیر و خوبی چل رہے تھے۔ اسی رات ایری کینس سے ٹرانسمیٹر پر گفتگو ہوئی تو ہشاش بشاش تھی آواز ہی سے اندازہ ہوتا تھا۔

"میں جان بوجھ کر تم سے الگ ہوں ڈیئر ایرس ورنہ تم سے ملاقاتیں کرتے رہنے کو جی چاہتا ہے۔ سناؤ اس سلسلے میں کیا اقدامات کیے۔"

"اپنے طور پر میں نے بہت سے انتظامات کیے ہیں میرا خیال ہے اب میں ان لوگوں تک پہنچنے ہی والا ہوں۔"

"طریقہ کار کیا اختیار کیا ہے۔"

"کچھ ایسے لوگ جو حکومت کے اعلیٰ عہدیدار ہیں اور جن تک میری پہنچ ہے میں نے انہیں اپنے ہاں مدعو کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور انہی کے ذریعہ ان لوگوں کو بھی دعوت نامہ پہنچائے ہیں۔ یقینی طور پر وہ انہیں مجھ تک لانے میں کامیاب ہو جائیں گے اور اس کے بعد میرے ان سے روابط بڑھ جائیں گے۔"

"کیا کیا جائے اس سے مختصر اور کوئی طریقہ کار ہے بھی نہیں۔ میں اپنے طور پر بھی کوششیں کرتی رہیں ہوں۔ لیکن یہ لوگ چونکہ کسی نہ کسی طرح مجھ سے واقف ہو چکے ہیں میری شخصیت سے اس لئے اگر دوبارہ میں ان کے قریب پہنچوں گی تو ہمیں خطرات بھی پیش آسکتے ہیں۔ یہ اہم ذمہ داری میں نے تمہارے ہی سپرد کی ہے اور تمہیں پر نگاہیں جمائے بیٹھی ہوئی ہوں۔ یقیناً" تمہیں اس سلسلے میں اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ کام کرنا ہو گا۔"

"اور میں یہ ذمہ داری پوری طرح قبول کر چکا ہوں۔ مجھے تو صرف یہ افسوس ہے کہ اس کو سرانجام دینے میں کچھ وقت صرف ہو گا۔"

"مجبوری بہرحال مجبوری ہے اور یہ بات دوسرے لوگ بھی جانتے ہیں' میرا مطلب کس سے ہے تم سمجھ رہے ہو گے۔ ویسے ایک آدھ بار مسٹر داراب سے بھی ملاقات کر لو۔ اگر انہیں یہ معلوم ہو گا کہ میرے تم سے روابط بڑھ رہے ہیں اور تم ان سے اجتناب کر رہے ہو تو وہ شک کا شکار ہو سکتے ہیں۔"

"ٹھیک ہے کسی وقت ایسا کر لوں گا۔"

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

"ریس کورس میں آیا کرو ناں' میں تو باقاعدگی سے جاتی ہوں۔"

"اب جو ذمہ داری تم نے میرے سپرد کر دی ہے لیکن اس کی تکمیل کے بعد ہی میں دوسری ذمہ داری کی طرف توجہ دے سکتا ہوں۔"

"میں تم پر ناز کرتی ہوں میرے دوست۔" ایری کینس نے کہا اور میرے ہونٹوں پر معنی خیز مسکراہٹ پھیل گئی۔ درحقیقت شاہنواز سے اس سلسلے میں رابطہ کیا تھا اور اسے کچھ بتائے بغیر میں نے اس بات کا اظہار کر دیا تھا کہ ایک چھوٹی سی تقریب میں میں اس کی شمولیت چاہتا ہوں اور اس کے لیے میں ایک فہرست فراہم کردوں گا۔ شاہنواز نے یہ سوال کیا تھا۔ ہاں ایسی ہی بات ہے شاہنواز ہر سلسلے میں ہمارے لیے معاون ثابت ہوتا تھا۔ اسے یہ بھی اندازہ تھا کہ ہم ملکی معاملات سے پوری طرح مخلص ہیں چنانچہ وہ بے دھڑک ہماری خواہش کی تکمیل کر دیا کرتا تھا اور اسے اس عہدے پر پہنچانے میں ہم نے جن کاوشوں کا ثبوت دیا تھا اب ہمیں اس کا صلہ مل رہا تھا۔ بہرحال دعوت کے معاملے میں بھی میں آہستہ آہستہ اقدامات کر رہا تھا۔ ادھر ادھر کی رپورٹیں بھی حاصل ہو رہی تھیں رشید ناگی نے ایک بہت اہم رپورٹ دی۔"

"چیف .... داراب روٹی والا کو شاید اپنی بیوی پر کوئی شبہ ہو گیا ہے۔" میں نے چونک کر پوچھا۔

"مطلب!"

"آپ کو اس بات کا علم ہے کہ ہمارا ایک آدمی اس کے پاس پہنچ چکا ہے۔"

"شاید تم نے مجھے نہیں بتایا۔"

"اتفاق ہے ذکر نہیں کیا ہو گا لطیف ساجد اس کے سکریٹری کی حیثیت سے کام کر رہا ہے اور اس نے اس طرح اپنے قدم وہاں جمائے ہیں کہ داراب روٹی والا اس پر مکمل اعتبار کرنے لگا ہے لطیف ساجد کی رپورٹ ہے کہ داراب روٹی والا ان دنوں بہت زیادہ پریشان نظر آتا ہے۔ اکثر تنہائیوں میں بیٹھا سوچتا رہتا ہے چونک کر خوفزدہ انداز میں ادھر ادھر دیکھنے لگا ہے۔ لطیف ساجد نے نہایت انکساری سے اس سے یہ سوال کیا تھا تو اس نے آہستہ سے کہا کہ وہ الجھنوں کا شکار ہے اور الجھن کا باعث اس کی بیوی ہے۔ لطیف ساجد اس سے زیادہ اور کوئی بات نہیں معلوم کر سکا۔ لیکن میں نے اسے ہدایات جاری کر

دی ہیں کہ داراب روٹی والا کو ٹٹولنے کی کوشش کرے۔"

"میرا خیال ہے مناسب وقت ہے۔ ویسے بھی ہم اپنے طور پر کامیابی کے قریب ہیں۔ میں اسے بہت زیادہ وقت نہیں دینا چاہتا۔"

"چیف کیا پروگرام ہے؟"

"ویسے تو یہ کوشش بھی کر سکتے تھے جس طرح ماریانہ جونس کو ہم نے دھوکا دے کر وہاں حملہ کرایا تھا۔ اور اپنی پوزیشن برقرار رکھی تھی۔ اسی طرح ایک حملہ اس جگہ بھی کر دیا جائے اور وہ مائیکرو فلمیں اپنے قبضے میں لے لی جائیں جہاں ایری کینس کے آدمی رہتے ہیں لیکن اگر وہی صورتحال دوبارہ ہوئی تو روز آرگنائزیشن والے یہ بات سوچنے پر مجبور ہو جائیں گے کہ ایک ہی طریقے کے دو واقعات کیسے ہوئے اور جبکہ ایری کینس براہ راست روز آرگنائزیشن سے متعلق نہیں ہے لیکن جو صورتحال ہے وہ تمہارے علم میں ہے یعنی وہ متعلق بھی ہے اس لیے اس سے تو گریز کر رہا ہوں میں لیکن......... لیکن میرے خیال میں داراب روٹی والا کو اپنے قبضے میں لے لینا چاہیے۔ اور اس کے لیے میری رائے ہے کہ اب قمرو سیٹھ کی داراب روٹی والا سے ٹیلیفون پر ملاقات کرادی جائے۔"

"ٹھیک ہے چیف اس کے لئے کوئی طریقہ کار متعین کرلیا ہے۔"

"تم آجاؤ تو یہ بھی کیے لیتے ہیں۔"

"لیکن ایسا نہ ہو کہ داراب روٹی والا اپنی بیوی سے رجوع کرے۔" کوشش تو یہ کی جائے گی کہ ایسا نہ ہو لیکن تم لطیف ساجد کو بھی ہوشیار کر دینا۔

"اوکے چیف۔" رشید ناگی کی موجودگی ہی میں قمرو سیٹھ کی حیثیت سے گل شیر نے داراب روٹی والا کو مخاطب کیا گفتگو کرنے کا تمام تر اسکرپٹ تیار کرلیا گیا تھا۔ چنانچہ داراب روٹی والا سے رابطہ قائم ہونے پر گل شیر نے کہا۔

"کون بولتا پڑا ہے؟"

"آپ کو کس سے بات کرنی ہے۔" آواز داراب روٹی والا کی تھی۔

"تمہارے سے بات کرنی ہے داراب روٹی والا۔"

"میں ہی بول رہا ہوں تم کون ہو۔؟"

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

"اپن کو یار لوگ قمرو سیٹھ بولتا ہے۔"

"کیا بات ہے۔؟"

"ابھی اپن تمہارے کو ایک بات بتانے کو مانگتا ہے داراب روٹی والا تم غور سے بات اگر عقل ساتھ دے تو ہمارا بات پر غور کرلینا اور ساتھ نہ دے تو کھڈے میں جانا اپن کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔"

"تم کیسی گفتگو کر رہے ہو۔"

"ابھی اپن تمہارے کو جو بات بتانے والا ہے وہ تمہارے ہوش اڑا دیں گا۔"

"بتاؤ کیا بات ہے۔"

"ابھی تم کو اپنی بیوی کے بارے میں کچھ معلوم ہے داراب سیٹھ۔"

"کیا۔" داراب کی آواز میں لرزش نمایاں تھی۔

"وہ جو کچھ کرتا ہے اس کا پورا پورا حساب تمہارے کو دینا پڑیں گا۔"

"کیا کرتی ہے وہ؟" داراب روٹی والا نے پوچھا۔

"اگر تمہارے کو نہیں معلوم تو تمہیں یہ سن کر خوش ہوئیں گا کہ وہ بہت خطرناک عورت ہے یوں سمجھ لو اس کا نسل جو ہے نا بہت خراب ہے اس کا تعلق اسرائیل سے ہے ابھی اپن جو بولتا پڑا ہے وہ ہلکا پھلکا بات نہیں بلکہ اپن پورا پورا معلومات کرنے بعد تمہارے کو خبر دیتا پڑا ہے۔"

"داراب روٹی والا سکتے کی سی کیفیت کا شکار تھا۔ اس کی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی۔ گل شیر نے دو تین بار ہیلو ہیلو کہا۔ پھر ایک بار اس نے ہیلو کہا تو داراب روٹی والا کی گھبرائی ہوئی آواز سنائی دی۔"

"کون ہو اور یہ کیا فضول بکواس لگا رکھی ہے۔"

"دیکھ باپ اپن تیرے کو شرافت سے جو کچھ بولا اس پر اگر تو غور کرنے کو نہیں مانگتا تو پھر اپنا انجام کے لیے تیار ہو جا۔ جو کچھ تو کر چکا ہے وہ بہت خراب ہے۔ تیرا گردن پھنسے گا کسی کا کچھ نہیں جائیں گا۔"

"مگر تم یہ بات کس طرح کہہ سکتے ہو کہ وہ اسرائیل کی جاسوس ہے۔"

"اس لیے کہ اپن تیرا بھی اور اس کا بھی باپ ہے۔"

"تم جو کوئی بھی ہو مجھ سے سامنے آکر بات کرو.........."

"اے تیرے باپ کا نوکر نہیں ہے ادھر جو تیرے سامنے آکر بات کرے۔ ابھی تیرے کو گردن پھنسانے کو مانگتا ہے تو ٹھیک ہے اور اگر نہیں مانگتا ہے تو پھر تو قمرو سیٹھ کا نام یاد رکھ اپن ٹیلیفون بند کرتا پڑا.........."

"نہیں.......... سنو.......... سنو.......... قمر سیٹھ سنو میں۔ تم جانتے ہو کہ یہ خبر میرے لیے بڑی خوفناک ہے' میں بری طرح پریشان ہو کر رہ گیا ہوں۔"

"وہ تو اپن جانتا پڑا ہے ورنہ تیرے کو کائے کو اتنا بات بولتا پڑا۔"

"مگر تم' آخر تم کون ہو اور ان معاملات سے تمہارا کیا تعلق ہے۔"

"دیکھو باپ اپن سارا بات تیرے کو بتائے گا' بس تیرے کو مشورہ دے سکتا ہے بہت بڑا کاروبار ہے تیرا۔ دنیا بھر کے ملکوں میں تیرا پیسہ بکھرا پڑا ہے۔ ابھی اپن تیرے کو کچھ بات بولے گا تو اس کو جھوٹ سمجھے گا اپن ابھی تیرے کو ایسا چیزیں بتائے گا کہ جس سے تجھے یہ پتہ بھی چل جائے گا کے اپن جو بولا ہے وہ ٹھیک ہے۔"

قمرو سیٹھ مجھے اپنے بارے میں بتادو۔ تم نے مجھے یہ اطلاع دی ہے تمہارا بے حد شکریہ۔ لیکن میری مدد کرو قمرو سیٹھ میری مدد کرو۔

"بول بول کیا بولتا پڑا۔"

"تم یہ بات دعوے سے کیسے کہہ سکتے ہو کہ وہ اسرائیلی جاسوسہ ہے۔"

"اپن تیرے کو کچھ ثبوت دے گا۔ ایسا ثبوت جس سے تجھ کو یقین آجائے گا۔"

"اگر ایسا ہے قمرو سیٹھ تو تم یقین کرو کہ مجھے اس بارے میں کچھ نہیں معلوم تھا۔ میں تو میں تو کتے کی موت مارا جاؤں گا۔ کچھ بھی نہیں کیا ہے میں نے بس اتنا ضرور کیا ہے کہ اس سے دھوکے سے شادی کرلی۔ تمہارے پاس یقینی طور پر ایسے ثبوت ہوں گے جن کی بنیاد پر تم یہ بات کہہ رہے ہو۔"

"تیرے کو کتنی بار بولے ام کہ ایسا ہے۔"

"اور تم یہ ثبوت حکومت کو بھی دے سکتے ہو۔"

"نہیں دیں گا۔ تیری دوستی میں نہیں دیں گا۔"

"دیکھ دوست' اپن تیرے سے ملاقات نہیں کریں گا۔ اپن بے غرض آدمی نہیں

WWW.PAKSOCIETY.COM

ہے۔ اپن کا کام تجھ سے ہے جو ہم بولے گا وہ تم کو کرنا پڑے گا۔ پہلے آج رات ٹھنڈے دل سے یہ باتیں سوچ پھر اگر یہ بات حکومت کو معلوم ہو جائے کہ تیری بیوی یہودی ملک کی ایجنٹ ہے تو تیرا کیا بنیں گا۔ اتنا بڑا دولت۔ اتنا بڑا روپیہ پیسا اتنا بڑا جائیداد تیرے کس کام آئے گا۔ تیرے کو صرف موت کی سزا ہوئیں گا تو اس بات کا کوئی ثبوت نہیں پیش کر سکتا کہ تیرے کو اس سے کوئی واسطہ نہیں تھا اور تو اس کے کاموں میں شریک نہیں تھا۔ تیرے کو جو اپن بولتا وہ بالکل سچ ہے۔ اپن کے پاس ایسا ثبوت بھی موجود ہے جس سے یہ بات ثابت ہوتا ہے کہ تیرا بیوی ملک کے خلاف بہت سے کام کر چکا ہے اور بہت سے کام کرتا ہے۔ جب حکومت کو یہ بات معلوم ہو جائے گا تو وہ یہ بات بھول جائے گا ان کاموں کا نوعیت بہت خطرناک ہے اور اب سیٹھ تو سنے گا تو تیرا دل کا حرکت بند ہو جائے گا۔ حکومت تیرے کو کسی طور نہیں چھوڑیں گا۔"

"تو پھر مجھے بتاؤ مجھے کیا کرنا چاہیے؟"

"ابھی تو آرام سے یہ بات سوچ کو اس سلسلے میں کیا کیا کر سکتا ہے۔ پھر اپن تیرے کو بتائیں گا کہ آگے تجھے کیا کرنا ہے۔"

"مگر اس دوران میری کیا حالت ہوگی۔"

"یہ اپن کچھ نہیں جانتا۔ ابھی تو خودکشی کرنا چاہتا ہے تو تیرا مرضی باپ۔ پر اپن ایک بات بولتا تیرے کو اس مصیبت سے اپن نکال لے گا۔"

"تو پھر قمرو سیٹھ مجھ سے بات کرو میں تیار ہوں میں تمہاری ہر بات ماننے کے لئے تیار ہوں۔"

"اے کیسا آدمی ہے یار تو نے اتنا دولت کیسے اکٹھا کر لیا اپن چار الفاظ ٹیلیفون پر بولا تو اتنا بڑا کام کے لئے تیار ہو گیا۔ سن داراب سیٹھ جو کام ہم تجھ سے لیں گا وہ معمولی کام نہیں ہوں گا اور اس کے بدلے میں تیرا گردن اس الزام سے بچے گا۔ کیا سمجھا تو۔"

"سمجھ رہا ہوں۔ مگر تم سے دوبارہ ملاقات کب ہوگی؟"

"ابھی ہم تیرے کو تلاش کرے گا تھوڑا ثبوت دیں گا تم کو۔ تو اپنے طور پر جو معلومات حاصل کر سکتا ہے اس کا تیرے کو کھلا کھلا آجادی ہے پر یہ سوچ کر کام کرنا کہ تیرا بیوی تیرا گردن بھی خلاس کر سکتا ہے۔" داراب سیٹھ کی آواز پھر رک گئی تھی اور میرے

اشارے پر گل شیر نے ٹیلیفون کا سلسلہ منقطع کر دیا۔ رشید ناگی اور میں گل شیر کی گفتگو سے پوری طرح مطمئن تھے۔ اس نے وہی سب کچھ کہا تھا جو اس سے کہا گیا تھا۔ بعد میں ہم اس گفتگو پر بحث کرنے لگے۔ میں نے کہا۔

"بس اتنا ہی کہا جا سکتا تھا اس سے چونکہ وہ خود بھی اپنی بیوی کی جانب سے کچھ مشکوک ہو گیا ہے۔ جیسا کہ رپورٹوں سے ظاہر ہے۔ اس طرح کم از کم ایک ایسی بات کسی اور زبان سے سن کر جواب تک اس کے خیال میں اسے ہی معلوم تھی اس کا جو حال ہو سکتا ہے وہی ہوا ہوگا۔ لیکن ہم اس سے اپنا مقصد اور اپنا موقف اتنی جلدی نہیں بیان کر سکتے تھے۔ یہ بہت جلد بازی ہو جاتی۔" رشید ناگی نے کہا۔

"لیکن چیف جیسا کہ صورتحال سے ظاہر ہے کہ ایری کینس کا آزاد رہنا بے حد خطرناک ہو سکتا ہے وہ جیسی عورت ہے اس کے بارے میں ہمیں کسی خوش فہمی کا شکار نہیں رہنا چاہیے۔ ہو سکتا ہے وہ اور بھی کچھ معاملات میں ٹانگ اڑائے ہوئے ہو۔ جس کا علم ہمیں نہ ہو سکا ہو۔"

"ہاں مجھے اس کا احساس ہے۔"

"اس لئے میں کہہ رہا تھا کہ جس قدر جلد یہ کام ہو سکے بہتر ہے۔ اگر ہم جمشید وارنا کی طرح داراب روٹی والا کے اثاثے واپس آنے کا انتظار کریں تو اس میں تو طویل عرصہ لگ سکتا ہے اور ہم اس عورت کو اتنی مہلت نہیں دے سکتے۔ کیونکہ اس وقت معاملہ براہ راست ہمارے ملکی مفادات کا ہے۔" میں نے پر خیال انداز میں گردن ہلائی۔ رشید ناگی کی دلیل پر زور تھی۔ واقعی بات بالکل درست۔ چنانچہ میں نے کہا۔

"تو پھر ٹھیک ہے۔ اس سلسلے میں داراب روٹی والا کو اس طرح جکڑ لیا جائے کہ بعد میں وہ اپنی باتوں سے پھر نہ سکے۔ حالانکہ یہاں ذرا ایک مختلف مسئلہ ہے۔ وہ صرف اکیلا ہے۔ اس کی زندگی میں ایری کینس کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے۔ یہ بے پناہ سرمایہ اس کے اور کس کام آسکتا ہے۔ اس کا تو کوئی وسیع و عریض خاندان بھی نہیں ہے۔ ان حالات میں میرا خیال ہے وہ ہم سے تعاون ضرور کرے گا۔ تاہم میرا اندازہ ہے کہ رات بھر سوچنے سے اس کے حوصلے پست ہو جائیں گے اور اب اس سلسلے میں جب یہ فیصلہ کر ہی لیا گیا ہے تو میرا خیال ہے مسلسل کارروائیاں کر لی جائیں کل نہیں پرسوں میں اس دعوت

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

کا اہتمام کرلیتا ہوں تاکہ ایری کینس کو کوئی شبہ نہ رہے میرا خیال ہے اس میں کوئی خاص دقت نہیں ہوگی۔ اس کے علاوہ کل پھر اس سے رابطہ قائم کیا جائے اور ہم اپنا ایک نمائندہ اس کے پاس بھیج دیں۔ جو ہمارا موقف کھل کر اس سے بیان کردے اور کوئی ایسا طریقہ کار دریافت کرلیا جائے کہ داراب روئی والا پوری طرح ہماری گرفت میں رہے اور نکل بھاگنے کی کوشش نہ کرے۔" رشید ناگی نے پر زور انداز میں میرے اس خیال کی تائید کی اور کہا۔

"یہ نہایت مناسب بات ہے چیف اگر داراب روئی والا اس مسئلے سے نکلنے کی کوشش بھی کرتا ہے تو میرے خیال میں یہ اس کے حق میں بہتر نہیں ہوگا ہم اسے کسی بھی وقت گھیر سکتے ہیں اور پھر یہاں مقامی طور پر جو کچھ اس نے پھیلا رکھا ہے اسے چھوڑ کر بھاگنا بھی اس کے لئے ممکن نہیں ہوگا اور سمیٹ لینا بھی ناممکن اس دوران ہم اس پر بھی اپنی گرفت قائم کرلیں گے۔"

"گویا اپنا موقف پیش کرنے میں اب ہمیں دیر نہیں کرنی چاہیے۔"

"یقیناً" اور میرا خیال ہے جن حالات کا وہ شکار ہوگیا ہے ان کے تحت وہ ہمارے ہر موقف کو تسلیم کرلے گا۔"

"تو بس پھر اپنا ایک نمائندہ اس سے ملا دیا جائے۔"

"ہوں۔ اس نمائندے کو پوری طرح بریفنگ دینا ہوگی۔"

"ضرورت نہیں پیش آئے گی۔" میں نے مسکرا کر کہا۔

"کیوں چیف؟" رشید ناگی نے حیرت سے پوچھا۔

"اس لئے کہ وہ نمائندہ میں خود بنوں گا۔"

"کیا مطلب؟" رشید ناگی اچھل پڑا۔

"صورتحال جس قدر سنگین ہے رشید ناگی اس کے تحت دو ہی صورتیں تھیں میں یا تم ہی یہ کام کرسکتے ہیں۔ میرا خیال ہے یہ کام مجھے کرنے دو۔"

"لیکن چیف اس دوران اس سے برابر رابطے قائم ہیں۔"

"ایری کینس سے؟"

"جی چیف۔"

"تو پھر یہ رابطے قائم رہیں گے۔"

"اوہو سعید خان۔"

"ظاہر ہے۔"

"چیف لیکن وہ جس قدر شاطر عورت ہے اس کے تحت ذرا سا خدشہ ہے مجھے۔ سعید خان اسے مکمل طور پر ہینڈل نہیں کرسکے گا۔ بات کسی عام آدمی کی نہیں ہے۔"

"اس میں گنجائش ہے ناگی۔"

"کیا چیف؟"

"اس وقت سعید خان صرف میری حیثیت سے اس دعوت کی تقریب کے لئے بھاگ دوڑ کرے گا اس سے پہلے میں اس سے گفتگو کرکے معذرت کرلوں گا۔"

"ہوں سمجھ رہا ہوں چیف کہ آپ داراب روئی والا سے کیوں ملنا چاہتے ہیں۔ بہرحال یہ بات بالکل درست ہے ایسا کرلیا جائے گا آپ رابطہ قائم کرلیجئے اور اس کے بعد لیکن آپ اپنی اصل شکل میں تو اس سے نہیں مل سکیں گے۔"

"سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ وہ مجھے جانتا ہے۔"

"تو پھر میک اپ۔"

"سو فیصد میک اپ۔" میں نے کہا اور رشید ناگی پر خیال انداز میں گردن ہلانے لگا۔ پھر اس نے کہا۔

"او کے چیف۔ او کے اچھا منصوبہ ہے۔" بعد میں یہ نشست برخاست ہوگئی اور میں نے اپنے طور پر داراب روئی والا سے گفتگو کرنے کے لیے ایک طریقہ کار کا تعین کرلیا اسی رات میں نے ٹرانسمیٹر پر ایری کینس سے رابطہ قائم کرنے کی کوشش کی حالانکہ وقت بہت گزر چکا تھا۔ لیکن مجھے حیرت ہوئی کہ ٹرانسمیٹر پر اشارہ موصول ہوتے ہی اس نے وہاں سے گفتگو شروع کردی تھی۔

"میں جانتی ہوں کہ مجھے اس وقت مخاطب کرنے والا کون ہوسکتا ہے۔"

"لیکن میں خوفزدہ تھا کہ کہیں تم اپنے شوہر کی خلوت میں نہ ہو۔" جواب میں ہنسی کی آواز سنائی دی اور اس نے کہا۔

"وہ شراب کے کئی پیگ لے کر گہری نیند سو رہا ہے اور عموماً" ایسا ہی ہوتا ہے۔

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

اب تم مجھے کیا سمجھتے ہو ایرس۔ کیا تمہارے خیال میں میں اس قدر گئی گزری ہوں کہ داراب روٹی والا جیسے بوڑھے اور ناقابل برداشت شخص کو اپنی خلوتوں میں آسانی سے برداشت کر لیتی ہوں گی۔"

"اب اس موضوع پر میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ ایری کینس۔"

"نہیں رات کے یہ لمحات ایسے ہی موضوعات کے لئے تو موضوں ہوتے ہیں۔" اس نے کہا۔

"نہیں۔ ہمارے درمیان گفتگو ذرا مختلف انداز میں ہوتی ہے۔"

"تم بہت خشک آدمی معلوم ہوتے ہو۔"

"میرے شانوں پر جب کوئی ایسی بھاری ذمہ داری رکھ دی جائے جو مجھے دن رات سوچنے پر مجبور کر دے تو میں اتنا ہی خشک ہو جاتا ہوں۔"

"چلو ٹھیک ہے۔ ہماری یہ ملاقات آخری تو نہیں ہے۔ ہم اس وقت بھی ملاقات کریں گے جب اپنی ان ذمہ داریوں سے نمٹ چکے ہوں گے۔"

"ہاں اس وقت تم مجھے بالکل مختلف پاؤ گی ڈیئر ایری کینس۔"

"خیر سناؤ کیا ہو رہا ہے۔"

"تمہیں یہ خوشخبری دینا چاہتا تھا کہ میں ان تمام افراد کو خود سے متعارف کرانے میں کامیاب ہو گیا ہوں اور اس سلسلے میں میں نے اب تک جو کچھ کیا ہے اب اس کا نتیجہ جلد ظاہر ہونے والا ہے۔" ایک بار پھر اس کی ہنسی کی آواز سنائی دی اور اس نے کہا۔

"روز آرگنائزیشن نے جس شخص کے شانوں پر اتنی بڑی ذمہ داری رکھ کر اسے یہاں متعین کیا ہے اس کے بارے میں میں کسی غلط فہمی کا شکار نہیں ہوں۔ جانتی ہوں کہ تمہاری کارکردگی کس نوعیت کی حامل ہے اور کتنی حیران ہوں میں کہ تم نے میری خواہش کے مطابق مجھ سے تعاون کیا ہے۔ لیکن بات سنو تم یہ نہ سمجھ لینا کہ اس کام کی تکمیل کے بعد ہمارے رابطے منقطع ہو جائیں گے۔ بلکہ میں تو یہ سمجھتی ہوں کہ یہ ہمارے رابطوں کا آغاز ہے اور جو کچھ مستقبل میں تم کرو گے اس کے سلسلے میں درپردہ تمہاری اسقدر معاونت کروں گی کہ تم حیران رہ جاؤ گے۔"

"اس وقت یہ تمام باتیں کرنا ضروری نہیں ہیں۔ بعض اوقات دوستوں سے کچھ

لینے اور کچھ دینے کی پالیسی پر عمل نہیں کیا جاتا۔ بلکہ جی یہ چاہتا ہے کہ دوستوں کو سب کچھ دے دیا جائے۔"

"تھینک یو ڈارلنگ تھینک یو ویری مچ۔"

"میرا خیال ہے کل تو ممکن نہیں ہو گا لیکن پرسوں میں انہیں اپنی کوٹھی میں دعوت دے رہا ہوں اور اس کے ساتھ ساتھ ہی میں نے ایسے انتظامات کر لئے ہیں جن سے مجھے ان پر اختیار حاصل ہو جائے۔ تفصیل نہ پوچھنا چونکہ طویل ہے لیکن اندازہ یہ ہے کہ اس میں سے ایک دو تو میرے ہاتھ آ ہی جائیں گے۔"

"ہمیں ایک دو ہی کی ضرورت ہے۔ وہ سب اتنے ذمہ دار ارکان ہیں کہ ان میں سے ہر شخص ہمارے مقصد کی تکمیل کر سکتا ہے۔ مگر واقعی میرے ذہن میں تجسس بیدار ہو گیا ہے۔ تم نے ایسی کیا کارروائی کی ہے۔"

کیا تم اس دعوت میں میرے ساتھ شریک ہونا پسند کرو گی؟

ہرگز نہیں مجھے تو تم ان معاملات سے اتنا دور رکھو کہ میرا سایہ بھی ان لوگوں تک نہ پہنچنے پائے وہ بھی اپنے وطن کے نمائندے ہیں اور یقینی طور پر ان کی معلومات بھی محدود نہیں ہوں گی۔ میری تو صورت بھی ان کے سامنے نہیں آنی چاہیے۔"

"کسی بھی شکل میں کسی بھی طور۔"

"نہیں ڈارلنگ۔ جب تم میرے نمائندے کی حیثیت سے وہاں موجود ہو تو میرا وہاں موجود ہونا ضروری نہیں ہے ہاں تمہاری کارروائی کی تکمیل کے بعد میں بے چینی سے تمہاری طرف سے ملنے والی رپورٹ کا انتظار کروں گی۔"

"چلو ٹھیک ہے کوئی حرج نہیں ہے۔ میرے طریقہ کار سے تم جس قدر مطمئن ہو مجھے اس سے خوشی ہو رہی ہے۔"

"مطمئن والی بات تو بہت ہلکی ہو جاتی ہے۔ میں تو یہ سوچتی ہوں کہ اس مہم کا سب سے بڑا سہرا تمہارے سر ہے۔ یا یوں سمجھ لو کہ اس ملک میں میری کارکردگی کا آخری مرحلہ ہے اور اس مرحلے کی تکمیل کے بعد میں جب یہ تمام رپورٹیں اپنے ملک کو پہنچا دوں گی تو اس کے بعد کم از کم چھ ماہ کی رخصت میرے لئے منظور ہو جائے گی اور جانتے ہو یہ چھ ماہ میں کہاں گزاروں گی۔"

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

"نہیں مجھے نہیں معلوم۔"

"تمہارے گھر۔ اس ملک میں تمہاری کوٹھی میں تمہاری ایک معزز مہمان کی حیثیت ہے۔"

"میں اس وقت کا بے چینی سے انتظار کروں گا۔" میں نے جواب دیا۔

"اوکے ڈارلنگ اوکے۔ میرا تم سے وعدہ ہے اور اب یہ بتاؤں کہ اس سلسلے میں میری اپنی ذمہ داریاں کیا ہیں۔"

"ابھی نہیں لیکن اگر کوئی ضرورت پیش آئی تو میں تم سے فوری رابطہ قائم کروں گا۔"

"ایک کام ضرور کرلینا۔" ایری کینس نے کہا۔

"کیا؟"

"خفیہ طور پر اس ساری کارروائی کی ایک وڈیو تیار کرالینا۔" میں ہنسنے لگا۔ میں نے آہستہ سے کہا۔

"کیا تم مجھے اس قابل بھی نہیں سمجھتیں۔ اس کا انتظام کر دیا گیا۔ نہ صرف یہ انتظام کرایا گیا ہے بلکہ اس قسم کے انتظامات بھی کئے گئے ہیں کہ تقریب میں شریک ہونے والے جہاں بھی ہوں اور جو بھی گفتگو کریں وہیں ریکارڈ ہو جائے چاہے وہ گفتگو کسی سے بھی کی جائے اور پھر یہ گفتگو وڈیو میں ان کے ہر ایکشن کے ساتھ ڈب کر دی جائے۔"

چند لمحات خاموشی رہی پھر اس نے کہا۔

"اور میں نے تمہیں وہ مجسمہ میرا مطلب ہے وہ روبوٹ دکھایا تھا جو ایک میز پر بیٹھ کر کسی بھی شخص کو ہلاک کرسکتا تھا میں نے یہ سوچا تھا کہ میں تمہیں حیران کرنے میں کامیاب ہو جاؤں گی لیکن اس وقت تم نے مجھے حیران کر دیا ہے۔ روز آرگنائزیشن کی کارکردگی بلاشبہ قابل داد ہے اور اس نے جو کچھ بھی کیا ہے بہتر ہی کیا ہے۔"

میں نے قہقہہ لگایا اور اس کے چند لمحات کے بعد ٹرانسمیٹر پر رابطہ منقطع کر دیا وہ قہقہہ حقیقی تھا وہ جو کچھ کہہ رہی تھی وہ میرے لئے ایک لطیفے سے کم نہیں تھا اور میں اس لطیفے سے لطف اندوز ہوا تھا اور اب اس کے بعد دوسرے مرحلے شروع ہو جاتے تھے۔ زندگی کو ایک نیا ہنگامہ ملا تھا اور میں پوری طرح اس میں ملوث ہوگیا تھا۔ چنانچہ سعید خان

کو طلب کرلیا گیا۔ وہ چار سو گیارہ میں ہوتا تھا اور عموماً میرے میک اپ میں ہی رہتا تھا۔ سعید خان کو میں نے بتایا کہ اسے دن بھر کیا کرنا ہے۔ خیال رکھا تھا اس بات کا کہ ایری کینس جیسی شاطرہ کے سامنے سعید خان نہ جائے ویسے تو سعید خان نے ہر مرحلے پر بہترین کارکردگی کا ثبوت دیا تھا لیکن ایری کینس کے بارے میں میں خود بھی رشید ناگی سے اتفاق کرتا تھا کہ اسرائیلی سیکرٹ سروس کی نمائندہ عورت معمولی حیثیت نہ رکھتی ہوگی اور اس کی عقابی نگاہیں یقینی طور پر زیادہ تیز ہوں گی۔ ہوسکتا ہے وہ مجھ میں اور سعید خان میں کوئی فرق تلاش کرلے۔ لیکن چونکہ آج کا دن سعید خان کے لئے ایسا نہیں تھا کہ کسی مرحلے پر اسے ایری کینس سے ملاقات کرنا پڑے اس لئے مجھے مکمل اطمینان تھا۔

سعید خان کو اس کی ذمہ داریاں سونپنے کے بعد میں نے اپنے لئے کام شروع کر دیا اور میرے چہرے پر میک کیا جانے لگا۔ میں نے اس میک اپ کے سلسلے میں چار سو گیارہ میں رہنے والے میک اپ مین کو ہدایات کردیں چنانچہ ایک ایسا بے تاثر سا چہرہ تخلیق کیا گیا جس میں کوئی جاذبیت نہیں تھی۔ لیکن جو ایک خاص اہمیت کا حامل تھا۔ یعنی اسے دیکھ کر یہ اندازہ لگالیا جائے کہ یہ شخص ذرا منفرد نوعیت رکھتا ہے۔ بہرحال یہ ساری کارروائیاں مکمل ہوگئیں اور اس کے بعد میں نے داراب روئی والا سے رابطہ قائم کیا۔ ٹیلیفون پر جونہی میں نے اس کا نمبر ڈائل کیا فوراً ہی اس کی آواز سنائی دی۔

"ہیلو داراب روئی والا بول رہا ہے۔"

"اپن تیرا یار قمرو سیٹھ۔"

"بہت انتظار کرایا آپ نے قمرو سیٹھ۔ میری موت کا بھی خیال نہ کیا کتنا مر رہا ہوں میں خدا کے لئے میری مدد کرو۔"

"اے باپ۔ اے اتنا کائے کو گھبراتا۔ کائے کو۔ میں تیرے کو بولا کہ قمرو سیٹھ کا بات مانیں گا تو تیرے کو کوئی نقصان نہیں ہوئیں گا۔ بہت پریشان لگتا پڑا ہے تو۔"

"خودکشی کرنے کے بارے میں سوچ رہا ہوں۔ نہیں کہہ سکتا کہ کس وقت میرے دل کی حرکت بند ہو جائے۔"

"اے اپن تیرا جندگی مانگتا یار' یاروں کا جندگی بڑا قیمتی ہوتا ہے ابھی تیرے کو اور کوئی خاص پریشانی تو نہیں۔"

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

"آپ خاص پریشانی کی بات کر رہے ہیں میں ایک لمحہ پلک نہیں جھپکا سکا۔ موت کے ویران سائے مجھے اپنے اوپر محیط معلوم ہو رہے ہیں اور میں اپنے آپ کو بجلی کی کرسی پر جلتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔"

"ارے تو نے تو ساعری شروع کر دیا یار۔ ابھی اپن ساعری نہیں مانگتا۔ کام کا بات مانگتا۔"

"قمرو سیٹھ میری کیفیت کو محسوس کرو۔ تم نے چند لمحات کی گفتگو میں اس طرح اپنے ہاتھ پاؤں میں مجھے جکڑ لیا ہے کہ میں ادھر ادھر گردن تک نہیں ہلا سکتا۔"

"ارے یار کائے کو مسخری کرتا۔ اپن تیرے کو ایسا کون سا بات بولا۔"

"مجھے بتاؤ قمرو سیٹھ مجھے بتاؤ میں کیا کروں.......... میں بہت سی باتیں کرنا چاہتا ہوں تم سے قمرو سیٹھ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میں خود بھی بہت دن سے اس شبہ کا شکار تھا کہ۔ وہ۔ وہ۔"

"نہیں باپ نہیں۔ ابھی تیرے کو ٹیلیفون پر ایسا بات کرنے کو نہیں مانگتا۔"

"تو پھر بتاؤ میں تم سے کہاں ملاقات کروں۔ کیسے ملاقات کروں۔"

"دیکھا داراب روٹی والا اپن اپنا ایک نمائندہ تیرے پاس بھیج دیا ہے۔ ابھی تو اس کو ایسا سمجھ جیسے اپن تیرے سامنے ہے اس سے دل کا سارا بات بول۔ وہ تیرے کو صحیح مشورہ دے گا۔"

"جلدی قمرو سیٹھ جلدی میرے اندر انتظار کی ہمت نہیں ہے اور میں نہ جانے کس طرح خود کو سنبھالا ہوئے ہوں رات کو بھی میں نے اسے یہی احساس دلایا کہ میں معمول کے مطابق نشے میں ہوں۔ بیہوشی کی کیفیت میں پڑا رہا صرف اس خیال کے ساتھ کہ کہیں وہ میری کیفیات سے میرے بارے میں کوئی اندازہ نہ لگائے دہری مصیبت کا شکار ہوں میں ایک طرف تو یہ خوف کھائے جا رہا ہے کہ اگر اسے مجھ پر شبہہ ہو گیا تو وہ لازمی طور پر میری زندگی کا خاتمہ کرنے کے بارے میں سوچے گی اور یہ کام باآسانی کر لے گی کیونکہ میں مجرمانہ ذہنیت کا مالک نہیں ہوں اور کسی مجرم کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ دوسری طرف میں یہ سوچ رہا ہوں کہ اگر حکومت کو اس بارے میں خبر ہوئی تو میرا کیا بنے گا۔ بڑی مشکل سے میں نے یہ سرمایہ جمع کیا ہے۔ بڑی مشکل سے اپنی ساکھ بنائی ہے۔ بے شک اس سلسلے میں

وہ اقدامات بھی ہوئے ہیں جو غیر قانونی نوعیت کے ہیں لیکن اس کے باوجود۔"

"ابھی اپن تیرے کو بولا یار ٹیلیفون پر ایسا بات نہیں کرنے کو مانگتا ابھی ہی بول میرا نمائندہ تیرا پاس جائے تو کدھر ملاقات کرے تیرے سے؟"

"اس کے لئے میں نے ایک جگہ منتخب کر لی ہے۔ ایگل اسکوائر میں فلیٹ نمبر دو سو سترہ میرے پاس ہے اور وہاں میں تمہارے نمائندے سے سکون سے بات چیت کر سکتا ہوں قمرو سیٹھ۔ تم یہ بتاؤ کتنی دیر میں تمہارا نمائندہ وہاں پہنچ سکتا ہے۔"

"وہ تیرے پاس ہے۔" میں نے پوچھا۔

"نہیں گئی ہوئی ہے.........."

"تم کس وقت ادھر پہنچ جائے گا؟"

"جب آپ کہیں قمرو سیٹھ۔"

"بس تو ٹھیک ہے ایک گھنٹہ کا اندر اندر میرا آدمی تیرے پاس پہنچ جائے گا۔ سارا بات وہ تجھ سے کرے گا اور تمہیں وہ کوڈ بتائے گا کہ سورج کا مسافر ہے سورج کے سفر کے لئے چندہ مانگتا ہے۔"

"ٹھیک ہے۔ سورج کا مسافر۔ سورج کے سفر کے لئے چندہ۔" داراب روٹی والا نے دہرایا۔

"ہاں ایسا ہی بولیں گا اور تو اس سے کوئی بات نہیں چھپائیں گا وہ تیرے کو سارا مشورہ صحیح دیں گا۔"

"ٹھیک ہے میں ٹیلیفون بند کر رہا ہوں اور فوری طور پر وہاں کے لئے روانہ ہو رہا ہوں آپ بھی جس قدر جلدی ہو سکے اسے بھیج دیجئے۔" داراب روٹی والا نے ٹیلیفون بند کر دیا۔ میں نے ریسیور رکھنے کے بعد گہری گہری سانسیں لیں اور مطمئن انداز میں گردن ہلانے لگا۔ میرا شکار صحیح راستوں پر جا رہا تھا اور میں اس کام سے مطمئن تھا۔ چنانچہ رشید ناگی اور سعید خان کو آخری ہدایات دینے کے بعد میں وہاں سے چل پڑا۔ رشید ناگی کے بارے میں اچھی طرح جانتا تھا چلتے ہوئے میں نے مسکرا کر اس سے پوچھا۔

"اور آج بھی یقینی طور پر تم نے کوئی نہ کوئی ایسی چیز محفوظ کر دی ہوگی جس سے تم اس گفتگو کو سن سکو۔" رشید ناگی ہنس دیا۔

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

"بتاؤ گے نہیں مجھے۔"

"نہیں چیف بالکل نہیں۔" میں خود بھی مسکرا دیا اور میں نے اس طرف سے توجہ ہٹادی۔ رشید ناگی جو کچھ کر رہا تھا وہ میرے ہی لئے کر رہا تھا اور اس پر اعتماد نہایت ضروری تھا میں جانتا تھا کہ وہ کسی ایسی چیز کی نشاندہی اس لئے نہیں کرنا چاہتا کہ میں اس کی طرف سے محتاط نہ ہو جاؤں۔ بہرحال میں کوٹھی سے باہر نکل آیا۔ سفر کے لئے ٹیکسی ہی مناسب تھی جس نے مجھے ایگل اسکوائر پر اتار دیا اور کچھ دیر کے بعد میں فلیٹ نمبر دو سو سترہ کے سامنے کھڑا ہوا تھا۔ ایک گھنٹہ پورا بھی نہیں ہوا تھا میں نے بیل بجائی تو فوراً ہی دروازہ کھل گیا اور دروازہ کھولنے والا داراب روئی والا کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا۔ اس نے مجھے سوالیہ نگاہوں سے دیکھا تو میں نے آہستہ سے کہا۔

"سورج کا سفر کرنا چاہتا ہوں۔ سفر کے لئے چندہ درکار ہے۔"

"آؤ اندر آجاؤ۔" اس نے کہا اور میرے داخل ہوتے ہی جلدی سے دروازہ بند کرکے اس کی دونوں چٹخنیاں لگادیں۔ اس کے بعد وہ مجھے لئے ہوئے ایک خوبصورت ڈرائنگ روم میں پہنچ گیا۔ داراب روئی والا کی گہری نگاہیں میرا جائزہ لے رہی تھیں۔ پھر اس نے سامنے رکھی ہوئی سینٹر ٹیبل سے پانی کا گلاس اٹھایا اور اسے پورے کا پورا حلق میں انڈیل لیا وہ اپنی حرکات و سکنات سے بہت زیادہ پریشان نظر آتا تھا۔ میں نے چند لمحات کے بعد کہا۔

"اور اب تم کو شک نہیں کرنا چاہیے داراب سیٹھ کہ تمہاری تمام تر ذمہ داریاں قمرو سیٹھ نے سنبھال لی ہیں اور قمرو سیٹھ جس کارکردگی اور صلاحیتوں کا مالک ہے اس کا شاید تم تصور بھی نہ کرسکو اور قمرو سیٹھ کی طرف سے دی گئی ہدایات کے مطابق میں سب سے پہلے ہدایت تو یہ دیتا ہوں کہ تم نے جس قدر بوجھ اپنے ذہن پر طاری کر رکھا ہے اسے ختم کردو۔ قمرو سیٹھ جب کوئی ذمہ داری سنبھال لیتا ہے تو پھر وہ کسی اور شخص کی ذمہ داری نہیں بلکہ اس کی اپنی ذمہ داری ہوتی ہے۔" داراب روئی والا نے قریب رکھے ہوئے جگ سے پانی کا گلاس پھر سے بھرا اسے بھی پہلے ہی کی طرح پی گیا اور کہنے لگا۔

تم جو کوئی بھی ہو مجھے اس سے کوئی سروکار نہیں اگر میری جگہ اپنے آپ کو رکھ کر سوچو یا قمرو سیٹھ کے نمائندے ہو تو قمرو سیٹھ کو میری جگہ رکھ کر سوچو تو اس کے بعد یہ

الفاظ رسمی تو رہ جاتے ہیں کہ میں ان تمام کیفیات کا کوئی احساس نہ کروں ان کا حقیقت سے تعلق نہیں رہتا۔ میں اگر تھوڑا سا پر امید نہ ہوتا قمرو سیٹھ کی طرف سے تو یقین کرو کہ شاید خود کشی کرلیتا۔ جو جو کچھ مجھ پر بیت رہی ہے وہ میں بتا نہیں سکتا ایسی ہی شدید ذہنی کیفیت کا شکار ہوں۔

"خیر قمرو سیٹھ کی طرف سے پہلا سوال۔ کیا تمہاری اس کیفیت کا ایری کینس یعنی میز داراب پر تو اظہار نہیں ہوا؟"

"ایری کینس!" وہ مدھم سے لہجے میں بڑبڑایا۔ پھر ہذیانی انداز میں ہنس پڑا۔ پھر بولا۔

"شاید نہیں۔ میں نے پوری مہارت اس پر صرف کی ہے لیکن یہ نہیں کہہ سکتا کہ کب تک اپنے آپ کو کنٹرول کرسکوں گا۔ میرا دماغی توازن نہ بگڑ جائے۔ مجھے اس کا خطرہ ہے۔ کہیں میں اس کی گردن نہ دبا دوں کہیں......... کہیں میں اپنا گلا نہ دبالوں۔ پستول کنپٹی پر رکھ کر خود کشی نہ کرلوں۔"

"اس کا مقصد ہے کہ تم قمرو سیٹھ سے تعاون پر آمادہ نہیں ہو۔"

"نہیں یہ بات نہیں ہے۔ میں تو شاید ہیجان کا شکار ہوں۔ تم خود سوچو دوہری مار پڑ رہی ہے مجھ پر حکومت کا خوف اس کا خوف اور یہ خوف کہ قمرو سیٹھ کون ہے مجھے معاف کرنا اگر میں صاف گوئی سے کچھ باتیں کر جاؤں تو انہیں محسوس نہ کرنا۔ میں تو یہ بھی سوچ سکتا ہوں کہ قمرو سیٹھ کوئی بہت بڑا بلیک میلر ہے بہت بڑا بلیک میلر۔ کیا کرے گا وہ اس کے بعد کرے گا کیا وہ کیا چاہے گا مجھ سے؟" میں مسکرا دیا۔ میں نے آہستہ سے کہا۔

"داراب سیٹھ جو شخص حالات کے ہاتھوں مجبور ہوکر خود کشی پر آمادہ ہو جائے اسے پھر کسی دوسری چیز کی پروا رہنی چاہیے۔"

"کیا مطلب؟"

"بلیک میلر صرف دولت مانگتا ہے نا۔ قمرو سیٹھ اگر تم سے تمہاری تمام دولت مانگ لے تو کیا اس کے بدلے زندگی بہتر نہیں ہوگی۔ زندگی سب سے بڑا اثاثہ ہے اور تم اسے ضائع کرنے پر تلے ہوئے ہو۔ تو باقی چیزیں کیا حیثیت رکھتی ہیں۔"

"ہاں یہ تو ٹھیک ہے۔" میری بات اس کی سمجھ میں آگئی۔

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

"تو پھر باقی اور کیا رہ جاتا ہے۔ چنانچہ کم از کم اپنی اس تیسری پریشانی کو میری ہدایت کے مطابق دور کرلو۔ یعنی یہ کہ قمرو سیٹھ تمہارے لئے کوئی مصیبت بن جائے گا۔ وہ تمہیں مصیبتوں سے نکالنا چاہتا ہے اور اس کے پاس تمہاری گلو خلاصی کے لئے مکمل طریقہ کار موجود ہے۔"

"کیا اس نے اس بات کا یقین دلایا ہے۔" داراب روٹی والا نے پوچھا۔

"پورا پورا۔ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ جو گفتگو میں تم سے کروں وہ بالکل مکمل ہو اور اس پر تمہیں پورا پورا یقین دلایا جائے۔"

"مگر وہ ہے کون۔ میرا مطلب ہے قمرو سیٹھ کون ہے۔ اس کے وسائل کیا ہیں؟"

"یہ میں بھی نہیں بتا سکوں گا کیونکہ مجھے کچھ معلوم نہیں ہے۔"

"پھر مجھے بتاؤ وہ غیر ملکی جاسوسہ ہے اور وہ بھی اسرائیل کی جاسوس کیا کچھ نہ کر ڈالا ہو گا اس نے ہمارے ملک میں اور......... اور جب یہ باتیں منظر عام پر آئیں گی تو دنیا یہ کہے گی کہ وہ میری بیوی تھی اور میں تردید نہیں سکوں گا۔ سب جانتے ہیں سب ہی جانتے ہیں۔"

"بے شک بے شک۔" میں نے کہا۔

"پھر قمرو سیٹھ مجھے کیسے بچائے گا؟"

"میں نے کہا اس کے پاس ذرائع موجود ہیں۔"

"چلو پھر ٹھیک ہے بچالو۔ مجھے بچالو۔ اس کے بدلے میں' میں قمرو سیٹھ کو سب کچھ دینا چاہتا ہوں۔"

"سوچ کر بات کر رہے ہو داراب سیٹھ۔ یا صرف یہ ایک جذباتی کیفیت ہے۔"

"نہیں مجھ سے دل چاہے جیسی قسم لے لو۔ مجھ سے دل چاہے جو تحریر لکھوالو ایسی ایک تحریر لکھوالو جس میں مجھے ملک کا دشمن بد ترین دشمن قرار دو۔ میں سارے اعترافات کرلوں گا۔ جو الزام مجھے پر لگانا چاہتے ہو لگالو۔ لیکن مجھے' مجھے صرف اس الزام سے بچالو۔"

"اس کا مقصد ہے کہ تمہارے دل میں وطن موجود ہے۔" میں نے کہا اور داراب سیٹھ چونک کر مجھے دیکھنے لگا پھر بولا۔

"وضاحت کرتے جاؤ۔ اس وقت بہت سی باتیں میرے ذہن تک نہیں آرہیں۔"

"تو سنو داراب سیٹھ قمرو سیٹھ تم سے ایک پیسہ طلب نہیں کرے گا۔ ایک روپیہ نہیں مانگے گا اپنی ان کاوشوں کے سلسلے میں تم سے۔ وہ تم سے جو چاہے گا اس کی تفصیل وقت سے پہلے مجھ سے سن لو اور مجھے یہ بتاؤ کہ کیا تم سچے دل سے خلوص دل سے قمرو سیٹھ کی ہدایت پر عمل کرنے کے لئے تیار ہوں۔"

"وہ جو کہے گا میں کروں گا۔ بس میرے نام کے ساتھ یہ بات نہیں آنی چاہیے کہ میں وطن کا غدار ہوں۔ اسرائیلی جاسوسہ کا شوہر ہوں یا یہ کہ میں خود بھی اس کے معاملات میں شریک ہوں یا یہ کہ میں یہ بات جانتا تھا۔ وہ کیا کر رہی ہے۔ آہ وہ کیا کر رہی ہے آخر۔ یہاں وہ کیا کر رہی ہے؟"

"داراب سیٹھ اس نے ہمارے ہاں کے ایسے قومی راز حاصل کئے ہیں جن کا ملک سے باہر چلے جانا ہمارے ملک کے لئے بے حد نقصانات کا باعث بن سکتا ہے۔ اس کے علاوہ وہ ہمارے ایٹمی پلانٹ کے بارے میں تفصیلات مہیا کر کے لے جانا چاہتی ہے۔ اور تم جانتے ہو کہ دنیا کی نظروں میں ہمارا ایٹمی طاقت ہونا کس قدر کھٹک رہا ہے۔ لوگ کیا کیا چاہتے ہیں۔ تم ایک سرمایہ کار ہو اور تمہیں ملکی اور غیر ملکی پالیسیوں کے بارے میں تمام تفصیلات ضرور معلوم ہوں گی۔ اسرائیلی جاسوسہ ایری کینس ہمارا ایٹمی راز ملک سے باہر لے جانا چاہتی ہے اور اس کے لئے اس نے ایک طویل جال پھیلا رکھا ہے۔"

"ک......... کیا......... اسے اس میں کوئی کامیابی حاصل ہوئی۔"

"ابتدائی تمام مراحل میں کامیابی حاصل ہو چکی ہے اسے اور اب آخری مرحلے پر کام کر رہی ہے اور اس کے بعد وہ اس ملک سے نکل جائے گی۔"

"اور یہ تمام باتیں منظر عام پر آجائیں گی۔ اس کے بارے میں معلوم ہو جائے حکومت کو اور پھر کیا ہو گا؟"

"تم اس طرح کیوں سوچتے ہو۔ یہ کیوں نہیں سوچتے کہ وہ خود گرفتار ہو جائے گی اور وہ تمام چیزیں حکومت کے ہاتھ واپس پہنچ جائیں گی۔"

"اور کہا کیا جائے گا۔ یہی نا کہ وہ میری بیوی تھی اور میں۔ میں وہ بڑی آسانی سے مجھے اس میں ملوث کر سکتی ہے۔"

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

"بے شک کر سکتی ہے لیکن اگر وہ ایسا نہ کر پائے تو۔"

"یہ کیسے ہوگا آخر........ یہ کیسے ہوگا؟"

"قمرو سیٹھ کرے گا۔"

"تم ابھی قمرو سیٹھ کی بات کر رہے تھے۔ کہہ رہے تھے کہ قمرو سیٹھ مجھ سے کچھ چاہتا ہے۔ دولت نہیں تو پھر........ تو پھر؟"

"سنو داراب سیٹھ تمہیں دنیا بھر میں پھیلے ہوئے سرمائے کو اکٹھا کر کے اپنے وطن میں لانا ہوگا۔ یہاں تمہیں ایسے کاروباری معاملوں میں مصروف کر دیا جائے گا جن سے تمہیں بہترین آمدنی بھی ہو اور جس سے ملک میں رہنے والے ہر شخص کو فائدہ بھی حاصل ہو۔ تمہاری کوئی اولاد نہیں ہے ہو سکتا ہے کوئی چھوٹا موٹا خاندان ہو۔ جس سے تمہیں دلچسپی ہو۔ لیکن بظاہر جو کچھ ہمارے علم میں ہے وہ یہ ہے کہ ایری کینس یعنی تمہاری بیوی ہی تمہاری ساتھی ہے دوست ہے عزیز ہے۔ سب کچھ وہی ہے۔ جب وہ اسرائیلی جاسوسہ کی حیثیت سے گرفتار ہو جائے گی تو تم تنہا رہ جاؤ گے بولو کیا یہ دولت یہ سرمایہ تمہاری اس تنہائی میں، تمہارا مونس بن سکتا ہے۔"

"نہیں۔"

"تم یہ کیوں نہیں سوچتے داراب سیٹھ کہ تم اپنے خاندان میں ہو اس وطن میں رہنے والے کروڑوں افراد تمہارے گھر میں رہتے ہیں۔ تمہارے گھر کی دیواروں کی اندر رہتے ہیں۔ چھوٹے چھوٹے معصوم بچے بھی کسی سے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر سہارے تلاش کرنے والے کیا یہ تمہارے اپنے نہیں ہیں۔ وطن ہمارا خاندان ہے ہمارا کنبہ ہے داراب سیٹھ اگر ہماری دولت ان کنبے داروں کے کام آجائے اور وہ بھی ایسے طریقوں سے کہ ہم بالکل قلاش نہ ہو جائیں تو کیا دولت کا اس سے بہتر مصرف اور کوئی ہو سکتا ہے۔" داراب سیٹھ خشک ہونٹوں پر زبان پھیر رہا تھا۔

"کتنے غیر متعلق ہو تم سرمایہ دار اپنے گھر اپنے بچوں اپنی بہنوں اپنے بھائیوں سے، داراب سیٹھ یہ سب تمہارے اپنے ہیں۔ تم اپنے ہاتھوں کو کشادہ کیوں نہیں کرتے۔ تم ان سب کو کیوں نہیں سمیٹ لیتے میں یہ نہیں کہتا کہ تم اپنی دولت بیرون ملک سے منگواؤ اور ان لوگوں میں تقسیم کر دو۔ نہیں داراب سیٹھ یہ حل نہیں ہے۔ وہ دولت انہیں مل

جائے گی کھا پی کر ختم کر دیں گے یہ لوگ یہ تو کوئی حل نہ ہوا۔ اپنے ملک میں اتنی صنعتیں لگاؤ ایسے کاروبار پیدا کرو جو تمہارا ملک ان ترقی یافتہ ممالک میں شامل ہو جائے۔ جو دنیا بھر کو اپنی مصنوعات بھیجتے ہیں۔ ایسا کام کیوں نہ کرو کہ وہ جو تمہارے اپنے ہیں جنہیں تم اپنے کنبے کے افراد کہہ سکتے ہو۔ روزگار سے لگ جائیں انہیں عزت کی روٹی مہیا ہو جائے اور تمہارے وطن کی برآمدات دنیا بھر میں سرفراز ہوں۔ داراب سیٹھ قمرو سیٹھ کا یہی منصوبہ ہے۔ اس منصوبے پر وہ اپنے کام کا آغاز کر چکا ہے۔ اگر میں تمہیں حوالہ دوں تو اسے اپنی ذات تک محدود رکھنا فی الحال۔ جب تمہیں فرصت ہو جائے تو قمرو سیٹھ کے اس عمل پر اپنے تجربات بھی کر لینا جمشید وارنا کا نام تمہارے سامنے لے رہا ہوں۔ یقیناً ایک سرمایہ دار کی حیثیت سے تم اس دوسرے سرمایہ دار کو جانتے ہوگے۔"

"ہاں ہاں جمشید وارنا۔ جانتا ہوں میں اسے اس نے ایک عجیب و غریب کام شروع کیا ہے۔ اس نے پورے ملک میں پولٹری فارم بنائے ہیں اور سرمایہ کاری کے حلقوں میں اس کا مذاق اڑایا جا رہا ہے۔ لیکن تم نے اس کا نام کیوں لیا؟"

"اس لئے کہ جو پولٹری فارم اس نے بنائے ہیں جہاں مرغیوں کی افزائش ہو رہی ہے وہ قمرو سیٹھ کی ہدایت پر بنائے گئے ہیں۔ اس نے اپنا تمام سرمایہ بیرون ممالک سے سمیٹ کر یہاں اس کام پر صرف کر دیا ہے۔ پولٹری ریٹ دیکھ رہے ہو آہستہ آہستہ نیچے آتے جا رہے ہیں۔ دنیا بھر میں چکن سب سے زیادہ کھایا جاتا ہے۔ مٹن وغیرہ وہاں بہت قیمتی اور مہنگے داموں بکتا ہے۔ جبکہ چکن سستا ہے۔ ہمارے ہاں اگر کسی غریب کے گھر میں موجود افراد سے معلوم کر لو تو وہ شاید تمہیں مرغی کے گوشت کا مزہ بھی نہ بتا سکے۔ تم یہ سوچو کہ بڑے جانوروں کی افزائش میں کتنا وقت لگتا ہے ہمارے ہاں خوراک کی جس قدر قلت ہے اس کا تمہیں اندازہ ہے۔ مہنگائی حد سے آگے بڑھتی جا رہی ہے۔ قمرو سیٹھ یہ چاہتا ہے کہ سرمایہ دار وسائل اپنے ملک کے لئے صرف کریں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ بیرونی دنیا سے تمام رابطے ختم کر دیئے جائیں اور صرف اپنے وطن میں سرمایہ کاری کی جائے۔ نہیں اس طرح کام نہیں چلتا لیکن صرف دولت اکٹھی کرنے کے نقطہ نگاہ کو ختم کر کے یہ سوچا جائے کہ ملک کو کیا کیا درکار ہے۔ ملک میں رہنے والوں کو کیا کیا چیزیں چاہئیں۔ اگر عام انسان کے مسائل حل کر دیئے جائیں تو پھر ایک پرسکون زندگی کا آغاز ہوتا ہے اور

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

جب لوگ مطمئن اور پرسکون ہوتے ہیں تو ملک کی ترقی عروج پر پہنچ جاتی ہے چونکہ محنت کش کم از کم اپنے گھر کے مسائل سے تو آزاد ہو جاتے ہیں۔ داراب سیٹھ قمرو سیٹھ کو ایسے ساتھیوں کی ضرورت ہے۔ جو اس کے اس مشن میں مدد کریں۔" داراب سیٹھ کا منہ حیرت سے کھلے کا کھلا رہ گیا تھا۔ وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے مجھے دیکھ رہا تھا۔ پھر اس نے آہستہ سے کہا۔

"کیا قمرو سیٹھ فرشتہ ہیں؟"

"نہیں۔ وہ انسان ہے۔ بلکہ صرف آدمی ہے۔ مدارج تو آہستہ آہستہ ہی طے ہوتے ہیں۔ ایک جذبہ لے کر اٹھا ہے وہ اور دوسروں کے مسائل حل کر کے اپنے وطن کے مسائل حل کرنا چاہتا ہے۔" داراب سیٹھ کی آنکھوں کی کوریں بھیگ گئیں اس نے گلوگیر لہجے میں کہا۔

"وہ بہت بڑا آدمی ہے اور میں آنکھیں بند کر کے اس پر اعتماد کر سکتا ہوں۔"

"تم آنکھیں بند کر کے اس کا اعتماد کرلو داراب سیٹھ جو کام قمرو سیٹھ کئی دن میں کرنا چاہتا تھا میرا خیال ہے تمہارے تعاون سے وہ چند لمحوں میں ہوگیا۔"

"میں اس کی عظمت کو سلام کرتا ہوں۔ میں اسے بہت برتر تصور کرتا ہوں۔ بلاشبہ وہ عظیم ہے بلاشبہ وہ عظیم ہے۔"

"نہیں یہ نہ کہیں داراب سیٹھ وہ آپ جیسا ایک آدمی ہے۔ بہرحال سب سے پہلے آپ اپنے ان جذبات کو مدنگاہ رکھتے ہوئے مجھے یہ بتائے کہ قمرو سیٹھ اگر آپ کو اس مشکل سے نکال لے تو کیا آپ اس کے ساتھ تعاون کرنے پر آمادہ ہوں گے۔"

"میں صرف لفظوں سے کہہ کر یہ بات ختم کر سکتا ہوں میں ہر طرح کی تحریر دینے کے لئے تیار ہوں۔ مجھ سے ہر وہ قسم لے لی جائے جس سے میں اپنے وعدے کا پاس کرنے پر مجبور ہوں۔ میں قمرو سیٹھ سے اتنا تعاون کروں گا کہ قمرو سیٹھ مطمئن ہو کر گردن ہلادے۔ یہ ایک ایسا کام ہے۔ جس کے بارے میں میں نے کبھی پہلے اس انداز میں نہیں سوچا تھا اور یہ حقیقت ہے کہ میں ان مسائل سے ناواقف نہیں تھا۔ لیکن میں یہ سوچتا تھا کہ یہ مسائل نہیں ہیں۔ ہر شخص اپنا ہر مسئلہ خود حل کرنے کا ذمہ دار ہے۔ لیکن سوچنے کا یہ انداز بالکل مختلف ہے۔ آہ کاش میری بات پر یقین کرلیا جائے۔"

"نہیں قمرو سیٹھ کو تمہاری بات پر یقین آجائے گا اور اب میں اس اعتماد کے ساتھ کہ جو گفتگو میں نے تم سے کی ہے وہ حرف آخر ہے۔ تم کو وہ حل بتاتا ہوں جس کے ذریعے تم اس مشکل سے چھٹکارا حاصل کر سکتے ہو۔"

"مطمئن ہو میری گفتگو سے۔ اعتماد کرتے ہو مجھ پر۔"

"ہاں اعتماد کرتا ہے قمرو سیٹھ تم پر۔"

"کیا تم ہی قمرو سیٹھ ہو۔" داراب سیٹھ نے پوچھا۔

"بالکل نہیں قطعی نہیں۔"

"خیر مجھے اس سے کوئی غرض نہیں ہے۔ مجھے بتاؤ وہ کیا طریقہ کار ہو سکتا ہے جس سے میں اس مشکل سے نکل جاؤں۔"

"قمرو سیٹھ پوری پوری مدد کرے گا تمہاری۔ سب سے پہلے وہ اس قسم کے حکام سے رابطہ قائم کرے گا جو ان معاملات سے پوری طرح متعلق ہیں۔ یہ رابطہ قائم کرنے کے بعد وہ کہے گا کہ داراب سیٹھ نے ایک خوفناک اطلاع دی ہے اور اطلاع یہ ہے کہ اس نے کچھ عرصے قبل جس عورت کے جال میں پھنس کر اس سے شادی کی تھی اس کے بارے میں انکشاف ہوا ہے کہ وہ اسرائیلی جاسوسہ ہے۔ بے شک اب وہ داراب سیٹھ کی بیوی ہے۔ لیکن اس انکشاف کے بعد داراب سیٹھ جذبہ حب الوطنی سے مجبور ہو کر یہ اطلاع حکومت کو دینے پر مجبور ہے اور اس اطلاع کے تحت ان جگہوں کی نشاندہی بھی کرنا چاہتا ہے جہاں سے حکومت کو وہ اشیاء دستیاب ہو سکیں گی۔ جو اسرائیلی جاسوسہ نے اب تک جمع کی ہیں۔" داراب روئی والا کا منہ حیرت سے کھل گیا۔ اس کی آنکھیں ابلی پڑ رہی تھیں۔ وہ سرخ چہرے سے میری صورت دیکھ رہا تھا۔ میں نے مزید کہا۔

"اور تمہاری نشاندہی پر حکومت کے خفیہ انتظامی محکموں کو وہ تمام اشیاء دستیاب ہو جائیں گی تم خصوصی طور پر ایری کینس کو گرفتار کرانے میں حکومت کی مدد کرو گے اور کھل کر یہ بات کہو گے بے شمار گواہوں کے درمیان کہ جب تمہیں اس بات کا علم ہوا کہ وہ غیر ملکی جاسوسہ ہے یہودی عورت ہے تو تم نے وطن کے لئے فرض کی ادائیگی کی ہے اور سب سے پہلے حکومت کو اس کی نشاندہی کی۔" داراب روئی والا خشک ہونٹوں پر زبان پھیرتا ہوا بولا۔

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

"اور کیا یہ سب کچھ اسی انداز میں ہو جائے گا جس انداز میں ہم یہ سوچ رہے ہیں۔"

"اگر ہم یہ سوچ رہے ہیں تو پھر قمرو سیٹھ کا کام ہی کیا رہا۔"

"تو میں تیار ہوں۔ میں تیار ہوں اب لمحہ لمحہ مجھے تمہاری رہنمائی کی ضرورت ہے لمحہ لمحہ۔"

"یہ گفتگو میں نے تم سے کرلی ہے داراب سیٹھ جہاں تک ایری کینس کا تعلق ہے تو تم یوں سمجھ لو کہ اس کے ہر قدم پر ہماری نگرانی ہے۔ نہ وہ تمہیں کوئی نقصان پہنچا سکے گی اور نہ مزید کوئی ایسا عمل کرسکے گی جو حکومت کے لئے نقصان دہ ثابت ہو۔ تمہیں اپنی اس کارروائی کے لئے جن لوگوں تک پہنچنا ہے ان تک تمہاری رسائی کا سارا بندوبست کر دیا جائے گا۔ تم اپنے آپ کو اس کے لئے تیار کرلو بلکہ بہتر یہ ہے کہ اب تم اپنی کوٹھی میں جانے کے بجائے اسی جگہ رہائش اختیار کرو کیا یہ فلیٹ تمہارے بیوی کے علم میں ہے۔"

"بالکل نہیں۔ یہ خفیہ ہے اور کوئی نہیں جانتا کہ اس سے میرا تعلق ہے۔"

"تو پھر ان چند گھنٹوں کے لئے تمہاری بہترین پناہ گاہ یہی ہے۔"

"کیا یہ کام فوری طور پر کرلیا جائے گا؟"

"ہوسکتا ہے اس میں کچھ وقت لگ جائے ایک دن دو دن، چار دن۔ لیکن اس کے لئے تمہیں کوئی ایسا بندوبست کرلینا چاہیے جس سے تم اپنا کام آسانی سے سرانجام دے سکو۔"

"اوہو میں نے اپنی بیوی سے کہا ہوا تھا کہ میں چار دن کے لئے ہانگ کانگ جارہا ہوں۔ میرا خیال ہے اس وقت وہی بہانہ کارآمد ہوسکتا ہے۔"

"کیا اس کی موجودگی میں تم پہلے بھی ملک سے باہر جاتے رہے ہو؟"

"بہت بار۔ ظاہر ہے ہم میاں بیوی کی حیثیت سے زندگی گزار رہے تھے۔ میں کاروباری معاملات میں باہر جاتا رہتا ہوں۔"

"کیا اس سلسلے میں وہ تم پر خصوصی نگاہ رکھتی ہے؟"

"بالکل نہیں۔"

"کیا تم جب ملک سے باہر جاتے ہو تو وہ تمہیں ایئرپورٹ تک چھوڑنے جاتی ہے؟"

"کبھی نہیں۔ وہ تھوری سی مغرور بھی ہے۔ زیادہ تر اپنے کاموں میں مصروف رہتی ہے بلکہ بعض اوقات جب میں نے اس کے کسی مشغلے میں مداخلت کی کوشش کی تو اس نے انتہائی ترشی سے یہ کہا کہ وہ ایک تعلیم یافتہ اور سوشل عورت ہے۔ اسے ہر وقت نگاہوں میں نہ رکھا جائے۔"

"تب تو پھر یوں سمجھ لو کہ حالات مکمل طور پر تمہارے حق میں سازگار ہیں اور تمہیں ایسی کوئی پریشانی اٹھانے کی ضرورت نہیں پیش آئے گی۔"

"ہاں میں سمجھتا ہوں۔"

"لیکن ایک شرط ہے سب سے پہلے اپنے آپ کو مطمئن کرو اور ایسی کیفیت میں نظر آؤ کہ اسے شک نہ ہوسکے ٹھیک ہے تم یہ بات اس سے کہہ سکتے ہو کہ ہانگ کانگ یا بنکاک جانے کا بندوبست ہوگیا ہے اور تم ضروری معاملات کے تحت فوری طور پر وہاں روانہ ہو رہے ہو۔ یہ کام تم کرلو۔ میرا خیال ہے اس کے بعد تم آرام سے یہاں قیام کرو۔ گھر سے باہر نکلنے کی ضرورت بھی نہیں ہے۔ باقی ساری ذمہ داریاں قمرو سیٹھ سنبھالتا ہے۔" داراب نے آنکھیں بند کرلیں۔ چند لمحات سوچتا رہا پھر بولا۔

"میں نے اپنی باگ ڈور تمہارے ہاتھوں میں دے دی ہے جیسا تم مناسب سمجھو کرو۔ اب مجھے اعتراض نہیں ہوگا اگر تم میرا بازو پکڑ کر مجھے پھانسی کے تختے تک لے جاؤ گے تو میں آنکھیں بند کرکے وہاں تک چلا جاؤں گا۔"

"ایسا نہیں ہوگا قمرو سیٹھ اپنے دوستوں کے لئے خود اپنی زندگی دے سکتا ہے کسی کی زندگی کے نقصان کا تصور بھی نہیں کرسکتا۔ بہت دیر تک داراب سیٹھ سے گفتگو ہوتی رہی۔ میں نے اسے آئندہ کے طریقہ کار کے بارے میں بتایا اور اس نے کہا کہ وہ واپس اپنی کوٹھی جائے گا۔ ملازمین کے سامنے تمام انتظامات کرے گا۔ اگر وہ نظر آگئی تو ٹھیک ہے ورنہ پھر ملازمین ہی کو یہ بتادے گا کہ اسے اس کے ہانگ کانگ جانے کی خبر کر دی جائے اور اس کے بعد وہ مختصر سامان کے ساتھ ہوشیاری سے اپنے فلیٹ پر واپس آجائے گا۔"

میں نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

"تم مطمئن رہو اس دوران جب تم باہر جاؤ گے اور وہاں سے یہاں تک آؤ گے قمرو سیٹھ کے آدمی تمہاری بھرپور نگرانی اور حفاظت کریں گے۔" داراب روٹی والا شکر گزار نگاہوں سے مجھے دیکھا اور اس کے بعد مجھے فلیٹ کے دروازے تک چھوڑنے آیا۔ میں مطمئن تھا اور یہ جانتا تھا کہ رشید ناگی اس وقت کی صورتحال سے مطمئن ہوگا چنانچہ جب میں ایگل اسکوائر کی عمارت سے باہر نکل رہا تھا اور سیڑھیاں اتر رہا تھا تو میں نے مسکراتے ہوئے آہستہ سے کہا۔

"میرے دوست رشید ناگی یقینی طور پر تمہارے آدمی میرے اردگرد پھیلے ہوئے ہوں گے۔ انہیں حکم دو کہ اب وہ داراب سیٹھ کی نگرانی کریں۔ میں کم از کم بحفاظت کوٹھی تک تو پہنچ ہی سکتا ہوں۔ نیچے آکر میں نے ٹیکسی لی اور اس کے بعد اپنی کوٹھی کی جانب چل پڑا۔"

"ٹیکسی سڑکوں پر دوڑ رہی تھی اور میں داراب روٹی والا سے ہونے والی گفتگو پر غور کر رہا تھا۔ حالات پرسکون تھے اور مجھے اس بات کا اطمینان تھا کہ میری اس کارروائی کا کسی کو اندازہ نہیں ہوسکتا اس طویل ترین تجرباتی زندگی میں کم از کم اس بات کا مجھے اندازہ ہوگیا تھا کہ کون شخص کس وقت کس انداز میں گفتگو کر رہا ہے۔ داراب جس طرح متاثر ہوا تھا اس کے بعد اس پر شبے کی گنجائش نہیں رہی تھی اس کے دل میں انسانیت کے جذبے بیدار ہوگئے تھے اور اس سے زیادہ میں کچھ چاہتا بھی نہیں تھا۔ کچھ دیر کے بعد ٹیکسی میری کوٹھی کے سامنے جارکی۔ ڈرائیور کو بل ادا کرنے کے بعد میں اندر داخل ہوگیا۔ گل شیر سے ملاقات ہوئی اس نے مسکراتے ہوئے میرا خیر مقدم کیا تھا۔"

"چیف کیا پروگرام ہے۔"

"میرا خیال ہے اب ایری کینس پر گرفت کے لئے تیاری کی جائے اور اس کے لئے میرا مشورہ ہے کہ شاہنواز ہی مناسب رہے گا۔ بہرحال ابھی ہمیں اپنی کارکردگی میں ایک کمی کا مکمل احساس ہوتا ہے۔"

"وہ کیا چیف؟" رشید ناگی نے سوال کیا اور میں نے مسکراتی نگاہوں سے رشید ناگی کو دیکھا۔ یہ شاید الہ دین کے چراغ کے لئے ایک چیلنج تھا کہ میں کسی ایسے مسئلے کی بات کروں جو طے نہ ہوا ہو۔ رشید ناگی تو ساری مشکلات کا حل تلاش کرلینا چاہتا تھا۔ میں نے

مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہمارے رابطے ابھی ایسے احکام سے نہیں ہے جن کے ذریعے ہم اس قسم کے مجرموں کو فوری طور پر گرفتار کراسکیں۔" رشید ناگی نچلا ہونٹ دانتوں میں دبا کر پرخیال انداز میں گردن ہلانے لگا اور پھر اس نے اعتراف کرتے ہوئے کہا۔

"ہمارے تقریباً" تمام ہی حکام سے ہیں۔ لیکن ہم پورے اعتماد کے ساتھ یہ نہیں کہہ سکتے کہ کوئی ہمارے کس کام آسکتا ہے۔ میرا خیال ہے اس شعبے کو بھی درست کرنا پڑے گا۔"

"خیر چھوڑو۔ اب یہ بتاؤ کہ آئندہ کیا قدم اٹھانے ہیں۔"

"آپ داراب روٹی والا کی طرف سے مطمئن ہوگئے ہیں یعنی وہ اپنا سرمایہ ہمارے مقاصد میں استعمال کرے گا۔"

"ہاں۔ میں یہ بات پورے اعتماد سے کہہ سکتا ہوں۔"

"ٹھیک۔ ہے داراب کے مسئلے میں شاہنواز سے بات کرنا۔" میں نے کہا اور رشید ناگی پرخیال انداز میں گردن ہلانے لگا۔ پھر بولا۔

"چیف بات کئے لیتے ہیں ابھی۔"

"کس سے؟"

"شاہنواز صاحب سے۔ ان سے ملاقات کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔" میں نے رشید ناگی کو اجازت دے دی اور وہ ٹیلیفون کے قریب جا بیٹھا۔ کچھ دیر مختلف لوگوں سے ٹیلیفون پر رابطے قائم کرتا رہا۔ ظاہر ہے شاہنواز معمولی شخصیت نہیں تھی اور ان سے رابطہ خاصہ مشکل کام تھا۔ لیکن بالا آخر تھوڑی دیر کی کارروائی کے بعد رشید ناگی نے شاہنواز سے رابطہ قائم کرلیا اور پھر مجھے اشارہ کر دیا میں نے ٹیلیفون کا ریسیور اٹھایا اور دوسری طرف سے شاہنواز کی آواز سنائی دی۔

"جناب دانش منصور الف لیلیٰ کا یہ پراسرار کردار۔" میں نے ہنستے ہوئے کہا۔

"لیکن اپنی عملی زندگی میں انتہائی ناکام۔"

"کیوں۔ دانش صاحب؟"

"کبھی آپ لوگوں سے تو ملاقات ہی نہیں ہوتی۔ بعض اوقات ملنے کو جی چاہتا ہے

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

لیکن خاموشی ہی اختیار کرنی پڑتی ہے۔"

"مجھے اس سے اختلاف ہے دانش صاحب"

"کیوں؟"

"یہ تو خود میری اپنی آرزو ہوتی ہے۔ اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ شاہنواز اپنے اوپر احسان کرنے والوں کو بھول گیا تو یہ میرے ساتھ زیادتی کے مترادف ہے۔ ایسا بالکل نہیں ہوا ہے۔ بعض اوقات دل چاہتا ہے کہ آپ سے رابطہ کیا جائے۔ لیکن خاموش ہو جانا پڑتا ہے۔"

"تو پھر اس وقت یوں سمجھ لیجئے میں آپ سے ملنا چاہتا ہوں۔"

"جب اور جیسے حکم ہو۔"

"جلد از جلد جس قدر جلد ممکن ہو۔"

"آج ہی وقت طے کئے لیتے ہیں۔" شاہنواز نے کہا اور پھر ہمارے درمیان مختصر الفاظ میں ملاقات کا وقت طے پا گیا۔

یہ ملاقات بالکل پرائیویٹ طور پر ہوئی تھی اور یہاں شاہنواز اپنی اصل حیثیت میں نہیں ملنا چاہتا تھا اتنا ہی مسئلہ تھا اس وقت اس گفتگو کا جو طے ہو گئی اور پھر اس شام میں نے رشید ناگی کے ساتھ مطلوبہ جگہ شاہنواز سے ملاقات کی۔ شاہنواز نے اس پرائیویٹ عمارت میں میرا پر جوش استقبال کیا۔ سادہ سے کپڑوں میں ملبوس یہ نوجوان اور سرگرم حکومت کا عہدے دار اپنی کارروائیوں میں انتہائی نیک نام تصور کیا جاتا تھا۔ کم از کم اخبارات کے ذریعے مجھے اس بارے میں اطلاعات ملتی رہتی تھیں۔ شاہنواز نے جس انداز میں اپنے کام سے ایمانداری برتی تھی اسے کوششوں کے باوجود نہیں چھپایا جا سکا تھا۔ میں نے اسے اس کی کارکردگی پر خراج تحسین پیش کیا تو وہ مسکرا کر بولا۔

"اب اگر میں یہ کہوں کہ یہ سب کچھ آپ ہی کے طفیل ہے تو بات دوہرانے والی ہو جائے گی۔ بہرحال مجھے تو صرف اس بات کی خوشی ہے کہ آپ نے میرے لئے جو کچھ کیا دانش صاحب وہ اس توقع پر کیا کہ میں ملک کی بہتری کے لئے کچھ کر سکوں گا۔ اگر آپ ان الفاظ میں میری کارکردگی کو اطمینان بخش قرار دیتے ہیں تو یوں سمجھ لیجئے کہ مجھے سب کچھ مل گیا۔"

"مسٹر شاہنواز ایک اہم سلسلے میں آپ کے پاس آنا ہوا ہے۔ میں یہ بات محسوس کرتا ہوں کہ بعض معاملات کے لئے ہمیں ایسے افراد کی ضرورت ہے جو ہماری الجھنوں کو سنوار سکیں آپ کو علم ہے کہ ملکی مفاد کے لئے میں بساط بھر کارروائی کر رہا ہوں اور بعض دفعہ مجھے اس جگہ بھی کام کرنا پڑتا ہے کہ مداخلت بے جا تصور کیا جائے۔ لیکن کرنا پڑتی ہے۔ بہت جگہ متعلقہ حکام کی نگاہیں نہیں پہنچ پاتیں اور بعض اوقات اتفاقیہ طور پر نگاہوں میں آ جاتے ہیں۔ کم از کم ان کی نشاندہی ایسے افراد سے کرنا جو اس سلسلے میں کارآمد ہوں انتہائی ضروری ہوتا ہے اور میرا ان سے رابطہ نہیں ہے۔"

"میں جو ہوں۔ آپ فرمایئے۔ کیا ایسا مسئلہ ہے؟"

"ایک شخص ہے ابھی نام نہیں بتاؤں گا۔" پھر میں نے مختصر الفاظ میں ایری اور داراب کا کیس کھول دیا۔

"وہ عورت انتہائی خطرناک ہے اور ہمارے ملک کے ایسے راز حاصل کر چکی ہے کہ جن کا ملک سے باہر جانا ہمارے وطن کے لئے انتہائی خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔"

"دانش صاحب اگر آپ اس بات کی نشاندہی کرنے کے لئے تشریف لائے ہیں تو اس کا مقصد یہ ہے کہ اب اس میں کسی شک و شبہہ کی گنجائش نہیں ہے۔"

"بالکل نہیں ہے۔"

"اور معاملہ اتنا بڑا ہے کہ میں سمجھتا ہوں اس سلسلے میں مجھے براہ راست وزیر دفاع سے رابطہ قائم کر لینا چاہیے۔"

"بالکل میں بھی یہی چاہتا ہوں کہ اس پیمانے پر یہ کام ہو۔ اب میں آپ کو اس بارے میں مکمل تفصیل بتائے دیتا ہوں۔"

"جی.......... جی پورے اطمینان اور اعتماد کے ساتھ۔"

"سیٹھ داراب روئی والا یہ اطلاع دیتا ہے کہ اس نے جس عورت سے شادی کی تھی اس کا اصل نام ایری کینس ہے اور اس کا تعلق اسرائیل سے ہے۔ ایری کینس کا ایک چھوٹا سا گروہ ایک عمارت میں مقیم ہے اور اس نے ملکی مفادات کے خلاف بہت سے کام کئے ہیں ایسے ایسے راز حاصل کئے ہیں جن کا ملک سے باہر نکل جانا ہمارے ملک کے لئے انتہائی تباہ کن ہو سکتا ہے۔ وہ ابھی اپنے کام میں مکمل مصروف ہے اور درحقیقت

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

ہمارے ایٹمی راز ملک سے باہر لے جانا چاہتی ہے۔ جن کے لئے اس نے کارروائیوں کا آغاز کر رکھا ہے۔ سیٹھ داراب روٹی والا اطلاع دیتا ہے کہ ایک عمارت میں چند افراد مقیم ہیں اور ان میں ہمارے دشمن ملکوں کے کچھ نمائندے شامل ہیں۔ جن کی تمام تر نشاندہی اس نے کی ہے یہ ہے تمام صورتحال۔"

"کیا سیٹھ داراب روٹی والا اس سلسلے میں میری کی ہوئی کارروائیوں کا ساتھ دے گا مطلب یہ کہ اگر ہم اسے کسی خفیہ کانفرنس میں طلب کرلیتے ہیں تو کیا وہ ہمیں تمام تفصیلات اسی انداز میں بتا سکتا ہے۔"

"بالکل بتا سکتا ہے۔" میں نے جواب دیا۔

"تو پھر ٹھیک ہے۔ میں فوری طور پر اس سلسلے میں وزیر دفاع سے ملاقات کرتا ہوں۔ وہ ہمیں مکمل مناسب مشورہ دے سکیں گے۔ ویسے آپ نے واقعی بڑا سنسنی خیز انکشاف کیا ہے۔ میں جب بھی کبھی آپ کے بارے میں سوچتا ہوں حیرتوں کا شکار ہو جاتا ہوں۔ دنیا نام و نمود کی شائق ہوتی ہے۔ تھوڑا کرتی ہے بہت کرکے پیش کرنا چاہتی ہے اور اس میں اس کے اندر خودستائی کا ایک جذبہ پوشیدہ ہوتا ہے۔ لوگ یہی چاہتے ہیں کہ ان کی کاوشوں کو سراہا جائے۔ ان کے بارے میں قصیدہ خوانی کی جائے۔ لیکن آپ کیسے خاموش کارکن ہیں کہ خاموشی سے ملکی مفاد کے لئے اتنے بڑے بڑے کام کر رہے ہیں۔ بلکہ اگر یہ کہوں تو غلط نہیں ہے کہ آپ نے بہت سوں کی ذمہ داریاں سنبھال رکھی ہیں۔ میری تو رائے ہے دانش منصور صاحب کہ آپ ان تمام چیزوں کو منظرعام پر لائیں اور ملکی سیاست میں حصہ لیں۔ آپ جیسے لوگوں کی ہمارے ملک کو اہم ضرورت ہے۔" میرے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ میں نے کہا۔

"نہیں شاہنواز زندگی میں ہر شخص کو ہر طرح کا کام نہیں کرنا چاہیے۔ بلکہ ہر ایک کا شعبہ الگ الگ ہونا چاہیے۔ سیاسی شعبہ آپ سنبھالے ہوئے ہیں اور ہم آپ کے کل پرزے بنے ہوئے ہیں۔ دونوں کا مقصد ایک ہی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ نام و نمود کا مسئلہ ہے تو شاہنواز کی کوئی بڑائی سامنے آتی ہے۔ تو دانش منصور اسے اپنے آپ سے منسلک کرلیتا ہے اور اسے یہی محسوس ہوتا ہے کہ یہ الفاظ اس کے لئے ہیں۔ جو شاہنواز کے بارے میں کہے گئے ہیں۔" شاہنواز میرے الفاظ سے بہت متاثر ہوگیا۔ چند لمحات سوچتا رہا پھر بولا۔

"ٹھیک ہے آپ مطمئن رہیں۔ جو ذمہ داری آپ نے مجھے سونپی ہے میں اسے سر انجام دوں گا گو یہ میرا محکمہ نہیں ہے۔ لیکن ذمہ داری تو ہے۔ ویسے داراب روٹی والا نے بھی واقعی وطن پرست ہونے کا ثبوت دیا ہے۔ ورنہ بات کسی بھی طرح ہمارے علم میں نہیں آتی۔"

"یقیناً" وہ ایک وطن پرست انسان ہے۔ ہمارا ممبر ہے اور آنے والے وقت میں مسٹر شاہنواز آپ کو اس کے سلسلے میں بہت کچھ کرنا ہوگا۔"

"بالکل اطمینان رکھیں۔ مجھے رہنمائی ملتی رہنی چاہیے۔ میری وزارت کا جو عرصہ ہے میں چاہتا ہوں میں اس میں اپنی بہت سی ذمہ داریاں پوری کرلوں۔ بعد کا کچھ نہیں کہا جاسکتا۔"

میں نے مطمئن انداز میں گردن ہلائی اور اس کے بعد شاہنواز سے اس سلسلے میں وہ گفتگو ہونے لگی جو بعد کی کارروائیوں کی نشاندہی کرتی تھی۔ میں اور رشید ناگی اس گفتگو سے پوری طرح مطمئن تھے اور اس کے بعد یہ ملاقات ختم ہوگئی ہم واپس کوٹھی میں آگئے اور رشید ناگی سے بہت دیر تک ان کارروائیوں کے بارے میں تفصیلی بات چیت ہوئی تھی۔

دوسرا دن پرسکون تھا۔ میں نادرہ اور مشعل شاہ کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ جن لوگوں کو وہاں روانہ کیا تھا ان کی طرف سے اتنی جلدی رپورٹ ملنے کی امید نہیں تھی۔ فراز اور نسیم ایسے افراد تھے جنہیں پورے اعتماد کے ساتھ سالونیکا بھیجا گیا تھا اور اس بات کی امید تھی کہ وہ وہاں میری بہترین نمائندگی کرسکیں گے۔ لیکن پھر بھی میرا دل تڑپتا تھا کہ میں خود بھی وہاں جاکر ان دونوں سے مل لوں۔ دلچسپ بات تھی اور بعض اوقات اس پر ہنسی آتی تھی۔

==☆☆☆☆==

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

دن کے کوئی ساڑھے گیارہ بجے تھے کہ اچانک ہی کوٹھی میں ایک خوبصورت نیلے رنگ کی کار داخل ہوئی نئی کار تھی۔ میں نہیں پہچانتا تھا۔ لیکن جب ایری کینس اس سے اتری تو میں نے اپنے بدن میں سنسنی محسوس کی۔ یہ عورت اپنی حقیقتوں کے ساتھ ساتھ سامنے آکر میرے لئے بہت خوفناک بن گئی تھی اور میں اس وقت تک اس سے محتاط رہنا چاہتا تھا جب تک کہ اسے آخری منزل تک نہ پہنچادوں۔ تاہم میں نے خود کو سنبھال کر ایری کینس کا استقبال کیا۔ وہ مجھ سے بہت زیادہ لگاوٹ کا مظاہرہ کرتی تھی۔ گو اس لگاوٹ میں ابھی اس کا عورت پن نمایاں نہیں ہوا تھا۔ لیکن اس کے چہرے کا ایک ایک نقش چیخ چیخ کر کہتا تھا کہ وہ میری اس بے اعتنائی سے شاکی ہے اور مجھے اس سے آگے چاہتی ہے۔ میں اسے ایک خوبصورت نشست گاہ میں لے گیا کہنے لگی۔

”ساری باتیں اپنی جگہ ڈیئر ایرس لیکن کبھی کبھی تمہارے بارے میں سوچتی ہوں تو ایک احساس ضرور دل میں پیدا ہو جاتا ہے۔“

”کیا؟“

”پتا نہیں یہ احترام کی منزل ہے یا اجتناب کی۔“ میں نے اسے نہ سمجھنے والے انداز میں دیکھا تو وہ بولی۔

”اس سے زیادہ میں اور کچھ نہیں کہوں گی۔“

”میڈم آپ کا احترام پہلے تو میں دوسری حیثیت سے کرتا تھا یعنی اس حیثیت سے کہ آپ شہر کے ایک سرمایہ دار کی بیوی ہیں اور ہر لحاظ سے مطمئن اور مسرور زندگی گزار

رہی ہیں اور اب اس احساس کے ساتھ آپ کا احترام کرتا ہوں کہ آپ بہت بڑی شخصیت ہیں۔ میں تو آپ کے بارے میں سوچتا ہوں تو حیران رہ جاتا ہوں۔ مجھے تو خیر ایک چھوٹی سی ذمہ داری سونپی گئی ہے اور اسے ہی سرانجام دیتے ہوئے بعض اوقات راتوں کی نیند غائب ہو جاتی ہے۔ یہ محسوس ہوتا ہے کہ بہت سی پراسرار نگاہیں مجھے دیکھ رہی ہیں اور میری اصلیت سے واقف ہو چکی ہیں اور اب خطرات میری گردن تک پہنچنے والے ہیں۔ یہ اس عالم میں ہے جب کہ میں ایک چھوٹا سا کام سرانجام دے رہا ہوں۔ مجھے کرنا ہی کیا پڑتا ہے۔ ساری ذمہ داری دوسرے لوگوں نے سنبھالی ہوئی ہے ان حالات میں جب آپ کے بارے میں سوچتا ہوں تو حیران رہ جاتا ہوں کہ خاتون ہو کر آپ کتنی نڈر دلیر اور باعمل ہیں۔ ایری کینس ہنس پڑی۔ اگر کوئی بات تھی اس کے ذہن میں تو ان خوبصورت الفاظ نے اس کے ذہن سے نکال دی ہوگی وہ دلکش نگاہوں سے مجھے دیکھتی رہی پھر بولی۔“

”اچھا طریقہ ہے کسی کو نظرانداز کرنے کا۔ تم نے مجھے الفاظ کی مار ماری ہے۔“

”کیا آپ کے خیال میں آپ سے واقف ہونے کے باوجود میں یہ جرات کر سکتا ہوں۔“

”تم بے حد دلکش ہو ایرس اور خاص طور سے جو مشرقی روپ تم نے اختیار کیا ہے اس میں اتنی مہارت کا ثبوت دیتے ہو کہ میں اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکتی۔ مشرق اور مغرب میں ایک فرق ہے۔ مغربی تیز رو اور ترش مزاج ہے۔ جبکہ مشرق میں ایک نرمی ایک دلکشی ہے۔ مغربی ہو کر تم نے مشرق کے جو انداز اپنائے ہیں بس وہی میرے لئے بہت زیادہ دلکشی کا باعث بن گئے ہیں۔ اچھا خیر چھوڑو یہ بتاؤ کیا پلا رہے ہو۔“

”بد قسمتی سے جس ماحول میں مجھے وقت گزارنا پڑ رہا ہے اسے مکمل طور پر اپنے قابو میں رکھنے کے لئے کچھ ایسے اقدار بھی اپنانے پڑے ہیں جنہوں نے ابتداء میں بڑی مشکلات کا شکار کیا۔ لیکن اب عادی ہو گیا۔ میرا مطلب ہے کوئی ایسا مشروب نہیں پیش کر سکوں گا۔“

”نہیں.......... نہیں۔ میں خود بھی تم سے تعاون چاہتی ہوں کافی پلا دو۔“ اس نے کہا اور میں نے فوراً ہی ملازموں کو طلب کر کے اسے بہترین کافی بنانے کے لئے کہا۔ کافی

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

آگئی اور میں نے خود اسے اپنے ہاتھوں سے کافی بنا کر دی۔ کافی کا کپ لیتے ہوئے وہ بڑی کہنے لگی۔

"آج کی مصروفیات کیا ہیں؟"

"آپ کے آجانے کے بعد مصروفیات وہ ہوتی ہیں میڈم جو آپ کی اپنی ہوں۔ بھلا میری مجال ہے کہ میں اپنی کسی مصروفیت کا تذکرہ کروں۔"

"ریس کورس چلیں گے آج کئی اچھی دوڑیں ہیں۔"

"ٹھیک ہے۔ چلیں گے۔" میں نے جواب دیا۔

"میں یہی سوچ کر آگئی تھی کہ تمہیں ساتھ لے جاؤں گی۔ دراصل مجھے ریس کا بے حد شوق ہے۔"

"حیرانی کی بات یہ ہے کہ آپ گھوڑوں کی پہچان میں بڑی مہارت رکھتی ہیں۔"

"تمہارا کیا خیال ہے کیا وہ گھوڑے جیتتے ہیں جو طاقتور توانا ہوتے ہیں یا میں ان گھوڑوں کی نشاندہی کرتی ہوں جو دیکھنے میں جیتنے والے لگتے ہیں۔"

"میں ریس کے بارے میں چونکہ بالکل معلومات نہیں رکھتا اس لئے کچھ نہیں کہہ سکتا۔ البتہ اس بات پر حیرانی کا اظہار ضرور کروں گا کہ پھر آپ اصل گھوڑوں کی شناخت کیسے کرلیتی ہیں۔" دوپہر کا کھانا اس نے میرے ساتھ ہی کھایا بری طرح مسلط ہوگئی تھی۔ لنچ کے دوران اس نے اپنا پروگرام بھی بتا دیا۔

"آج کا پورا دن تمہارے ساتھ گزارنے کا منصوبہ بنایا تھا میں نے اپنے ذہن میں ناشتہ کرتے ہوئے تم یاد آئے اور میں نے یہ سوچا کہ تم سے اتنی قربت ہونے کے باوجود اتنا فاصلہ کیا معنی رکھتا ہے۔ کبھی کبھی تو ایسا ہو کہ تمہارا ساتھ رہے اور انسان یہ بھول جائے کہ اس کی اصل شخصیت کیا ہے۔"

"شکریہ میڈم۔ ویسے داراب روٹی والا کی کیا کیفیت ہے۔ آپ کی طرف سے غیر مطمئن تو نہیں۔" وہ ہنس پڑی کہنے لگی۔

"وہ شخص ایک کھلونا ہے۔ اس کی اپنی اوقات ہی کیا ہے۔ میرے سامنے جب چاہوں مچھر کی طرح چٹکیوں میں مسل کر رکھ دوں ویسے ان دنوں ہانگ کانگ گیا ہوا ہے۔ پتہ نہیں کیوں یہ شخص اتنے بڑے کاروبار کے چکر میں پڑا ہوا ہے۔ جبکہ اس کے قرب و

جوار میں کچھ بھی نہیں ہے۔ لاولد لاوارث اور میں اس کی بیوی ہوں۔ یعنی اگر کل وہ اس دنیا سے کوچ کر جائے تو اس کے تمام ترکے میرے نام منتقل ہو جائیں گے۔" میں دلچسپ نگاہوں سے اسے دیکھتا رہا۔

"ہم لوگ تیار ہو کر ریس کورس چل پڑے۔ جب ریس کورس میں داخل ہوئے تو پہلی ریس مکمل ہوچکی تھی اور اس کی ہار جیت کے بارے میں لوگوں میں گفتگو ہو رہی تھی۔ ہم اپنی نشستوں پر جا کر بیٹھ گئے۔" وہ کہنے لگی۔

"کھیلو گے۔"

"کیا کریں گے میڈم۔"

"ٹھیک ہے۔ گھوڑوں کو صرف دوڑتے ہوئے دیکھو۔ اسی میں زیادہ لطف آئے گا۔" کافی وقت وہاں گزارا غرض یہ کہ آخری ریس بھی مکمل ہوگئی اور ہم لوگ وہاں سے چل پڑے۔ وہ خود ہی ڈرائیو کر رہی تھی۔ کلائی کی گھڑی میں وقت دیکھا اور کہنے لگی۔

"اب کچھ دیر کے لئے ہیڈ آفس چلتے ہیں وہاں کچھ لوگوں کو ہدایات دینی ہیں اور اس کے بعد پھر تفریحات کے لئے نکل کھڑے ہوں گے۔" میں نے اب بھی کوئی اعتراض نہیں کیا۔ ہیڈ آفس وہی تھا جس کا جائزہ میں ایک بار لے چکا تھا اور جو درحقیقت میری مطلوبہ جگہ تھی۔ ہم اس عمارت میں داخل ہوگئے جو میرے لئے نہایت سنسنی خیزیت کی حامل تھی کیونکہ کارروائی مکمل ہونے کے بعد جو کچھ ہونا تھا اس عمارت میں ہونا تھا۔ یہاں ایری کینس کے تمام ساتھی نظر آرہے تھے۔ بڑے اطمینان اور سکون کی زندگی بسر کر رہے تھے یہ لوگ یہاں۔ میرے دل میں ان کے لئے جو احساسات تھے وہ الگ نوعیت کے حامل تھے۔ لیکن ظاہر ہے ابھی ان کا اظہار نہیں کر سکتا تھا۔ ایری کینس مجھے اپنے مخصوص کمرے میں لے گئی۔ یہ کمرہ بھی وہی تھا جہاں موجود الماریوں میں میرے وطن کے اہم راز پوشیدہ تھے۔ ایری کینس کے انداز سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ وہ مجھ پر مکمل اعتماد کرنے لگی ہے اور اب کسی مسئلے کو مجھ سے چھپانا ضروری نہیں سمجھتی۔ غرض یہ کہ یہاں بھی کافی وقت گزارا۔ ایری کینس مختلف لوگوں کو بلا کر مختلف ہدایات دیتی رہی۔ پھر اس نے کہا۔

"بور تو نہیں ہو رہے ڈیئر۔ تھوڑا وقت اور صرف کرنا پڑے گا۔ میں کسی کا انتظار

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

کر رہی ہوں۔ تم سے بھی ملاؤں گی اسے مل کر خوش ہو گے۔"
"کون ہے۔" میں نے سوال کیا؟
"ہو سکتا ہے تمہارا شناسا ہی ہو۔" اس نے ہنستے ہوئی کہا۔ دو افراد اندر آگئے دونوں شاندار لباس میں ملبوس تھے۔ اور میں نے انہیں پہلی بار یہاں دیکھا تھا۔
ایری کینس نے مسکراتی نگاہوں سے انہیں دیکھا اور ان سے رسمی گفتگو کی۔ یعنی ان کی خیریت وغیرہ معلوم کرنا میں نے غیر محسوس انداز میں ان دونوں کے چہروں کی طرف دیکھا کچھ عجیب سی کیفیت نظر آرہی تھی ان کے چہروں پر۔ بالآخر دروازے پر دستک ہوئی اور دراز قامت آدمی اندر داخل ہوا۔ خصوصاً" اس کا قد قابل ذکر تھا۔ چہرہ ستا ہوا بالکل ایسا جیسے بہت زیادہ ورزش کرنے والوں کا چہرہ ہو جاتا ہے۔ جسم بھی اسی مناسبت سے نظر آرہا تھا۔ غالباً" وہ سخت جسمانی محنت کرتا تھا۔ گو قیمتی سوٹ میں ملبوس تھا۔ لیکن کچھ عجیب سا نظر آرہا تھا۔ ایری کینس نے کھڑے ہو کر استقبال کیا۔ اس کی آنکھیں چھوٹی چھوٹی لیکن شیطانی انداز لئے ہوئے تھیں۔ ہونٹ بھینچے ہوئے تھے۔ ناک طوطے کی طرح مڑی ہوئی تھی اور پہلی ہی نظر میں وہ ایک خطرناک آدمی نظر آتا تھا۔ ایری کینس کا انداز بتاتا تھا کہ وہ اس شخص کے سلسلے میں بہت پر جوش ہے اس نے اس سے مصافحہ کیا اور اندر موجود دو آدمیوں نے دروازہ بند کر دیا نجانے کیوں میری چھٹی حس ایک عجیب سی کیفیت کا احساس دلا رہی تھی۔ دروازہ بند کرنے کے بعد وہ دونوں پیچھے کی سمت مڑے پتہ نہیں کیا کرنا چاہتے تھے۔ لیکن اس وقت میں حیران رہ گیا جب دونوں میں سے ایک نے جیب سے پستول نکال کر اس کی نال میری گدی پر رکھ دی۔ میں نے چونک کر دیکھا اور پھر پلٹ کر ایری کینس کی طرف۔
"تم اسے ایک دلچسپ مذاق کہہ سکتے ہو۔ ڈیئر ایرس۔ لیکن ہم لوگوں کی زندگی ایسے مذاقوں سے بھری ہوتی ہے اور کسی بھی لمحے ہمیں کسی بھی شخصیت سے ایسے مذاق کی توقع کر لینی چاہیے۔" میں نے سرد نگاہوں سے ایری کینس کو دیکھا۔ لیکن منہ سے کچھ نہ بولا۔ نووارد میرے سامنے کھڑا ہوا مجھے گھور رہا تھا۔ پھر اس نے آہستہ سے کہا۔
"میرا نام لیڈل مارک ہے۔" میں نے پھر بھی کوئی جواب نہیں دیا۔ اس نے اپنا چوڑا ہاتھ میرے طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"اور آپ یقیناً" مسٹر ایرس ہیں۔" میں نے اس کے ہاتھ کی جانب کوئی توجہ نہیں دی اور خاموشی سے بیٹھا رہا وہ دوسرا آدمی جس کا ایک ساتھی مجھ پر پستول تانے ہوئے تھا۔ میرے قریب پہنچا اس نے میرے جسم پر بغلی ہولسٹر تلاش کیا۔ پھر جیبوں کی تلاشی لی اور اس کے بعد دونوں ہاتھ سیدھے کرتا ہوا بولا۔
"نہیں میڈم۔ پستول وغیرہ موجود نہیں ہے۔"
"جیبوں میں جو سامان ہے وہ نکال لو۔ کیونکہ مسٹر ایرس بہترین صلاحیتوں کے مالک ہیں۔" میری جیب سے پرس اور دوسری چیزیں نکال لی گئیں۔ خود ایری کینس نے ان چیزوں کا جائزہ لیا۔ اور انہیں واپس میری جیب میں رکھ دیا۔ پھر کہنے لگی۔
"یہ جو کچھ ہو رہا ہے یقینی طور پر تمہارے لئے ناخوشگوار ہو گا لیکن براہ کرم مجھ سے تعاون کرو۔ مسٹر لیڈل مارک سے شاید تمہاری ملاقات پہلے نہیں ہوئی۔ کیونکہ مسٹر مارک۔"
"ہاں مسٹر ایرس میرے لئے ایک اہم نام ہیں۔ لیکن جن دنوں انہوں نے اہم ترین کارروائیاں کیں میں جنوبی افریقہ میں تھا اور طویل عرصہ وہاں وقت گزارا ہے مسٹر ایرس میں اپنا تعارف خود ہی کرا دوں تو زیادہ بہتر ہے۔ میرا تعلق روز آرگنائزیشن سے ہے اور میں روز آرگنائزیشن کے اہم ترین کارکنوں میں تصور کیا جاتا ہوں۔ مجھے روز آرگنائزیشن ہی نے یہاں بھیجا ہے اور یہ بتانا میں ضروری سمجھتا ہوں کہ میڈم ایری کینس ہماری آرگنائزیشن کی ایک اہم رکن ہیں اور ہمارے لئے بیش قیمت کارنامے سر انجام دے چکی ہیں۔ گو ان کا تعلق اسرائیل سے ہے اور یہ اسرائیلی سیکرٹ سروس میں ایک بڑا تصور کی جاتی ہیں۔ لیکن روز آرگنائزیشن کی خوش بختی ہے کہ یہ اس کے مفادات کا بھی پورا پورا تحفظ کرتی ہیں اور انہیں روز آرگنائزیشن کی نمائندگی حاصل ہے۔ مسٹر ایرس آپ براہ کرم برا مانے بغیر ہمیں مطمئن کرنے کی کوشش کریں۔ میں آپ سے کچھ سوالات کرنا چاہتا ہوں اس کے بعد اجتماعی طور پر آپ سے معذرت کر لیں گے۔"
"مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے مسٹر لیڈل مارک۔"
"لیڈل مارک نے میرے سامنے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ ایری بھی اس کے قریب پہنچ گئی تھی۔ لیکن میرا ذہن ہوا میں اڑ رہا تھا۔ اس کا مقصد ہے کہ کوئی بہت ہی

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

اہم کارروائی ہوئی ہے۔ تاہم میری اعصابی قوتوں نے جواب نہیں دیا تھا اور میں ہر صورتحال سے نمٹنے کے لئے تیار تھا۔ ایری کینس کہنے لگی۔

"میں اپنے طور پر تم پر مکمل اعتماد کرتی ہوں لیکن اتفاق کی بات یہ ہے کہ پچھلے ہی دن مسٹر لیڈل مارک یہاں پہنچے اور جب انہیں یہ علم ہوا کہ میں یہاں کام کر رہی ہوں تو وہ فوراً ہی مجھ سے ملنے آگئے۔ مسٹر لیڈل مارک روز آرگنائزیشن کی طرف سے بھیجے گئے ہیں۔ مجھ سے ملے بات چیت ہوئی اور انہوں نے وہ تفصیل بتائی جس کی وجہ سے انہیں یہاں آنا پڑا اور جب میں نے انہیں بتایا کہ میں تو مسٹر دانش منصور سے بہت زیادہ بے تکلف ہوں اور ایرس میرے لئے اجنبی نہیں ہے تو وہ بہت حیران ہوئے اور پھر انہوں نے اپنی اسکیم کا دوسرا مرحلہ مکمل کرنے کے لئے مجھ سے درخواست کی اور میں بھلا روز آرگنائزیشن کے کسی کام سے کیسے اختلاف کر سکتی تھی۔ چنانچہ میں نے یہ کارروائی کی خصوصی طور پر آج مجھے اس وقت تمہیں یہاں لے کر آنا تھا۔ کچھ انتظامات کئے گئے ہیں تمہارے لئے۔"

"میرا خیال ہے کہ روز آرگنائزیشن نے مجھے یہاں مکمل اختیارات دیئے ہیں اس لئے میں کسی کے زیر تحت کوئی ایسا عمل نہیں کر سکتا جس کی ہدایت مجھے براہ راست ہیڈ کوارٹر سے نہ ملے۔" لیڈل مارک فوراً ہی اپنی جیب میں ہاتھ ڈال کر کوئی چیز تلاش کرنے لگا۔ پھر اس نے ایک سنہرے رنگ کا کارڈ میرے حوالے کرتے ہوئے کہا۔

"اس پر آپ کے لئے ہیڈ کوارٹر سے ہدایات ہیں۔ براہ کرم اس کی پشت پر موجود تحریر دیکھ لیجئے گا۔" میں نے کارڈ لے کر اس کو پلٹ کر دیکھا لکھا ہوا تھا۔

"مسٹر ایرس براہ کرم روز آرگنائزیشن کے سربراہان کے نام پر مسٹر لیڈل مارک سے تعاون کیجئے اور جو کچھ یہ کہیں اس پر عمل کیجئے۔ یہ نہایت ضروری ہے۔" نیچے ایک مہر لگی ہوئی تھی اور اس پر کسی کے دستخط تھے۔ میں نے سنجیدہ نگاہوں سے لیڈل مارک کو دیکھا تو وہ آنکھیں بند کر کے مسکراتے ہوئے بولا۔

"میرا خیال ہے اب آپ مطمئن ہوگئے ہوں گے بات دراصل یہ ہے مسٹر ایرس کہ یہاں اس ملک میں ہمیں اپنے جتنے مفادات حاصل کرنے تھے پچھلے دنوں ان سے سخت انحراف ہوتا رہا ہے۔ یعنی جو کچھ ہم نے چاہا وہ بھی نہ ہوا بلکہ الٹی روز آرگنائزیشن

کے مفادات پر ضرب پڑی اور ہمیں کافی نقصانات اٹھانے پڑے۔ اس سلسلے میں جو اہم ترین بات ہے وہ یہ ہے کہ اگر ہم کبھی اپنے مفادات میں کوئی بڑا نقصان پاتے تھے اور اس کی تفتیش کی جاتی تھی تو اس میں زیادہ تر ہمیں ڈان سینٹر کا ہاتھ نظر آتا تھا کیونکہ وہی ہمارا رقیب ادارہ ہے لیکن اس بار جو دلچسپ واقعات پیش آئے ان میں صرف روز آرگنائزیشن کو نہیں بلکہ ڈان سینٹر کو بھی انہی نقصانات سے دوچار ہونا پڑا۔ آپ کو علم ہے کہ ہمارے ہاں ایک تحقیقی ادارہ ہے۔ جس کے تمام کارکن مشینی کارکن ہیں یعنی۔ کمپیوٹرز' کمپیوٹرز سے میٹنگ کی گئی تو انہوں نے عجیب و غریب شبہات کا اظہار کیا اور بتایا کہ مسٹر ایرس کی شخصیت مشکوک ہے اس کی تصدیق میڈم ماریانہ جونس سے ہوئی ماریانہ جونس نے یہاں سے واپس جا کر جو تفصیلات مہیا کیں ان میں بھی کمپیوٹر کی نگاہ میں آپ کی شخصیت مشکوک نظر آتی ہے اور آپ کے بارے میں شبہات پائے جاتے ہیں کیونکہ آپ مقامی شخصیت تھے اور وہ شخص جس کا نام دانش منصور ہے۔ بلاشبہ لاپتہ یا روپوش ہے۔ لیکن یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ مر چکا ہے یا زندہ ہے۔ چنانچہ ان تمام چیزوں پر کوئی دن تک غور کرنے کی بعد یہ فیصلہ کیا گیا کہ مسٹر ایرس آپ کو پوری طرح چیک کر لیا جائے اور مجھے اسی لئے یہاں بھیجا گیا ہے۔" میں سنبھل کر بیٹھ گیا میں نے کہا۔

"مگر اس سلسلے میں مجھ پر کیا شبہ ہے مسٹر لیڈل مارک۔"

"بس کمپیوٹرز کا کہنا ہے کہ آپ کی شخصیت مشکوک پائی جاتی ہے۔ یہ بھی ممکن ہو سکتا ہے کہ آپ مسٹر ایرس نہ ہوں بلکہ اصل دانش منصور ہوں۔" میرے جبڑے بھنچ گئے لیکن میں نے ان لوگوں کو اپنی بدلی ہوئی کیفیات کا احساس نہیں ہونے دیا تھا۔ میں نے آنکھیں بند کر کے گردن جھٹکتے ہوئے کہا۔

"دلچسپ شبہ ہے لیکن میں اس کی تردید کے لئے ہر عمل سے گزرنے کے لئے تیار ہوں۔"

"آپ کے چہرے پر دانش منصور کا میک اپ کیا گیا تھا۔"

"جی۔"

"ہم آپ کا میک اپ دیکھنا چاہتے ہیں۔" میں نے شانے ہلائے اور آہستہ سے بولا۔

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

"ظاہر ہے مجھے اس پر اعتراض ہوگا۔ لیکن کیا ہیڈ کوارٹر سے آپ کو یہ بتایا گیا ہے کہ میرے چہرے پر مشینی میک اپ کیا گیا ہے اور اس کے لئے پلاسٹک کے ٹکڑوں یا کسی ماسک کا سہارا نہیں لیا گیا۔"

"نہیں ایسی کوئی اطلاع مجھے نہیں دی گئی۔"

"تاہم میں سمجھتا ہوں کہ مجھے آپ کے عمل پر کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔"

"آپ کا مطلب ہے کہ جو میک اپ آپ کے چہرے پر کیا گیا ہے وہ مشینی میک اپ ہے اور آپ کے خدوخال کو وہ اصلیت دی گئی ہے مگر ایسی کوئی اطلاع میرے پاس موجود نہیں ہے اگر روز آرگنائزیشن نے آپ کی شناخت کے لئے مجھے بھیجا ہے تو کیا مجھے اس بارے میں اطلاع نہیں دینی چاہیے تھی۔"

"میں اس سلسلے میں کیا کہہ سکتا ہوں تاہم جو کارڈ آپ نے مجھے دیا ہے اس کے تحت اب میں آپ سے مکمل تعاون کرنے کے لئے تیار ہوں۔"

"میں اس کا شکریہ ادا کئے بغیر نہیں رہ سکوں گا۔ مجھے ان کی اجازت دیجئے کہ میں آپ کے چہرے پر میک اپ تلاش کروں۔"

"ٹھیک ہے۔ میں آپ کو اس کی اجازت دیتا ہوں۔"

لیڈل مارک نے سامنے کھڑے ہوئے دونوں آدمیوں میں سے ایک کو ہدایت دی اور وہ باہر نکل گیا۔ کچھ دیر کے بعد واپس آیا تو اس کے پاس ایک عجیب و غریب قسم کی مشین تھی۔ جسے اس نے کسی کیمرے کی طرح تین پایوں والے اسٹینڈ پر نصب کرنا شروع کر دیا۔ دوسرے نے دروازہ بند کر دیا تھا۔ میری کیفیت اس وقت بالکل عجیب سی ہو رہی تھی۔ اپنے آپ کو سنبھالے ہوئے تھا اور اب اس چویشن کا جائزہ لے رہا تھا کہ اگر میری اصلیت ان کے سامنے آجائے تو مجھے کیا کرنا ہوگا۔ یہاں تین افراد تھے دو وہ جو لیڈل مارک کے معاونوں کی حیثیت رکھتے تھے اور ایک لیڈل مارک۔ چوتھی ایری کینس تھی جسے خود بھی ایک ناگن سے کم نہیں کہا جاسکتا تھا۔ کیا ہاتھ پاؤں ہلا کر میں ان چاروں پر قابو پاسکتا تھا۔ ہوسکتا ہے یہ میرے لئے مشکل ہو جائے۔ بہرحال اب تو ان مراحل سے گزرنا تھا۔ میں خاموش بیٹھا ان لوگوں کو اس اسٹینڈ پر کارروائیاں کرتے دیکھ رہا تھا اور یہ سوچ رہا تھا کہ روز آرگنائزیشن کو بالا آخر یہ شبہہ ہو ہی گیا کہ دانش منصور یا ان کا کارکن ایرس

ان کے مفادات کی حفاظت نہیں کر رہا۔ بلکہ ان کے مخالف عمل کر رہا ہے اور اسکے بعد زیادہ سے زیادہ ان کا رویہ میرے ساتھ کیا ہو سکتا تھا۔ میں اسی بات پر غور کر رہا تھا۔

"کیمرہ نما مشین اسٹینڈ پر فٹ ہوگئی اور خود لیڈل مارک اس کے عقب میں آگیا۔ اس نے اس مشین میں کچھ کارروائیاں کیں اور پھر اس میں سے میرا چہرہ جھانکنے لگا۔ میں خاموش بیٹھا ہوا اس کی ان کارروائیوں کو دیکھ رہا تھا۔ چند لمحات کے بعد اس نے کیمرہ نما مشین کے دونوں حصوں کو دو سمت کھینچا اور اس میں سے ایک اور حصہ باہر نکل آیا۔ اس نے ان کے بٹن آن کیے تو میرے چہرے پر مدھم نیلی روشنی پڑنے لگی۔ مجھے اپنے چہرے پر ہلکی سی جلن کا احساس ہوا۔ یہ روشنی میرے چہرے سے اترتی ہوئی میرے پورے بدن کا طواف کرنے لگی۔ ایک عجیب و غریب عمل تھا جسے میں سمجھ نہیں پا رہا تھا۔"

لیکن مشین مکمل طور سے اپنے کام میں مصروف تھی۔ پھر اس کام سے فراغت حاصل کرنے کے بعد لیڈل مارک نے اپنے سامنے والی جیب سے ایک کارڈ نکالا چھوٹا سا کارڈ کسی میٹ کی طرح تھا۔ اس نے وہ کارڈ بھی مشین کے اوپری حصے میں کسی خانے میں ڈال دیا۔ اور مشین سے کٹ کٹ کی ہلکی ہلکی آوازیں بلند ہونے لگیں۔ نیلی روشنیاں بدستور میرا طواف کر رہی تھیں۔ پھر مشین کے دوسرے حصے سے سفید رنگ کی کاغذ کی ایک پٹی باہر نکل آئی۔ اور لیڈل مارک نے اسے اس کی جگہ سے کاٹ دیا۔ اس کے بعد اس نے مشین بند کر دی۔ وہ کارڈ جو میٹ کی شکل کا تھا باہر نکل آیا لیڈل مارک نے اپنے ایک ساتھی کو آنکھوں سے اشارہ کرکے اس مشین کو اپنی جگہ سے ہٹانے کی ہدایت کی اور اس ہدایت کے تحت وہ شخص مصروف ہوگیا۔ لیڈل مارک کاغذ کی سفید پٹی کا جائزہ لیتا رہا۔ اس کے چہرے میں نمایاں تبدیلیاں ہوتی جارہی تھیں۔ ایری کینس بھی اس کی صورت گہری نگاہوں سے دیکھ رہی تھی۔ غالباً یہ جائزہ لینا چاہتی تھی کہ اس کے عمل کا کیا نتیجہ نکلا۔ کچھ دیر کے بعد لیڈل مارک نے کہا۔

"مسٹرایرس یا اصولی طور پر آپ کو دانش منصور کہنا مناسب ہے۔ آپ کے چہرے پر میک اپ نہیں ہے۔ جبکہ ہونا چاہیے۔ کیونکہ آپ اصل دانش منصور نہیں بلکہ روز آرگنائزیشن کے نمائندے مسٹرایرس ہیں۔ اگر آپ کسی اپنے سائنسی میک اپ کی بات کرتے ہیں جس سے خدوخال کو دائمی حیثیت مل جاتی ہے تو کم از کم روز آرگنائزیشن کے

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

اس فنکشن کو مجھے مطلع کرنا چاہیے تھا جس نے یہ عمل کیا۔ میرے پاس اس کی رپورٹ ہونی چاہیے تھی۔ جو کہ موجود نہیں ہے۔ میں نے اس امکان کو بھی مدنگاہ رکھا کہ ہو سکتا ہے وہاں سے غلطی ہوئی ہو۔ اور اس کے تحت میں نے آپ پر ایک اور تجربہ کیا۔ آپ کی جسمانی ساخت اور آپ کے جسم سے خارج ہونے والی ریڈیائی لہریں۔ میرے پاس یہ میٹ موجود ہے۔ اس پر مسٹر ایرس کی تمام جسمانی ساخت درج ہے۔ ان کی ریڈیائی لہروں کی کیفیت اور ان کی جسمانی قوتوں اور دوسری خصوصیات کی مکمل تفصیل۔ میں نے سوچا کہ ہو سکتا ہے آپ کا میک اپ کتنا ہی پختہ ہو۔ اور اس کی تفصیل مجھے موصول نہ ہوئی ہو۔ لیکن آپ کی جسمانی ساخت اور کی ریڈیائی لہریں ایرس سے اختلاف رکھتی ہیں کہ آپ کو کسی بھی قیمت پر ایرس نہیں کہا جا سکتا ہے۔ شدید اختلاف ہے آپ کے جسمانی نظام میں اور ایرس کے جسمانی نظام میں۔ میرے پاس اس کی تفصیل موجود ہے۔"

لیڈل مارک نے سفید پٹی میرے سامنے کرتے ہوئے کہا۔ میں نے اپنے چہرے کو پر سکون رکھا تھا۔ البتہ میری نگاہیں سب کا جائزہ لے رہی تھیں۔ ایری کینس کے چہرے پر شدید اضطراب کے آثار پائے جاتے تھے۔ اور وہ بار بار کچھ کہنے کے لیے منہ کھول رہی تھی۔ لیکن غالباً" لیڈل مارک کے سامنے بولنا نہیں چاہتی تھی۔ لیڈل مارک نے سرد نگاہوں سے مجھے دیکھتے ہوئے کہا۔

"اور چونکہ مجھے اسی مشن پر بھیجا گیا تھا ایک بار پھر میں اپنے الفاظ دہراؤں گا۔ روز آرگنائزیشن نے آپ کو انتہائی مضبوط انسان کی حیثیت سے دانش منصور کا کردار دے کر یہاں اس لیے بھیجا تھا کہ آپ ایشیا میں روز آرگنائزیشن کے مفادات کی نگرانی کریں۔ لیکن یہ ہوا ہے کہ آپ کچھ بھی نہ کرسکے۔ اور ہمارے بیشتر نمائندوں کو نہ صرف نمائندوں کو بلکہ روز آگنائزیشن کے کارکنوں کو بھی اس ملک میں شدید نقصانات کا سامنا کرنا پڑا۔ اور آپ ان کے لیے کچھ بھی نہیں کرسکے۔ اسی بنیاد پر آپ پر شبہ کیا جانے لگا اور اب اس شبہ کی تصدیق اس شکل میں ہوگئی۔ میں آپ سے انتہائی مخلصانہ انداز میں یہ سوال کرتا ہوں مسٹر دانش منصور کہ اب مجھے اس سلسلے میں کیا کرنا چاہیے۔"

"مسٹر لیڈل مارک بعض اوقات غلط فہمیوں کا اتنا بلند مینار قائم ہو جاتا ہے کہ انسان اسے نظرانداز نہیں کر سکتا۔ آپ کے سپرد جو مشن کیا گیا ہے آپ کو اختیار ہے کہ اس کی تکمیل کریں۔ یہ جو ایک صورتحال پیدا ہوگئی ہے میرے لیے بھی دلچسپ ہے اور سچی بات یہ ہے کہ میں نے زندگی کا ایک بہت بڑا حصہ روز آگنائزیشن کی نمک حلالی میں گزارا ہے۔ میں اپنے اس رویے کو جاری رکھنا چاہتا ہوں۔ اگر روز آرگنائزیشن کی طرف سے آپ کو اس کے اختیارات دیے گئے ہیں کہ حقیقت کی چھان بین کریں اور یہ چھان بین کرنے کے بعد اگر اپنے شبہات کو درست پائیں تو اس کے سلسلے میں عمل کر ڈالیں۔ یعنی وہ عمل جو ان حالات میں میرے خلاف کیا جا سکتا ہے۔ میں اس کے لیے حاضر ہوں اور یہ روز آگنائزیشن سے بہترین تعاون کا ثبوت ہوگا۔ اگر فیصلے کے اختیارات آپ کو دیے گئے ہیں تو فیصلہ کرنا آپ کا کام ہے میں اس سلسلے میں کیا کر سکتا ہوں اور اگر اس میں کسی گنجائش کا امکان ہے یعنی یہ کہ آپ میری بات پر یقین کرلیں اور یہ سوچ لیں کہ ہو سکتا ہے کہ کوئی بہت بڑی غلط فہمی کوئی ایسا انداز کام کر رہا ہو جو ابھی تک مشکوک ہو۔ تو روز آرگنائزیشن سے رابطہ قائم کرلیں۔ اپنی رپورٹ انھیں دے دیں۔ میں اس دوران آپ سے مکمل تعاون کروں گا۔ اگر میرے لیے یہ تجویز کیا جاتا ہے کہ یہاں میرا رہنا مناسب نہیں ہے تو آپ مکمل طور پر اطمینان رکھیے کہ میں اس سلسلے میں بھی آپ سے تعاون کروں گا۔ جیسا آپ پسند کریں۔ میں آپ سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میرا نام ایرس ہے۔ اور میں دانش منصور کی حیثیت سے روز آرگنائزیشن کے نمائندے کے فرائض انجام دے رہا ہوں۔"

میرے لیے آئندہ جو بھی حکم ہوگا اس پر عمل کرنے کے لیے تیار ہوں۔ جہاں تک یہاں روز آرگنائزیشن کے مفادات کی ناکامی کا سوال ہے تو اس کی تحقیقات بھی آپ کر سکتے ہیں۔ کچھ ایسے کام مسلسل ہو رہے ہیں جن میں میرے خیال میں ڈان سینٹر کا عمل کارفرما ہے۔ اس کی وجہ سے کچھ ناکامیاں کا سامنا کرنا پڑا ہمیں۔ بہرحال یہ کوئی معذرت نہیں ہے۔ آپ کو اپنے ہر عمل کا اختیار ہے۔" میرے اس نرم رویے اور پر سکون کیفیت نے سب کو الجھن میں ڈال دیا خصوصی طور پر میں نے ایری کینس کے چہرے کے تاثرات کو بولتے دیکھا۔ اس نے بالآخر درمیان میں مداخلت کر ہی ڈالی۔

"اور بہت سے ایسے واقعات گواہ ہیں مسٹر لیڈل مارک کہ بعض اوقات کہیں سے

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

ایک غلطی ہوتی ہے اور اس کا ایک پہاڑ سا بنتا چلا گیا ہے۔ سارے کام غلط فہمیوں میں گئے ہیں بعد میں پتہ چلتا ہے کہ ایک چھوٹا سا نکتہ تھا جس نے سارا کھیل ہی بدل ڈالا۔ لیڈل مارک نے ایری کینس کی طرف دیکھا اور کہا۔

"میں واقعی خود پریشان ہوں میرے خیال میں ہمیں کوئی بہتر فیصلہ کرنا ہوگا۔"

"آپ کے خیال میں اگر یہ بات مکمل طور پر تکمیل کو پہنچ جاتی کہ مسٹر دانش منصو ایرس نہیں ہیں تو آپ کو کیا کرنا تھا مسٹر لیڈل مارک۔"

"مجھے حکم دیا گیا تھا کہ مسٹر ایرس کو قتل کردوں اس شکل میں اگر یہ ایرس نہ ہوں۔" مجھے ہنسی آگئی میں نے کہا۔

"میں مرنا نہیں چاہتا مسٹر لیڈل مارک۔ اگر کوئی ایسی عارضی کیفیت ہو جس سے مجھے معطل کیا جاسکے تو بہتر یہ ہے کہ ابتدائی اسٹیج میں آپ وہ کام کرلیں۔ مثلاً مجھے قید کر دیں۔ روز آرگنائزیشن سے اس سلسلے میں ہدایات لے لیں کہ میرے ساتھ زیادہ سے زیادہ کیا کیا جاسکتا ہے۔ میرا مقصد بھی ان پر واضح کردیں۔ اور یہ کہہ دیں کہ مسٹر ایرس کہتے ہیں کہ اگر وہ ایرس ہی ثابت ہو جائیں تو کم از کم زندگی تو بخش دی جائے اور اگر مسٹر لیڈل مارک آپ پر یہ بالکل ہی لازم ہو جاتا ہے کہ میری زندگی ممکن نہ ہو تو بہرطور میں روز آرگنائزیشن کا ایک وفادار نمائندہ ہونے کی حیثیت سے اپنے آپ کو اس کے لیے بھی پیش کیے دیتا ہوں۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ میری کوئی غلط جدوجہد بھی میری ساری کوشش کو ختم کر سکتی ہے اور میں یہ سب کچھ نہیں کرنا چاہتا۔" لیڈل مارک نے فوراً ہی ہاتھ اٹھا کر کہا۔

"نہیں ڈیئر! ظاہر ہے میں بھی تم سے کوئی ذاتی دشمنی نہیں رکھتا اور جس الجھن کا میں شکار ہوں اس کا اندازہ تم خود لگا سکتے ہو۔ میں اس سلسلے میں تمام رپورٹ تیار کیے لیتا ہوں اور بہتر یہی ہوگا کہ اس وقت تک تم ہمارے ساتھ رہو۔ یہاں محدود ہو ہم سے اسی انداز میں تعاون کرتے رہو۔ جیسے تم نے کیا۔ میں خود اب اپنے اس خیال کی تردید کرتا ہوں جس کی ہدایت دے کر مجھے بھیجا گیا ہے۔" میں نے آنکھیں بند کرکے گردن جھٹکی۔ ایری کینس بالکل ہی موم ہوگئی تھی۔ کہنے لگی۔

"اور اس طرح میرا بھی نقصان ہو رہا ہے۔ اس کا بھی کوئی ازالہ نہیں ہوسکے گا۔

میں سب سے زیادہ پریشان ہوں اس سلسلے میں۔ اگر مسٹر ایرس غلط آدمی ثابت ہو جاتے یا درحقیقت غلط آدمی ہوتے تب تو مجبوری تھی۔ کیونکہ میں جانتی تھی کہ کوئی غلط آدمی میرا کام بھی نہیں کرسکے گا لیکن یہ جس قدر قدم آگے بڑھا چکے ہیں اور ان کے ان اقدامات سے مجھے جتنے فائدے حاصل ہوئے ہیں میرے لیے ان کا بدل تلاش کرنا ممکن نہیں ہے۔ میں اپنے مقصد میں بہت پیچھے چلی جاؤں گی۔ مسٹر مارک یہ کیا چکر چلا دیا روز آرگنائزیشن نے۔" لیڈل مارک نے ایری کینس کو دیکھا اور کہنے لگا۔

"نہیں میڈم آپ کو اپنے اس کام کے لیے دوسری راہیں اختیار کرنا ہوں گی۔ میں کوئی خطرہ مول نہیں لے سکتا۔ بلکہ اگر آپ اس چیز کو پسند کریں تو مسٹر ایرس کو میرے حوالے کر دیجیے۔ میں ان کے لیے کوئی مناسب بندوبست کیے دیتا ہوں۔"

"کیوں۔ آپ کا کیا خیال ہے مسٹر لیڈل مارک کیا میں روز آرگنائزیشن کے مفادات کو نظرانداز کردوں گی۔"

"نہیں ڈیئر۔ اس کے امکانات نہیں ہیں ہمارے اور آپ کے درمیان جو تعاون چلتا ہے اس میں ہم میں سے کسی نے کسی کو دھوکا نہیں دیا۔"

"بہرحال مسٹر ایرس کی اپنی ایک شخصیت ہے۔ اور اس شخصیت کو انہوں نے مزید مستحکم کردیا ہے۔ میں ان کے لیے تھوڑی سی افسردہ بھی ہوں۔"

"میری مجبوری کا خیال رکھیے میڈم ایری میں اس سلسلے میں بہت مختصر وقت میں کوئی مناسب قدم اٹھالوں گا۔ میرا خیال ہے روز آرگنائزیشن کے سربراہان میری رپورٹ پر پوری پوری توجہ دیں گے۔ اور اس مسئلے پر غور کریں گے۔ مسٹر ایرس آپ براہ کرم کچھ وقت ہمارے ساتھ گزار لیے۔ ظاہر ہے اب صورتحال ہی بدل گئی ہے۔"

"میں نے گردن خم کردی۔ بہترین رویہ اختیار کیا تھا میں نے اس وقت اس کے علاوہ کچھ کرنا تو حماقت ہوتی ظاہر ہے میں بھیڑیوں کی کچھار میں تھا۔ اور میری کوئی جدوجہد اس وقت میری نگاہوں کے لیے خطرہ بھی بن سکتی تھی۔ البتہ میں نے ان سب کو اپنے فریب کے جال میں پھانس لیا تھا۔ ایک انتہائی خوبصورت کمرے میں مجھے لایا گیا۔ بیڈ روم کی شکل رکھتا تھا۔ ایری کینس میرے ساتھ آگئی تھی۔ لیڈل مارک نے اس پر پورا پورا بھروسہ کیا تھا۔ کہنے لگی۔"

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

”اسے فی الحال اپنا قید خانہ سمجھو ڈیئر ایرس۔“

”اتنا خوبصورت قید خانہ شاید ہی کسی کو ملا ہو۔“

”میں فوراً“ اپنے ملک کے سربراہان سے رابطہ قائم کروں گی۔ اس لیے اجازت چاہتی ہوں۔ آرام سے رہو۔ یہاں تمہیں کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔ البتہ کچھ اصولوں کی پابندی کرنا پڑے گی۔“

”مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔“ وہ چلی گئی۔

”میں مسہری پر لیٹ کر گہری گہری سانسیں لینے لگا۔ میری سوچ ان تمام واقعات کی جانب مڑ گئی جس کی تفصیلات ابھی میرے علم میں آئی تھی۔ بڑا خوفناک مسئلہ ہو گیا تھا۔ ظاہر ہے ان لوگوں نے اس بات کی شناخت کر لی تھی اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا عمل کیا جائے۔ ایری کینس اپنی دانست میں مجھے پھانس کر یہاں لائی تھی لیکن اب خود ہی اپنے جال میں پھنس گئی تھی اور یہ میری صحیح سوچ کا نتیجہ تھا۔ میں ایک صوفے پر بیٹھا ایک میگزین دیکھ رہا تھا۔ کہ دفعتاً“ ہی ہلکے ہلکے دھماکے ہو رہے تھے۔ یہ دھماکے ایسے نہیں تھے کہ ان پر بوکھلایا جا سکتا۔ لیکن بہر طور دھماکے تھے۔ نجانے کیا سلسلہ تھا۔ ایک لمحہ بھی نہ گزرنے پایا تھا کہ ایک انوکھی خوشبو کا تیز ریلا دروازے کے رخنوں سے اندر داخل ہو گیا۔ کوئی دھواں نہیں تھا۔ کوئی روشنی نہیں تھی۔ کوئی ایسی کیفیت نہیں تھی جس سے یہ اندازہ ہو سکے کہ یہ بو کہاں سے آئی۔ لیکن سچی بات یہ ہے کہ اندازہ لگانے کا موقع ہی نہ مل سکا۔ اس بو نے اس طرح ذہن کو لپیٹ میں لیا کہ ایک یا دو باتوں کے علاوہ تیسری بات سوچنے کا موقع بھی نہ ملا۔ اور میں شاید اسی کرسی پر ڈھیر ہو گیا۔ کوئی احساس باقی نہ رہا۔ بیہوشی حواس پر مسلط ہو چکی تھی۔“

”پھر آنکھ کھلی اور میں نے سامنے والی کھڑکی کے پردے کے دوسری جانب دیکھا مدھم مدھم روشنیاں جھلک رہی تھیں اور سبز رنگ کے پردے سے یہ روشنیاں جھلکتی ہوئی بہت خوبصورت لگتی تھیں۔ پردے کا ایک مخصوص ڈیزائن تھا۔ جس میں ستارے ٹکے ہوئے تھے۔ اور جب سورج کی شعاعیں کھڑکی کے اس حصے کو اپنے احاطے میں لے لیتیں تو کئی ستارے چمکنے لگتے تھے۔ یہ منظر میری آنکھوں کو ہمیشہ ہی بہت بھلا محسوس ہوتا تھا۔ تکیے کے نیچے ہاتھ ڈال کر میڈیکیٹڈ پیڈ نکالا جو چہرے کے مساج کے لیے بڑا دلکش ثابت

ہوتا تھا۔ اور میرا صبح کا پہلا مشغلہ یہی تھا کہ اس میڈیکیٹڈ پیڈ سے اپنے چہرے کو ہلکا ہلکا رگڑوں۔ اس طرح عضلات میں ایک عجیب سی فرحت کا احساس ہوتا تھا۔ پیڈ سے چہرہ اچھی طرح رگڑنے کے بعد میں نے پیشانی کو آہستہ آہستہ مسلا۔ اور اس کے بعد آنکھیں جھپک کر اٹھ بیٹھا۔“

”لیکن دوسرے ہی لمحے ذہن کو ناقابل بیان جھٹکا لگا تھا۔ سب کچھ حسب معمول تھا لیکن حسب معمول نہیں تھا۔ یہ میرا ہی کمرہ تھا۔ میری کوٹھی کا وہ مخصوص کمرہ جہاں میری ضرورت کی ہر چیز موجود ہوا کرتی تھی یہ میڈیکیٹڈ پیڈ بھی روزانہ بدل کر رکھا جاتا تھا لیکن رات کے واقعات تو کچھ اور تھے۔ رات کو تو کچھ اور ہوا تھا۔ میں اپنے گھر میں کہاں تھا۔ میں تو۔ میں تو اس مکان میں تھا جہاں ایری کینس موجود تھی اور لیڈل مارک۔ میرے خدا میرے خدا۔ میں اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ کوئی بات جو سمجھ میں آئی ہو وہاں بیہوش ہوا تھا۔ بدبو کا وہ ناقابل برداشت بھبکا اور اس کے بعد بیہوشی۔ اور یہ پھر یہ سب کچھ۔ میں حیرانی سے آنکھیں پھاڑ کر رہ گیا۔ تیزی سے دروازے کی جانب بڑھا۔ دروازہ کھولا تو دوسری جانب سعید خان نظر آیا۔ کسی کام سے راہداری سے گزر رہا تھا۔ مجھے دیکھ کر رک گیا۔ میں نے سعید خاں کو آواز دی اور وہ میرے نزدیک آ گیا۔ میں پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔“

”جی۔ دانش صاحب۔ کوئی حکم ہے میرے لیے۔“

”یار اندر آؤ۔ یہ کیا چکر چلا دیا تم نے۔“ سعید خان مسکرانے لگا۔ میرے ساتھ اندر آ گیا۔“ میں نے کہا۔

”ناگی کہاں ہے!“ میں نے پوچھا۔

”چیف وہ موجود نہیں ہے۔“

”کہاں گئے ہیں؟“ میں نے پوچھا۔

”پتا نہیں۔ میرے علم میں نہیں ہے۔ ویسے پچھلی رات ان کے لیے شدید مصروفیت کی رات گزری ہے۔“

”یار کچھ تفصیل بتاؤ۔ مجھے کون لایا یہاں پر۔“

”سر۔ ناگی صاحب تھے‘ میں تھا اور کچھ دوسرے تھے۔“

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

"اوہو۔ ناگی اس وقت کہاں مل سکتا ہے۔" میں نے سوال کیا۔

"اگر آپ حکم دیں تو تلاش کروں انہیں۔"

"نہیں رک جاؤ۔ مگر مجھے تفصیل تم ہی بتاؤ۔"

"چیف کوئی خاص تفصیل نہیں ہے۔ آپ کو علم ہے کہ ناگی صاحب ہمیشہ آپ کی نگرانی کرتے رہتے ہیں۔ اور آپ کے تحفظ کے لیے ہم لوگ مستعد رہتے ہیں۔ ناگی صاحب کو علم تھا کہ میڈم ایری کینس آپ کو اپنے ساتھ لے گئیں ہیں۔ بعد میں وہاں جو گفتگو ہوئی وہ بھی ناگی صاحب کے علم میں آچکی تھی۔ اور اس کے بعد ناگی صاحب ہی نے کارروائیاں کی ہیں۔ آپ یقین کیجیے کہ ہمیں مکمل تفصیل نہیں معلوم۔"

"میں گہری سانس لے کر خاموش ہو گیا۔ تفصیل کے لیے ناگی ہی کا انتظار کرنا پڑا۔ دن کو تقریباً" ساڑھے بارہ بجے ناگی واپس آگیا۔ رات کی تھکن اس کے چہرے سے ظاہر ہوتی تھی۔ میرے پاس مودبانہ انداز میں پہنچا اور سلام کر کے بیٹھ گیا۔"

"بے چینی سے تمہاری آمد کا انتظار کر رہا تھا۔ ناگی۔ تفصیل جاننا چاہتا ہوں۔"

"چیف میں آپ کو رپورٹ دینے ہی حاضر ہوا ہوں۔"

"ہاں۔ بتاؤ کیا صورتحال رہی۔"

"بس چیف میڈم ایری کینس آپ کو ریس کورس سے اپنے ساتھ لے گئیں۔ میں معمول کے مطابق آپ کی نگرانی کر رہا تھا۔ وہاں جو گفتگو ہوئی تھی۔ وہ بھی میرے علم میں آگئی۔ اور میں نے اس پر غور کرنے کے بعد عمل کر ڈالا۔ جو صورتحال اچانک پیش آگئی تھی آپ کو اس کا مجھے بھرپور اندازہ ہو چکا تھا۔ یہ تو ممکن نہیں تھا کہ آپ سے کسی قسم کا تعلق قائم ہوتا۔ لیکن میری ناقص رائے یہی رہی کہ آپ کو فوری طور پر ان کے چنگل سے نکل جانا چاہیے اور میں نے یہی کیا پہلے میں نے خواب آور گیس کے بم وہاں پھینکے اور سب کو بیہوش کر دیا۔ درحقیقت میں یہ نہیں چاہتا تھا چیف کہ اگر میں وہاں باقاعدہ حملہ کروں اور کوئی ہنگامہ خیزی ہو تو آپ کو کوئی نقصان پہنچے۔ ظاہر ہے ایسی کوئی کارروائی بھی ہو سکتی تھی۔ فوری طور پر متعلقہ حکام کو اس جانب متوجہ کرنا بھی ممکن نہیں تھا۔ ایسی حالت میں اگر میں یہ کر بھی ڈالتا تو وہاں سے آپ بھی برآمد ہوتے۔ اور ہو سکتا ہے آپ کو کچھ مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا۔ چنانچہ ان لوگوں کو بیہوش کرنے کے بعد پہلے میں نے وہاں سے آپ کو ہٹا دیا۔ اور یہاں منتقل کر دیا۔ بعد میں' میں نے مسٹر شاہنواز سے ساری صورتحال بتا کر فوری مدد چاہی۔ اور ہمیں پورا تعاون دیا گیا۔ فوج کے جوانوں نے جس وقت اس عمارت پر حملہ کیا مسٹر لینڈل مارک بھی وہاں موجود تھے۔ میڈم ایری کینس بھی تھیں اور ان کے تمام ساتھی بھی۔ چنانچہ انہیں گرفتار کر لیا گیا اور متعلقہ حکام کو وہاں سے وہ تمام چیزیں مل گئیں جن کی مناسبت سے میڈم ایری کینس اسرائیلی جاسوسہ ثابت ہوئیں۔"

☆☆☆☆

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

"اوہ بہت خوب۔ بہرحال تم نے بروقت اقدام کیا۔ واقعی یہ بہت ضروری تھا۔
لیکن داراب روئی والا کی کیا پوزیشن رہی۔"

"رپورٹ اسی کی جانب سے درج کرائی گئی تھی جناب اور اطلاع بھی اس کی طرف
سے دی گئی تھی۔ اس مسئلے میں براہ راست فوجی حکام نے مداخلت کی ہے۔ کیونکہ معاملہ
سنگین نوعیت رکھتا تھا۔ خوشی کی بات یہ ہے چیف کہ جو کچھ وہاں سے ملا ہے اس پر بڑی
سنسنی کا اظہار کیا جارہا ہے۔ شاہنواز صاحب سے رابطہ قائم کرکے مجھے یہ معلومات حاصل
ہوئی ہیں کہ اخبارات سے بھی یہ تمام باتیں چھپائی گئی ہیں اور اعلیٰ پیمانے پر اس سلسلے میں
تحقیقات ہو رہی ہے۔"

"گویا ہمارا کام ختم ہوگیا۔"

"ہاں گو چیف۔ اور داراب روئی والا بھی بچ گیا۔ ورنہ وہ سخت عذاب میں گرفتار ہو
جاتا۔"

"میرا خیال ہے داراب کے سلسلے میں اب ہم زیادہ مناسب فیصلہ کرسکتے ہیں۔"
چیف اب یہ معاملہ تو ہم سے تقریباً" متعلق نہیں رہا۔ فوجی حکام ایری کینس کے
سلسلے میں جو کچھ کرتے ہیں ہمیں اس کے بارے میں تفصیلات معلوم کرنے کی ضرورت
ہے۔

"ہاں کوئی ضرورت نہیں ہے۔ البتہ مسٹر لیڈل مارک کا کیس ذرا گڑبڑ ہوگیا ہے۔
وہ بھی گرفتار ہوگئے اور یہ اچھا ہی ہوا۔ کیونکہ فی الحال میں اس مسئلے سے نمٹنے کے بعد

فوری طور پر سالونیکا کی جانب متوجہ ہونا چاہتا ہوں۔ فراز اور نسیم کی جانب سے کوئی
رپورٹ موصول تو نہیں ہوئی۔"

"ابھی تک کوئی رپورٹ نہیں ملی۔"

"تم سمجھتے ہو کہ میرے ذہن میں اس سلسلے میں کیا کیا الجھنیں موجود ہیں۔ بہرطور
وہ دونوں میرے لئے بہت اہمیت کے حامل ہیں۔"

"میں جانتا ہوں۔ اور آپ اس سلسلے میں کوئی لائحہ عمل فوری طور پر ترتیب دے
سکتے ہیں یا اگر میرے لئے کوئی ہدایت ہو تو مجھ سے فرما دیجئے گا میں آپ کی ہدایت کے
مطابق عمل کروں گا۔"

"داراب روئی والا کو ذرا یہ یقین آلینے دو کہ اسے اس مصیبت سے نجات مل گئی
ہے اس کے بعد اس سے بات کرلیں گے۔ میں سالونیکا جانے کی تیاریاں کرنا چاہتا ہوں۔ مگر
فوری طور پر نہیں کچھ وقت مصروف رہنے کے بعد۔"

رشید ناگی عجیب نگاہوں سے مجھے دیکھنے لگا۔ ایک طرف تو میں نے وہاں کے سلسلے
میں اپنا اتنا اضطراب ظاہر کیا تھا لیکن دوسری جانب میں کچھ وقت لگانا چاہتا تھا۔ میرے ذہن
میں کوئی اہم بات نہیں تھی۔ بس دل چاہتا تھا کہ داراب روئی والا کا کیس نمٹا لیا جائے
اس کے بعد یہاں سے روانہ ہوں۔ اگر نادرہ اور مٹھل شاہ کے سلسلے میں مجھے کوئی اشارہ
مل جائے تو انہیں ساتھ لے کر ہی آؤں۔ بڑی آرزو تھی دل میں۔ ویسے رشید ناگی کے
ان اقدامات سے خوشی کا ایک طوفان بھی سینے میں اٹھ اٹھا تھا۔ مجھے بڑی شاندار کامیابی
حاصل ہوئی تھی۔ اس کے بعد ایک دو دن نہایت فرصت سے گزرے۔ داراب روئی والا
کو ذرا موقع دینا چاہتا تھا۔

"دلچسپ بات جو میرے ذہن میں آئی دوسرے دن وہ غزنوی صاحب کے گھر جانے
کا خیال تھا میں نے سوچا کہ کم از کم غزنوی صاحب کی خیریت بھی معلوم کرلی جائے۔ چنانچہ
ان کی جانب چل پڑا اور کچھ دیر کے بعد ان کی کوٹھی میں داخل ہوگیا۔ پہلی ملاقات میری
کامران غزنوی سے ہوئی۔ مجھے دیکھ کر چونکا اور اس کے بعد بے تپاک انداز میں آگے بڑھ
آیا۔"

ہیلو دانش صاحب اب یقین کیجئے جو کچھ آپ کے بارے میں اخبارات میں پڑھتا

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

ہوں اس کے بعد یہ احساس ہوتا ہے کہ ہمارے بھی آپ سے رابطے ہیں تو بڑا فخر محسوس ہوتا ہے۔"

"یہ آپ کی محبت ہے کامران صاحب ورنہ حقیقت تو یہ ہے کہ آپ بذات خود بہت اچھے اور معزز لوگ شمار ہوتے ہیں۔" کامران غزنوی نے ایک ٹھنڈی سانس لی اور پھر آہستہ سے کہنے لگا۔

"لیکن آپ تھوڑا سا انتظار اور کرلیجئے اس کے بعد شہر بھر میں ہماری کہانیاں گردش کرتی ہوں گی۔" کامران غزنوی کے لہجے میں اداسی تھی۔ جسے میں نے محسوس کیا میں اس کے ساتھ آگے بڑھتا ہوا بولا۔

"خیریت کیا بات ہے۔"

"بالکل ہی ذاتی سا معاملہ ہے۔ لیکن کہہ دینے سے دل ہلکا ہو جاتا ہے۔ ڈیڈی ان دنوں بڑی عجیب و غریب کیفیات سے گزر رہے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے ایک ایسے کام کا آغاز کیا ہے جو بلا آخر تباہی کے گڑھوں پر ختم ہوتا ہے۔"

"کیا مطلب۔"

"کچھ کاروبار کر رہے ہیں وہ ان دنوں اور جس پیمانے پر کر رہے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ ہم اس معیار کو برقرار نہیں رکھ پائیں گے ہماری دولت محدود ہے جو کچھ ڈیڈی نے اس سلسلے میں کر ڈالا ہے وہ اتنا ہے کہ یوں محسوس ہوتا ہے کہ اس سے آگے بڑھنے کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا ہے۔"

"مناسب سمجھو تو مجھے تفصیل بتاؤ کامران۔"

"گھر کے حالات بگڑ چکے ہیں۔ ڈیڈی کچھ لوگوں سے کاروباری مقابلہ کر رہے ہیں اس میں ان کے ایک خاص حریف رفیق احمد جاگیردار ہیں۔ نجانے ڈیڈی کو ان سے کیا پرخاش ہے۔ ایسا ہی معاملہ ہے جو ہمارے علم میں نہیں لایا جاتا۔ ڈیڈی ان سے مقابلہ کر رہے وہ تمام قیمتی اثاثے بیچ چکے ہیں جن کے بیچنے کے بعد ان کا جو مصرف اختیار کیا گیا ہے وہ ان اثاثوں سے ہونے والی آمدنی کے مقابلے میں دس فیصد بھی نہیں ہے۔ لیکن ڈیڈی نجانے کس بنیاد پر مسلسل اپنے اس کاروبار کو فروغ دینے کے لئے اپنے اثاثے فروخت کر رہے ہیں کوٹھی کا ماحول بالکل بدل گیا ہے۔ آپ دیکھ رہے ہوں گے کہ کسی زمانے یہ

کوٹھی بھری پڑی رہتی ہوگی۔ کتنے لوگ یہاں موجود تھے' لیکن بڑے بھائیوں نے کنارہ کشی اختیار کرلی ہے۔ اس وقت بھائیوں میں صرف میں ہی یہاں باقی رہ گیا ہوں۔ باقی سب اپنے اپنے حصے لے کر الگ ہو چکے ہیں اور ڈیڈی زندگی بھر ان کی صورت نہ دیکھنے کا عہد کر چکے ہیں۔"

"ارے صورتحال واقعی بڑی سنگین ہوگئی۔ یہ بچے کس کے ہیں۔" میں نے ایک سمت دیکھتے ہوئے کہا۔

"شاداب باجی یہیں آگئی ہیں اپنے شوہر کے ساتھ۔ ان کے شوہر ڈیڈی کے ساتھ اس کاروبار میں تعاون کر رہے ہیں اس کے علاوہ دلشاد باجی بھی آئی ہوئی ہیں۔ کچھ عرصے کے لئے وہ یہاں نہیں رہتیں بلکہ اسلام آباد میں رہتی ہیں۔ لیکن چونکہ اس وقت تمام صورتحال خراب ہوگئی ہے خصوصاً" بھائیوں کے علیحدگی اختیار کرنے کے بعد ڈیڈی کی ذہنی حالت بھی بڑی متاثر ہوئی ہے۔ دونوں بہنیں صورتحال کو سنبھالنے آگئی ہیں۔ باقی سب لوگ چلے گئے ہیں۔"

"اور آپ کی والدہ؟" میں نے سوال کیا۔

"اماں یورپ گئی ہوئی ہیں۔ وہیں ان کا دل لگتا ہے۔"

"یورپ میں کون ہے؟"

"ہمارے کچھ عزیز ہیں اماں کا ان سے گہرا رابطہ ہے۔" کامران نے جواب دیا۔

ابھی ہم لوگ یہ باتیں کر ہی رہے تھے کہ ایک خوبصورت کار کوٹھی میں داخل ہوئی اور غزنوی صاحب اس سے اترے تھے۔ ہم لوگ چونکہ سامنے برآمدے میں کرسیوں پر بیٹھے باتیں کر رہے تھے اس لئے غزنوی صاحب نے مجھے دیکھ لیا۔ چند لمحات اپنی جگہ کھڑے رہے۔ پھر بھاری بھاری قدم اٹھاتے ہوئے اندر آگئے۔ چہرے پر مصنوعی مسکراہٹ پیدا کرکے کہا۔

"اتنے بڑے بڑے لوگ ہم جیسے غریب لوگوں کے گھر میں آجاتے ہیں۔ بہت بڑی بات ہے۔"

"تعجب ہے غزنوی صاحب آپ نے ہمیشہ مجھ سے اسی لہجے میں بات کی حالانکہ میری برائی کیا ہے۔ یہ آپ بھی اچھی طرح جانتے ہیں۔"

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

غزنوی صاحب نے چونک کر میری طرف دیکھا پھر کامران کی طرف رخ کر کے بولے۔

"بھئی کامران چائے پلاؤ۔ بہت عمدہ سی معزز مہمان کو۔" کامران اندر چلا گیا تو غزنوی صاحب سامنے بیٹھتے ہوئے بولے۔

"کچھ ایسے جملے کہے ہیں تم نے عزیزم جو مجھے چونکنے پر مجبور کرتے ہیں۔"

"میری طرف سے آپ ہمیشہ چونکتے ہی رہتے ہیں۔"

"میرے اور تمہارے درمیان ایسا رابطہ ہے جس میں مفاہمت کا کوئی پہلو بھی سامنے ہی نہیں آتا۔"

"یہ صرف آپ کا خیال ہے۔ میں نے تو آپ کو ایک اچھا پڑوسی اور ایک اچھا بزرگ سمجھا ہے۔"

"خیران تکلفات میں پڑنے سے کیا فائدہ۔ کبھی سچائیاں اگر زبان سے نکل جایا کریں تو ان پر آگے بھی گفتگو کیا کرو۔"

"سمجھا نہیں۔"

"حالانکہ سب کچھ اچھی طرح سمجھ رہے ہو۔ تم بے حد چالاک انسان ہو۔ حالانکہ دنیا کی ہر تردید کر دی ہے تم نے لیکن میرا دل قبول نہیں کرتا۔ نجانے کیوں اندر سے یہی آوازیں ابھرتی رہتی ہیں کہ جو کچھ میں نے تمہیں سمجھا ہے تم اس سے مختلف نہیں ہو۔"

"پڑوسی کی حیثیت سے آپ کی خیریت معلوم کرنے آجاتا ہوں، لیکن یہ باتیں سن کر سخت ذہنی کوفت ہوتی ہے۔"

"ہوتی ہوگی کیونکہ اصلیت بڑی انوکھی چیز ہوتی ہے۔"

"میری اصلیت کچھ بھی ہے۔ غزنوی صاحب لیکن موجودہ حالت کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے۔"

"انسان کو سب کچھ مل جائے شہزادے لیکن اسے اس کی اصلیت نہ ملے تو سب کچھ کھویا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ میرے سینے میں ایک راز ہے۔ ایسا راز مسٹر دانش منصور جو اگر تمہیں معلوم ہو جائے تو یہ سمجھ لو کہ بہت کچھ مل جائے گا اپنے طور پر۔ لیکن اس

راز کی قیمت ہوگی بولو سودا کرو گے مجھ سے۔"

"کمال ہے بلکہ تعجب ہے غزنوی صاحب۔ بچوں کے سے انداز اختیار کر لئے ہیں آپ نے۔ پتا نہیں آپ اس انداز میں کیوں سوچنے لگے ہیں۔"

"گویا سودے کے لئے تیار نہیں ہو۔ ٹھیک ہے میری طرف سے تمہیں ہمیشہ پیش کش رہے گی۔ اگر دل میں کبھی اپنے بارے میں جاننے کا پورا پورا تجسس جاگ اٹھے تو مجھ سے سودا کر لینا اور قیمت بے شک لوں گا تجھ سے لیکن وہ سب کچھ بتا دوں گا جو تمہارے خواب وخیال میں بھی نہ ہو۔"

"مجھے اگر کسی ایسے راز کی آپ سے کھل جانے کی امید ہوتی جو میرے لئے بہت اہمیت رکھتا تو یقیناً اس وقت ہی یہ سودا کر لیتا لیکن ایسی کوئی بات ہے نہیں۔"

"ہے میرے دوست ہے۔" غزنوی صاحب واقعی کسی قدر ذہنی طور پر کمزور محسوس ہوتے تھے ان کا اندازہ گفتگو ایسا ہی ہو چکا تھا۔ پھر وہ خود ہی بولے۔

"شہزادی تمہارے لئے باعث دلچسپی ہوگی۔"

ہوں۔ میں نے بمشکل تمام اپنے آپ کو سنبھالا تھا۔ حالانکہ غزنوی صاحب نے ایک کاری وار کیا تھا۔ غزنوی صاحب جیسے میری طرف توجہ نہیں دے رہے تھے۔ کہنے لگے۔

"وہ اپنے شوہر کے ساتھ محفوظ ہے۔ میں جانتا ہوں وہ کہاں ہے۔ اگر اس سے ملنا چاہو یا ضروری نہ سمجھو۔ میں کافی ہوں تمہارے لئے۔ لیکن ان تمام چیزوں کا تجسس تمہارے دل میں ہوگا۔ شہزادی کا راز میں تمہیں بتا سکتا ہوں۔ میں اور بھی بہت کچھ بتا سکتا ہوں۔"

"مجھے آپ کی حالت پر افسوس ہو رہا ہے غزنوی صاحب۔ نجانے آپ ایسا کیا کام کر رہے ہیں، جس نے آپ کی یہ حالت کر دی ہے۔"

"مذاق اڑانا چاہتے ہو۔ مجھے پاگل قرار دینا چاہتے ہو۔ ٹھیک ہے۔ سنو دوست غور سے سنو۔ جو کچھ میں تم سے کہہ رہا ہوں اس پر توجہ دینا۔"

"جی فرمائیے غزنوی صاحب۔"

"مجھ سے اجازت کے بغیر تم اس کوٹھی کی طرف رخ بھی نہیں کرو گے سمجھے۔ جب تک میں تمہیں اس کوٹھی کے اندر داخلے کی اجازت نہ دوں۔ اندر آنے کی کوشش

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

نہ کرنا۔ جب دشمنی کی بنیاد رکھی ہے پھر دشمنی ہی ہونی چاہیے۔" میں اپنی کرسی سے کھڑا ہوگیا۔ میں نے آہستہ سے کہا۔

"غزنوی صاحب نہ میں پہلے آپ کا دشمن تھا نہ اس کے بعد میرے دل میں آپ کے لئے دشمنی کا تصور ہے۔ آپ یقینی طور پر ہوش مند ہیں لیکن آپ یہ سمجھتے ہیں کہ میرا یہاں آنا مناسب نہیں ہے تو بہتر ہے کہ مجھے بھی اپنا وقت نہیں ضائع کرنا چاہیے۔ اطمینان رکھیئے۔ آئندہ کبھی آپ کی کوٹھی میں قدم نہیں رکھوں گا۔"

"سنو چائے منگوائی ہے۔ چائے پیتے جاؤ۔ بچے کیا سوچیں گے۔"

"کیا آپ نے اس کی گنجائش چھوڑی ہے؟"

"تم نے جس طرح میرے ذہن و دل کو ختم کر دیا ہے اس کے بعد یہی توقع کی جاسکتی ہے مجھ سے۔"

"ٹھیک ہے میں اپنا ذہن خراب کرنے کے لئے یہاں کبھی نہیں آؤں گا۔"

"آنا بے شک آنا لیکن اس وقت جب تمہارے دل میں بہت زیادہ تجسس جاگ اٹھے۔ اپنی شناخت کے بارے میں اور وہ صرف میں ہوں جو تمہیں تمہارا راز بتا سکتا ہوں۔"

میں وہاں سے باہر نکل آیا۔ غزنوی صاحب کی باتوں نے دل میں واقعی کدورت بھر دی تھی اور میں سوچ رہا تھا کہ یہاں نہ آتا تو بہتر تھا۔ شہزادی کا ذکر کرکے غزنوی صاحب نے مجھے پست کرنا چاہا تھا لیکن میں ہار نہیں مانا تھا اور میں نے اپنے آپ کو سنبھال لیا تھا۔ غزنوی صاحب صرف یہی چاہتے تھے نا کہ میں اپنی اصلیت ان کے سامنے کھول دوں۔ بڑا عجیب انسان تھا یہ شخص بھی۔ اتنی کوششیں کرچکا تھا اتنے سارے ہنگامے کرچکا تھا لیکن ابھی تک اوروں سے شکست نہیں تسلیم کی تھی۔ بار بار اس کے ذہن میں یہ تصور ابھر آتا تھا کہ میں دانش منصور نہیں فیصل ہوں۔ مگر اس شخص کو ذاتی طور پر اس بات سے نجانے کیا دلچسپی تھی۔ میری شخصیت نہ جانے کب تک معمہ بنی رہے گی۔ شہزادی اگر مل بھی جائے تو کیا میں اس کی زبان کھلوا سکتا ہوں۔ کیا غزنوی صاحب یہ بات درست کہتے ہیں
کوٹھی تک سفر طے کرتے ہوئے میں ان تمام باتوں پر غور کر رہا تھا اور اس کے بعد میں نے تمام خیالات ذہن سے جھٹک پھینکے تھے۔ یہ احساس مجھے ذہنی طور پر بری طرح تھکا دیتا

ہے۔ پھر اپنے آپ کو مختلف ہنگاموں میں بہلانے کی کوشش کرتا رہا۔ داراب سیٹھ کا معاملہ ایک بار پھر سامنے آگیا تھا اور اس کی اطلاع مجھے گل شیر ہی نے دی تھی۔

"چیف داراب سیٹھ نے رابطہ کیا تھا۔"

"یعنی قمرو سیٹھ سے؟" میں نے سوال کیا۔

"جی چیف۔"

"کیا کہتا تھا؟"

"اس وقت تو چیف میں نے قمرو سیٹھ کی حیثیت سے اس سے بات چیت نہیں کی۔ اس نے کہا ہے کہ جیسے ہی قمرو سیٹھ آئیں ان کی اس سے بات کرا دی جائے۔"

"ہوں۔ ناگی کی طرف سے کوئی پیغام تو موصول نہیں ہوا۔"

"نہیں چیف۔ ناگی صاحب چار سو گیارہ میں موجود ہیں۔"

"بات کئے لیتا ہوں۔" میں نے کہا اور ٹرانسمیٹر پر ناگی سے گفتگو کرنے لگا۔ ناگی موجود تھا۔

"ہاں بھئی کیا رپورٹ ہے۔ اب تو خاصہ وقت گزر گیا۔"

"سارا معاملہ بالکل ٹھیک ہوگیا ہے۔ اس کے لئے جو کارروائیاں کی گئی ہیں ان کی رپورٹ تو ہمیں موصول نہیں ہوسکی چونکہ فوجی حکام کا معاملہ ہے۔ شاہنواز صاحب سے بات چیت ہوئی تھی۔ انہوں نے کہا تھا کہ سب کچھ ٹھیک ہے۔ ان تمام افراد کو بھی گرفتار کرلیا گیا ہے جو اس کے ساتھ شریک تھے۔ یعنی سفارتخانے کا وہ فرد دوسرا تیسرا اور چوتھا آدمی۔ سب کے سب فوج کی تحویل میں جاچکے ہیں اور یہ معاملہ اب باہر آنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ایری کینس کے ساتھ جو کچھ بھی کیا جائے گا فوجی پیمانے پر کیا جائے گا۔ وہ بالکل ہی گم نام ہے اور کسی کو بھی اس کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہے۔"

"گڈ۔ اس کا مقصد ہے ناگی کہ یہ معاملہ ہماری طرف سے تقریباً ختم ہوگیا۔ داراب نے رابطہ قائم کیا تھا اس سے بات کرلی جائے کیا خیال ہے؟"

"جی چیف میرے خیال میں کوئی حرج نہیں ہے۔"

"تم آجاؤ۔ میں تم سے کچھ مشورہ کروں گا۔" ناگی کچھ دیر کے بعد پہنچ گیا۔ میں نے کہا اب داراب سیٹھ کو اپنا مقصد بتا دیا جائے دلی طور پر تو وہ آمادہ ہو ہی چکا ہے۔ میرا

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

خیال ہے ناگی ہم اسے رفیق احمد صاحب کی پشت پر لگا دیتے ہیں جو کاروبار رفیق احمد صاحب کر رہے ہیں اس کے بارے میں یہ اندازہ تو تمہیں ہے کہ وہ بھی عوامی فلاح کے لئے ہے۔ اگر اس کی گرتی ہوئی ساکھ کو سنبھال لیا جائے تو کیا یہ فیصلہ مناسب نہیں ہوگا؟"

"چیف آپ کا خیال تھا کہ غزنوی صاحب اس سلسلے میں جو سرمایہ کاری کر رہے ہیں وہ مکمل ہو جائے۔"

"تقریباً مکمل ہونے والی ہے۔ اتنا عرصہ انتظار کرلیا جائے گا میری رائے ہے کہ اب اس مسئلے کو کم از کم شروع تو کر دینا چاہیے۔"

"ٹھیک ہے۔ کوئی حرج نہیں ہے۔ ظاہر ہے اتنا وقت لگ جائے گا۔"

"ٹھیک ہے گل شیر اب تم داراب سے اپنا رابطہ قائم کرو۔" گل شیر میری ہدایت پر یہ کوشش کرنے لگا اور کچھ دیر کے بعد دوسری طرف سے داراب روئی والے کی آواز سنائی دی۔

"کون بول رہا ہے؟"

"اپن قمرو سیٹھ ہے۔"

"اوہو قمرو صاحب میں کئی دفعہ آپ سے ملاقات کی کوشش کر چکا ہوں۔ ملاقات ہی نہیں ہو رہی۔ قمرو سیٹھ کیا اب بھی وہ وقت نہیں آیا ہے کہ آپ مجھ سے براہ راست ملاقات کرلیں۔"

"دیکھ بیا اپن دوسرا لوگ سے بھی تیرا مافق کام کرنا مانگتا ہے۔ ابھی اگر تو بولیں گا کہ اپن تیرے سامنے آجائے تو دوسرا لوگ اپن کو پہچان جائے گا۔ ابھی تھوڑا ایسا کام کرنی دے اپن کو کہ جو ٹیڑھا ٹیڑھا لوگ ہی اوروں کو سنبھالنا ہے۔ ابھی تو میرے کو بول میرے لئے اور کیا خدمت ہے۔"

"قمرو سیٹھ آپ نے جس طرح میری مدد کی ہے میں مرنے کے بعد بھی اسے نہیں بھول سکوں گا۔ درحقیقت آپ نے مجھے ایک ایسے عذاب سے بچالیا ہے جس کے نتیجے میں میرے ساتھ نجانے کیا ہوتا۔"

"ابھی اپن یہی بولیں گا کہ جب اللہ نے تیرے دل کو نیکی دیا تو تیرا مصیبت ٹل گیا

اور ابھی تو نے جو وعدہ کیا اب اسے پورا کر۔"

"میں کیا پورا کروں گا قمرو سیٹھ۔ میری تمام دولت آپ کی ہے جس طرح چاہیں اسے استعمال کریں۔"

"تو نے اس کو ملک واپس منگوانے کا بندوبست کیا۔"

"تمام کارروائی شروع کر دی ہے میں نے۔ آپ کو ایک نظر دکھانا چاہتا ہوں۔"

"دیکھ بیا اپن تیرے کو پہلے بولا کہ اپن تیرے دولت میں سے ایک پائی کا ضرورت مند نہیں ہے۔ تو ایمانداری سے کام کرنے کو تیار ہے تو ایمانداری سے اپنا کام چالو کردے۔ پہلا اپنا مال باہر کے ملک سے واپس منگا اس کے بعد اپن تیرے کو بتائے گا کہ تیرے کو کیا کرنا ہے۔"

"ٹھیک ہے ایک آدمی مجھ پر مقرر کردو۔ میں اس کے تعاون کے ساتھ یہ سب کچھ کرنا چاہتا ہوں۔"

"داراب میں تیرے کو پہلے بولا کہ اپن کو تیرا نگرانی کا ضرورت نہیں ہے۔ اپن تیرے پر اعتبار کرتا ہے۔ اگر ضرورت ہوتا تو آدمی تیرے کو ضرور دے دیتا۔ بس تو اپنا کام شروع کردے اپن تیرے کو اس ٹیم کا بتائے گا جب تو اپن سے یہ بولے گا کہ تیرا پیسہ واپس آگیا ہے۔ داراب سیٹھ دولت کا لالچ دل میں مت لانا نہیں تو تیرے کو نقصان ہوئیں گا۔"

"مجھ پر اعتماد بھی کر چکے ہو قمرو سیٹھ اور یہ تصور بھی ذہن میں رکھتے ہو۔ مجھے اب اپنی دولت سے کوئی دلچسپی نہیں رہی ہے۔ کیا فائدہ اس دولت کا جو دل کو سکون نہ دے سکے۔ آج تک بھٹکا رہا ہوں اس دنیا میں۔ اب تمہارے کہنے کے مطابق اپنے وطن کے ہر فرد سے محبت کروں گا۔ سب ہی تو میرے ہیں۔ میں اکیلا کہاں ہوں جس کے لئے جو کچھ کروں گا اس کی نگاہوں میں میرے لئے محبت ہوگی اور اسی محبت کے سہارے اب بقیہ زندگی گزارنا چاہتا ہوں۔"

"یار تجھے تو اللہ نے سب کچھ دے دیا۔ تیرے کو مبارکباد دیتا ہے بس اب اپن کو تیرا بات کرنے کا ضرورت نہیں ہے۔ اس ٹیم تک جس ٹیم تک تو اپن کو یہ نہیں بولے گا کہ تو نے اپنا سارا روپیہ منگوا لیا۔ ٹھیک ہے۔"

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

"ٹھیک ہے قمرو سیٹھ۔" داراب درحقیقت مخلص ہوچکا ہے اور اب اس سے کسی فریب کی توقع نہیں رکھی جاسکتی تھی۔ میں نے اور ناگی نے بھی مطمئن انداز میں گردن ہلادی اور اس کے بعد گفتگو کا سلسلہ منقطع ہوگیا۔ دوسرے مرحلے کے لئے مجھے ناگی سے اور مشورہ کرنا تھا یعنی یونان روانگی۔ چنانچہ میں نے اسی وقت اس سے کہا۔

"ناگی اب میں سالونیکا روانہ ہو جانا چاہتا ہوں۔"

"میں جانتا تھا چیف کہ آپ ان معاملات سے فراغت حاصل کرنے کے بعد اسی طرف توجہ دیں گے۔"

"اس سلسلے میں تمام دوستوں کی رائے چاہتا ہوں۔"

"چیف آپ اپنے ساتھ کسے لے جانا پسند کریں گے؟"

"میرا خیال ہے اس کی ضرورت نہیں ہے۔ سعید خاں بدستور میرا کردار سرانجام دے گا۔ گل شیر اپنے طور پر کام کرے گا اور میں سالونیکا پہنچنے کے بعد فراز اور نسیم سے گفتگو کرکے باقی معاملات طے کروں گا۔ ہوسکتا ہے نادرہ اور مشعل شاہ ان لوگوں سے ملاقات کرچکے ہوں۔"

"ان لوگوں کی خاموشی میری سمجھ میں نہیں آئی چیف۔ انہیں مجھ سے رابطہ قائم کرنا چاہیے تھا کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ وہاں پہنچیں اور وہ یہاں کے لئے چل پڑے ہوں۔" میں نے پرخیال انداز میں گردن ہلائی اور کہا۔

"اگر ایسا ہو جائے تو میں تمہیں یونان پہنچنے کے بعد اپنے ٹھکانے کی خبردوں گا۔ تم مجھے اطلاع دے دینا۔ واپس آجاؤں گا۔"

"اگر کچھ اور انتظار کرلیا جائے تو کیا حرج ہے۔"

"نہیں یار اب ضبط نہیں ہو رہا۔ بس میں جانا چاہتا ہوں۔"

"مگر چیف آپ اکیلے کیوں جانا چاہتے ہیں۔ میں آپ کو یہاں تنہا نہیں چھوڑتا تو وہاں اکیلے کیسے جانے دوں؟"

"نہیں اسے تم میری ضد سمجھ لو۔ میں تنہا ہی جانا چاہتا ہوں اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ تم نے اب تک جو کچھ کیا ہے رشید ناگی اس میں میرے لئے حیرت انگیز بہتری فراہم ہوتی رہی ہے۔ لیکن مجھے اپنے آپ کو آزما لینے دو اور چونکہ ایسا مشکل مرحلہ

نہیں ہے جس میں مجھے کوئی دقت پیش آئے۔ تم گل شیر اور سعید خاں کی نگرانی کرتے رہو اور اس کے علاوہ تمہارے سپرد جو ذمہ داریاں ہیں وہ اتنی اہمیت کی حامل ہیں کہ میں تمہیں اپنی جگہ سے نہیں ہٹا سکتا۔ باقی گل شیر کا کام قمرو سیٹھ کی حیثیت سے شروع ہو چکا ہے۔ وہ اپنا کام سرانجام دے گا۔ اس کی بھی اہم ضرورت ہے۔ سعید خان میرا دست راست ہے۔ اور اگر ان میں سے کسی شخص کو تم میرے ساتھ روانہ کرنا چاہتے ہو تو میری اور اس کی اتنی ذہنی ہم آہنگی نہیں ہے کہ ہم دونوں مشترکہ ہوسکیں ایسی صورت میں اگر کوئی الجھن پیش بھی آئی تو میرے لئے مزید الجھنوں کا باعث بن جائے گی اس لئے اس پر کوئی ضد کرنا مناسب نہیں ہے۔"

"ضد کرنے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا چیف۔ اگر آپ یہ مناسب سمجھتے ہیں تو ٹھیک ہے۔"

"تم یہاں کے معاملات سنبھالے رکھو مجھے باہر جاکر اپنے آپ کو آزما لینے دو۔ اور شاید اس کی ضرورت بالکل پیش نہ آئے چونکہ میں اپنے طور پر بہت محتاط رہ کر کام کروں گا۔"

"اوکے چیف اوکے۔ پھر کیا حکم ہے۔"

"کس قدر جلد میرے لئے انتظام کرسکتے ہو۔"

"دو تین دن تو لگ جائیں گے۔"

"مناسب وقت ہے۔ میرا خیال ہے اس دو تین دن کے اندر اندر میں بھی روانگی کی تیاری کئے لیتا ہوں۔" ناگی سے یہ معاملہ طے ہوگیا روانگی کی تیاریاں ہی بھلا کیا کرنی تھیں۔ کون سا مجھے کسی تفریحی دورے پر جانا تھا۔ اس کے علاوہ اپنے ساتھ کچھ لے بھی نہیں جاسکتا۔ رشید ناگی نے میرے لئے جو تیاریاں کیں وہ بالکل منفرد انداز کی تھیں۔ مجھے میک اپ میں یہاں سے وہاں پہنچنا تھا۔ یہ میک اپ انتہائی شاندار پیمانے پر کیا گیا تھا کہ نئی شکل میں میری تصویریں اور پاسپورٹ وغیرہ بنوایا گیا اور ایک سیاح کی حیثیت سے بالآخر ایک شام میں یونان کے لئے روانہ ہوگیا۔

طیارہ فضا میں بلند ہوا اور میرا ذہن نجانے کون کون سی سوچوں میں ڈوب گیا۔ میرا یہ سفر اپنے مختلف مراحل سے گزر کر بالآخر ایتھنز ائرپورٹ پر اختتام پذیر ہوا اور میں نیچے

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

اتر آیا۔ تمام مراحل سے گزرنے میں بھی مجھے کوئی دقت نہیں ہوئی۔ تمام کام اطمینان بخش طور پر سرانجام دینے کے بعد روانہ ہوا تھا اور کسی درمیانی الجھن کا اندیشہ نہ تھا۔ ایتھنز میں مجھے کسی اچھے ہوٹل میں قیام کرنے کے بعد کچھ وقت گزارنا تھا اور اس کے بعد یہاں سے سالونیکا کا سفر اختیار کرنا تھا۔

چنانچہ ائرپورٹ سے باہر آنے کے بعد میں نے ایک ٹیکسی لی جس نے ایتھنز کے ایک فائیو اسٹار ہوٹل پر اتار دیا۔ یہاں میں پرسکون ہوکر اپنے آئندہ پروگرام بنانے کے لئے آزاد ہوگیا کافی پیتے ہوئے میں نے اپنے آئندہ اقدامات پر نظرثانی کی۔ رشید ناگی اور دوسرے ذہین ساتھیوں کے ساتھ میں نے یونان کے بارے میں مکمل تفصیلات معلوم کی تھیں اور اپنی کارروائیوں میں بظاہر مجھے کسی مشکل کا سامنا نہیں کرنا تھا۔ سالونیکا روانگی کے لئے کیا مناسب طریقہ کار اختیار کئے جاسکتے ہیں ان کا جائزہ ہوٹل سے باہر نکل کر لینا تھا۔ گو اس کے لئے بھی ہم لوگوں نے گفتگو کرلی تھی۔ لیکن بہتر بات یہ تھی کہ اپنے طور پر بھی معلومات حاصل ہو جانی چاہیں۔ ان امکانات کو مدنگاہ رکھنا تھا۔ کہ کہیں بھی میری ان کاوشوں میں کوئی رکاوٹ پیدا ہوسکتی ہے۔ فراز اور نسیم کے بارے میں میری جو معلومات تھیں وہ یہی تھیں کہ سالونیکا میں وہ ہوٹل مائیکس میں مقیم ہیں۔ البتہ ان کے روم نمبر کے بارے میں معلوم کرنا تھا۔ لیکن یہ کوئی مشکل کام نہیں تھا۔

میرے دل میں مشعل شاہ اور نادرہ کا تصور پوری طرح بیدار تھا اور میں چاہتا تھا کہ اڑ کر ان لوگوں سے ملاقات کروں۔ خدا کرے کوئی درمیان میں داخل ہوکر ان لوگوں سے ملاقات کروا دے۔ خدا کرے کوئی درمیانی گڑبڑ نہ ہوئی ہو۔ ہوٹل میں کچھ وقت قیام کرنے کے بعد میں باہر نکلا اور اس کے بعد ایتھنز کے نواحی علاقوں کی سیر کرنے لگا۔ میں نے یونان اس کے مختلف شہروں اور نواحی علاقوں کے بارے میں لٹریچر بھی حاصل کیا۔ سالونیکا تک کے سفر کا جائزہ لیا اور اس سلسلے میں ایک طریقہ کار متعین کرلیا۔ اس کے بعد شام تک میں مختلف علاقوں کی سیر کرتا رہا۔ اس سے زیادہ وقت صرف کرنا میرے لئے ممکن نہیں تھا۔ دوسرے دن میں نے سالونیکا کے سفر کا آغاز کر دیا۔ سالونیکا کی سرزمین پر پہنچ کر دل کی دھڑکنیں تیز ہوگئیں۔ مجھے ہوٹل مائیکس پہنچنا تھا۔ چنانچہ ٹیکسی میں بیٹھ کر چل پڑا اور بالآخر ہوٹل میرے سامنے آگیا۔ جہاں نسیم اور فراز کو ہونا چاہیے تھا۔ میری

معلومات کے مطابق وہ اپنے اصل ناموں ہی سے یہاں ٹھہرے تھے چنانچہ کاؤنٹر پر پہنچ کر میں نے ان دونوں کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ اور مجھے ناکامی نہیں ہوئی۔ وہ لوگ روم نمبر آٹھ سو ستر میں قیام پذیر تھے۔ مجھے خوش قسمتی سے آٹھ سو اکہتر نمبر کا کمرہ مل گیا جو یا تو اس کے بالکل قریب یا اس کے سامنے ہونا چاہیے تھا۔ پروگرام یہی تھا کہ فوری طور پر ان کے ساتھ سرگرمی کا مظاہرہ نہ کروں۔ بلکہ اطمینان سے یہاں قیام پذیر ہوکر صورتحال کے بارے میں معلومات حاصل کی جائے میں پورٹر کے ساتھ اپنے کمرے میں پہنچ گیا۔ بہت خوبصورت کمرہ تھا۔ سامنے ہی کمرہ نمبر آٹھ سو ستر نظر آرہا تھا اور میں یہ سوچ رہا تھا کہ وہ دونوں اچانک مجھے یہاں دیکھ کر کسی قدر حیران ہوں گے زیادہ انتظار کرنا میرے بس کی بات بھی نہیں تھی۔ بس لباس وغیرہ تبدیل کیا اور اس کے بعد روم نمبر آٹھ سو ستر کے سامنے پہنچ گیا۔ لیکن کمرہ نمبر کے نیچے جو ایک چھوٹا سا خانہ نظر آرہا تھا اس پر آؤٹ لکھا ہوا تھا۔ اس کا مقصد ہے کہ وہ دونوں اپنے کمرے میں موجود نہیں ہیں۔ تاہم انتظار کرلینے میں کوئی حرج نہیں تھا۔

یہ انتظار چھ گھنٹے سے لے کر آٹھ گھنٹے تک طویل ہوگیا۔ لیکن روم نمبر آٹھ سو ستر میں کوئی نظر نہیں آیا میں نے خصوصی طور پر وہاں نگاہ رکھی تھی۔ پھر جو ویٹر میرے کمرے میں سروس کر رہا تھا میں نے اس سے آٹھ سو ستر کے مسافروں کے بارے میں پوچھا۔ تو اس نے کہا۔

"جناب عالی۔ اس کمرے میں دو ایشیائی افراد مقیم ہیں۔ غالباً" ان کا تعلق پاکستان سے ہے۔ لیکن تقریباً" چھ دن سے وہ اپنے کمرے میں واپس نہیں آئے۔" ویٹر کے اس انکشاف پر میں چونک پڑا۔ میں نے حیرانی سے کہا۔

"چھ دن سے.........."

"ہاں۔ تقریباً" چھ دن گزر گئے کیونکہ وہ کمرہ بھی سروس کے لئے میرے ہی پاس ہے۔ چھ دن سے ان لوگوں کا اس کمرے میں نشان نہیں مل سکا ہے اور نہ ہی ان کے بارے میں کوئی اطلاع ہے۔"

"ان کا سامان وغیرہ کمرے ہی میں موجود ہے۔" یہ بات میں اس لئے پوچھ رہا ہوں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ کمرہ چھوڑ کر جاچکے ہوں۔" میں نے کسی قدر الجھے ہوئے انداز

WWW.PAKSOCIETY.COM
Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM

میں پوچھا۔

"نہیں سر۔ کمرے کا پے منٹ کیا ہوا ہے اور ان کا سامان یہیں موجود ہے۔ غالباً وہ سیاح ہیں اور کسی اور علاقے میں سیر کے لئے نکل گئے ہیں۔" یہ بات انتہائی پریشانی کا باعث تھی۔ چھ دن بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ ویٹر نے غلط نہ کہا ہوگا۔

"تاہم میں نے ایک بار پھر کاؤنٹر سے رابطہ قائم کیا اور کمرہ نمبر آٹھ سو ستر کے مہمانوں کے بارے میں پوچھنے لگا۔ چونکہ میں پہلے بھی وہاں سے معلومات حاصل کر چکا تھا اور ایک پاکستانی ہی کی حیثیت سے یہاں پہنچا تھا چنانچہ مجھے تفصیلی طور پر یہی بتایا گیا کہ وہ لوگ چھ دن سے واپس نہیں آئے اور کمرے کی چابی کاؤنٹر کی تحویل میں ہے۔ پریشانی کی بات تھی نجانے کیا ہوا۔ دل کی دھڑکنیں یہ احساس دلا رہی تھیں کہ صورتحال معمول پر نہیں ہے بلکہ کوئی گڑبڑ ہوئی ہے اور اب اس کے بعد جیری کوس اسپتال جانا انتہائی ضروری ہوگیا تھا۔ تاکہ براہ راست نادرہ اور مشل شاہ سے ملاقات کی جائے نجانے دل کے کس گوشے سے مایوسی کا ایک احساس کیوں ابھر رہا تھا۔ ٹیکسی نے مجھے اس عظیم الشان جیری کوس اسپتال پر اتار دیا۔ یہاں بھی ایک الجھن درپیش تھی۔ یہ نہیں معلوم ہوسکتا تھا کہ نادرہ اور مشل شاہ یہاں کس نام سے مقیم تھے تاہم یہاں بھی میرے ساتھ اچھا سلوک کیا گیا۔ اور ریسپشن پر موجود لڑکی نے نرمی سے مجھ سے ضروریات کے بارے میں پوچھا۔ میرے منہ سے دونوں نام سننے کے بعد وہ ان کا تلفظ ادا کرنے کی کوشش کرنے لگی لیکن صحیح تلفظ ادا نہیں کرپائی۔ میں نے کہا.........."

"وہ ایشیائی باشندے ہیں اور ان کا تعلق پاکستان سے ہے۔"

"آپ کو ایک منٹ انتظار کرنا پڑے گا۔ میں ریکارڈ کیپر سے معلوم کرتی ہوں۔ کیونکہ میرے پاس رجسٹر میں ایسا کوئی اندراج نہیں ہے۔" ریکارڈ کیپر بھی ایک لڑکی تھی۔ اس سے رابطہ قائم کرنے کے بعد پتا چلا کہ اس نام کا کوئی مرد یا عورت اسپتال میں تقریباً دو ماہ سے نہیں آئے۔ پھر ایشیائی باشندوں کے بارے میں چھان بین ہوئی اور صرف تین نام میرے سامنے لائے گئے۔ میں نے ان معلومات کو ذہن نشین کرکے ان تینوں ایشیائی باشندوں سے ملاقات کی۔ ایک معمر شخص تھا جو غالباً ہندوستان کا رہنے والا تھا۔ دوسرے دو افراد بھی میرے لئے بے مقصد ہی تھے۔ اس کے علاوہ کوئی ایشیائی باشندہ یعنی جیری

کوس اسپتال میں کئی ماہ سے داخل نہیں ہوا تھا۔ اس کا مقصد ہے کہ سب کچھ ٹائیں ٹائیں فش ہوگیا۔

نادرہ اور مشل شاہ کا یہاں کوئی نام و نشان نہیں ہے حیران کن بات یہ تھی کہ نسیم اور فراز کہاں غائب ہوگئے۔ بہت مایوسی کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ اور میں پریشان سا اپنے ہوٹل واپس آگیا تھا۔ اس وقت میں اپنی دلی کیفیات کا صحیح الفاظ میں اظہار نہیں کرسکتا۔ اتنا سفر کرکے یہاں آنے کے باوجود ایسی ناکامی کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ اس وقت دن کے تقریباً ساڑھے گیارہ بجے تھے اور یہ میرے یہاں قیام کا تیسرا دن تھا کہ میں اپنے کمرے سے باہر نکلا۔ ایک دراز قامت شخص جس کا تعلق یورپ ہی کے کسی ملک سے معلوم ہوتا تھا کمرہ نمبر آٹھ سو ستر کے سامنے کھڑا ہوا کس قدر مایوسی سے آؤٹ کا وہ سائن دیکھ رہا تھا جس نے مجھے بھی مایوسیوں کا شکار کیا تھا۔ میرے ذہن میں ایک دم تجسس بیدار ہوگیا۔ اس کا مقصد ہے کہ یہ شخص بھی ان لوگوں سے ملنے آیا ہے لیکن میرے لئے اجنبی چہرہ تھا۔ تاہم میں نے اسے مخاطب کرنے میں کوئی عار نہ محسوس کی۔ اور اس کے عقب میں پہنچ کر اسے مخاطب کیا۔ جو شخص میرے سامنے تھا۔ دراز قامت اور مضبوط جسم کا مالک تھا اس کی چہرے سے میں اس کی شخصیت کا صحیح اندازہ نہیں لگاسکتا تھا۔ تاہم اس نے میرے تخاطب کا پرتپاک جواب دیا۔

"کوئی خاص بات ہے جناب آپ مجھے سے کیوں ملنا چاہتے ہیں.........."

"یہ صاحب جو اس کمرے میں رہتے تھے مجھے بھی مطلوب ہیں۔ ان کا نام فراز تھا اور ان کے ساتھ ایک خاتون بھی تھی جن کا نسیم نام تھا۔"

"اوہو۔ کیا آپ انہیں جانتے ہیں؟" اس شخص نے کہا۔

"ہاں کیونکہ ان کا تعلق میرے ہی وطن سے ہے۔"

"آپ پاکستانی ہیں۔" اس نے سوال کیا۔

"جی.........."

"میرا نام رچرڈ ہے اور میں یونان ہی کا رہنے والا ہوں۔ ان دونوں سے میری بھی دوستی ہوگئی تھی۔ دراصل اس کی وجہ یہ ہے کہ میں کچھ عرصہ آپ کے وطن میں رہ چکا ہوں۔ بنیادی طور پر ڈیم انجینئر ہوں۔ اور وہاں پر میں نے ایک ڈیم کی تعمیر میں حصہ لیا

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

تھا۔ اس لئے مجھے پاکستانیوں سے خاصی رغبت ہے۔ ان دونوں سے میری دوستی ہوگئی تھی۔ میں کئی دن ان کے ساتھ رہا اور اس کی بعد اپنے کام سے ایتھنز چلا گیا۔ واپس آیا ان لوگوں سے رابطہ قائم کرنے کی کئی بار کوشش کی نہیں مل سکا تو میں چلا آیا پتا نہیں یہ ایک ہفتے سے کہاں غائب ہیں ہوٹل کا کاؤنٹر یہی بتاتا ہے۔"

"میں خود بھی حیران ہوں میرے ساتھ تشریف لائیے۔ یہ سامنے ہی میرا کمرہ ہے۔ اگر آپ ایک کپ کافی میرے ساتھ پئیں گے تو مجھے خوشی ہوگی۔" رچرڈ مسکرا دیا۔ پھر اس نے کہا۔

"کہہ چکا ہوں کہ پاکستانیوں سے چونکہ میرا خاص واسطہ رہا ہے اس لئے مجھے ان سے محبت ہے۔ ویسے میں آپ کا نام نہیں جان سکا ابھی تک مسٹر۔"

"جنید عیسیٰ۔" میں نے جواب دیا۔ میرے پاسپورٹ پر یہی نام درج تھا۔

"آپ سے مل کر بہت خوشی ہوئی۔ براہ کرم تشریف لائیے۔" وہ میرے ساتھ میرے کمرے میں داخل ہوگیا۔ بیٹھ گیا کہنے لگا۔

"آپ سالونیکا کب تشریف لائے؟"

"آج مجھے چوتھا دن ہے یہاں آئے ہوئے۔"

"مسٹر فراز سے آپ کا کیا تعلق ہے؟"

"میرے بہت گہرے دوست ہیں اور جب وہ یہاں آئے تھے تو میں نے ان سے وعدہ کیا تھا کہ کچھ عرصے کے بعد میں بھی یہاں پہنچ جاؤں گا۔"

رچرڈ کسی قدر پر تجسس نگاہوں سے مجھے دیکھنے لگا۔ میں نے روم سروس کو طلب کرکے کافی طلب کرلی تھی اس کے بعد میں سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھنے لگا۔ رچرڈ پر خیال انداز میں زمین دیکھنے لگا تھا اس نے آہستہ سے کہا۔"

"میری سمجھ میں نہیں آتا کہ میں اس سلسلے میں کس سے رابطہ قائم کروں۔"

"اگر آپ پسند کریں تو مجھے اس بارے میں بتائیے۔" اس نے متفکر نگاہوں سے مجھے دیکھا اور کہنے لگا۔

"صرف اس بنیاد پر میں آپ کو یہ تفصیل بتا رہا ہوں کہ آپ بھی پاکستانی ہیں۔ اور اس سلسلے میں آپ بھی میری مدد کر سکتے ہیں۔ میں نہیں چاہتا کہ براہ راست پاکستانی

فارتخانے سے اس سلسلے میں' میں بات کروں۔ کیونکہ معاملہ میرے لیے بھی الجھن کا باعث بن سکتا ہے۔" میرا ذہن شدید تجسس کا شکار ہوگیا تھا۔ میں نے کہا۔

"مسٹر رچرڈ فراز اور نسیم سے میرا گہرا تعلق ہے اور میں انہی دونوں کے لئے یہاں آیا ہوں۔"

"کیا میڈم نسیم آپ کو پہچانتی ہیں؟"

"کیوں نہیں۔ میں بتا چکا ہوں کہ میرا ان سے بہت گہرا تعلق ہے۔"

رچرڈ سر کھجانے لگا اور اس کے بعد اس نے آہستہ سے کہا۔"

"میڈم نسیم میرے پاس موجود ہیں۔ میری گھر جہاں میری بیوی ان کی تیمارداری کر رہی ہے۔"

"تیمارداری۔" میں نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ وہ شدید بخار میں مبتلا ہے۔ بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ وہ کسی ایسی ذہنی الجھن میں مبتلا ہیں جس کے بارے میں مجھے بتانا پسند نہیں کرتیں۔ درحقیقت ایتھنز جانے سے پہلے یہ دونوں حضرات بہت پرسکون تھے اور خوش و خرم نظر آتے تھے۔"

"لیکن جب میں ایتھنز سے واپس آیا تو میں نے میڈم نسیم کو اپنے گھر پر دیکھا۔ میری بیوی کیتھرائن ان کی تیمارداری کر رہی ہے۔ وہ خود بھی ان سے بہت متاثر ہے۔ میڈم نسیم کا کہنا ہے کہ مسٹر فراز کئی دن سے غائب ہیں اور ان کا کوئی پتا نہیں چل رہا۔ وہ انتہائی پریشانی کی کیفیت کا شکار ہیں۔"

"فراز غائب ہے۔ نسیم آپ کے گھر پر ہے آپ کا قیام کہاں ہے؟"

"یہاں سے کچھ فاصلے پر زیادہ دور نہیں ہے اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ میڈم نسیم آپ کو پہچانتی ہیں تو ہوسکتا ہے جو بات وہ ہمیں نہ بتانا چاہتی ہوں آپ کو بتا دیں۔"

"میں نسیم سے ملنا چاہتا ہوں۔" میں نے انتہائی پریشانی کے عالم میں کہا اور وہ تیار ہوگیا۔

"اگر یہ بات ہے تو آپ چلئے۔ میرا خیال ہے روم سروس کو کافی کا آرڈر کینسل کرا دیجئے آپ میرے ہی ساتھ چل کر کچھ کھائیں پئیں تو مجھے خوشی ہوگی۔" میں اس طرح پریشان ہوگیا تھا کہ میں نے اس کی کسی بات پر اعتراض نہیں کیا۔ میں رچرڈ کے ساتھ اس

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

کے گھر پہنچ گیا۔ اس کے ساتھ میں اندر داخل ہو گیا۔ اور اس نے اپنی بیوی کیتھرائن کو آوازیں دیں۔ ہم ایک کمرے میں داخل ہو گئے تھے اس نے مجھے بیٹھنے کا اشارہ کیا اور کہا۔

"ایک منٹ کا وقت دیجئے گا۔ میں ذرا کیتھرائن سے بات کر لوں۔ اس کے فوراً بعد میں آپ کو میڈم نسیم سے ملا دوں گا۔"

"میں خاموشی سے ایک صوفے پر بیٹھ گیا۔ میرے انداز میں اضطراب تھا ایک لمحے کے لئے بھی دل میں یہ خیال نہیں آیا تھا کہ کوئی ایسی ویسی بات ہو سکتی ہے لیکن پھر اچانک ایک احساس ہوا۔ رچرڈ باہر نکلا تھا تو اس نے دروازہ بند کر دیا تھا لیکن اس کے ساتھ ہی کلک کی ایک ہلکی سی آواز بھی ابھری تھی اور اب یہ آواز ذہن میں اس انداز میں آ رہی تھی کہ جیسے دروازہ باہر سے بند کر دیا گیا ہو۔ رچرڈ کو گئے ہوئے تقریباً تین منٹ گزر چکے تھے اور ابھی تک اس کی واپسی نہیں ہوئی تھی۔ تشویش کا بیدار ہو جانا فطری امر تھا اور اس تشویش کے ساتھ ہی ذہن کے کئی خانے کھل گئے تھے۔ اور نجانے کون چیخ چیخ کر کہہ رہا تھا کہ خطرہ۔ خطرہ کوئی سازش ہوئی ہے۔ کوئی چال چلی گئی ہے پھرتی سے اٹھا دروازے کے قریب آیا اور اس بات کی تصدیق ہو گئی کہ دروازہ باہر سے بند کر دیا گیا ہے۔ وحشت زدہ نگاہوں سے چاروں طرف دیکھا۔ اندرون طور پر ایک اور دروازہ بھی نظر آ رہا تھا جس پر پردہ پڑا ہوا تھا۔ میں برق رفتاری سے اس دروازے کے قریب پہنچا اور میں نے پردے پر ہاتھ مارا۔ لیکن اسی وقت پردے کے عقب سے ایک طاقتور گھونسا میری ٹھوڑی کے نچلے حصے پر پڑا۔ اور اتنی زور دار ضرب کے ساتھ پڑا کہ میرے حلق سے کراہ نکلی اور میں چاروں شانے چت فرش پر آ پڑا۔ رچرڈ برآمد ہوا تھا۔ اس کے پیچھے ایک طاقتور اور توانا آدمی اور بھی تھا جو اپنی جسمانی ساخت کی بنیاد پر مجھے مارشل آرٹ کا ماہر معلوم ہوتا تھا۔ رچرڈ کا چہرہ بالکل بدلا ہوا تھا۔ اور وہ اس وقت ایک بے حد خطرناک آدمی نظر آ رہا تھا۔ چھٹی حس پہلے ہی خطرے سے باخبر کر چکی تھی اور اب اس کی تصدیق ہو گئی تھی۔ لیکن میں کوئی بات نہیں سمجھ پایا تھا۔ دونوں اندر داخل ہو گئے۔ رچرڈ نے جیب میں ہاتھ ڈال کر آٹومیٹک پستول نکال لیا۔ اور اسے میری پیشانی کا نشانہ لیتا ہوا بولا۔"

"تم سے بات ہو سکتی ہے مسٹر جنید عیسیٰ لیکن شرط یہ ہے کہ اپنے آپ کو ایک پر امن آدمی ثابت کرو۔ اٹھو اور ہاتھ اوپر کر کے کھڑے ہو جاؤ۔"

"میں نے ایک لمحے میں بہت کچھ سوچ لیا تھا۔ اس گھونسے نے میرے ذہن میں ایک عجیب سی جنونی کیفیت جگا دی تھی لیکن پورے عقل و ہوش کے ساتھ۔ روز آرگنائزیشن والوں نے مجھے جو ذہنی اور جسمانی تربیت دی تھی اس نے میری شخصیت کو بالکل تبدیل کر دیا تھا لیکن میں ایسے موقعوں پر ہی اپنے آپ کو استعمال کرنا چاہتا تھا جب انتہائی ضرورت درپیش ہو بلاوجہ جسمانی قوتوں کو ضائع کرنا میرے لئے ممکن نہیں تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اب تک بہت کم ایسے مواقع آئے تھے جب میں نے اپنی جسمانی صلاحیتوں کو آزمایا ہو۔ لیکن اس وقت اس سے بہتر استعمال اور کوئی نہیں تھا۔ چنانچہ میں آہستہ آہستہ کھڑا ہو گیا۔ ان کی ہدایت کے مطابق میں نے دونوں ہاتھ اوپر اٹھا لئے تھے رچرڈ کے دوسرے ساتھی نے میری تلاشی لی۔ خصوصاً" پستول وغیرہ کا خیال رکھا تھا اس نے لیکن ایسی کوئی چیز میرے پاس موجود نہیں تھی۔ اس نے پیچھے ہٹ کر گردن خم کی۔ اور رچرڈ ریوالور کی نال سے مجھے ایک طرف اشارہ کرتا ہوا بولا۔"

"بیٹھ جاؤ۔ بیٹھنے کے لئے اس سے بہتر جگہ اور کوئی نہیں ہے۔" میں آہستہ آہستہ چلتا ہوا اس کے اشارہ کئے ہوئے صوفے پر جا بیٹھا مارشل آرٹ کا ماہر شخص ایک طرف ٹک کر کھڑا ہو گیا۔ اور رچرڈ میرے سامنے رکھی ہوئی ایک کرسی پر جا بیٹھا۔

"میں تم سے کچھ سوالات کرنا چاہتا ہوں مسٹر عیسیٰ۔"

"سوالات تو میرے ذہن میں بھی بہت سے ہیں مسٹر رچرڈ مہمان نوازی کا کیا شاندار طریقہ ہے۔ غالباً" آپ نے مجھے کافی پلائی ہے۔"

"کافی پلا دی جائے گی۔ بشرطیکہ تم دوستی کا اظہار کرو۔"

"کیا میڈم نسیم یہاں موجود نہیں ہیں۔"

"اس کے برعکس تم یہاں مسٹر فراز سے ملاقات کر سکتے ہو۔ لیکن کچھ دیر کے بعد۔" اس نے جواب دیا۔ انداز میں عجیب سا طنز پوشیدہ تھا جسے میں سمجھنے کی انتہائی کوشش کے باوجود نہیں سمجھ سکا تھا۔ وہ مجھے دیکھتا رہا پھر اس نے کہا۔

"اور تم یقیناً" جیری کوس اسپتال میں گئے ہو گے۔" میں خاموشی سے اسے دیکھتا رہا

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

اس نے دوبارہ کہا۔

"اور وہاں ان دونوں ایشیائیوں کو تلاش کیا ہوگا تم نے۔ جن کی تلاش کے لئے مسٹر فراز یہاں آئے تھے۔ میں یہ جاننا چاہتا ہوں مسٹر جنید عیسیٰ کہ وہ دونوں افراد کون تھے۔"

"میرے خیال میں تم ایک ایسی بات کا اظہار کر رہے ہو جس کے بارے میں مجھے کچھ نہیں معلوم۔"

"چلو تسلیم کئے لیتا ہوں لیکن مجھے یہ بتاؤ کہ فراز اور نسیم سے تمہارا کیا تعلق تھا؟"

"دونوں پاکستانی ہیں اور میرے دوست ہیں۔"

"تمہاری یہاں آمد کا مقصد کیا ہے اور وہ دونوں یہاں کیوں آئے تھے۔"

"میں تو سیاح ہوں اور سیاحت کے لئے آیا تھا وہ دونوں مجھ سے کچھ عرصے پہلے یہاں آئے تھے اور انہوں نے مجھ سے کہا تھا کہ اگر میں یونان آنے کا ارادہ رکھتا ہوں تو ہوٹل مالیکس میں کمرہ نمبر آٹھ سو تیرہ میں ان سے ضرور ملاقات کروں انہی کی وجہ سے میں نے اس ہوٹل میں کمرہ حاصل کیا تھا۔ لیکن وہ دونوں یہاں موجود نہیں ہیں۔"

"جیری کوس کے مسافروں کے بارے میں کچھ بتاؤ گے۔" اس نے سوال کیا۔

"اگر کچھ جانتا تو ضرور بتاتا۔ لیکن اب میرے ذہن میں جو سوالات تڑپ رہے ہیں ان کا جواب مجھے ملے گا یا نہیں۔"

"فی الحال تو تمہیں سوال کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ پہلے ہم اپنا اطمینان کر لیں۔ ہاں تو تم یہ بتانا پسند کرو گے۔ مسٹر فراز اور نسیم کی شخصیت کیا ہے۔"

"اس کے بارے میں میں زیادہ نہیں جانتا۔ اگر نسیم موجود ہے یہاں تو تم اس سے میرے بارے میں ضرور معلوم کر سکتے ہو۔"

"میں بتا چکا ہوں کہ معاملہ اس کے برعکس ہے۔ یعنی مسٹر فراز یہاں موجود ہیں اور وہ خطرناک لڑکی ہمارے چنگل سے نکل گئی ہے۔" میں خشک ہونٹوں پر زبان پھیر کر رہ گیا میں اس قسم کا اظہار کر رہا تھا کہ میں ان سے بہت زیادہ خوفزدہ ہوں۔ اس نے پھر کہا۔

"تو جیری کوس کے دونوں ایشیائی باشندوں کے بارے میں تم کچھ نہیں بتا سکتے۔"

"نہیں بالکل نہیں۔"

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM

"اور تم کہتے ہو کہ تم صرف ایک سیاح ہو۔ حالانکہ میں اس بات کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ ابھی تھوڑی دیر کے بعد تمہارا سامان بھی یہاں پہنچ جائے گا۔ اور اس سامان سے یہ اندازہ ہو جائے گا کہ تمہاری یہاں آمد کا مقصد کیا ہے۔"

"آپ نے میرے ساتھ انتہائی بدسلوکی کی ہے۔ مسٹر رچرڈ جیسا کہ آپ کہتے ہیں کہ ڈیم انجینئر کی حیثیت سے پاکستان میں رہ چکے ہیں۔ آپ کو میرے ساتھ یہ سب کچھ نہیں کرنا چاہیے تھا۔ اگر فراز یہاں موجود ہے تو براہ کرم آپ مجھے ہی اس سے ملا دیں۔"

"تمہیں اس سے مل کر بہت خوشی ہوگی مسٹر جنید عیسیٰ۔" اس نے کہا اور اپنے ساتھی کی طرف رخ کر کے بولا۔

"جاؤ مسٹر فراز کو یہاں بلا لاؤ۔" وہ مڑ کر واپس چلا گیا۔ میں بے چینی سے انتظار کرنے لگا۔ باہر کا دروازہ مسلسل بند تھا اور مارشل آرٹ کا ماہر۔ اندرونی دروازے سے اندر داخل ہوا تھا۔

کچھ دیر کے بعد وہ دو آدمیوں کے ساتھ اندر داخل ہوا۔ اور وہ دو آدمیوں نے جو چیز اٹھائی ہوئی تھی اسے دیکھ کر میرے رگ و پے میں بجلیاں سی دوڑ گئی تھیں۔ یقینی طور پر یہ فراز تھا۔ لیکن زندہ حالت میں نہیں وہ مر چکا تھا اور اس کی لاش کو پلاسٹک کے ایک تھیلے میں بند کر کے سر سے باندھ دیا گیا تھا۔ فراز کی لاش میرے سامنے لا کر رکھ دی گئی۔ اس کے جسم پر جابجا زخموں کے نشانات تھے اور چہرے سے ایسے کرب کا احساس ہو رہا تھا جیسے اس نے نہایت اذیت کے عالم میں دم توڑا ہو۔ میں دیوانہ وار کھڑا ہو گیا۔ اور فراز کی لاش کو دیکھنے لگا۔ میرے دل میں انتہائی غم کے آثار پیدا ہو گئے تھے۔ یہ میرا ساتھی تھا۔ یقینی طور پر یہ فراز تھا۔ میں نے خونخوار نگاہوں سے ان دونوں کو دیکھا اور پھر رچرڈ کی جانب دیکھنے لگا۔ رچرڈ کے ہونٹوں پر ایک سفاکانہ مسکراہٹ پھیلی ہوئی تھی۔ اس نے کہا۔

"جیری کوس کے دونوں مسافر جب ہمارے علم میں آئے تو وہاں موجود نہیں تھے اور یہ شخص اپنی ساتھی لڑکی کے ساتھ اس کی تلاش میں سرگرداں تھا لیکن انتہائی اذیتیں دینے کے باوجود اس نے یہ نہیں بتایا کہ وہ دونوں کہاں چلے گئے اور ان کا تعلق کس سے تھا۔ نتیجے میں یہ میرے ہاتھوں مارا گیا۔"

میں وحشت زدہ نگاہوں سے فراز کو دیکھ رہا تھا۔ اور اس وقت میری اپنی ذہنی

WWW.PAKSOCIETY.COM

قوتیں میرا ساتھ چھوڑتی جارہی تھیں۔ میرے ذہن میں جنون ابھرتا جارہا تھا۔ اور میں اپنی اس جنونی قوت سے زیر ہوگیا تھا۔ چنانچہ میں نے ایک زاویہ بنا کر پھرتی سے اپنا پاؤں رچرڈ کی جانب گھما دیا۔ رچرڈ یقینی طور پر اس کے لئے تیار نہیں تھا۔ چنانچہ میری پہلی ہی کوشش کارگر ہوئی اور پستول ہاتھ سے نکل کر فضا میں بلند ہوگیا اور ایک طرف الماری کے اوپری سطح پر جا پڑا۔ لیکن دوسرا آدمی جو لاش کے ساتھ آیا تھا پھرتی سے گھوما اس نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈال کر چاقو نکال لیا۔ کھٹکے سے کھلنے والا چاقو تھا وہ برق رفتاری سے میری جانب بڑھا۔ مگر چونکہ ذرا بھاری بدن کا آدمی تھا اس لئے زیادہ برق رفتاری کا مظاہرہ نہیں کرپایا۔

مجھے اس وقت اپنے آپ پر قابو نہیں رہا چنانچہ میں نہیں جانتا تھا کہ کس طرح میں نے اچھل کر اس کا یہ وار خالی دیا۔ اور اس کے فوراً ہی بعد میں نے برق رفتاری سے اپنا پاؤں اس کے پیٹ کے نچلے حصے پر مارا اس کے حلق سے ایک دھاڑ نکلی اور وہ نیچے گرا لیکن کیفیت یہ تھی کہ چاقو والا ہاتھ اس کے پیٹ کے نیچے دب گیا تھا۔ دوسری دھاڑ اس وقت بلند ہوئی جب چاقو اس کے اپنے ہی پیٹ میں پیوست ہوگیا تھا۔ لاش لانے والے دوسرے آدمی نے پھرتی سے مجھ پر دائیں جانب سے حملہ کیا۔ اس شخص نے بھی اپنا چاقو نکال لیا تھا اس نے اس انداز میں حملہ کیا کہ ایک ہی وار میں میرا کام تمام ہو جائے لیکن میں نے برق رفتاری سے پلٹ کر اس کا وہی ہاتھ پکڑلیا۔ اسے گھما دیا۔ وہ کرب کی شدت سے چیخا اور میرا گھٹنا اس کے پیٹ سے جالگا۔ یہ داؤ پہلے بھی کارگر ثابت ہوا تھا اس بار بھی میں نے دوسرے لمحے اسے سر سے اچھال پھینکا۔ اب مارشل آرٹ کا وہ ماہر متوجہ ہوا تھا۔ جس نے میری ٹھوڑی پر مکا رسید کیا تھا۔ لیکن میں نے اس کے ہاتھ پر خطرناک داؤ مارا۔ اور اس کی ہاتھ کی ہڈی چٹخ گئی۔ جس کی آواز صاف سنائی دی تھی۔ رچرڈ نے وحشت زدہ انداز میں الماری کی جانب چھلانگ لگائی۔ جہاں سے وہ پستول اتار کر مجھ پر حملہ کرنا چاہتا تھا لیکن میرے ذہن میں بھی یہی تصور تھا چنانچہ میں نے اس سے پہلے الماری پر ہاتھ ڈال دیا اور پستول میرے ہاتھ آگیا۔

"رچرڈ اگر رک جاتا تو شاید میں اسے مارنے کی کوشش نہ کرتا لیکن وہ جنون کے عالم میں میری طرف پلٹا اور اس وقت اس کے علاوہ اور کوئی چارہ کار نہیں تھا کہ میں

پستول سے اس پر فائر کردوں اور پستول کی گولی اس کی گردن میں پیوست ہوگئی اور اس نے دونوں ہاتھ گردن پر رکھ دیئے۔ میری دوسری گولی اس کی پیشانی پر پڑی تھی اور وہ بے جان ہوکر فرش پر ڈھیر ہوگیا تھا۔ مارشل آرٹ کا ماہر بھی مصیبت میں گرفتار تھا' لیکن مجھ پر اس طرح کا جنون سوار تھا کہ میں نے اس پر بھی فائر جھونک مارے اور دو آدمی اس طرح میری کوششوں سے شکار ہوگئے۔ باقی ان دونوں میں سے ایک جو لاش لے کر آئے تھے اپنے ہی چاقو کا شکار ہوگیا تھا' البتہ تیسرا زندہ تھا میں اس کی طرف رخ کرکے کھڑا ہوگیا اور میں نے غرائی ہوئی آواز میں کہا۔"

"اگر تم نے اپنے جگہ سے جنبش کی تو میں تمہیں بھی زندہ نہیں چھوڑوں گا۔"

اس نے وحشت زدہ انداز میں دونوں ہاتھ سامنے کئے جیسے مجھے روکنا چاہتا ہو اور میں نے ایک نگاہ ان تینوں پر ڈالی جو میرا شکار ہوگئے تھے' ان تینوں کی طرف سے اب کسی مدافعت کی امید نہیں تھی یہ بھی نہیں کہا جاسکتا تھا کہ وہ زندہ ہیں یا مرچکے چنانچہ میں اس چوتھے آدمی کی جانب پوری طرح متوجہ ہوگیا۔ اس سے مجھے کچھ معلومات حاصل ہوسکتی تھیں لیکن بدبخت شخص خود ہی زندہ نہیں رہنا چاہتا تھا' چنانچہ اس نے پھرتی سے اپنے ہاتھ زمین پر ٹکائے اور اٹھ کر اندرونی دروازے کی جانب بھاگا' میں اگر ہوش و حواس کے عالم میں ہوتا تو اس پر فائر نہ کرتا لیکن میرے ہوس اس وقت میرے ساتھ نہیں دے رہے تھے چنانچہ میں نے اس پر بھی گولی داغ دی اور وہ دھپ سے زمین پر آرہا۔ گولی اس کی گردن کے پچھلے حصے میں گھسی تھی اور اس نے اسے ایک لمحہ بھی زندہ رہنے کا موقع نہیں دیا تھا' میں بھاگ کر اس کے قریب پہنچا تو وہ دم توڑ چکا تھا' کمرے میں چار لاشیں اور میرے پستول میں غالباً" ابھی دو تین گولیاں باقی تھیں' میں سوچ سمجھ نہیں پارہا تھا کہ اب مجھے کیا کرنا چاہیے' باہر کا دروازہ باہر سے بند تھا اور یہ اندرونی دروازہ نجانے کہاں کھلتا تھا' ہوسکتا ہے کچھ اور لوگ بھی اندر موجود ہوں' فائروں کی آوازیں یقینی طور پر سنی گئی ہوں گی اس کے بعد کیا ہونے والا ہے مجھے اس کا کوئی اندازہ نہیں تھا' تاہم میں نے ایک ایسی پوزیشن لے لی تھی کہ اگر کوئی اندرونی دروازے سے اندر داخل ہونے کی کوشش کرے تو میری گولیوں کا شکار ہوسکے' لیکن ایک منٹ' دو منٹ' تین منٹ اور پھر پانچ منٹ گزر گئے اور مجھے اور کوئی آواز نہیں سنائی دی' اور یہ خاموشی مجھے احساس دلانے لگی

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

کہ ان چار افراد کے علاوہ یہاں اور کوئی موجود نہیں تھا۔

چنانچہ سب سے پہلے میں اندرونی دروازے کی جانب بڑھا اور میں نے اس کے مضبوط کواڑ اندر کی جانب کرکے اسے بند کردیا اس کے بعد میں فراز کی لاش کی جانب متوجہ ہوا جو اب بھی اس طرح بے گور و کفن پڑی ہوئی تھی' پلاسٹک کے تھیلے کو میں نے جنونی انداز میں پھاڑ دیا اور فراز کے جسم پر پڑے ہوئے زخموں کے نشانات دیکھنے لگا' اس کے بدن سے تعفن اٹھ رہا تھا اور لاش کافی بگڑ چکی تھی جس سے یہ اندازہ ہوتا تھا کہ اسے دو تین دن پہلے قتل کیا گیا ہے اور غالباً بدبو کی وجہ سے اسے اس پلاسٹک کے تھیلے میں بند کردیا گیا ہے' نجانے وہ اس لاش کو محفوظ کیوں رکھنا چاہتے تھے ہوسکتا ہے اس میں ان کی کوئی مصلحت ہو اور اس کے ذریعے وہ کوئی اہم کام لینا چاہتے ہوں' میں نے چار افراد کو قتل کردیا تھا یہ میری فطرت نہیں تھی زندگیوں سے اس طرح کھیلنا مجھے پسند نہیں تھا لیکن انہوں نے میرے ایک اہم کارکن کو مار ڈالا تھا اور جس درندگی سے ساتھ فراز کو قتل کیا گیا تھا اس کے بعد مجھے ان کی موت کا کوئی افسوس نہیں تھا' یہ سب کچھ' یہ سب کچھ بہت برا ہوا تھا' نادرہ اور مشعل شاہ ایک بار پھر مجھ سے دور ہوگئے' کاش میں اتنا الجھا ہوا نہ ہوتا تو فراز اور نسیم کو روانہ کرنے کے بجائے خود یہاں پہنچتا' ان تمام باتوں کے بارے میں اس جگہ رک کر سوچنا بے مقصد تھا' کسی بھی وقت کوئی خطرہ پیش آسکتا تھا' ضروری نہیں تھا کہ ان لوگوں کے اور شناسانہ ہوں چنانچہ اب یہاں سے نکل جانا بے حد ضروری تھا' کسی خیال کے تحت میں نے جھک کر رچرڈ کی تلاشی لی اور اس کی جیبوں سے تمام چیزیں نکال لیں' جیبوں میں اس کا پرس تھا جس میں کافی کرنسی رکھی ہوئی تھی اس کے ساتھ ساتھ ایک دو کاغذات تھے ایک جگہ ایک خوبصورت کارڈ لگا ہوا تھا جو رچرڈ ہی کا تھا اور اس کارڈ پر اس کا پتہ درج تھا' میں ان تمام چیزوں کو اپنے تحویل میں لینے کے بعد کمرے پر ایک الوداعی نظر ڈال کر واپسی کے بارے میں سوچنے لگا اور یہ فیصلہ کرلیا میں نے فراز کی لاش کو کسی بھی طور یہاں سے حاصل نہیں کیا جاسکتا اور ویسے بھی یہ ایک بے مقصد عمل تھا۔

چنانچہ نکل جانا ہی مناسب تھا۔ اندرونی دروازے ہی کو استعمال کیا اس سے گزر کر ایک راہداری میں آیا جو داہنی سمت عمارت کے بیرونی حصے میں کھلتی تھی' عمارت واقعی

بالکل خاموش پڑی ہوئی تھی۔ ان چاروں افراد کے علاوہ یہاں اور کوئی موجود نہیں تھا چنانچہ اس سے باہر نکلنے میں مجھے کوئی دقت نہیں ہوئی اور اس کے بعد میں اپنے ہوٹل واپس پہنچا تھا۔

ہوٹل کے کمرے میں آنے کے بعد میں نے کمرہ بند کرلیا کچھ دیر بستر پر آنکھیں بند کرکے خود کو پرسکون کرتا رہا۔ وہ لوگ میرے تعاقب میں ہوں گے اسی لئے مجھ کو ٹریس کرسکتے تھے۔

دوسرے ہی لمحے ذہن میں ایک اور خیال بھی آیا' رچرڈ کی جیب سے جو پرس برآمد ہوا ہے اس میں اس کا پتہ درج ہے' ہوسکتا ہے' رچرڈ کے فلیٹ سے اس بارے میں معلومات حاصل ہو جائیں۔ لیکن انتظار کرنا تھا' معلومات تو حاصل کرنی تھیں' جلد بازی میں اٹھایا ہوا کوئی بھی قدم کسی بھی وقت نقصان دہ ہوسکتا تھا یہ ضروری تو نہیں ہے کہ ان چاروں کے علاوہ ان کا ساتھی اور کوئی نہ ہو اس لئے تھوڑا سا محتاط رہنا چاہیے ذرا اس سلسلے میں کسی رد عمل کا اندازہ ہو جائے اس کے بعد رچرڈ کے مکان کی تلاشی لوں گا۔ بہر طور ایک طرح سے مجھے یہاں سے معطل کردیا گیا تھا اور اب میرے پاس کرنے کے لئے کچھ بھی نہیں تھا۔ ایک خلش تھی کہ کاش نسیم ہی کسی شکل میں مل جائے۔ چنانچہ دوسرے دن سے میں نے آوارہ گردی شروع کردی' مختلف جگہوں پر گھومتا پھرتا رہا لیکن یہ ایک بے مقصد عمل تھا جس کا مجھے خود بھی احساس تھا' نسیم ظاہر ہے مجھے اس شکل میں نہیں پہچان سکتی تھی کیونکہ میں نے چہرے پر میک اپ کیا ہوا تھا اور اس کے بعد یہ بھی ضروری نہیں ہے کہ وہ سالونیکا کی سڑکوں پر ماری ماری پھر رہی ہو کسی اپنے شناسا کی تلاش میں' وہ زیادہ سے زیادہ کیا کرسکتی ہے' یقینی طور پر فراز کی موت کے بعد وہ بے دست وپا ہوگئی ہوگی اور اب' میں نے اس سلسلے میں بھی غور کیا اور اس کے بعد پاکستان کے سفارتخانے کے بارے میں معلومات حاصل کرکے اس کے گرد چکر لگانے لگا' لیکن مجھے تین دن تک اس سلسلے میں کوئی کامیابی نہیں ہوئی تھی۔ چوتھے دن میں نے نسیم کی تلاش کا سلسلہ ترک کردیا اور آج میں رچرڈ کے مکان کی تلاشی لینے کے لئے مستعد ہوگیا لیکن اب میں کوئی حماقت نہیں کرنا چاہتا تھا۔ پستول میرے پاس محفوظ تھا اور اس میں گولیاں صرف دو تھیں' لیکن بہرحال اس کا زیادہ سے زیادہ استعمال مناسب نہیں ہوگا۔ ہاں ضرورت کے

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

لئے یہ دو گولیاں کام آسکتی ہیں۔

"رچرڈ کی رہائش گاہ جس علاقے میں تھی اس کا پتہ چلانے میں مجھے کوئی خاص دقت نہیں ہوئی میرے اندازے کے مطابق وہ فلیٹ ہی تھا جو چھٹی منزل پر تھا' میں جب اس راہداری سے گزر کر فلیٹ کے سامنے پہنچا تو ایک لمحے میں مجھے اندازہ ہوگیا کہ فلیٹ خالی نہیں ہے یقینی طور پر رچرڈ کے ساتھ اور بھی افراد رہتے ہیں بہرحال میں یہاں سے ناکام واپس نہیں جانا چاہتا تھا۔ اپنے ذہن میں' میں نے ایک منصوبہ ترتیب دے لیا تھا چنانچہ میں نے رچرڈ کے فلیٹ کی کال بیل پر انگلی رکھ دی' دو تین بار بیل بجانے کے بعد اندر قدموں کی آواز سنائی اور پھر دروازہ کھل گیا' دروازہ کھولنے والی انتہائی خوبصورت لڑکی تھی' بھرے بھرے جسم کی مالک لیکن اس کی آنکھیں رو رو کر سوج گئی تھیں اور چہرے کے خدوخال میں ایک عجیب سی سوگواری رچی ہوئی تھی۔ یقیناً" اس کا تعلق رچرڈ سے نہایت گہرا ہوگا اس نے سوالیہ نگاہوں سے مجھے دیکھا تو میں نے کہا۔

"میرا نام جنید عیسٰی ہے اور میں رچرڈ کا گہرا دوست ہوں۔"

"کہیے میں آپ کی خیا خدمت کرسکتی ہوں۔"

"میں رچرڈ کے بارے میں اہم گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔" میں نے کہا اور لڑکی دو قدم پیچھے ہٹ گئی اور اس نے مجھے اندر آنے کا راستہ دے دیا' میں پر اطمینان قدموں سے چلتا ہوا اندر داخل ہوگیا تو اس نے دروازہ بند کردیا پھر مجھ سے کہنے لگی۔

"اگر آپ رچرڈ کے دوست ہیں تو شاید اس نے آپ سے میرا تذکرہ کیا ہو' میرا نام ہلدا کارپ ہے اور میں رچرڈ کی گہری دوست ہوں' ہم دونوں تقریباً" ڈیڑھ سال سے ساتھ ہی رہتے ہیں' اس کے علاوہ رچرڈ کا اور کوئی عزیز نہیں ہے ہاں شناسا بہت سے تھے۔"

"اوہو' آپ ہی مس کارپ ہیں' رچرڈ نے ایک بار خط میں مجھے آپ کے بارے میں لکھا تھا لیکن نہایت مختصر الفاظ میں حالانکہ جوابی خطوط میں' میں نے اس سے آپ کے بارے میں تفصیل پوچھی تھی۔ لیکن اس نے مجھے کبھی کوئی تفصیل نہیں بتائی' حقیقت یہ ہے مس کارپ کہ میں تقریباً" تین سال سے ملک سے باہر ہوں اور ان دنوں میری رہائش جاپان میں ہے' رچرڈ میرا گہرا دوست تھا' ہم دونوں نے بہت وقت ساتھ گزارا ہے' اس کے بعد وہ مختلف مشاغل میں مصروف ہوگیا میں ایک کام کے سلسلے میں جاپان چلا گیا اور

طویل عرصے سے وہیں رہتا ہوں' پچھلے دنوں جاپان سے واپسی ہوئی' مختلف ملکوں سے ہوتا ہوا بالا آخر اپنے وطن پہنچ گیا' یعنی سالونیکا' لیکن رچرڈ کے بارے میں مجھے کچھ افسوناک خبریں ملی ہیں' کیا ان میں سچائی ہے؟" کارپ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اس نے ناک سے شوں شوں کرتے ہوئے کہا۔

"گویا' آپ کی جاپان سے واپسی کے بعد اس سے ملاقات نہیں ہوئی؟"

"نہیں' بالکل نہیں؟" میں نے اس کا چہرہ دیکھا اور پھر اداکاری شروع کردی' گردن جھکا دی' دونوں ہاتھ اپنے چہرے پر رکھ لئے' وہ آہستہ سے بولی۔

"اندر آجائیے۔" کسی کو اپنے غم میں شریک دیکھ کر جس طرح کچھ کیفیات طاری ہو جاتی ہیں' وہی کیفیت اس وقت ہلدا کارپ پر طاری ہوگئی تھی' وہ مجھے ایک خوبصورت سے ڈرائنگ روم میں لے گئی' بیٹھنے کا اشارہ کیا اور کہنے لگی۔

"رچرڈ کی موت کے بعد جیسے میں بھی مرچکی ہوں' ہم دونوں ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے' رچرڈ ہمیشہ مختصر راستوں سے بلندیوں پر پہنچنے کا عادی تھا لیکن میں اسے منع کرتی تھی کہ مختصر راستے کبھی بلندیوں تک نہیں لے جاتے بعض جگہ بڑے شدید نقصانات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور یہی ہوا۔"

"مجھے پچھلے دنوں سے اندازہ ہورہا تھا کہ رچرڈ غلط راہوں پر نکل گیا ہے لیکن آخر یہ ہوا کیسے؟"

"کچھ بھی نہیں معلوم' مسٹر ہرسٹ نے مجھے ٹیلی فون پر بتایا کہ رچرڈ اب اس دنیا میں موجود نہیں ہے اور اسے ہلاک کردیا گیا ہے۔"

"مسٹر ہرسٹ!" میں نے سوال کیا۔

"میں سمجھتی ہوں ساری مصیبتوں کی جڑ یہی شخص ہے' اسی نے رچرڈ کو وہ راستے دکھائے جو جرم کے راستے تھے اور پچھلے تقریباً" ایک سال سے تو رچرڈ کا مزاج ہی بدل گیا تھا' اگر وہ مجھ سے محبت نہ کرتا ہوتا تو شاید مجھے بھی نظرانداز کردیتا' ان دنوں وہ بہت اونچا اڑ رہا تھا اور اس کا کہنا یہ تھا کہ بہت جلد وہ کروڑ پتی بن جائے گا۔"

"آہ' کروڑ پتی بننے کا چکر ہمیشہ زندگی کے اختتام پر ختم ہوتا ہے' مجھے آپ سے بہت ہمدردی ہے مس کارپ' کاش میں اپنے دوست کے قاتلوں سے بدلہ لے سکوں۔"

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

"میں تو دعوے سے یہ بات کہتی ہوں کہ رچرڈ کا قاتل صرف وہی جنونی ہرسٹ ہے' وہ جرائم پیشہ آدمی ہے' ویسے اگر آپ اس شخص سے مل لیں تو آپ کو اندازہ ہو جائے گا کہ وہ کس قسم کا انسان ہے۔"

"اس نے رچرڈ کی موت کا سامان مہیا کیا ہے میں' میں صرف اسے اس کی موت کا ذمے دار سمجھتی ہوں۔"

"یہ مسٹر ہرسٹ رہتا کہاں ہے؟" میں نے سوال کیا اور ہلدا کارپ مجھے ایک پتا بتانے لگی میں نے پتا لکھ کر اپنے پاس رکھ لیا تھا وہ خود بھی پر جوش نظر آرہی تھی' کہنے لگی۔

"رچرڈ کی موت کا انتقام لینے کے لئے' اگر آپ مجھے بھی استعمال کرنا چاہیں' مسٹر عیسٰی تو میں آپ کا ساتھ دینے کے لئے تیار ہوں۔ آپ کو اندازہ نہیں ہے کہ میں اس دنیا میں تنہا رہ گئی ہوں۔ رچرڈ کے علاوہ میرا تھا بھی کون' یہ بات تو آپ بھی اچھی طرح جانتے ہیں کہ رچرڈ بھی اس دنیا میں بالکل تنہا تھا اور ہماری یہ تنہائی ہی ہمیں ایک دوسرے کے قریب لے آئی تھی' مگر وہ مجھے پھر تنہا چھوڑ گیا میں پھر تنہا ہو گئی۔" میں مس ہلدا کارپ سے بہت زیادہ افسوس کا اظہار کرنے لگا اس نے مجھ سے کہا۔

"یہاں آپ نے کہاں قیام کیا ہے مسٹر جنید عیسٰی' کیا آپ کے اہل خاندان بھی یہیں رہتے ہیں؟" میں نے ایک افسردہ سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

"نہیں مس کارپ' میرا بھی اس دنیا میں کوئی نہیں ہے ایک عجیب بات ہے یہ......... کہ ہم لوگوں کی دوستی بھی اسی انداز میں ہوئی تھی ابتداء میں ہم کچھ عرصے ساتھ بھی رہے تھے اور اکثر ہنستے ہوئے یہ کہتے تھے کہ ہم ایک انجمن کیوں نہ بنالیں جو تنہا لوگوں کی انجمن ہو' میں اس وقت یہاں ہوٹل مالیکس میں کمرہ نمبر آٹھ سو ستر میں مقیم ہوں۔" وہ عجیب سی نظروں سے مجھے دیکھنے لگی' پھر اس نے کہا۔

"اگر آپ محسوس نہ کریں تو اپنا سامان اٹھا کر یہیں میرے پاس آجائیں ان دنوں میں انتہائی دلبرداشتہ ہوں' جب کسی انسان کے لئے زندگی بالکل تنہا ہو جائے تو وہ کیسے جی سکتا ہے ملنے کو تو بہت سے دوست مل جائیں گے لیکن........." وہ آہستہ آہستہ سسکنے لگی' میرا ذہن برق رفتاری سے سوچ رہا تھا' ہوٹل مالیکس میرے لئے کسی قدر مشکوک

بھی ہو سکتا تھا اور اگر عارضی ٹھکانے کے لئے یہ جگہ مل جائے تو کوئی حرج نہیں ہے' ذرا سی اداکاری کرنی پڑے گی' لڑکی سیدھی سادی معلوم ہوتی تھی مجھے اس سے اور کوئی دلچسپی تو نہیں تھی لیکن ہمدردی کے اظہار کے طور پر اور پھر اس کے محبوب کے دوست کے طور پر اگر میں یہاں کچھ عرصے اس کے ساتھ قیام کرلوں تو میرا کام بھی بن جائے گا جو نشاندہی ہوئی تھی یعنی مسٹر ہرسٹ کی تو اس کے سلسلے میں مس ہلدا کارپ میرے کام آسکتی تھی اور اگر میرا اندازہ تھا تو یہ مسٹر ہرسٹ یقینی طور پر کوئی ایسا ہی شخص ہو سکتا تھا جس کا ان واقعات سے براہ راست تعلق ہو۔" میں نے آہستہ سے کہا۔

"نہیں مس ہلدا کارپ میں آپ سے انتہائی ہمدردی رکھتا ہوں لیکن میرے دوست' میں اس کے بغیر یہاں اس فلیٹ میں صرف آپ کے ساتھ۔" ہلدا کارپ نے اداس لہجے میں کہا۔

"براہ کرم میری بات مان لیجئے۔ میں ان دنوں اتنی پریشان ہوں کہ آپ کو بتا نہیں سکتی' اگر ایک سے دو افراد ہوں گے تو کم از کم ذہن بٹ جائے گا' پلیز۔ پلیز۔"

"ٹھیک ہے مس ہلدا کارپ' اگر آپ یہ سمجھتی ہیں کہ میرا یہاں آنا کوئی غلط بات نہیں ہے تو میں آجاؤں گا' مجھے اعتراض نہیں ہوگا۔"

"نہیں آجاؤں گا نہیں آپ ابھی میرے ساتھ چلیں گے۔ مالیکس سے اپنا سامان اٹھائیں گے اور یہاں منتقل ہو جائیں گے۔"

"سوچ لیجئے۔ آپ کو کوئی دقت نہ ہو' میں تو یہاں زیادہ عرصے نہیں رہوں گا۔ لیکن کہیں کوئی یہ نہ کہے کہ آپ نے یا میں نے اپنے دوست کی غیر موجودگی سے کوئی فائدہ اٹھایا۔"

"پلیز آپ ان تمام باتوں کو نہ سوچئے۔ اس وقت اس سے بہتر کوئی بات نہیں ہو سکتی کہ ہم دونوں یکجا ہو جائیں۔" وہ اس طرح پیچھے پڑی کہ میں نے آمادگی کا اظہار کر دیا' بہر طور ایک نیا باب شروع ہوا تھا اور کم از کم مجھے بھی ایک ایسی شخصیت مل رہی تھی جو کسی بھی وقت میرے کام آسکتی تھی۔ بہرحال میں نے بھی کوئی اعتراض نہیں کیا اور کچھ دیر کے بعد میں ہلدا کارپ کے ساتھ لمبی سرخ کار میں بیٹھا ہوا ہوٹل مالیکس کی جانب جا رہا تھا۔ مالیکس سے میں نے اپنا سامان اٹھایا۔ یہاں شاید اب میں کسی کی نگاہوں میں مشکوک

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

نہیں تھا جو کوئی بھی تھا اور جس نے بھی میرا تعاقب کر کے میرے بارے میں اندازہ لگایا وہ رچرڈ کے علاوہ اور کوئی نہیں ہو سکتا تھا گویا اگر۔

یہ ذمہ داری مسٹر ہرسٹ نے بھی اس کے سپرد کی تھی تو رچرڈ ہی یہ جانتا تھا کہ میں کہاں موجود ہوں' ایسی شکل میں ہلدا کارپ کے پاس آجانا ہرسٹ سے زیادہ قریب کر دیتا تھا اور مجھے آسانی ہو جاتی تھی ہو سکتا ہے' مسٹر ہرسٹ بھی میرے صورت آشنا ہوں' لیکن اب جو ہو گا بعد میں دیکھا جائے گا۔ کم از کم اس طرح بات کچھ آگے تو بڑھی تھی ایک شخص نگاہوں میں تو آیا تھا جس سے میں مزید معلومات حاصل کر سکتا تھا ویسے یہاں مجھے واقعی بڑی بددلی ہوئی تھی' اور انتہائی شدید ناکامیوں کا سامنا کرنا پڑا تھا' کچھ دیر کے بعد ہم واپس فلیٹ میں پہنچ گئے' اور مس کارپ کسی قدر خوش نظر آنے لگی اس نے مسرور لہجے میں کہا۔

"تمہارے آجانے سے مجھے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے میری تنہائی ایک دم ختم ہو گئی ہے' کم از کم دل میں آجانے والی کوئی بات تم سے کہہ تو سکتی ہوں اب میں گھر کے کام کاج کروں گی تم آرام کرو بلکہ بہتر ہے کہ کچھ دیر سو جاؤ میں تمہیں جگالوں گی۔"

"نہیں مس کارپ' سونے کا کوئی ارادہ نہیں ہے میرا......... مجھے کوئی کتاب دے۔"

"ہاں کیوں نہیں۔ کتابوں کا شوق تو مجھے بھی ہے' اور میں نے بہت سی کتابیں جمع کر رکھی ہیں۔" اس نے مجھے ایک خوبصورت سا ناول لا کر دے دیا اور میں ناول پر نظر جما کر آرام کرسی میں دراز ہو گیا۔ لیکن میرا ذہن برق رفتاری سے جانے کہاں کہاں کی سیر کر رہا تھا' مستقبل کے بہت سے منصوبے میرے ذہن میں گردش کر رہے تھے مسٹر ہرسٹ۔ مسٹر ہرسٹ۔ بار بار ایک ہی نام میرے ذہن میں گونج رہا تھا اور اب اس شخص کے علاوہ میرے لئے کوئی نہیں تھا جس پر میں ٹرائی کروں۔ لیکن ہلدا کارپ کا سہارا میرے لئے بے حد ضروری تھا۔ رات کے کھانے پر ہلدا کارپ سے اس سلسلے میں تفصیلی گفتگو ہوئی میں نے جو لائحہ عمل تیار کیا تھا اس کے تحت میں نے اس گفتگو کا' آغاز کیا تھا۔

"مس کارپ' رچرڈ سے دوستی سے پہلے آپ کے کیا مشاغل تھے؟ معاف کیجیے گا بات کچھ ایسی ہی ہے کہ میں اس بارے میں معلوم کرنے پر مجبور ہو گیا ہوں۔ آپ کو شاید

اس بات کا اندازہ نہ ہو کہ میں بے شک ایک طویل عرصے رچرڈ سے دور رہا۔ لیکن ہم لوگوں کی دوستی بے مثال نوعیت کی حامل تھی۔ آج مجھے یوں محسوس ہوتا ہے۔ جیسے میں اپنی عزیز ترین شے کھو چکا ہوں۔ میرے دل میں جوار بھاٹا اٹھ رہے ہیں اور میں یہ سوچتا ہوں کہ میرے دوست رچرڈ کو قتل کر دیا گیا' اور میں زیادہ سے زیادہ بس اتنا کر سکتا ہوں کہ اس کی محبوبہ کو دلاسے دیتا رہوں۔ میں اس شخص سے انتقام لینا چاہتا ہوں مس ہلدا کارپ جس نے میرے دوست کو زندگی سے محروم کیا۔ جاپان میں میرا تعلق مختلف لوگوں سے رہا ہے۔ جرم کی دنیا سے مجھے بھی واقفیت حاصل ہے' یہ لوگ اپنا کوئی مطلب نکالنے کے بعد اپنے ہی ساتھیوں کو زندگی سے محروم کر دیتے ہیں' مجھے ہرسٹ اور رچرڈ کی درمیانی نوعیت کا پتہ ملنا چاہیے آخر رچرڈ ہرسٹ کے لئے کیا کر رہا تھا اور کیا رچرڈ کا قاتل ہرسٹ ہی ہے۔"

ہلدا کارپ پر میرے ان الفاظ کا مناسب رد عمل ہوا تھا اس کی آنکھیں آہستہ آہستہ سرخ ہو گئیں اس نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

"حقیقت یہ ہے کہ میرے دل میں بھی اس دوران کئی بار یہ خیال آیا ہے جو تمہارے دل میں پیدا ہوا۔ لیکن میں ایک بے بس لڑکی ہوں اور اس بارے میں کچھ نہیں جانتی۔ میں خود بھی رچرڈ کا انتقام لینا چاہتی ہوں۔ لیکن......... لیکن اس دوران میں نے جتنی بار بھی یہ بات سوچی میرے حوصلے پست ہو گئے۔ میں نے سوچا کہ آخر میں اس سلسلے میں کیا کر سکتی ہوں۔ لیکن اگر یہی تصور تمہارے ذہن میں بھی جاگا ہے تو میں سمجھتی ہوں کہ میرا اور تمہارا ملاپ رچرڈ کے قاتلوں کو جہنم کے دہانے پر لا کھڑا کرے گا' میں تم سے بالکل اتفاق کرتی ہوں۔ تم نے مجھ سے میرے بارے میں سوال کیا ہے ڈیئر تو میں تمہیں بتاؤں کہ میری زندگی بڑے عجیب و غریب انداز میں گزری ہے۔ ماں بچپن ہی میں مر گئی تھی باپ ایک لاابالی فطرت کا انسان تھا' پھوپی تھی' ایک میری جس نے میری پرورش کی مگر اس کے پاس بھی زندگی کے بہتر مسائل نہیں تھے۔ ہم نے ایک قصبے میں زندگی گزاری۔ پھوپی چھوٹے موٹے کام کر کے گھر کی ضرورتیں پوری کر لیتی تھی اور میں اس کا ہاتھ بٹاتی تھی۔ لیکن جب اس کا بھی انتقال ہو گیا تو مجھے بحالت مجبوری سالونیکا آنا پڑا۔ جوان ہو چکی تھی لیکن زندگی گزارنے کے طریقے نہیں جانتی تھی۔ پھر کچھ لوگوں نے

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

ازراہ انسانیت مدد کی۔ میں نے کئی جگہ ملازمتیں کیں اور اس کے بعد ایک جنرل اسٹور میں سیلز گرل کی حیثیت سے کام کر رہی تھی کہ رچرڈ سے ملاقات ہوگئی۔ ہم دونوں کے درمیان محبت کے رشتے قائم ہوئے' اور بالآخر رچرڈ نے مجھ سے ملازمت ختم کرادی اور مجھے اپنے اس فلیٹ میں لے آیا۔ وہ یہ نہیں دیکھ سکتا تھا کہ میں اتنی محنت کر کے اپنی زندگی کو آگے بڑھاؤں اس کے بعد سے میں رچرڈ کے ساتھ زندگی بسر کر رہی تھی۔ یہ ہے میری اور رچرڈ کی کہانی جہاں تک ہرسٹ کا تعلق ہے تو رچرڈ ہی نے مجھے اس سے روشناس کرایا تھا لیکن براہ راست نہیں۔ وہ کہتا تھا کہ ہرسٹ ایسا آدمی نہیں ہے جس سے وہ میری ملاقات کرائے وہ ایک عیاش طبع شخص ہے اور عورت خور کے نام سے مشہور ہے۔" میری آنکھوں میں چمک آگئی۔ میں نے آہستہ سے کہا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ ہرسٹ سے آپ کی کبھی ملاقات نہیں ہوئی۔"

"براہ راست نہیں۔"

"آپ اسے پہچانتی ہیں۔"

"اچھی طرح۔ دور ہی سے میں نے اسے دو بار دیکھا ہے اور انہی لمحات میں مجھے بتایا گیا تھا کہ یہ شخص ہرسٹ ہے۔"

"اس کا پتہ بھی رچرڈ نے ہی آپ کو بتایا ہوگا۔"

"ہاں۔ وہ ویسے تو بہت صاحب حیثیت ہے' لیکن جس جگہ وہ رہتا ہے وہ اچھی جگہ نہیں ہے۔ درحقیقت وہ اس کی عیاشی کا اڈا ہے اور وہاں وہ اپنی خاص خاص دوستوں کو بلاتا ہے اور ان کے ساتھ رنگ رلیاں مناتا ہے۔ سالونیکا کا ساحل اس کے لئے ایک بہترین تفریح گاہ ہے اور وہیں پر اس نے اپنا ایک خوبصورت سا مکان بنا رکھا ہے۔"

"عموماً وہ اسی مکان میں ملتا ہوگا۔"

"ہاں۔ وہ اس کا خفیہ ٹھکانہ ہے اور میں سمجھتی ہوں کہ وہیں سے ہمیں اس کے بارے میں ساری معلومات حاصل ہوسکتی ہیں۔"

"میرا ذہن برق رفتاری سے کام کرتا رہا میں نے کہا۔" اس کا مطلب ہے مس کارپ کہ آپ اپنے محبوب کے انتقام کے لئے ہرسٹ کو ٹٹول سکتی ہیں؟

"ہاں۔ میں سب کچھ کرسکتی ہوں جو رچرڈ کے قاتلوں سے انتقام کے لئے ہو۔"

میں نے اپنا ہاتھ آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

"تو اس سلسلے میں آپ اپنے آپ کو تنہا نہ سمجھیں میں آپ کا بھرپور ساتھ دوں گا' حالانکہ جاپان سے میں یہاں مختصر وقت کے لئے آیا تھا لیکن اب اس وقت تک واپس نہیں جاؤں گا جب تک کہ رچرڈ کے قاتلوں سے انتقام نہ لے لیا جائے۔"

"اور جاپان جاتے ہوئے میں بھی تمہارے ساتھ ہوں گی ڈیئر جنید عیشی۔" میں نے چونک کر اسے دیکھا۔ لیکن پھر سنبھل گیا۔ ظاہر ہے اب تک کون سا سچ بول رہا تھا جو ایک جھوٹ اور نہ بول سکتا۔ میں نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"اگر تم پسند کرو۔!" میرے اس لمس نے اسے بے اختیار کر دیا۔ اور اس کی بے اختیاری نے مجھے زیر بار کر دیا۔ یہ بار دوسری صبح تک میرے شانوں پر رہا اور میں یہ سوچنے پر مجبور ہوگیا کہ جھوٹ بہت سے بوجھ لادتا ہے۔ یورپ کی عورت قناعت پسند ہے۔ وہ ایک محبوب کی موت کی خلش مٹانے کے لئے دوسرے محبوب کا سہارا لے سکتی ہے' سالونیکا آکر میرا جن ناکامیوں سے واسطہ پڑا تھا ان میں یہ ایک اور ناکامی تھی کہ میں اپنے معیار برقرار نہ رکھ سکا تھا۔ لیکن اگر مجھے مقصد میں کامیابی حاصل ہو جائے تو۔ شاید یہ سودا اتنا مہنگا نہ لگے۔

ہلدا کارپ میرے لئے ایک عجیب و غریب شخصیت بن گئی تھی اور میں اس کے ساتھ گزر بسر کر رہا تھا۔ کچھ تجربہ کرنے کا موقع بھی ملا تھا اس سے پہلے بھی موقع ملا تھا۔ مگر میں نے ان گہرائیوں پر بہت زیادہ غور نہیں کیا تھا۔ اب چونکہ ہلدا کارپ نے مجھے ایک عجیب احساس سے روشناس کرا دیا تھا۔ اس لئے یہ ساری باتیں ذہن میں آگئی تھیں۔ لیکن میں اسے بہت خوش دیکھ رہا تھا۔ ناشتہ کرتے ہوئے اس نے مسرور نگاہوں سے میری جانب دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم بذات خود بڑی عجیب و غریب شخصیت کے مالک ہو جنید میں نہیں کہہ سکتی کہ تمہارے لئے میرے دل میں کیا احساس پیدا ہوگیا ہے۔ کیا بتاؤں کیا کہوں تم سے تمہارے بارے میں۔ لیکن میں رچرڈ کو نہیں بھول سکتی۔ کسی قیمت پر نہیں بھول سکتی۔ اس نے مجھ سے محبت کی تھی اس نے مجھے اس وقت سہارا دیا تھا جب میں ایک بالکل بے سہارا لڑکی تھی اور یہ سوچتی تھی کہ اس کائنات میں میرا کوئی نہیں ہے۔ میرا رچرڈ۔"

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

"میرا دل چاہا کہ قہقہے لگاؤں ایک جانب یہ عورت اپنے محبوب سے محبت کا اظہار کر رہی ہے۔ دوسری جانب وہ مجھے اس سے بہتر قرار دیتی ہے۔ واہ رے یورپ۔ اور واہ رے یورپ کی عورت۔ بہرحال بات اپنا مطلب نکالنے کی تھی۔ اور میں یہ محسوس کر رہا تھا کہ اس وقت میرے لئے اس کا سہارا نہایت ضروری ہے میں اس کے ساتھ وقت گزاری کرتا رہا۔ بہت زیادہ پر جوش نہیں ہو رہا تھا کہ وہ کہیں مشکوک نہ ہو جائے۔ لیکن دبے دبے الفاظ میں اس سے اپنے جوش کا اظہار ضرور کر دیتا تھا۔

مس ہلدا کارپ میں یہ نہیں چاہتا کہ ہمارے دل میں رچرڈ کی موت کا دکھ کمزور پڑ جائے اور وہ شیطان ہرسٹ ہمارے ہاتھوں سے بچ جائے۔

"ایسا۔ بالکل نہیں ہو سکتا۔" ہلدا کارپ نے دانت پیستے ہوئی کہا۔ اور میں اس کی تیلی کا جائزہ لینے لگا۔ جو انوکھی صفات کی مالک تھی۔ میں نے اس سے کہا۔

"تو پھر کیا خیال ہے۔ ہرسٹ سے میرا تعارف کب کراؤ گی۔"

"تعارف؟"

"میرا مطلب ہے میں کب اس سے آشنا ہوں گا۔"

"ہمیں اس سلسلے میں باقاعدہ منصوبہ بندی کرنی چاہیے اور اس کے لئے دو تین روز درکار ہوں گے ذرا سکون سے بیٹھ کر سوچیں گے۔" اس نے کہا اور میں اس کی صورت دیکھنے لگا۔ پھر اس کی ترکیب میری سمجھ میں آ گئی۔ کم از کم دو تین روز وہ میری قربت میں گزارنا چاہتی تھی اور اس کے بعد آگے بڑھنے کا ارادہ رکھتی تھی۔ اب اتنا بھی احمق نہیں تھا کہ اس کی باتوں میں آ جاتا۔ میں نے اس سے کہا۔

"میں تو یہ سمجھتا ہوں ڈیئر ہلدا کہ ہمیں فوراً اپنا یہ کام سرانجام دے لینا چاہیے اور پھر اس کے بعد مجھے اور تمہیں جاپان جانے کی تیاری کرنی ہوں گی اور میں نے یہ فیصلہ کرلیا ہے کہ اب تمہیں یہاں نہیں چھوڑوں گا۔ جب تم تنہا ہو اور تمہارا یہاں کوئی بھی نہیں ہے تو پھر کیوں نہ تم بھی میری تمنائوں کی شریک بن جاؤ۔" ہلدا کارپ نے مسرور نگاہوں سے مجھے دیکھا اور بولی۔

"کیا تم میرے بارے میں اس انداز میں سوچنے لگے ہو۔"

"کیوں نہیں تم میری عزیز دوست کی محبوبہ ہو۔" میں نے کہا اور دل ہی دل میں

ہنس پڑا۔ وہ غمزدہ ہوگئی تھی یعنی وہ اپنے آپ کو میرے عزیز دوست کی محبوبہ کی حیثیت سے ہی میرے ساتھ رہنا چاہتی تھی اور اس سے بڑا لطیفہ اور کوئی نہیں ہو سکتا تھا۔ الغرض یہ کہ میں نے اسے تیار کرلیا اور اس نے چند جگہوں کے نام بتائے جن میں ایک ریجے جن کلب تھا ریجے جن کلب کے بارے میں اس نے کہا۔ کہ عموماً رچرڈ ہرسٹ کا تذکرہ کرتے ہوئے یہی کہتا تھا کہ اسے ریجے جن کلب جانا ہے۔ جہاں وہ ہرسٹ سے ملاقات کرے گا۔ سب سے پہلی بار بھی اس نے مجھے ہرسٹ کو دور ہی سے ریجے جن کلب میں دکھایا تھا۔

"ایک بات بتاؤ۔"

"کیا؟"

"تمہارے محبوب نے تمہیں اپنے باس سے ملانے کی کوشش کیوں نہیں کی۔"

"بتا چکی ہوں میں تمہیں۔"

"یعنی یہ کہ وہ ایک عیاش طبع آدمی تھا۔" میں نے کہا۔

"اور رچرڈ نہیں چاہتا تھا کہ اس کی نگاہ مجھ پر پڑے۔"

"گویا اس نے کبھی تمہیں نہیں دیکھا؟"

"یہ تو میں تمہیں پہلے بتا چکی ہوں۔ اور اس کے لئے رچرڈ نے ہمیشہ احتیاط برتی تھی۔"

"یعنی اب وہ تمہیں دیکھے گا تو کسی طور یہ نہیں پہچان پائے گا کہ تمہارا تعلق رچرڈ سے ہے۔"

"بالکل نہیں۔ بھلا اس کے ذہن میں یہ بات کیسے آسکے گی۔ جبکہ رچرڈ نے اسے آج تک میرے بارے میں کچھ نہیں بتایا۔"

"بشرطیکہ کہ وہ مجھ سے متاثر ہو جائے۔" میں نے مسکراتی نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

"جب تم سے مجھ جیسا آدمی متاثر ہو سکتا ہے ڈیئر تو بھلا اور کون نہ ہوگا۔"

"ہاں تم ایک شاندار مرد ہو۔" اس نے اعتراف کرتے ہوئے کہا میرا مقصد بالکل یہ نہیں تھا اور یقین آئے تو یقین کر لیجئے گا کہ اس کے ان الفاظ پر مجھے اپنے دل میں

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

شرمندگی اور شرم کا احساس ہوا تھا۔

لیکن بعض اوقات اپنے احساسات کو قتل کرنا پڑتا ہے اور اپنے مقصد کی تکمیل کے لئے میں نے اس احساس کو بھی قتل کر دیا۔ اور اسی شام میں اس کے ساتھ ریپے کلب چل پڑا۔ ہم لوگ نے ایک منصوبہ ترتیب دے لیا تھا۔ یعنی کلب میں داخل ہونے کے بعد مجھے اور اسے الگ الگ بیٹھنا تھا اور ایک دوسرے سے شناسائی کا اظہار نہیں کرنا تھا۔ تاکہ کم از کم میں ہرسٹ کی نگاہوں میں نہ آؤں۔ کیونکہ میں ہرسٹ کو نہیں پہچانتا تھا۔ اس لئے یہ طے کر لیا گیا تھا کہ مناسب موقع ملتے ہی ہلدا کارپ مجھے ہرسٹ کے بارے میں بتا دے گی۔ بشرطیکہ وہ کلب میں پہنچا ہو۔ کلب میں خوب رونق تھی اور ہونی بھی چاہیے تھی۔ کیونکہ کلب واقعی بہت شاندار تھا۔ جگہ جگہ کے لوگ نظر آ رہے تھے۔ مقامی لوگوں کی تعداد بھی کافی تھی اور مقامی لوگ تو روایتی حسن کے مالک ہوتے ہیں۔ اس کی تو ایک تاریخ بھری پڑی ہوئی ہے۔ میں ان حسین چہروں کو دیکھتا رہا۔ اور خوش پوش اور خوش باش لوگ کافی تعداد میں کلب میں موجود تھے۔ اور پھر مجھے ہرسٹ کو تلاش کرنے میں کوئی دقت نہیں ہوئی۔ نہ ہی ہلدا کارپ سے اس کی شناخت کی ضرورت پیش آئی۔ کیوں کہ ایک شخص کو میں نے بہت سی لڑکیوں کے درمیان گھرے ہوئے دیکھا تھا۔ سفید سوٹ میں ملبوس سرخ چہرے والا یہ شخص ہرسٹ کے علاوہ اور کوئی نہیں ہو سکتا تھا۔ عمر پینتالیس سال کے قریب ہوگی۔ چہرہ انتہائی سخت آنکھیں چھوٹی چھوٹی اور کینہ پرور البتہ اس کے سر کے بال بہت زیادہ خوبصورت تھے۔ اور عالم نوجوانی میں یقینی طور پر وہ ایک مثالی حیثیت رکھتے ہوں گے۔ ہلدا کارپ نے ایک ایسی جگہ بیٹھنے کے لئے منتخب کی جہاں سے ہرسٹ کا اور اس کا براہ راست سامنا ہو جائے۔ میں نے بھی اس سے تھوڑے ہی فاصلے پر ایک میز سنبھال لی تھی۔ اور ہلدا کارپ نے ایک بار گہری نگاہوں سے مجھے دیکھا تھا اور نگاہوں کا زاویہ تبدیل کر لیا تھا۔ جس سے یہ اظہار کرنا مقصود تھا کہ وہی شخص ہرسٹ ہے۔ میں نے آنکھیں بند کر کے گردن ہلا دی تھی۔ ہمیں پہلے ہی مرحلے پر کامیابی حاصل ہوئی تھی اور اس سے مجھے اندازہ ہو گیا تھا کہ ہلدا کارپ کو ہرسٹ کے بارے میں بہت کچھ معلوم ہے۔ جو پانچ چھ لڑکیاں اس کی میز پر موجود تھیں ان کا انداز خوشامدانہ تھا اور ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے ہرسٹ انہیں لفٹ دینے کے موڈ میں نہیں ہے۔ ہلدا کارپ

چونکہ ایک پروفیشنل لڑکی نہیں تھی اور مردوں کو رجھانے کا گر اسے نہیں آتا تھا لیکن آج اس نے یہی کام سرانجام دینا تھا اس لئے کچھ بدحواس سی نظر آ رہی تھی۔ ویٹر نے اس کے سامنے خوبصورت برتن لا کر رکھ دیئے جس میں ایک مشروب تھا۔ مجھ سے بھی میرا آرڈر پوچھا گیا تو میں نے کافی طلب کر لی۔ اور اس کے بعد چاروں سمت نگاہیں دوڑانے لگا۔ کبھی کبھی چور نگاہوں سے ہرسٹ اور ہلدا کارپ کو بھی دیکھ لیا کرتا تھا۔

میں محسوس کر رہا تھا کہ ہلدا کارپ کسی قدر الجھ سی گئی ہے اور غالباً" اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ ہرسٹ تک رسائی کیسے حاصل کرے البتہ اس نے ایک کام عقلمندی کا کیا تھا۔ یعنی جس میز کا انتخاب کیا تھا وہ اسے بھرپور فائدہ دینے والی تھی اور یہی ہوا۔ ہرسٹ نے اسے دیکھا اور پھر گہری نگاہوں سے دیر تک دیکھتا رہا۔ اس کے بعد اس نے غالباً" ایک ویٹر سے کچھ کہا تھا اور چند لمحات کے بعد ویٹر کو میں نے ہلدا کارپ کی میز کی جانب جاتے ہوئے دیکھا۔

ویٹر نے ادب سے جھک کر اس سے کچھ کہا تھا اور ہلدا کارپ نے نگاہیں اٹھا کر ہرسٹ کی جانب دیکھا تھا تب ہرسٹ گردن خم کر کے مسکرا دیا تھا۔ ہلدا کارپ الجھے الجھے سے انداز میں اپنی جگہ سے اٹھی اور میں نے مطمئن انداز میں گردن ہلائی۔ اس کا مقصد ہے کہ اسے کامیابی حاصل ہو گئی ہے۔ اس دوران ہرسٹ نے اپنے ساتھ موجود ان لڑکیوں سے معذرت کر لی تھی اور وہ سب کی سب کینہ پرور نگاہوں سے ہلدا کارپ کو دیکھتی ہوئی وہاں سے چلی گئی تھیں۔ مجھے ہنسی آ گئی۔ وہ سب کچھ ہو رہا تھا جس کی توقع کی جا سکتی تھی۔ ہلدا کارپ اس کی میز کے قریب پہنچ گئی۔ ہرسٹ نے اپنی کرسی سے کھڑے ہو کر اس کا استقبال کیا اسے بیٹھنے کی پیشکش کی تب ہلدا کارپ اپنا پرس رکھ کر وہاں بیٹھ گئی۔ اس کے انداز میں جھجک تھی اور ہرسٹ اس سے کچھ گفتگو کر رہا تھا۔ جو نہایت ملائم اور شگفتہ معلوم ہوتی تھی کیونکہ ہلدا کارپ کے چہرے پر چند لمحات کے بعد ہی سکون کے آثار نظر آنے لگے تھے۔ اور اس کے بعد میں کافی سے شغل کرنے لگا۔ میری نگاہیں چاروں طرف بھٹک رہی تھیں اور ضروری نہیں تھا کہ ان دونوں کی نگرانی کی جائے۔ کیونکہ ظاہر ہے ہلدا کارپ اپنا کام کرے گی اور ہرسٹ کسی مکڑی کی طرح اسے اپنے جال میں پھانسنے کی کوشش کرے گا۔ لیکن یہ فیصلہ کرنا بعد میں مشکل ہو جائے گا۔ ان میں سے

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

مکڑی کون ہے دو گھنٹے بعد ہلدا کارپ نے جاتے ہوئے مجھے کوئی اشارہ نہیں کیا تھا اور اس کا بس ایک ہی طریقہ تھا کہ میں بھی اسی سمت کا رخ کروں۔ میں نے چند لمحات کے بعد اپنی کرسی چھوڑ دی۔ میرا کارڈ وہیں رکھا گیا تھا۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ وہ میز ابھی میرے لیے مخصوص ہے اور کسی اور کو وہاں بیٹھنے کی اجازت نہیں ہے۔

چنانچہ میں اس حصے کی جانب چل پڑا۔ جہاں ہلدا کارپ مسٹر ہرسٹ کے ساتھ گئی تھی۔ اندر مختلف قسم کے کھیل ہو رہے تھے۔ اور یہ سب جوئے پر مشتمل تھے۔ میں نے اندر داخل ہونے کے بعد چاروں طرف نگاہیں دوڑائیں۔ اور پھر ہلدا کارپ کو مسٹر ہرسٹ کے ساتھ ایک گوشے میں میز کے قریب کھڑے ہوئے دیکھا۔ چند لمحات کے بعد وہ کرسیوں پر بیٹھ گئے تھے۔ اور تاش کا کھیل جاری ہو گیا تھا۔ اس کا مقصد ہے کہ ہلدا کارپ نے طویل منصوبہ بندی کر لی ہے۔ تقریباً گیارہ بجے تک مجھے وہاں رکنا پڑا۔ اور وہیں میں نے رات کا کھانا بھی کھایا کیونکہ مسٹر ہرسٹ اور ہلدا کارپ کو میں نے ساتھ ساتھ رات کا کھانا کھاتے ہوئے دیکھا تھا۔ اب اس کے بعد امکانات تو اس بات کے تھے کہ ہلدا کارپ مسٹر ہرسٹ کے ساتھ چلی جاتی۔ لیکن جب گیارہ بجے میں نے ان لوگوں کو باہر نکلتے ہوئے دیکھا اور خود بھی باہر آیا تو میں نے محسوس کیا کہ مسٹر ہرسٹ اپنی کار کی جانب بڑھ گئے ہیں اور ہلدا کارپ ان سے ہاتھ ملا کر دوسری کار کی جانب گویا آج یہ مسئلہ اس سے زیادہ آگے نہیں بڑھا دلچسپ بات تھی۔ مجھے اندازہ تھا کہ مجھے اب کیا کرنا ہے۔ چنانچہ میں وہاں سے چلتا ہوا دور نکل آیا۔ مسٹر ہرسٹ کی کار میں نے اپنے قریب سے گزرتے ہوئے دیکھی تھی اور چند ہی لمحات کے بعد ہلدا کارپ کی کار میرے نزدیک آ کر رک گئی۔ اس نے مسکراتے ہوئے برابر کا دروازہ کھول دیا اور میں اس کے ساتھ اندر بیٹھ گیا۔ ہلدا کارپ نے کار تیزی سے آگے بڑھا دی تھی۔ راستے میں ہم دونوں نے اس موضوع پر گفتگو کرنا مناسب نہیں سمجھا تھا۔ لیکن ہلدا کارپ کے چہرے کا اطمینان بتاتا تھا۔ کہ اسے اپنے مقصد میں کامیابی حاصل ہوئی ہے اور مجھے بھی خود اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ اپنی کوششوں میں ناکام نہیں رہی ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد ہم ہلدا کی رہائش گاہ پر پہنچ گئے۔ اور اندر پہنچنے کے بعد اس نے تھکے تھکے انداز میں مسکراتے ہوئے کئی انگڑائیاں لیں۔ اور بستر پر نیم دراز ہو گئی۔ اس کی نیم باز آنکھیں مجھے دیکھ رہی تھیں۔ اچانک وہ ہنس پڑی۔ میں

مسکراتی نگاہوں سے دیکھتا رہا۔ ویسے آنے والے لمحات کا تصور میرے لئے عجیب سی کیفیات کا حامل تھا۔ میں ان کیفیات کو الفاظ کی شکل نہیں دینا چاہتا۔ لیکن بہرطور انسان ہوں۔ اتنا ہی کہہ دینا کافی ہے۔ ہلدا نے کہا۔

”لوگ اپنے بارے میں کچھ نہیں سوچتے ڈیئر عیسیٰ۔“ میں کچھ نہ بولا اور اسے دیکھتا رہا۔ وہ پھر بولی۔ ”میں اس شخص کی بات کر رہی ہوں جس کا نام ہرسٹ ہے۔ کمبخت جرائم پیشہ انسان ہے۔ نجانے کیا کیا چکر چلائے ہوئے ہیں۔ لیکن اپنی زندگی کا ایک الگ شعبہ رکھتا ہے اور اس شعبے میں وہ بس کیا بتاؤں تمہیں اظہار عشق کرتا ہے تو اس طرح جیسے کوئی نوخیز لڑکا زندگی میں پہلی بار کسی لڑکی سے ہمکلام ہوا ہو۔“ مجھے واقعی ہنسی آ گئی۔ ہلدا کی بات بہت دلچسپ تھی۔ وہ خود بھی ہنسنے لگی۔ پھر اس نے کہا۔

”یہ بھول جاتے ہیں لوگ کہ ان کے مدمقابل جو شخص ہے اس کی اور ان کی عمر میں کیا فرق ہے۔“

”خیر یہ بات نہ کہو ہلدا۔“

”کیوں۔“

”انسان اتنی ہی عجیب چیز ہے۔ اگر اپنی کوئی شناخت کر لے تو میں سمجھتا ہوں۔ بہت سی خوبیاں پیدا ہو جاتی ہیں اس میں۔“ ہلدا چونک کر مجھے دیکھنے لگی پھر اس نے کہا۔

”تم نے واقعی۔ بڑی نفیس بات کہی۔“

”چھوڑو ان باتوں کو۔ ظاہر ہے اس قسم کے لوگ اگر یہ تمام باتیں سوچ لیں تو پھر وہ بھی تبدیل ہو جائیں۔ لیکن ہرسٹ تبدیل نہیں ہوا۔“

”بالکل نہیں۔ وہ تو بضد تھا کہ میں اس کے ساتھ اس کا گھر دیکھوں جو کہ ایک ساحلی علاقے میں ہے اور بہت خوبصورت بنا ہوا ہے۔“

”اوہو۔ اچھا۔“

”ہاں۔ مگر میں نے اس سے معذرت کر لی۔“

”کیوں؟“ میں نے اسے سوالیہ نگاہوں سے دیکھا۔

”بس جی نہ چاہا تھا آج اس کے ساتھ جانے کے لئے۔ کچھ عجیب سا ذہن ہو رہا تھا۔ میں یہ سوچ رہی تھی۔ کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ میں اپنے آپ کو چھپا نہ پاؤں“

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

"پھر؟"

"کل کے لئے وعدہ کرلیا ہے اس سے۔"

"کیا؟"

"یہی کہ میں اس کا مکان دیکھوں گی۔ اس نے بڑی تعریفیں کی ہیں اپنے اس گھ
کی اور کہا ہے کہ اگر میرے قدم وہاں پڑیں گے تو اس مکان کا حسن دوبالا ہو جائے گا۔"
ہلدا کارپ پھر ہنس پڑی میں بھی ہنستا رہا تھا۔ ہلدا کارپ مجھے اس کے بارے میں بہت
باتیں بتاتی رہی جو کوئی بنیادی حیثیت نہیں رکھتی تھیں۔ سوائے اس کے اس احمق شخ
نے اس سے کیا کیا گفتگو کی اور کس کس طرح اس سے اپنی پسندیدگی کا اظہار کیا۔ ہلدا ک
لگی۔

"میں جانتی ہوں ہر نئی ملنے والی لڑکی سے وہ یہی الفاظ کہتا ہوگا۔ وہ تو اس نور
صلاحیتیں بھی نہیں رکھتا کہ نئے نئے الفاظ تراش سکے۔ اور اگر میں اس کی پرانی شناسا
اس کی پہلی ملاقات کے بارے میں پوچھ لوں تو یقین کرو یہی تمام کہانی دھرادے گی وہ۔
آج میں تمہارے سامنے بیان کررہی ہوں۔"

"خیر ہمارا مقصد تو کچھ اور ہی ہے۔ ہلدا کل کا کیا پروگرام ہے؟"

"پروگرام یہ ہے کہ میں شام کو ساڑھے پانچ بجے یہاں سے چلوں گی اور اپنی کا
میں اس کی کوٹھی تک پہنچ جاؤں گی۔ مجھے وہاں کا راستہ معلوم ہے۔ تمہارے لئے ایک او
کار کا انتخاب کروں گی اس کار کا حصول میرے لئے مشکل نہیں ہوگا۔ تم اس کار میں ہمارا
تعاقب کروگے۔"

"یہ ذہن میں رکھنا کہ ہرسٹ جرائم پیشہ آدمی ہے۔"

"مطلب۔"

"میرا مطلب ہے وہ اس بات سے بھی ناواقف نہیں ہوگا کہ میں اس کا تعاقب کر
رہا ہوں۔"

"خیر اب ایسا بھی نہیں ہے اور پھر وہ علاقہ جہاں مجھے جانا ہے اچھا خاصہ پر رونق
علاقہ ہے اور بہت سی گاڑیاں تمہیں راستے میں نظر آئیں گی جو وہاں جائیں گی۔ اس لئے
کوئی ایسی مشکل نہیں ہوگی۔"

"یہ اچھی بات ہے۔" میں نے جواب دیا اور ہلدا مجھے گہری نگاہوں سے دیکھنے لگی

پھر بولی۔

"نیند نہیں آرہی۔"

"ہاں آرہی ہے۔"

"تو پھر سو جائیں۔" اس نے مخمور نگاہوں سے مجھے دیکھتے ہوئے کہا بہر طور اب
اس کی بعد کی باتوں کا تذکرہ ایک طرح سے غیر مناسب بات ہے۔ میں قربانی دے رہا تھا
اور اس رات بھی میں ٹھیک طرح سے قربان ہوگیا۔

دوسرا دن معمول کے مطابق تھا۔ ہلدا کو باہر کوئی کام نہیں تھا۔ اس نے فون پر کسی
سے رابطہ قائم کرکے کار طلب کی اور تقریباً ڈھائی بجے ایک شخص اس کے فلیٹ پر پہنچ
گیا۔ ہلدا نے مجھے اس کے سامنے نہیں آنے دیا تھا۔ اس سے نجانے کیا گفتگو کی ہلدا
نے۔ جب وہ واپس چلا گیا تو ہلدا نے کار کی چابی مجھے دیتے ہوئے کہا۔

"تمہاری کار آگئی ہے۔ ذرا اس کا جائزہ لے لو۔ ہم دونوں باہر نکل آئے۔ میں نے
اس خوبصورت کار کو دیکھا اور مطمئن انداز میں گردن ہلادی۔ کوئی ایسی بات نہیں تھی جو
باعث تردد ہوتی۔ میں نہیں جانتا تھا کہ مجھے آج کی شام کیا کرنا پڑے گا۔ لیکن اپنے آپ کو
ہر پہلو سے تیار رکھنا چاہتا تھا۔ میرے پاس ایک پستول موجود تھا۔ جس میں دو گولیاں بھی
تھیں۔ لیکن ظاہر ہے یہ ناکافی حیثیت رکھتا تھا اور پھر پستول کا استعمال خطرناک بھی ہوسکتا
تھا۔ البتہ ہلدا کارپ کے فلیٹ سے میں نے ایک قیمتی چھری ضرور چرالی جو اس کے کچن
میں موجود تھی۔ اور ہلدا کے علم میں لائے بغیر اسے اپنے لباس میں محفوظ کرلیا۔ مقررہ
وقت پر ہلدا اور میں باہر نکل آئے۔ میں نے ہلدا سے کافی فاصلہ رکھا۔ اور انداز بھی ایسا
رکھا کہ کوئی مجھے اس کے فلیٹ سے باہر نکلتے ہوئے نہیں دیکھ سکے۔ جب وہ اپنی کار
اسٹارٹ کرکے آگے بڑھ گئی تو میں نے بھی کار اسٹارٹ کردی۔ اور میری کار اس کی کار کا
تعاقب کرنے لگی۔ اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ یہ راستہ پررونق تھا اور بے شمار کاریں
آگے پیچھے دوڑ رہی تھیں۔ میں نے ہلدا کی کار سے اپنی کار کا اتنا فاصلہ رکھا تھا کہ درمیان
میں دو تین گاڑیاں اور موجود تھیں۔ اور یہ شبہ بھی نہیں ہوسکتا تھا کسی کو کہ میں ایک
مخصوص کار کا تعاقب کررہا ہوں۔ آخر ہم طویل ترین فاصلہ طے کرنے کے بعد اس حسین

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

ساحلی علاقے میں پہنچ گئے جس کے بارے میں ہلدا نے کہا تھا کہ وہ کوٹھی اتنی شاندار نہیں ہے۔ ہلدا نے اپنی کار روکی تھی۔"

ہرسٹ غالباً" ہلدا سے بہت زیادہ متاثر ہوگیا تھا۔ کیونکہ دور ہی سے جب میں نے ایک اور عمارت کے قریب کار روکی تو مجھے ہرسٹ نظر آگیا۔ جو ہلدا کے استقبال کے لئے اس خوبصورت مکان کے سامنے موجود تھا اس کے بعد میں نہیں جانتا تھا کہ کیا صورتحال پیش آئے گی۔ لیکن بہرحال مجھے بھی اس مکان تک جانا تھا۔ چونکہ ابھی دن کی روشنی خاصی باقی تھی اس لئے ذرا الجھن کا سامنا کرنا پڑا۔ تاہم یہاں بہت زیادہ رش نہیں تھا چونکہ عام دن تھے۔ چھٹی کے دن یقینی طور پر ان ساحلی مکانوں میں مکمل طور پر آبادی ہوا کرتی ہوگی۔ میں تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا اس مکان کے دروازے تک پہنچ گیا۔ پھر وہاں سے گزر کر اس کے بیرونی سمت ایک چھوٹا سا احاطہ تھا۔ اسے عبور کرنا مشکل کام ہی تھا۔ میں نے اپنے اطراف میں دور دور تک دیکھا اور اس کے بعد ایک چھلانگ مار کر احاطے کو کود گیا۔

دوسری جانب کیاریاں بنی ہوئی تھیں۔ جن میں لگے ہوئے خوبصورت پھولوں کے پودے میرے پیروں تلے آکر کچلے گئے۔ چونکہ مجھے اندازہ نہیں تھا اس لئے میں ان خوبصورت پھولوں کو نہیں بچا سکا تھا۔ اپنے آپ کو سنبھال کر میں نے کیاری سے چھلانگ لگائی اور اس کے بعد پیروں کی مٹی جھاڑنے لگا۔ یہ اندازہ نہیں ہو پا رہا تھا کہ اس عمارت کا جائے وقوع کیا ہے۔ اور اس کے اندر کی جغرافیائی حیثیت کیا ہو سکتی ہے۔ لیکن پچھلی سمت میں ہی مجھے ایک راہداری نظر آگئی اور یہ میرے لئے محفوظ ترین جگہ تھی۔ کیونکہ راہداریوں کی چار سیڑھیوں کے بعد دونوں سمت اونچی اونچی دیواریں موجود تھیں۔ اور وہ مجھے اپنے اندر چھپا سکتی تھی۔ لیکن جوں ہی میں نے راہداری کی سیڑھیاں عبور کیں دفعتاً ہی سامنے سے مجھے دو آدمی آتے نظر آئے جو ایک لمحے کے لئے ٹھٹک گئے اور پھر تیزی سے آگے بڑھے۔ میں نے معذرتی انداز اختیار کیا اور وہ اس انداز میں آگے بڑھ کر آئے جیسے مجھ سے سخت باز پرس کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں۔ لیکن ان کے فرشتوں کو بھی گمان نہیں تھا کہ دوسرا قدم کیا اٹھانے والا ہوں میں۔ میں نے جھجکتے ہوئے انداز میں انہیں مخاطب کرنے کے لئے ہونٹ کھولے اور وہ میرے قریب پہنچ گئے۔ لیکن اسی لمحے میں باز

کی طرح جھپٹا۔ میرے دونوں بازو پھیل گئے تھے۔ اور میرے بازوؤں کی کلائیاں ان کی گردن میں حلق کے بالکل نیچے اس قوت سے پڑیں کہ وہ دونوں بری طرح زمین پر جا پڑے۔ میرے لئے یہ ضروری تھا کہ میں انہیں ایک لمحہ نہ دوں۔ زندگی لینا تو مناسب نہیں تھا۔ نہ میں اس کا شوقین تھا کہ کوئی کام ہو یا نہ ہو لیکن مدمقابل کو ختم کردو۔ یہ ایک انتہائی مکروہ فعل تھا۔ البتہ میں نے ان کی گردنوں پر اتنا شدید دباؤ ڈالا کے چند ہی لمحات کے بعد ان کی آنکھیں چڑھ گئیں اور پھر وہ بیہوش ہوگئے۔ ان بیہوش افراد کو گھسیٹ کر کسی ایسی جگہ ڈالنا ضروری تھا جہاں سے وہ فوری طور پر باعمل نہ ہوسکیں۔

چنانچہ میں نے ان کی کمر میں ہاتھ ڈال کر انہیں اٹھایا دو آدمیوں کا بوجھ اٹھانا آسان کام نہیں تھا اور نہ ہی میں اتنا طاقتور انسان تھا۔ کہ انہیں آسانی سے قابو کرلیتا۔ لیکن مرتا کیا نہ کرتا کہ مصداق مجھے یہ عمل کرنا بہت ضروری تھا اور خوش قسمتی یہ تھی کہ وہ چھوٹا سا کمرہ جو غالباً" اسٹور تھا مجھے قریب ہی نظر آگیا۔ اسٹور کا دروازہ آدھا کھلا ہوا تھا۔ اس اسٹور میں مجھے مطلوبہ اشیاء بھی مل گئی۔ چنانچہ ان دونوں افراد کو نہایت احتیاط کے ساتھ میں نے رسیوں سے کس کر اور ان کے منہ میں کپڑا ٹھونس کر اسٹور کے ایک گوشے میں ڈال دیا اور پھر اسٹور سے باہر نکلا ہی تھا کہ ایک تیسرا فرد جو کافی قوی ہیکل آدمی تھا نظر آیا۔ غالباً" وہ کسی کو آوازیں دیتا ہوا اس سمت آرہا تھا۔ یہ خوش قسمتی تھی کہ میں نے اسٹور سے باہر قدم نہیں رکھے تھے۔ البتہ اسے میری موجودگی کا احساس ہوگیا تھا اور وہ یہی سمجھا تھا کہ ان دونوں میں سے کوئی اسٹور میں گھسا ہوا ہے۔ لیکن اسٹور میں ٹوٹی ہوئی کرسی کا ایک ایسا مضبوط پایہ پڑا ہوا تھا جو میرے لئے نہایت کارآمد تھا۔ میں نے وہ پایہ اٹھا کر اپنے قبضے میں کرلیا اور اس شخص کا انتظار کرنے لگا۔ اس شخص کو غالباً" یہ اندازہ نہیں ہوا تھا کہ کوئی غیر معمولی واقعہ ہوگیا ہے۔ چنانچہ وہ کسی کو آواز دیتا ہوا بے اختیارانہ انداز میں اندر داخل ہوا۔

"میں نے بھی بڑی مہارت سے اس کے سر کا نشانہ لیا۔ مجھے یہ اندازہ نہیں تھا کہ پایہ اتنی زور سے پڑ جائے گا۔ اس کے حلق سے ایک دلخراش چیخ نکلی۔ اور وہ اوندھے منہ زمین پر آپڑا۔ اس کے سر سے خون بہہ رہا تھا۔ یہ بات میرے لئے تکلیف دی تھی لیکن اب مجبوری تھی جو ہونا تھا وہ تو ہو ہی گیا تھا۔ البتہ اسٹور میں ایک بڑا سا کپڑا تلاش کرکے

WWW.PAKSOCIETY.COM
Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM

میں نے اس کے سر کے گرد مضبوطی سے کس دیا۔ اور اس کے بعد اس کے ہاتھ اور کسنے کے بعد وہی کپڑا جو سر سے بندھا ہوا تھا اس کے حلق میں ٹھونس دیا۔ یہ دلچسپ بات تھی۔ ویسے یہ تیسرا آدمی انتہائی طاقتور تھا۔ پچھلے دو آدمیوں کی نسبت سے باقاعدہ مقابلہ ہو جاتا تو شاید مجھے کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا۔ یہ اسٹور میرے نعمت ثابت ہوا تھا۔ اس کے بعد بہترین ہتھیار میز کا پایہ ہی تھا جو میں نے اپنے قابو رکھا اور اسٹور سے گردن نکال کر ادھر ادھر جھانکا اور اس کے بعد راہداری میں دائیں سمت چل پڑا پہلے یہ جائزہ لے لینا چاہتا تھا کہ یہاں ان تین آدمیوں کے علاوہ اور بھی کوئی ہے یا نہیں۔ اور فیصلہ یہی کیا تھا کہ مسٹر ہرسٹ کا سامنا کرنے سے پہلے کم از کم اس عمارت میں امن قائم کر دیا جائے۔ تاکہ کوئی مداخلت نہ کر سکے۔ بلی کی طرح دبے پاؤں آگے بڑھتا ہوا میں راہداری کے دوسرے سرے پر پہنچا۔ تو مجھے سامنے کا حصہ نظر آیا۔ بڑا سا دروازہ بند تھا۔ اور اندر دو گاڑیاں کھڑی ہوئی تھیں۔ آگے والی گاڑی مسٹر ہرسٹ کی تھی۔ اور اس کے پیچھے جو گاڑی پارک کی گئی تھی وہ میری جانی پہچانی تھی۔ یعنی محترمہ ہلدا کارپ کی گاڑی جو اندر تشریف لے آئی تھیں اور باقاعدہ ہرسٹ کی مہمان بن گئی تھیں۔ لیکن صورتحال یہ نہیں تھی۔ جو مسٹر ہرسٹ کے علم میں ہوگی۔ سامنے کے حصے میں مجھے ایک اور شخص بھی نظر آیا۔ اور یہ یقینی طور پر بیرونی حصہ پر پہرا دینے والا تھا۔ میں یہ سوچتا رہا کہ مجھے کیا کرنا چاہیے۔ ہو سکتا ہے یہی شخص آخری شخص ہو۔ تین تو اسٹور میں موجود تھے۔ چند لمحات میں سوچتا رہا۔ وہ شخص اطمینان سے بیٹھا ہوا اخبار پڑھ رہا تھا۔ اب اس کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں تھا کہ میں اسے اپنی جانب متوجہ کروں۔"

لیکن اس کے لئے پہلے مجھے ایک موزوں جگہ کی تلاش تھی اور یہ موزوں جگہ اسی داہنی راہداری کے حصے میں ایک ایسا حصہ تھا جس میں ایک دیوار باہر نکل ہوئی تھی اور اس کے پیچھے خاصی جگہ موجود تھی یعنی وہاں با آسانی چھپا جا سکتا تھا۔ ہاتھ میں دبے ہوئے کرسی کے پائے سے میں نے دیوار کے حصے کو تھوڑا سا بجایا اور اس کے بعد برق رفتاری سے اس آڑ میں جا کھڑا ہوا۔ مگر میرا اندازہ غلط نہیں تھا۔ تو اب اس شخص کو اٹھ کر اس سمت آنا چاہیے تھا۔ چونکہ میں نے جو آہٹیں پیدا کی تھیں وہ خاصی زور دار تھیں۔ میرے حساس کان آہٹوں پر لگے ہوئے تھے اور نتیجہ خاطر خواہ ہی نکلا۔ قدموں کی چاپ

سنائی دی۔ وہ شخص غالباً حیران ہوا ہوگا کہ اس سمت سے یہ آواز کیسی آئی ہے قدموں کی چاپ لمحہ لمحہ قریب آتی جا رہی تھی۔ اور بالآخر وہ راہداری میں مڑ گیا۔ میں اس کا مدھم سا ہیولا دیکھ سکتا تھا۔ جو روشنی کی وجہ سے بن رہا تھا۔ اور اتنا کہ بس کسی کی آمد کا احساس ہو۔ میں فاصلے کا اندازہ بھی لگاتا جا رہا تھا۔ وہ شخص محتاط قدموں سے آگے بڑھا اور مجھ سے دو قدم آگے نکل گیا۔ عقب سے میں نے اس پر ڈنڈے کا وار کیا۔ اور میرا ڈنڈا اس کی گدی پر پڑا۔ دوسرے لمحے وہ زمین بوس ہو گیا۔ چنانچہ میں نے اسے اطمینان سے کاندھے پر لادا۔ اور ڈنڈا ہاتھ میں لیتے ہوئے اسٹور کی جانب چل پڑا۔ اس اچھے خاصے وزنی آدمی کو اسٹور تک لاتے ہوئے سانس ذرا سا پھول گیا تھا۔ لیکن میں نے اسے بھی اس کے باقی تینوں ساتھیوں کے ساتھ محفوظ کر دیا۔ اور اسی انداز میں کہ وہ اپنے آپ کو سنبھال نہ سکیں۔ اس کے بعد ڈنڈا اسٹور میں ہی پھینکا اور اسٹور کا دروازہ باہر سے بند کر دیا۔ اب اگر کوئی ہے بھی تو اسے تلاش کرنا ہوگا۔

چنانچہ میں نے اب ذرا زیادہ آزادی سے وہاں موجود لوگوں کو تلاش کرنا شروع کر دیا۔ عمارت میں پانچ کمرے تھے اور ان پانچوں کمروں میں کوئی بھی موجود نہیں تھا۔ البتہ وہاں موجود ساز و سامان کا میں نے جائزہ لے لیا تھا۔ پانچواں کمرہ جسے میں نے دور ہی سے دیکھا تھا یقینی طور پر وہ آرام گاہ ہوگی جہاں مسٹر ہرسٹ ہلدا کارپ کے ساتھ موجود ہوں گے۔ کافی دیر تک اسی تلاشی میں مصروف رہا تھا اور اس دوران ہلدا کارپ پر کیا بیتی تھی یہ نہیں معلوم تھا۔ چنانچہ پورے اطمینان کے ساتھ آہستہ آہستہ چلتا ہوا دروازے پر پہنچ گیا۔ اب شام کے سائے رات کے سناٹے میں تبدیل ہو گئے تھے۔ اطراف میں مکمل خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ وہ کمرہ جس میں ہلدا کارپ موجود تھی کھلا ہوا تھا۔ دروازے کو بند کرنے کی کوشش نہیں کی گئی تھی۔ جس کی وجہ سے اندر کی آوازیں بھی صاف سنائی دے رہی تھی۔ میں نے کوئی اسی جگہ تلاش کی جہاں سے اندر جھانک سکوں۔ اور ایسی جگہ مجھے فوراً ہی مل گئی۔ دروازے کا چابی کا سوراخ تھا۔ جو مجھے اندر کے مناظر سے روشناس کر سکتا تھا اور میں نے جھک کر چابی کے سوراخ سے آنکھ لگا دی۔ حالانکہ دروازہ کھلا ہوا تھا۔ اور میں اس سے بھی اندر جھانک سکتا تھا لیکن اس طرح مجھے محسوس کر لیا جاتا۔ چابی کا یہ سوراخ البتہ محفوظ تھا اور اس سوراخ سے دوسری طرف کا جو منظر مجھے نظر

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

آیا وہ میرے لیے فوری طور پر ناقابل یقین تھا۔ یہ منظر یہ تھا کہ ہلدا کارپ ہاتھ میں پستول لئے ہوئے مسٹر ہرسٹ کے سامنے کھڑی تھی۔ اس کا چہرہ آگ کی طرح سرخ ہو رہا تھا اور مسٹر ہرسٹ ایک صوفے پر بیٹھے ہوئے حیران نگاہوں سے اسے دیکھ رہے تھے۔ مگر میرے لئے بھی حیران کن تھا۔ کیونکہ فلیٹ سے چلتے ہوئے مجھے اس بات کا علم تھا کہ ہلدا کارپ کے پاس پستول نہیں ہے۔ اس کے علاوہ اور کچھ نہیں سوچا جاسکتا تھا کہ پستول مسٹر ہرسٹ ہی کا ہے۔ ابھی اتنا زیادہ وقت نہیں گزرا تھا۔ یہ نوبت کیسے آگئی۔ میں نے اندر کے معاملات میں مداخلت کرنا مناسب نہیں سمجھی۔ البتہ مجھے مسٹر ہرسٹ کی آواز کھلے دروازے سے صاف سنائی دی تھی۔

”کون ہے تو کتیا کون ہے؟“

”کتے تو خود مجھے پہچان کہ میں کون ہو سکتی ہوں۔“ ہلدا کارپ نے کہا۔

”کیا تو سمجھتی ہے کہ یہاں سے زندہ واپس جاسکے گی؟“ ہرسٹ نے پوچھا۔

”اس کا فیصلہ تو ابھی ایک لمحے میں ہو جائے گا۔ لیکن اس سے پہلے میں تجھ سے کچھ سوالات کرنا چاہتی ہوں۔“

”بھونک کیا بھونکنا چاہتی ہے۔“

”رچرڈ کو کس نے قتل کیا؟“

”کیا؟“ ہرسٹ نے چونک کر پوچھا۔

”میں پوچھتی ہوں رچرڈ کو کس نے قتل کیا۔“

”کیا میں یہ بات جانتا ہوں۔“ ہرسٹ دھاڑا۔

”تیرے علاوہ اور کون جان سکتا ہے وہ تیرے ہی لئے کام کرتا تھا۔“

”تو تیرا کیا خیال ہے میں نے اسے قتل کر دیا۔“

”تیرے علاوہ وہ اور کون ہو سکتا ہے۔ تو جانتا ہے وہ میرے لئے کیا تھا۔“

”جاننا چاہتا ہوں۔“

”وہ.........وہ میری زندگی کا مالک تھا۔ وہ میرا مستقبل تھا جو تو نے تباہ کر دیا۔“

”وہ احمق تھا۔ بیوقوف تھا۔ اس کے ساتھ میرے اور بھی چند افراد مارے گئے۔ تجھے علم نہیں ہے کہ وہ کس سلسلے میں کام کر رہا تھا۔“

”جھوٹ بولتا ہے کمینے تو جھوٹ بولتا ہے۔ میں تجھے زندہ نہیں چھوڑوں گی۔ تو نے تو نے میرا مستقبل تباہ کر دیا ہے۔“

”ہوش میں آ۔ کتیا کی پلی۔ کیوں میرے ہاتھوں زندگی برباد کرنے پر تلی ہوئے ہے۔ کیوں وہ ماحول پیدا کر رہی ہے۔ میں تو سمجھے۔ اوہو اس کا مقصد ہے کہ تو جان بوجھ کر میرے سامنے آئی تھی۔ ایسا ہی ہوگا۔ سن میں تجھے بتا رہا ہوں رچرڈ کو میں نے قتل نہیں کیا۔“

”تیرے علاوہ اور کوئی اسے قتل نہیں کر سکتا۔“

”میں کہتا ہوں۔ بکواس مت کر۔ اس سے پہلے کہ مجھے غصہ آجائے۔ تو اپنے آپ کو ہوش میں لے آ۔“

”مسٹر ہرسٹ بہت زیادہ چالاک بننے کی کوشش کر رہے ہو۔ لیکن میں تمہیں نہیں چھوڑوں گی۔“

”بیوقوف عورت۔ تو نے میری جیب سے پستول نکال کر یہ سوچا ہے کہ بس اس کا تیرے ہاتھ میں پہنچ جانا کافی ہے۔ مگر پستول کی شناخت رکھتی ہے۔ تو اسے کھول کر دیکھ یہ خالی ہے۔“ ایک لمحے کے لئے ہلدا کارپ کے چہرے پر خوف کے آثار پیدا ہوئے وہ پستول کو ہلا جلا کر دیکھنے لگی۔ اور ہرسٹ ہنستا ہوا کھڑا ہو گیا۔

”اس کے باوجود تو خوبصورت ہے اور مجھے پسند آئی ہے چنانچہ یہ پستول مجھے دے دے۔“ ہلدا کارپ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ ہرسٹ اس کے قریب پہنچ گیا۔ اور پھر اس نے پستول لے لیا۔ اس کے بعد اس نے ایک زوردار قہقہہ لگایا تھا۔“

”رچرڈ ایک سمجھدار آدمی تھا۔ اس نے اپنی محبوبہ کو یہ بھی نہیں سمجھایا کہ پستول ہاتھ میں کیسے پکڑا جاتا ہے اور یہ شناخت کیسے کی جاسکتی ہے کہ وہ بھرا ہوا ہے یا خالی ہے۔ اس پستول میں گولیاں موجود ہیں ڈیئر ہلدا کارپ۔ ذرا سا ٹرائیگر دبانے کی ضرورت پیش آتی اور میرے سینے میں سوراخ ہو جاتا۔ لیکن عورتیں مرد کی برابری کرنے کے لئے ہمیشہ کوشاں رہی ہیں احمق کہیں کی۔“ ہلدا کارپ دیوانی ہو گئی۔ اس نے قریب ہی رکھی ہوئی میز سے پیتل کا گلدان اٹھالیا۔ اور ہرسٹ پر جھپٹی۔ لیکن ہرسٹ نے اسے جھکائی دے کر اس کے بال پکڑ لئے اور پھر اسے ایک زوردار جھٹکا دے کر ایک جانب اچھال دیا۔

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

ہلدا کارپ کے حلق سے چیخ نکلی اور اس کا سر دیوار سے جا ٹکڑایا میں نے اس کے
سر سے خون بہتے ہوئے دیکھا تھا۔ اس کے بعد وہ دیوار ہی سے لگی لگی زمین پر آرہی
ہرسٹ کا موڈ بہت زیادہ خراب ہوگیا تھا اور اس کے چہرے سے یہ اندازہ ہوتا تھا کہ جو
کچھ ہوا ہے اس کے لئے غیر متوقع ہے اور وہ اس کی توقع نہیں رکھتا تھا۔ وہ جھک کر
ہلدا کارپ کو دیکھنے لگا۔ اور پھر اس نے اس کے منہ پر ایک زوردار تھپڑ مارا۔

"ذلیل۔ کتیا۔ کمینی۔" اور پھر گلدان اس کے ہاتھ سے لے کر واپس اس کی جگہ پر رکھ دیا۔ ہلدا کارپ کے جسم کو ٹھوکر لگاتے کے بعد اس نے زور سے گردن جھٹکی اور دروازے کی جانب بڑھا۔ غالباً" اپنے آدمیوں کو اس کے بارے میں ہدایت دینا چاہتا تھا ہلدا کارپ کو فرسٹ ایڈ کی ضرورت تھی ویسے خون زیادہ نہیں بہہ رہا تھا۔ اور سر کا پچھلا حصہ دیوار سے جا ٹکرایا تھا۔ جس کی وجہ سے اس کے ہوش و حواس قائم نہیں رہے تھے۔ لیکن اب میرا کام شروع ہو جاتا تھا۔ مسٹر ہرسٹ نے دروازہ کھولا اور جونہی ان کا چہرہ باہر نکلا میرا زوردار گھونسا ان کی ٹھوڑی پر پڑا۔ اور ان کے حلق سے ایک زوردار چیخ نکل گئی گھونسا اتنا طاقتور تھا کہ مسٹر ہرسٹ اپنا توازن نہ برقرار رکھ سکے۔ اور آگے بڑھ کر سینٹر ٹیبل پر چت جا پڑے۔

میرے لئے اب فوراً" ہی اندر داخل ہونا ضروری تھا۔ چنانچہ میں اندر داخل ہوا۔ اور میں نے دروازہ بند کر دیا۔ مسٹر ہرسٹ برق رفتاری سے اٹھے اور انہوں نے جیب میں ہاتھ ڈال کر اپنا پستول نکالنا چاہا۔ لیکن میں اس کے لئے تیار تھا اور مجھے علم ہوگیا تھا کہ پستول خالی نہیں ہے اور مسٹر ہرسٹ کی کون سی جیب میں ہے۔ چنانچہ میں نے اچھل کر ایک زوردار ٹھوکر ان کے اس ہاتھ پر رسید کی جو جیب سے پستول نکالنے کے لئے اندر داخل ہوا تھا۔ اور مسٹر ہرسٹ کے حلق سے پھر ایک چیخ نکلی اور وہ اچھل کر نیچے جاگرے۔ میں نے ان کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا اور جھک کر پھرتی سے ان کی جیب سے پستول نکال لیا۔ اسکے بعد میں نے ایک زوردار ٹھوکر مسٹر ہرسٹ کو رسید کی۔ اور مسٹر ہرسٹ ہاتھوں کے سہارے پیچھے کھسکنے لگے ان کے چہرے پر بے پناہ خوف کے تاثرات تھے۔

دفعتاً" مجھے اپنے عقب میں آہٹیں سنائی دیں' ایک لمحہ کے لئے ذہن ان آہٹوں کی

طرف متوجہ ہوا تھا کہ مسٹر ہرسٹ نے مجھ پر حملہ کر دیا اور مجبوراً" مجھے انہیں قتل کرنا
پڑا۔ ہلدا کارپ کے لئے اب کچھ نہیں کیا جاسکتا تھا کیونکہ میری اپنی زندگی خطرے میں پڑ
گئی تھی چنانچہ وہاں سے فرار ہونا پڑا۔ پھر میں نے اسے ذہن سے نکال ہی دیا۔ میری
زندگی میں مصروفیات کی کیا کمی تھے۔ شیبا نامی ایک لڑکی سے ملاقات ہوئی جس نے مجھ پر
جال ڈالا' میں نے اس کی یہ پیشکش قبول نہیں کی تھی لیکن بالکل غیر متوقع طور پر میری
ملاقات جبار گینی ڈال نامی ایک شخص سے ہوئی جو افریقی مسلمان تھا۔ جذبہ دین سے
سرشار اس نے مجھے بتایا کہ شیبا ایک نیوری ریڈسان مورلے کی بیٹی ہے جو اکثر ہندوستانی
مشاورت کے لئے کام کرتا رہتا ہے۔ اب بھی وہ کسی ایسے ہی عمل میں مصروف ہے۔ جبار
گینی ڈال نے مجھے بتایا کہ اس کام کی تفصیل ایلس نامی ایک شخص سے معلوم ہو سکتی
ہے۔ جبار گینی ڈال کو نامعلوم افراد نے شدید زخمی کر دیا اور میں نے سخت جتن کر کے
اسے پاکستان بھجوا دیا۔ میں نے ایلس کو چیک کیا لیکن ایلس شیبا کو اغوا کر کے لے گیا تھا جسے
بچانے کے لئے مجھے ایلس کو قتل کرنا پڑا۔ حالانکہ میرا مشن پورا نہیں ہوا تھا لیکن شیبا
میری دیوانی ہوگئی۔ میں اس کی یہ پیشکش ٹھکرا دی۔ اس نے مجھے اپنے باپ مورلے سے
بھی ملایا اور مسٹر مورلے نے مجھے بہت سی پیشکش کیں لیکن میں نے انہیں ٹھکرا دیا۔ شیبا
آہستہ آہستہ مجھ سے ناراض ہوتی جارہی تھی۔ ایک دن مجھے بڑے پراسرار طریقے سے
ایک عمارت میں بلایا گیا۔ جب میں وہاں پہنچا تو مجھے ایک کمرے میں دو لاشیں ملی۔ میں
حیرانی سے انہیں دیکھ رہا تھا۔

عمارت میں بھاگ دوڑ اور چیخ و پکار سنائی دینے لگی۔ میں برق رفتاری سے آگے
بڑھا۔ جو بھی راستہ سامنے نظر آرہا تھا اسی پر دوڑتا چلا جارہا تھا۔ آخر ایک راہداری نظر
آئی اور میں راہداری میں چھلانگیں لگانے لگا۔ کوئی اندازہ نہیں تھا کہ میں کدھر جارہا
ہوں۔ بس اس وقت اپنی جان بچانے کی فکر تھی باہر جانے کا راستہ نظر آگیا۔ باہر مکمل
تاریکی اور ویرانی پھیلی ہوئی تھی۔ یہ اندازہ لگانا ضروری نہیں تھا کہ یہ کون سی جگہ ہے۔
میں اس ویرانی و تاریکی میں دوڑنے لگا۔ تب مجھے احساس ہوا کہ عمارت آبادی سے الگ
تھلگ کسی جنگل میں واقع ہے۔ میں کوئی بھی اندازہ قائم کئے بغیر بھاگتا رہا۔ جگہ جگہ
درختوں کی آڑ لے رہا تھا۔ پیچھے اب آوازیں نہیں سنائی دے رہی تھیں۔ لیکن مجھے یقین

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

تھا کہ وہ فوری طور پر کوئی نہ کوئی کارروائی کریں گے۔ چنانچہ میں دوڑتا رہا اور پھر مجھے پانی کا شور سنائی دیا۔ غالباً کوئی دریا تھا جو اس سمت سے بہہ رہا تھا۔ نجانے کمبخت مجھے کہاں لے آئے ہیں اور یہ کون سی جگہ ہے لیکن میرے اپنے اندازے کی تصدیق ہوگئی۔ تھوڑی سی دیر کے بعد میں ایک دریا کے قریب موجود تھا اور یہ بھی ایک دلچسپ بات تھی کہ ایک درخت کے تنے سے مجھے ایک لانچ بندھی ہوئی نظر آگئی یہ ان لوگوں کا گورکھ دھندہ تھا لیکن میرا کام بن گیا۔ میں نے پھرتی سے اس کی رسی کھولی اور اسے لچھا بنا کر لانچ میں پھینک دیا۔ میں نے لانچ کا انجن اسٹارٹ کیا اور لانچ تیز رفتاری سے آگے بڑھ گئی۔ دریا کا ابتدائی حصہ عبور کرنے کے بعد میں نے اپنے آس پاس دیکھا اور یہ اندازہ لگانے کی کوشش کرنے لگا کہ مجھے کون سی سمت اختیار کرنی چاہیئے میں تیز رفتاری سے لانچ کو آگے بڑھاتا رہا اور تقریباً پون گھنٹے تک سیدھا چلنے کے بعد میں نے کچھ روشنیاں دیکھیں۔ غالباً کوئی ساحلی آبادی تھی۔ لانچ زیادہ آگے تک لے جانا بے مقصد ہی تھا۔ ان کی پہنچ سے باہر نکل آیا تھا۔

ظاہر ہے معلومات حاصل ہونے کے بعد وہ ہر ممکن کوشش کریں گے مجھے تلاش کرنے کی اور اگر میں لانچ میں آگے بڑھتا رہا تو بغیر کسی پروگرام کے نجانے کہاں سے کہاں پہنچ جاؤں۔ چنانچہ لانچ کو میں نے کنارے کی جانب موڑ دیا اور تھوڑی دیر کے بعد میں کنارے پر اتر گیا۔ آبادی گہری تاریکیوں میں ڈوبی ہوئی تھی اور غالباً لوگ سو رہے تھے۔ کچے پکے مکانات کا سلسلہ دور دور تک پھیلا ہوا تھا۔ کچھ عمارتیں ذرا بلند بھی تھیں اور دو تین منزلہ نظر آتی تھیں۔ میری سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ اس وقت مجھے کیا کرنا چاہیے۔ پھر ایک مکان کے دروازہ کے قریب پہنچ گیا دستک دینے کے کوئی دس منٹ کے بعد دروازہ کھولا گیا۔ دروازہ کھولنے والا ایک بوڑھا سا آدمی تھا اور اس کی آنکھیں نیند میں ڈوبی ہوئی تھیں۔ مجھے دیکھ کر اس نے حیرت سے آنکھیں سکیڑیں اور میں نے آہستہ سے کہا۔

”معاف کیجئے گا جناب۔ اس وقت تکلیف دینا ایک غیر مناسب بات تھی لیکن ایک ایسی مشکل کا شکار ہوں کہ آپ تک پہنچنا پڑا۔“

”آؤ“ بوڑھے آدمی نے کہا جس آسانی سے اور جس اطمینان سے اس نے مجھے

اندر آنے کی دعوت دی تھی اس نے ایک لمحے کے لئے مجھے حیران کر دیا۔ میں اندر داخل ہوگیا تو بوڑھے نے پلٹ کر دروازہ بند کر دیا۔ میں نے اس مکان کا اندر سے جائزہ لیا۔ جیسا یہ باہر سے چھوٹا نظر آرہا تھا اندر بھی اسی طرح کا تھا۔ دروازے سے داخل ہوتے ہی ایک کمرہ تھا۔ جس کا دروازہ ایک راہداری میں کھلتا تھا۔ بوڑھا راہداری سے گزرا اور دوسرے بڑے کمرے میں پہنچ گیا۔ غالباً یہی دو کمرے تھے اس مکان میں باقی دونوں سمت دوسری ضروریات زندگی کے لئے جگہ بنائی گئی تھی۔ بڑے سے کمرے میں پہنچ کر اس نے تیز روشنی جلائی اور میری طرف دیکھنے لگا لیکن میں نے اس کے ہونٹوں پر ایک پراسرار سی مسکراہٹ کھیلتی دیکھی اور میرے ذہن کو ایک جھٹکا سا لگا۔ بوڑھے نے اپنے ڈھیلے ڈھالے لباس میں ہاتھ ڈال کر ایک پستول نکال لیا تھا۔ میں نے دل ہی دل میں ٹھنڈی سانس بھری اس کا مقصد ہے کہ حالات یہاں آکر میرے موافق نہیں ہوئے۔ میں نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے اس پستول کو دیکھا تو بوڑھا کہنے لگا۔

”مجھے تمہارے بارے میں اطلاع مل گئی تھی کہ تم یہاں پہنچ رہے ہو۔“

”یہ کک کیا بدتمیزی ہے۔ آپ عمر رسیدہ ہونے کے باوجود یہ حرکت۔ میرا مطلب ہے آپ۔“

”پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ میں نے بتایا نہ کہ تمہارے فرار ہوتے ہی مجھے اطلاع مل گئی کہ تم لانچ کے ذریعے دریا میں اس سمت کا سفر کر رہے ہو اور پھر یہ ایک نفسیاتی امر ہے کہ جس لانچ کو لے کر تم فرار ہوئے تھے اس میں زیادہ دیر تک سفر کرنا پسند نہیں کرو گے اور جہاں بھی تمہیں آبادی نظر آئے گی وہاں رکنے کی کوشش کرو گے۔ پھر اس آبادی میں ایک ایسا مکان تمہاری نگاہوں کا مرکز بنے گا جس میں تمہیں روشنی جھلکتی محسوس ہو۔ چنانچہ اس اطلاع کے بعد میں نے مکان کا سامنے والا حصہ روشن کر دیا۔ تاکہ تمہیں پہلا مکان یہی اپنے کام کا محسوس ہو۔“

”لیکن آخر تم چاہتے کیا ہو؟“ میں نے کہا اور بوڑھے نے مسکراتے ہوئے ایک گہری سانس لی اب اس کے آنکھوں میں نیند کے آثار نظر نہیں آرہے تھے اور وہ اپنی عمر کی نسبت زیادہ چاق و چوبند محسوس ہو رہا تھا اس نے پستول سے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

”آرام سے بیٹھو۔ جلدی کیا ہے؟“ میں نے اس طرح قدم آگے بڑھائے جیسے

WWW.PAKSOCIETY.COM
Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM

صوفے پر بیٹھنا چاہتا ہوں لیکن وہ پتائی میری توجہ کا مرکز بنی ہوئی تھی جو صوفے سے ایک قدم کے فاصلے پر رکھی ہوئی تھی۔

بوڑھا میرے ساتھ ساتھ ہی آیا تھا اور پھر میں نے اس طرح پوزیشن تبدیل کی جیسے صوفے پر بیٹھنے جارہا ہوں لیکن ساتھ ہی پتائی میری گرفت میں آئی اور پوری قوت سے اچھل کر بوڑھے کے ہاتھ پر لگی۔ میرا نشانہ انتہائی کامیاب رہا ساتھ ساتھ ہی میں نے بوڑھے پر چھلانگ لگا دی تھی اور ہم دونوں ایک دھماکے سے لکڑی کے فرش پر آگرے تھے۔ میں یہ کوشش کر رہا تھا کہ اسے فرش پر ہی گرا ڈالوں لیکن حیران کن بات یہ تھی کہ بوڑھا میری توقع سے زیادہ پھرتیلا اور طاقتور تھا اس نے ایک دم سے کروٹ بدلی اور اچھل کر کھڑا ہوگیا۔ کھڑے ہوتے ہوئے اس نے مجھے لات مارنے کی کوشش کی لیکن میں اس وقت پوری طرح چوکنا تھا اور اس سے مار نہیں کھا سکتا تھا۔ میں نے اس کی وہی ٹانگ پکڑ کر اسے بل دینا شروع کر دیئے اور بوڑھا تکلیف کی شدت سے دوہرا ہوگیا۔ میں نے اسے کمر سے پکڑ کر اٹھایا اور پوری قوت سے زمین پر دے مارا۔ میری کوشش کارگر رہی بوڑھا کرب سے چیخ پڑا تھا اور اس کا جسم ساکت ہوگیا تھا لیکن میں ان آنے والوں کو نہیں دیکھ سکا تھا جو اندرونی دروازے سے بے آواز باہر نکلے تھے اور جیسے ہی میں بوڑھے سے نمٹ کر سیدھا ہوا میرے سر کی پشت میں سورج اتر آیا۔ تمام دماغ روشن ہوگیا آنکھوں کے سامنے روشنی کے لہریئے پھیلتے چلے گئے۔ یقینی طور پر سر کے پچھلے حصے میں کوئی زوردار ضرب لگائی گئی تھی اور اس کے بعد ظاہر ہے کسی اور چیز کا ہوش رہنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا لیکن ہوش نہ آتا تو اپنی داستان کیسے بیان کرتا۔

ہوش آیا تھا لیکن اس طرح کہ بدن رقصاں تھا۔ ہچکولے لگ رہے تھے اور یوں محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے زلزلہ آگیا ہو۔ آنکھیں کھولیں تو سر بڑے زور سے چکرایا۔ ایک بار پھر آنکھیں کھولیں تو طبیعت کچھ سنبھل گئی تھی اور پھر رفتہ رفتہ صورتحال میرے علم میں آگئی۔ یقینی طور پر یہ کسی سمندری جہاز کا کیبن تھا۔ ہچکولے اسی انداز کے تھے۔ میں آہستہ آہستہ اپنے آپ پر قابو پاچکا تھا۔ بستر پر پاؤں لٹکا دیئے۔ اپنی جگہ سے اٹھا کیبن کے دروازے پر آیا دروازہ باہر سے لاک تھا۔ ہینڈل پر ہاتھ رکھ کر اسے کھولنے کی کوشش کی اور پھر گردن ہلاتا ہوا واپس پلٹ پڑا۔ دوسری شاید الماری تھی۔ اس کے قریب پہنچا لیکن

الماری میں کوئی درجن بھر سوٹ لٹکے ہوئے تھے۔ حیران کن بات یہ تھی کہ سب کے سب میرے سائز کے تھے۔ میں نے ایک سوٹ نکالا اور باتھ روم کی جانب چل دیا تاکہ حلیہ درست کرسکوں۔ سمندری جہاز کا یہ سفر کتنا طویل ہے یہ تو مجھے معلوم نہیں تھا لیکن میرے کرم فرما اب جو کچھ بھی چاہتے ہیں میں اس سے انحراف نہیں کر سکتا تھا۔ شیو بنا کر بال وغیرہ درست کیے۔ لباس پہنا اور میں تیار ہو کر دروازے کے قریب پہنچا۔ دروازے پر ہاتھ رکھا اور ہینڈل باآسانی نیچے ہوگیا۔ میں نے پھر ایک گہری سانس لی اور دروازے سے باہر نکل آیا۔ سیڑھیوں سے گزر کر اوپر پہنچا تو شاید سورج ڈوب رہا تھا لیکن چونکہ یہ جگہ نچلے حصے میں بنائی گئی تھی اس لئے یہاں اوپر کی روشنی نہیں پہنچ پاتی تھی۔ میں عرشے پر نکل آیا۔ یقینی طور پر یہ سمندری جہاز تھا۔ خلاصی ادھر ادھر آتے جاتے نظر آرہے تھے۔ جہاز کافی بڑا تھا لیکن مسافر بردار نہیں معلوم ہوتا تھا۔ بلکہ کوئی کارگو جہاز تھا۔ برج پر بھی چہل پہل نظر آرہی تھی اور جہاز کے سربراہان وہاں موجود تھے ایک سمت نظر پڑی تو دفعتاً ذہن کو شدید جھٹکا لگا۔ آنکھوں کی بینائی اس قدر کمزور نہیں تھی کہ شیبا کو اتنے فاصلے سے نہ پہچان سکتا۔ عرشے کی ریلنگ سے ٹکٹکی باندھ کر سمندر کی لہروں کو دیکھ رہی تھی۔ ویسے جہاں تک میرے نظر جاتی تھی سمندر ہی سمندر تھا۔ کوئی ایسی شہ نظر نہیں آتی تھی جس سے یہ اندازہ ہوسکے کہ میں آبادی سے قریب ہوں۔ یہ سفر نجانے کب سے جاری ہے اور اگر میرے اندازے کے مطابق مجھ پر چوبیں گھنٹے بے ہوشی کے گزر چکے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ ساحل بہت پیچھے رہ گیا ہوگا لیکن شیبا میں نے ایک لمحے سوچا اور پھر آہستہ آہستہ قدموں سے اس کی جانب بڑھ گیا۔ میرا اندازہ تھا کہ وہ مجھے دیکھ کر چونکے گی لیکن جب میں اس سے دس گز کے فاصلے پر تھا تو اس نے کسی کی موجودگی محسوس کرکے گردن گھمائی تھی مجھے دیکھا تھا اور پھر بے اعتنائی سے رخ بدل کر سمندر کی لہروں کو دیکھنے لگی تھی اس کے بارے میں خیر مجھے یہ اندازہ تو تھا کہ وہ مجھ سے سخت بوریت محسوس کرتی ہے لیکن اب جو کچھ بھی تھا اس وقت تو اس سے معلومات حاصل کرنا میرے لئے انتہائی ضروری تھا۔ چنانچہ چہرے پر مسکراہٹ پیدا کی انداز میں پچتگی اور اس کے بعد اس کے پاس پہنچ گیا۔

”ہیلو“ میں نے کہا اس نے نظر پھر مجھ پر ڈالی اور سمندر کی جانب ایک بار پھر متوجہ

WWW.PAKSOCIETY.COM

Scanned and Uploaded By Nadeem

NADEEM

ہو گئی۔

"مس شیبا مجھے آپ سے چند باتیں کرنی ہیں۔" اس نے سادہ سی نگاہوں سے میری جانب دیکھا اور کہنے لگی۔

"تم سے میں کیا باتیں کر سکتی ہوں۔ بوڑھے آدمی۔"

"کچھ بھی کہہ لیں لیکن میں اپنی مشکل آپ کو سنانے کے لئے بے چین ہوں۔"

"جی انکل فرمائیے۔ کیا خدمت کی جا سکتی ہے آپ کی۔"

"انکل!" میں نے متحیرانہ نگاہوں سے ادھر ادھر دیکھا۔

"آپ سے کہہ رہی ہوں۔ اصولی طور پر تو مجھے آپ کو گرانڈ فادر کہنا چاہیے لیکن میں آپ سے ایسا کوئی رشتہ قائم نہیں کرنا چاہتی اس لئے انکل کہا ہے فرمائیے کیا تکلیف ہے آپ کو۔"

"مس شیبا پلیز۔"

"انتہائی بور آدمی ہو۔ مجھ سے بات مت کرو۔" اس نے غرا کر کہا۔

"آپ سمجھیں تو سہی مجھے نہیں معلوم کہ میں اس جہاز پر کیسے آیا یہ کیا ہے یہ سب کچھ کیا ہے آپ یہاں کیسے ہیں یہ جہاز کس کی ملکیت ہے کیسا جہاز ہے یہ؟"

"سوالوں کی ترتیب کس طرح ہو گی۔"

"پلیز......... پلیز۔"

"ارے تو میں تمہیں کیا بتاؤں؟"

"یہ جہاز کس کا ہے اور میں یہاں کیسے آیا ہوں؟"

"ایک شپنگ کمپنی کا جہاز ہے تم یہاں کیسے آئے اس کا مجھے نہیں معلوم۔"

"اور آپ"

"میں مسٹر مورلے یعنی اپنے باپ کے ساتھ اس جہاز پر ہوں۔"

"اوہو مسٹر مورلے یہاں موجود ہیں۔"

"جی ہاں۔ موجود ہیں۔"

"کک۔ کہاں جا رہے ہیں ہم۔"

"تمہارے بارے میں تو مجھے کچھ نہیں معلوم۔ میں اپنے ڈیڈی کے ساتھ جا رہی

ہوں اور وہ کہاں جا رہے ہیں یہ مجھے کچھ نہیں معلوم سمجھے اور کیا خدمت کر سکتی ہوں تمہاری۔"

"آپ کا یہ رویہ میرے لئے افسوسناک ہے حالانکہ مسٹر مورلے جتنے نفیس انسان ہیں میں بتا نہیں سکتا۔"

"یہی اطلاع دینے کے لئے آپ تشریف لائے تھے!"

"نہیں دراصل میں یہاں بے ہوشی کے عالم میں لایا گیا ہوں۔"

"کیوں۔"

"یہی تو جاننا چاہتا ہوں۔"

"تو تمہارا کیا خیال ہے میں تمہیں یہاں بے ہوش کر کے لائی ہوں؟"

"نہیں تو........."

"وہ لیجئے آ رہے ہیں میرے والد آپ کے دوست اور آپ کے ساتھی۔" اس نے ایک جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا اور میری نگاہیں بھی عقب کی جانب اٹھ گئیں۔

"مسٹر مورلے جہاز کے کپتان کے ساتھ اس طرف آ رہے تھے۔ مورلے کے انداز میں ایسی کوئی خاص بات نہیں تھی جس سے یہ اندازہ ہو سکتا کہ انہیں مجھے دیکھ کر حیرت ہوئی ہے۔ حالانکہ ان کی نگاہ مجھ پر پڑ چکی تھی اور وہ دیکھ چکے تھے کہ میں شیبا کے ساتھ کھڑا ہوا ہوں۔ آہستہ آہستہ وہ اسی طرف آ رہے تھے کچھ دیر کے بعد کپتان ان سے ہٹ کر ایک سمت چلا گیا اور مسٹر مورلے مسکراتے ہوئے میرے قریب آ گئے۔"

"ہیلو۔ ینگ مین۔" انہوں نے کہا۔

"کہو کیسے مزاج ہیں؟"

"آپ کو یہ معلوم تھا کہ میں اس جہاز پر موجود ہوں؟" میں نے کہا اور انہوں نے شیبا کی جانب دیکھا پھر کہنے لگے۔

"تم اجازت دو تو تمہارے مہمان کو تھوڑی دیر کے لئے اپنے ساتھ لے جاؤں۔"

"میرے مہمان!" شیبا نے غصیلے انداز میں کہا۔

"مم......... میرا مطلب ہے۔"

"لے جائیے ڈیڈی اس شخص کو لے جانا ہی زیادہ مناسب ہو گا۔"

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM

"ارے کس انداز میں گفتگو کر رہی ہو تم!" وہ حیرانی سے بولے اور شیبا جھنک کر دوبارہ سمندر کی جانب متوجہ ہو گئی۔

میں مسٹر مورلے کے ساتھ چل پڑا۔ وہ خاموشی سے آگے بڑھے اور تھوڑا فاصلہ طے کر کے عرشے کی ریلنگ کے ساتھ ساتھ بڑا خوبصورت بیٹھنے کا انتظام کیا گیا تھا یہاں سبز قالین کا ایک بڑا ٹکڑا اس طرح بچھایا گیا تھا کہ دیکھنے سے گھاس محسوس ہو چھوٹے چھوٹے پھول لگے ہوئے تھے جب میں باریک زنجیریں بندھی ہوئی تھیں درمیان میں خوبصورت رنگ برنگی کرسیاں اور میزیں لگائی گئی تھیں۔ مسٹر مورلے ان جانب بڑھ رہے تھے۔ آگے بڑھ کر وہ ایک میز کے گرد پہنچ گئے اور انہوں نے مجھے بیٹھنے کی پیشکش کی۔ میں گہری سانس لے کر بیٹھ گیا۔ فوراً" ہی ایک آدمی دوڑتا ہوا اس کے سامنے پہنچا اور انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کافی۔" وہ شخص چلا گیا۔ تو وہ میری طرف متوجہ ہو کر بولے۔

"یہ بات میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ اس وقت تمہارے لئے کافی سے اچھا مشروب اور کوئی نہیں ہے۔ ویسے کیسے ہو.........؟"

"میں حیران ہوں۔ کیا آپ میرے صبر کا امتحان لینا چاہتے ہیں۔ اس جہاز پر آپ کی پوزیشن جو کچھ ہے مجھے اس کا اندازہ ہو رہا ہے لیکن کیا آپ مجھے یہ بتانا پسند کریں گے کہ میں اس جہاز پر کیسے آ گیا؟"

"بے ہوشی کے عالم میں۔" انہوں نے جواب دیا۔

"مجھے کس نے بے ہوش کیا تھا؟"

"ان لوگوں نے جو تمہیں نقصان پہنچانا چاہتے تھے۔"

"وہ کون لوگ تھے؟"

"میرے دشمن۔" مسٹر مورلے بولے۔

"یعنی اس کا مطلب ہے کہ.........کہ۔"

"ہاں۔ کم از کم تم نے میرے بارے میں یہ بات تو معلوم کر لی ہوگی کہ میرے دوست کم دشمن زیادہ ہیں اور پھر جو لوگ میرے دوست بن جاتے ہیں۔ میرے دشمن ان کے بھی دشمن بن جاتے ہیں۔ سو یہی ہوا کچھ لوگوں کو اس بات کا علم ہو گیا کہ تم نے ایلس

بال کو قتل کر دیا ہے اور تم میرے ساتھ ہی ہو۔ چنانچہ تمہیں اغواء کر لیا گیا اور وہ لوگ یہ معلومات حاصل کرنے لگے کہ ایلس بال کا قاتل کون ہے لیکن میرے دوست میں بھی اپنے دوستوں کی جانب سے غافل نہیں رہتا۔ میرے ذہن میں تمہارے لئے ایک منصوبہ تھا اور میں خاموشی سے اس کی تیاریاں کر رہا تھا لیکن میرے دشمنوں نے تیزی دکھائی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ تھوڑا سا وقت تو لگا لیکن میں تمہیں ان کے چنگل سے نکال لانے میں کامیاب ہو گیا اور اس کے بعد بے ہوشی کے عالم میں تمہیں یہاں پہنچا دیا گیا۔ اس کی کچھ خاص وجوہات تھیں جن کے بارے میں نہ تمہیں سن کر کوئی فائدہ ہو گا اور نہ مجھے بتا کر اور اب ہم آزاد ہیں اور تم میرے ساتھ ہو.........."

"اور یہ کارگو شپ........."

"ایسے لوگوں کا ہے جو ریڈ سال مورلے سے انسیت رکھتے ہیں اور اس کا احترام کرتے ہیں حالانکہ یہ مسافر بردار جہاز نہیں ہے لیکن اس کی نوعیت بے حد شاندار ہے یوں سمجھ لو یہ ایک وی آئی پی شپ ہے اور اس میں اہم ترین لوگوں کے لئے کچھ کیبن بنائے گئے ہیں جیسا کہ تمہارا کیبن اور اس کے دائیں اور بائیں دو کیبن اور ہیں جن میں سے ایک میرا ہے دوسرا شیبا کا۔ کیپٹن اور دوسرے اہم ترین لوگ دوسرے حصے میں ہیں اور وہاں ان کے لئے کیبن بنے ہوئے ہیں باقی پورا جہاز مال بردار ہے کیسا لگا تمہیں یہ؟"

میں نے سرد نگاہوں سے ریڈ سال مورلے کو دیکھا اور پھر مدھم لہجے میں بولا.........

"کیا آپ مجھے انسانوں سے الگ کوئی مخلوق سمجھتے ہیں۔"

"کیوں۔ میرے دوست؟"

"میں اس جہاز کی نوعیت پر غور کرنے کی بجائے یہ جاننا چاہتا ہوں کہ یہاں میری موجودگی کیا معنی رکھتی ہے۔" وہ چند لمحات خاموش رہا۔ اس دوران کافی آ گئی۔

"تمہاری بات کا جواب میرے پاس محفوظ ہے۔ میرا خیال ہے یہ مناسب وقت ہے کہ میں تمہیں اس کا جواب دے دوں۔ تم نے ریڈ سال مورلے کے لئے ایلس بال کو قتل کیا تھا نہ صرف اس لئے کہ وہ ریڈ سال مورلے کو نقصان پہنچانا چاہتا تھا۔ اس میں تمہاری محبت کے علاوہ اور کوئی چیز شامل نہیں تھی کیونکہ تم غیر ملکی ہو اور میرا تم سے صرف ایک ہلکا سا واسطہ ہے بلکہ تھا اب کی بات نہیں کرتا۔ اس کے ساتھ ساتھ ہی

WWW.PAKSOCIETY.COM

تمہاری شخصیت میں ایسی انوکھی خوبیاں ہیں کہ میں کیا کوئی بھی میری طرح کا انسان ہوتا تو تم سے محبت کرنے پر مجبور ہو جاتا اور پھر میری جان مورلے تو یاروں کا یار ہے۔ جب تم نے اس کے لئے یہ ایثار کیا اور پھر اس پر ظاہر تک نہ کیا تو تمہارا کیا خیال ہے میں تمہیں اس طرح چھوڑ دیتا۔ اب اس کے بعد تمہارے بارے میں جو فیصلے کئے ہیں مورلے انہیں پورا کرے گا۔ میں نے تمہیں اپنے بہترین دوستوں میں جگہ دی ہے اور میرے بہترین دوست بہترین انسانوں کی زندگی گزارتے ہیں۔ دنیا کی ہر چیز ان کے سامنے سرنیچا کر لیتی ہے اور اب یہی تمہارے ساتھ ہو گا اگر تمہارا کوئی وسیع خاندان ہے تو وہ جہاں بھی موجود ہے وہاں اسے بادشاہوں جیسی زندگی گزاری چاہیے کیونکہ تم ایک بادشاہوں کے بادشاہ کے دوست ہو اور اگر تمہارا کوئی خاندان نہیں ہے تو پھر تم دنیا کے جس حصے میں اپنی زندگی کے بقیہ لمحات گزارنا پسند کرو گے تو وہاں تمہارے لئے معقول ترین بندوبست کر دیا جائے گا لیکن ابھی کچھ عرصے تمہیں میرا ساتھ دینا پڑے گا۔ میں نے تمہاری کارکردگی کی پوری تفصیل سن لی ہے۔ تم نے ایلی بال کے ساتھیوں کے ساتھ جو سلوک کیا وہ بھی معمولی لوگوں کا کام نہیں ہے۔ میں تمہاری اس شاندار پھرتی اور کارکردگی سے بے حد متاثر ہوا ہوں لیکن تمہیں یہ حق حاصل ہے کہ میرے کسی مقصد کے لئے میرے مفاد کے لئے ذرہ برابر کوئی کام نہیں کرو جو کچھ تم نے کیا ہے اسی نے میرا دل جیت لیا ہے اور اب تمہاری تقدیر میں صرف عیش ہی عیش لکھے ہوئے ہیں۔ مجھے معاف کرنا میرے دوست میں تمہیں اپنے ساتھ یہاں لے آیا یعنی میں جانتا ہوں کہ تمہارا جو بھی مشن ہو جو بھی مقصد ہو اب تمہاری جو نئی زندگی شروع ہو گی وہ اس سے ہزار درجہ بہتر ہو گی اور اس بات کا خواہشمند ہوں تم سے کہ مجھ سے بھرپور تعاون کرو۔ کافی پیو ٹھنڈی ہو رہی ہے۔ لطف جاتا رہے گا۔"

میں نے پر خیال انداز میں کافی کا کپ اٹھا کر ہونٹوں سے لگالیا۔ ظاہر یہ ہو رہا تھا کہ میں اپنے مستقبل کے بارے میں سوچ رہا ہوں لیکن حقیقت یہ تھی کہ میں کچھ اور ہی سوچ رہا تھا۔ اس جہاز پر مورلے اگر تنہا نہیں بھی تھا تب بھی مجھے وہ مواقع حاصل تھے کہ میں اسے فنا کے گھاٹ اتار دوں لیکن اس طرح میں بہت سی مصیبتوں کا شکار ہو جاؤں گا۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ جہاز اس کی ملکیت ہو۔ وہ کپتان جو مجھے نظر آیا تھا۔ اس ہی کا

ساتھی ہو سکتا تھا اور اگر یہ میرے ہاتھوں مارا جائے تو اس سمندر میں مجھے کہیں جائے پناہ نہیں ملے گی۔ چنانچہ ہمت سے کام لینا تھا۔ میں بالکل ہی خاموشی سے کافی پیتا رہا تھا۔ مورلے نے کئی بار مجھے نگاہیں اٹھا کر دیکھا تھا لیکن مکمل طور پر خاموش پاکر خود بھی دوسری جانب متوجہ ہو گیا تھا۔

ڈشیلا بدستور اسی جگہ کھڑی تھی اور یہاں سے نظر آ رہی تھی۔ مورلے اچانک ہنس پڑا اور میں نے چونک کر کافی کی پیالی رکھ دی پھر میں سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھنے لگا۔ ریڈ سال مورلے نے کہا۔"

"کوئی خاص بات نہیں بس شیلا ہنس رہی تھی۔ عورت کے لئے دنیا کا سب سے تکلیف دہ منظر وہ ہوتا ہے جب کسی مرد بلکہ نوجوان مرد کی نگاہوں میں اس کے لئے پسندیدگی نہ ہو۔ اور وہ تمہارے سلسلے میں ایسی ہی حالت کا شکار ہے۔ وہ تم پر بری طرح جھلائی ہوئی ہے۔ تم محسوس کر رہے ہو نا۔"

"کیوں نہیں۔"

"ویسے ایک بار پھر تم سے یہ سوال کروں گا کہ کیا شیلا بدشکل ہے؟ کیا وہ تمہیں پسند نہیں آئی؟" میں نے عجیب سی نگاہوں سے ان کو دیکھا تو وہ ہاتھ اٹھا کر کہنے لگے۔ "کسی غلط فہمی کا شکار نہ ہونا۔ بس ایسے ہی پوچھ لیا ہے میں نے۔ میں تمہاری اس سے بے توجہی کی اصل وجہ جاننا چاہتا ہوں۔"

"وہ میری منزل نہیں ہے۔ ہم ایشیائی لوگ بعض معاملات میں بڑے انتہا پسند ہوتے ہیں۔ ہمارے ہاں دوستوں کی بیٹیوں کا احترام کیا جاتا ہے اور ان پر کوئی غلط نگاہ نہیں ڈالی جاتی۔ انہیں بیٹی اور بہن ہی سمجھا جاتا ہے اور آپ نے بعد میں مجھے دوست کہا جبکہ اس سے پہلے میں آپ کو اپنے ذہن میں دوست تصور کر چکا تھا۔" وہ آنکھیں بند کر کے مسکرانے لگے پھر بولے۔

"میں سب سمجھتا ہوں بے حد شکریہ۔ ویسے بالکل فکر مت کرو میں تمہیں اپنے ساتھ لے کر جس جگہ جا رہا ہوں وہاں پہنچ کر تم حیران رہ جاؤ گے۔ پہلے بتانا نہیں چاہتا لیکن اتنے عرصے تم سے چھپانا بھی نہیں چاہتا۔ تم اپنے وطن جا رہے ہو۔ سمجھے۔ میں بھی وہیں جا رہا ہوں کیونکہ تمہیں اس بات کا کم از کم یقین ہو گا کہ تمہارے وطن کے

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

سربراہوں سے ہمارے بہترین تعلقات ہیں۔ وہ ہمارے لئے اور ہم ان کے بہت کچھ کرتے رہے ہیں اور ماضی میں بھی انہوں نے ہمارا بڑا ساتھ دیا ہے۔ دراصل یہ انکشاف میں تم پر اس لئے کر رہا ہوں کہ تم مذہبی طور پر انتہا پسند نہیں ہو بلکہ میرے سامنے اعتراف کر چکے ہو کہ بے شک وہ وطن تمہارے ہم مذہب لوگوں کا نہیں ہے لیکن تم اس کے وفادار ہو میں تمہیں چونکا دینا چاہتا تھا وہاں پہنچ کر لیکن کوئی بات نہیں ہے۔ میں تمہیں اب بتا دیا۔"

"ایک لمحے کے لیے میرا ذہن عجیب سی الجھن کا شکار ہو گیا تھا۔ میں نے ریڈ سان مورلے کو اپنا مذہب تو بتا دیا تھا لیکن ساتھ یہ بھی بتایا تھا کہ میں اس ملک کا باشندہ ہوں جو میرے ہم مذہبوں کا ملک نہیں ہے بلکہ وطن کے بدترین دشمنوں میں شمار ہوتا ہے اس کا اور وہ وہیں جا رہا تھا۔ یہ بات میں جانتا تھا کہ اسرائیل اور اس ملک کے کتنے اچھے تعلقات ہیں۔ بہت سے معاملات میں وہ ایک دوسرے کی مدد کرتے رہتے ہیں بلکہ یہ کہا جائے تو غلط نہیں ہو گا کہ میرے مذہب کے خلاف دونوں ہی کا کام ایک ہے۔ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ وہاں کیوں جا رہا ہے۔ کافی ختم ہو گئی اور میں گہری گہری سانسیں لینے لگا۔ ریڈ سان مورلے نے مسکراتے ہوئے کہا.........."

"میں جاننا چاہتا ہوں کہ اپنے وطن کا نام سن کر تمہیں خوشی ہوئی یا افسوس۔"

"میرے وطن کا نام تو میرے لئے باعزت ہے لیکن آپ وہاں کیوں جا رہے ہیں؟"

"ایک ایسا اہم مسئلہ ہے جس کے لئے تم نے میری مدد چاہی۔ میں ان کے ایٹمی پلانٹ کے لئے ہیوی واٹر لے جا رہا ہوں یہ ہیوی واٹر۔ یعنی بھاری پانی۔ ان کے ایٹمی پلانٹ کے لئے بڑی قیمتی چیز ہے۔ اپنے طور پر انہوں نے بہت کچھ کیا ہے لیکن بعض معاملات میں ابھی وہ بیرونی دنیا کے دست نگر ہیں اور پھر ہمیں تو تم جانتے ہی ہو۔ ہمیشہ ایک تیر سے دو شکار کرتے ہیں۔ وہ لوگ جن جن ذرائع سے ہیوی واٹر حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے یا انہوں نے جیسے جیسے پلانٹ حاصل کر کے اپنے ہاں یہ بھاری پانی تیار کیا وہ ان کے لئے ناکافی ہے اور انہیں بیرونی ممالک سے بھی درکار تھا لیکن تم یہ بھی جانتے ہو کہ امریکہ بہت سے معاملات میں سخت ترین نگاہیں رکھتا ہے۔ چنانچہ وہ براہ راست کسی ایسے ملک سے اپنا مطلب نہ نکال سکے کیونکہ تقریباً" تمام ہی ممالک امریکہ کے نام سے

واقف ہیں اور اس کے بعد انہوں نے اسرائیل سے اس کا اظہار کیا۔ میرا تعلق اسرائیل ہی سے ہے اور مجھے اطلاع دی گئی کہ انتہائی منافع بخش سودا ہو رہا ہے۔ میں اسے کرلوں اور اس کے منافع کا ایک حصہ اسرائیل کے جنگ کے فنڈ میں جمع کرادوں۔ میں نے حساب لگایا۔ تو مجھے تقریباً" اسی کروڑ ڈالر کا فائدہ ہو رہا ہے۔ بھلا اتنا بڑا فائدہ کون نہیں حاصل کرے گا لیکن تمہیں یہ سن کر خوشی ہو گی کہ اس کا ایک پرسنٹ میں نے تمہارے لیے بھی مخصوص کیا ہے۔ کیونکہ اس کے بعد سے تم میرے دست راست کی حیثیت سے کام کرو گے۔ تمہاری کارکردگی اور شخصیت بے حد شاندار ہے۔ مجھے پسند آئی ہے اور پھر تم میرے لئے اس قدر تکلیف دہ آدمی ثابت نہیں ہو گے جس طرح دوسرے لوگ ثابت ہوتے رہے ہیں۔ اب کہو میری دوستی سے تمہیں فائدہ ہوا یا نقصان۔" میں نے چہرے پر نجانے کس طرح مسرت کے آثار پیدا کیے اور اس کے بعد کہنے لگا..........

"مگر میں اس ایک پرسنٹ کا حقدار نہیں ہوں کیونکہ میں نے اس سلسلے میں کیا ہی کیا ہے.........."

"میری جان تم نے میرے لئے ایلس بال کو قتل کیا ہے۔ بس تمہارا جذبہ سب سے زیادہ قابل قدر ہے۔ اس کو مارنا میرے لئے بھی کوئی مشکل کام نہیں تھا لیکن تم نے ایک بہت ہی نیک جذبے کے تحت اسے قتل کیا۔ وہ بات میرے دل پر ٹھک سے جا لگی اور بس سمجھ لو کہ میں تمہارے مفادات کے لئے کام کرنے پر مجبور ہو گیا۔"

"اس کے لئے میں آپ کا شکریہ ہی ادا کر سکتا ہوں اور کیا کروں۔" میں نے کہا۔

"بالکل نہیں۔ دوستوں کا شکریہ ادا نہیں کیا جاتا اچھا آؤ اٹھیں۔ میری بیٹی تمہیں میرے ساتھ دیکھ دیکھ کر بور ہو رہی ہے۔ فکر مت کرو میں ذہنی طور پر اسے بہت جلد اس بات کے لئے آمادہ کرلوں گا کہ وہ تمہارا بزرگوں کی طرح احترام کرے۔ تم جہاں چاہو گھوم پھر سکتے ہو۔ کیپٹن تمہارے بارے میں اچھی طرح جانتا ہے اور تمہیں اس جہاز پر مکمل آزادیاں دی گئی ہیں۔ وہ تمہیں میرے نائب کی حیثیت سے جانتا ہے۔ تم اسے اپنا نام عیسیٰ بتا سکتے ہو کیونکہ میں نے اسے تمہارا مکمل تعارف کرا دیا ہے۔ جہاں کہیں جس شے کی ضرورت ہو حاصل کرلینا۔ تمہیں اس کے لئے کوئی پریشانی نہیں ہو گی۔" مورلے وہاں پہنچ گیا۔

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

لیکن میں وہیں بیٹھا رہا اور جب وہ شخص برتن اٹھانے آیا تو میں نے اس سے ایک پیالی کافی اور طلب کرلی تھی۔ میرا دل عجیب سی کیفیت کا شکار ہو رہا تھا۔ ریڈ سال مورلے کو میں نے اپنے آپ کو جس ملک کا باشندہ بتایا تھا وہ ملک تو میرے وطن کے بڑے دشمنوں میں شمار ہوتا تھا اور یہ قیمتی شے جسے ہیوی واٹر کہا جاتا ہے۔ اس کے پاس اسمگل ہوکر جارہی تھی۔ یقیناً" یہ اس کے ایٹمی امور میں کام آئے گی اور وہ کسی نہ کسی شکل میں اسے میرے وطن کے خلاف استعمال کرے گا۔ میں بھاری پانی کے بارے میں کچھ نہیں جانتا تھا۔ ظاہر ہے سائنسی امور کے سلسلے میں مجھے بالکل معلومات نہیں تھیں لیکن کبھی کبھی اخبارات میں اس کا تذکرہ ہوا کرتا تھا اور اسے نہایت اہمیت دی جاتی تھی۔ بھاری پانی کا یہ ذخیرہ اس ملک میں منتقل ہو رہا ہے۔ ایک یہودی کے ہاتھوں' اور وہ مجھے اپنا دست راست بنائے ہوئے ہے۔ کیا کوئی ایسا طریقہ ہوسکتا ہے کہ یہ بھاری پانی اس ملک جانے کے بجائے میرے وطن پہنچے اور میرے وطن کے سائنس دانوں کو اس سے فائدہ حاصل کرنے کا موقع مل سکے۔ دل میں حسرت سی پیدا ہوگئی تھی۔ کیپٹن اس کا اپنا آدمی تھا۔ باقی اس کے تمام ساتھی اور یقینی طور پر خود مورلے کے بھی بہت سے ساتھی یہاں موجود ہوں گے جبکہ میں بالکل تنہا تھا اور میرے پاس ایسا کوئی ذریعہ نہیں تھا کہ میں اپنے کسی ساتھی سے رابطہ قائم کرسکوں۔ بالکل تنہا رہ کر یہ کام نہیں کیا جاسکتا تھا۔ حالات نے مجھے اس کا پورا پورا احساس دلایا تھا لیکن ایسا کون سا طریقہ ہو کہ میں اس معاملے میں کوئی مداخلت کرسکوں۔ کون سا ایسا طریقہ ہو جس سے کامیابی حاصل کی جاسکے۔ کافی کی دوسری پیالی بھی ختم ہوگئی لیکن میرے ذہن میں کوئی ایسی بات نہیں آسکی تھی۔ رات کو تقریباً ساڑھے نو بجے ہم سب نے ڈنر کیا۔ شیبا کی حالت وہی تھی۔ مورلے مطمئن نظر آرہا تھا۔

موسم بہت خوش گوار تھا اور آسمان صاف شفاف۔ رات کا کھانا ہم نے اسی جگہ بیٹھ کر کھایا تھا جہاں سے سمندر کی ہواؤں سے لطف اندوز ہوا جاسکتا تھا۔ میں نے مورلے سے کہا۔

"میں نے دنیا کے بہت سے ممالک دیکھے ہیں لیکن کبھی سمندری سفر نہیں کیا۔ جبکہ میرے دل میں یہ آرزو تھی کہ کبھی سمندری سفر ضرور کیا جائے۔ مجھے جس انداز میں جہاز پر لایا گیا وہ تو خیر میرے لئے ناقابل یقین تھا لیکن اب یہاں آکر مجھے بہت لطف محسوس ہو

رہا ہے کیوں مس شیبا آپ دیکھئے کھلا آسمان روشن ستارے اور نیچے تاحد نگاہ سمندر میرا خیال ہے نوجوان خاتون کی حیثیت سے آپ بھی اس منظر سے لطف اندوز ہو رہی ہوں گی۔" اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔ ڈنر کے بعد اٹھ گئی اور کہنے لگی۔

"ڈیڈی میں چلتی ہوں۔"

"کہاں جاؤگی۔ ابھی سے؟"

"بس مجھے نیند آرہی ہے۔ سونا چاہتی ہوں۔" اس نے پر خیال نگاہوں سے شیبا کو دیکھا اور شانے ہلا کر بولا۔

"ٹھیک ہے تمہاری مرضی۔ میں تمہیں کیسے منع کر سکتا ہوں۔" وہ تیز تیز قدموں سے اس سمت بڑھ گئی۔ جہاں سے نیچے کیبنوں تک جانے کا راستہ تھا۔ مورلے مجھے دیکھتا رہا پھر ہنس پڑا پھر بولا۔

"شیبا! ایک طویل کہانی ہے اس کی لیکن ابھی نہیں بتاؤں گا اس کے بارے میں۔ بس وہ اپنے ذہن میں بہت سی غلط فہمیاں رکھتی ہے لیکن ایک دن یہ غلط فہمیاں خود اس کے ذہن سے دور ہو جائیں گی۔ بعض اوقات وہ انتہا پسند ہو جاتی ہے میرے دوست۔ کبھی اس کے بارے میں محسوس نہ کرنا۔"

"نہیں میں نے تو اس طرف کبھی توجہ ہی نہیں دی۔" وہ ہنسنے لگا پھر بولا۔

"واقعی موسم حیرت انگیز طور پر خوشگوار ہے۔ آؤ عرشے پر چہل قدمی کرتے ہیں۔" چہل قدمی کے دوران وہ مجھ سے نجانے کیا کیا باتیں کرتا رہا۔ میں نے بھی اس گفتگو میں اس کا بھرپور ساتھ دیا تھا۔ یہ ظاہر ہونے نہیں دینا چاہتا تھا کہ میرے ذہن میں کوئی خاص بات ہے۔ البتہ کچھ دیر کے بعد میں نے اس سے کسی قدر حیرانی سے پوچھا۔

"یہ ہیوی واٹر کیا ہوتا ہے؟" جواب میں وہ قہقہہ مار کر ہنس پڑا تھا پھر اس نے کہا۔

"حقیقت یہ ہے کہ اس کے بارے میں مجھے بھی کچھ نہیں معلوم لیکن یہی سنا ہے کہ اٹامک ٹیکنالوجی میں یہ بڑی اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔"

"ہاں میں نے بھی یہی بات سنی ہے لیکن اس کی شکل کیا ہو سکتی ہے؟"

"یقین کرو میں نے خود نہیں دیکھا۔ وہ جو اس سمت تمہیں سرخ کارٹن نظر آرہے ہیں۔ ہیوی واٹر ان میں محفوظ ہے وہ کارٹن دیکھنے میں بہت ہلکے ہیں لیکن ان میں رکھی

ہوئی چیز کا نام ہیوی واٹر ہے۔ پتا نہیں کس کس طریقے سے اسے پیک کیا گیا ہے۔"

"آپ نے یہ کہاں سے حاصل کیے؟"

"بہت مشکل سے یہ مجھے حاصل ہو سکا ہے۔"

"کیا یہ اتنی قیمتی چیز ہے۔ کہ اس کی قیمت اتنی زیادہ ہو۔"

"میں سمجھتا ہوں اس کی قیمت کی نوعیت ذرا مختلف ہے۔ اصل میں اس کا ... تک ریکارڈ ہوتا ہے کہ کس ملک کے پاس کتنی مقدار میں یہ تیار ہو رہا ہے۔ کتنی مقدار میں استعمال ہو رہا ہے۔ یہ ریکارڈ غالباً" کسی انٹرنیشنل ادارے کے سامنے رہتا ہے اس کی اصل قیمت یہ ہے کہ یہ خفیہ طور پر ایک ملک کے قبضے میں جا رہا ہے اور اس کا کوئی ریکارڈ نہیں ہوگا۔"

"اوہو۔ جبھی تو میں حیران تھا لیکن آپ اس قسم کے کام کرتے رہتے ہیں؟"

"نہیں اگر اس کی قیمت اتنی زیادہ نہ ہوتی تو شاید میں اس طرف کا رخ بھی نہیں کرتا۔ اپنا مفاد سب سے پہلے دیکھنا چاہیے۔ باقی ساری باتیں بعد کی چیز ہوتی ہیں۔"

مجھے خوشی تھی کہ اس طرح مجھے ہیوی واٹر کی موجودگی کا پتا چل گیا تھا۔ سرخ کارٹن بڑی حفاظت سے ایک جگہ رکھے گئے تھے اور پہلے بھی میری نگاہ ان پر پڑی تھی لیکن ظاہر ہے یہاں تو بے شمار سامان موجود تھا۔ میں ان پر کوئی خاص توجہ نہیں دے سکا یہاں تک کامیابی حاصل ہو گئی تھی لیکن اس کے بعد کچھ نہیں تھا۔ کوئی ذریعہ نہیں تھا۔ اپنے کیبن میں پہنچنے کے بعد بستر پر لیٹ کر میں ہزاروں طریقوں سے سوچتا رہا لیکن اب ایسا سپرمین بھی نہیں تھا کہ اپنی ہر خواہش کی تکمیل کر لیتا۔ یہ مسئلہ بالکل ہی ناممکن نظر آ رہا تھا۔ البتہ میرا دل دعائیں کر رہا تھا۔ کوئی ایسی سبیل پیدا ہو جائے کہ یہ قیمتی چیز میں اپنے وطن کے لئے حاصل کر سکوں ابھی رات زیادہ نہیں گزری تھی لیکن ظاہر ہے یہ کوئی آبادی یا بستی نہیں تھی کہ یہاں رونقیں ہوتیں۔ عام طور سے وہ لوگ جو اس وقت اپنی اپنی ڈیوٹیوں پر نہیں تھے آرام کرنے جا چکے تھے۔ میں بس یونہی اپنی جگہ سے اٹھا اور باہر نکل آیا مورلے اور شیبا اپنے اپنے کیبنوں میں تھے۔ خلاصی بھی نظر نہیں آ رہے تھے۔ برج پر روشنی تھی لیکن وہ روشنی پورے جہاز کو اپنی لپیٹ میں نہیں لئے ہوئے تھی۔ ویسے جہاز پر جگہ جگہ روشنیاں نظر آ رہی تھیں میں نے ان روشنیوں سے گریز کیا۔ عرشے

کھڑے ہو کر سمندر کا نظارہ کرنے لگا۔ معاملہ واقعی بڑا پر پیچ تھا۔ میرے سامنے ایک ایسی مہم تھی جسے میں سرانجام نہیں دے سکتا تھا۔ وہاں سے گھوما اور مختلف سمتوں کو طے کرتا ہوا اس طرف پہنچ گیا۔ جہاں کچن تھا۔ جہاز کا بڑا سا کچن بھی اس وقت خالی پڑا ہوا تھا۔ وہاں سے آگے گزر کر ایک سمت گھوم گیا۔ دفعتاً" میرے حساس کانوں نے ایک سرسراہٹ سی سنی اور میں چونک کر رک گیا۔ اس جگہ تقریباً" اندھیرا ہی پھیلا ہوا تھا۔ ایک سمت بڑی بڑی زنجیروں کا ڈھیر تھا۔

دوسری سمت کچھ اور کاٹھ کباڑ پڑا ہوا تھا۔ میں ابھی کچھ سوچ بھی نہیں پایا تھا کہ دفعتاً" بجلی سی چمک گئی۔ وہ کیا شے تھی اس کا اندازہ تو نہیں ہو سکا لیکن میرے شانے پر ایک ایسی زوردار ضرب لگی۔ کہ میں اپنا توازن برقرار نہ رکھ سکا اور ایک سمت لڑھک گیا۔ وہ چھوٹی سی شے جس کا قد ساڑھے تین اور چار فٹ کے درمیان ہوگا۔ مجھے لات مارتی ہوئی گزری تھی۔ دوسری طرف جا کر اس نے اپنے قدم جمائے اور ایک بار پھر اسی طرح اچھل کر مجھ پر آ پڑی۔ میں بے اختیار ہی زمین پر بیٹھ گیا تھا۔ ورنہ اس بار میرا سینہ نشانہ بنایا گیا تھا۔ وہ میرے اوپر سے گزرتا ہوا مجھ سے کچھ فاصلے پر جا گرا۔ زنجیروں میں کھڑکھڑاہٹ ہوئی اور ایک ہلکی سی سسکی سنائی دی۔ اس کے ساتھ ہی کھڑکھڑاہٹ بڑھی اور میں حیران سا اچھل کر ایک سمت ہو گیا۔ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اس شے کو دیکھ رہا تھا۔ جسے دیکھ کر بعد میں یہ اندازہ ہوا کہ کوئی انسان ہے چھوٹے قد کا کوئی بچہ لیکن کیا یہ مافوق الفطرت نہیں ہے۔ میں اسے جدوجہد کرتے دیکھ رہا تھا۔ بدقسمتی تھی اس کی کہ دوسری بار بھی وہ میرے اوپر سے اچھل کر اس سمت پہنچا تھا تو لوہے کی زنجیر کی کڑی میں اس کا ایک پاؤں پھنس گیا تھا۔ زنجیروں کا ڈھیر اتنا وزنی تھا کہ وہ اسے اپنی جگہ سے ہلا بھی نہیں سکتا تھا اگر وہ وہاں پھنس نہ جاتا تو مجھ پر تیسری بار حملہ ہوتا لیکن یہ کون ہے۔ میں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اسے دیکھنے لگا۔ کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا۔ خدوخال اندھیرے میں چھپے ہوئے تھے۔ بس میں اس کے ہیولے کو دیکھ سکتا تھا۔ ادھر ادھر دیکھا۔ تاحد نگاہ کوئی نہیں تھا۔

میں نے آہستہ سے انگریزی زبان میں اس سے کہا۔

"تم جو کوئی بھی ہو کم از کم کچھ دیر کے لئے مجھے اپنا دشمن نہ سمجھو میں تمہاری مشکل دور کرنا چاہتا ہوں۔ براہ کرم مجھ سے تعاون کرو۔"

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

"شٹ اپ" ایک مدھم سی سرگوشی سنائی دی۔

"میری بات سمجھ میں نہیں آئی تمہارے۔ ٹھیک ہے میں دوسرے [illegible] تمہارے بارے میں اطلاع کرتا ہوں۔" میں نے مڑنا چاہا لیکن فوراً ہی اس کی آواز [illegible] دی۔

"سنو۔ رک جاؤ۔ ایک بے بس انسان پر ظلم کرنا اچھی بات نہیں ہے۔ [illegible] شک میرے دشمن ہو لیکن صرف میری بات سن لو۔ کسی کو میرے بارے میں نہ [illegible] میں۔ میں اپنے کئے پر نادم ہوں۔ میں تم سے بات کرنا چاہتا ہوں۔"

"تمہارا لہجہ بتاتا ہے کہ تم کوئی چالاکی کرنا چاہتے ہو۔" میں نے کہا دوسری طرف خاموشی چھا گئی۔ پھر اس نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ وعدہ کرتا ہوں اب کچھ نہیں کروں گا حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ [illegible] اس وقت غلط فہمی کا شکار ہو گیا۔ میں نے سوچا کہ میرا ایک ہی وار تمہیں ہوش و حواس سے بیگانہ کر دے گا لیکن رات تاریک ہونے کی وجہ سے میں اپنے داہنے پاؤں کو صحیح طور پر استعمال نہ کر پایا۔ ورنہ کم از کم تمہارا شانہ اپنی جگہ سے اکھڑ چکا ہوتا یا اگر تمہارا [illegible] نشانہ بن گیا ہوتا تو اس وقت تمہاری کئی پسلیاں ٹوٹ چکی ہوتیں۔"

"تو پھر اب بتاؤ کیا خیال ہے؟"

"اگر انسانیت کے نام پر تھوڑی دیر کے لئے مجھے آزادی بخش دو تو میں تمہارا احسان مانوں گا۔ ہم لوگ اڑتالیس گھنٹے سے بھوکے ہیں اور میں.........میں۔"

"کیا مطلب؟"

"مطلب یہ کہ اگر ہمیں مزید کچھ دیر بھوکا رہنا پڑا تو وہ سب دم توڑ دیں گے۔"

"کون سب.........؟"

"میں تمہیں ان کے بارے میں کچھ نہیں بتاؤں گا اگر تم مجھے آزاد کر دو اس وقت تو یہ سمجھ لو میں ہی نہیں بلکہ میرے ساتھ کچھ اور افراد بھی تمہارے غلام بن جائیں گے۔ رحم کرو ہمارے اوپر۔ پہلے ہمیں کھانا کھا لینے دو۔ اس کے بعد اگر تمہاری وفاداریاں جاگتی ہیں تو ہم اپنی بے بسی کو اپنی تقدیر سمجھیں گے۔" میں اس کے لہجے پر غور کرنے لگا۔ اس بار اس کے انداز میں مکاری نہیں تھی جبکہ پہلے میں نے صاف محسوس کر لیا تھا کہ وہ شاید [illegible] آزادی حاصل کر کے میرا قصہ تمام کرنا چاہتا ہے۔ میں اس کے قریب پہنچا اور میں نے [illegible]

"سنو دوست تم کوئی بھی ہو لیکن میں تمہارا دشمن کسی بھی قیمت پر نہیں بنوں گا۔ اگر اندھیرے میں مجھ پر وار کرو گے تو ہو سکتا ہے میں زخمی ہو جاؤں یا مر جاؤں لیکن اگر ایسا نہ کرو تو میں تمہارا بہترین معاون ثابت ہو سکتا ہوں۔"

"میرا پاؤں زنجیر کی اس کڑی میں جا پھنسا ہے۔ کڑی بہت وزنی ہے اور صورتحال ایسی ہو گئی ہے کہ میں اسے اس کی جگہ سے ہلا نہیں سکتا۔ تم میرا پاؤں اس کڑی سے نکال [illegible] دو۔"

"تاکہ تم مجھ پر وار کر دو۔ کیوں؟"

"نہیں۔ دیکھو میرے پاس یہ خنجر ہے اور حقیقت ہے کہ جب یہ گولی خنجر میرے ہاتھ میں ہوتا ہے اور میں آزاد ہوتا ہوں تو دشمنوں کی تعداد نہیں گنتا اور دشمن کبھی اپنے قدموں پر کھڑے نہیں رہ پاتے۔ میں یہ تمہارے سامنے رکھ رہا ہوں۔ میرا پاؤں آزاد کرو۔ خلوص دل سے میری باتیں سن لو اور اسکے بعد اگر تمہارا یہ دل کہتا ہے کہ ہم لوگوں کی زندگی تمہارے لئے خطرناک ہوگی تو پھر میں اپنے آپ کو موت کے حوالے کروں گا اور اس موت کو اپنی تقدیر تصور کر لوں گا۔"

"میں نے حیران نگاہوں سے اس چیز کو دیکھا جسے اس نے خنجر کہا تھا بالکل گولی کی مانند تھی۔ بس یہ سمجھ لیا جائے کہ اس کے دونوں سرے ایک دوسرے سے آدھے انچ کے فاصلے پر تھے۔ دوسری سمت نوکیلی۔ درمیان میں ایک لکڑی کی پٹی لگی ہوئی تھی۔ ایک نظر دیکھنے سے وہ پلیٹ جیسی چیز نظر آتی تھی لیکن تیز چمکدار دھات کی بنی ہوئی انتہائی تیز دھار۔ عجیب و غریب ہتھیار تھا۔ نجانے اسے کس طرح استعمال کیا جاتا ہوگا۔ میں چند لمحات سوچتا رہا۔ پھر میں نے کہا۔"

"اگر میرے خلاف کوئی ایسی حرکت کی جو میرے لئے نقصان دہ ثابت ہو تو یقین کرو۔ کہ اپنی تقدیر پر کالک لگاؤ گے کیونکہ شاید تمہیں مجھ جیسا دوست کبھی نہ ملے۔ میں ہر خطرہ مول لیتے ہوئے تمہاری رہائی کی کوشش کر رہا ہوں۔" میں نے کہا اور بے دھڑک اس کے قریب پہنچ گیا۔ میں نے اس کا پاؤں زنجیر میں پھنسے ہوئے دیکھا۔ بلاشبہ بری طرح

WWW.PAKSOCIETY.COM

پھنس گیا تھا یہ پاؤں اور اگر یہ پاؤں اس طرح نہ پھنس جاتا تو مجھے وہ جس قدر پھرتیلا نظر آیا تھا اس سے یہ احساس اب مکمل ہو جاتا تھا کہ وہ ایک دو کوششیں اور کرتا اور خنجر استعمال کرلیتا تو شاید جہاز کا یہ گوشہ میری آخری آرام گاہ بن جاتا میں نے زنجیر کو اس کی جگہ سے ہٹایا حالانکہ اس کام میں مجھے انتہائی جسمانی قوت صرف کرنا پڑی تھی۔ وہ بھی پھرتیلا تھا لیکن چھوٹے قدو قامت کا مالک تھا اور اس کے جسم میں اس قدر جان نہیں تھی کہ وہ اپنے آپ کو اس زنجیر سے آزاد کرسکتا لیکن میں نے بالآخر اس کی یہ مشکل آسان کرہی دی۔ وہ تھوڑا سا کھسک کر نیچے آگیا اور اپنے پاؤں کو مسلنے لگا۔ میں نے خود اس کے قریب بیٹھ کر اس کے پاؤں کی مالش کی اور اس کا پنجہ زمین پر جمایا۔ وہ کھڑا ہوگیا اندازے سے تقریباً پونے چار فٹ کا آدمی تھا۔ بونی نسل کا تھا اور دبلے پتلے جسم کا مالک لیکن چہرے سے وہ چینی یا جاپانی نہیں نظر آتا تھا۔ پتہ نہیں کون سے ملک سے تعلق تھا اس کا۔ بہرطور اس نے پاؤں جمایا اور پھراپنی مدھم سی آواز میں بولا۔

"تمہارا شکریہ۔ میرے دوست۔" تم نے میری زندگی بخش دی ہے۔ یہ تمہارا احسان ہے۔ میں تمہیں اپنے بارے میں مکمل تفصیل بتاؤں گا لیکن یہ بتاؤ تم کس غرض سے اس سمت آئے تھے۔

"بس یونہی ٹہلتا ہوا لیکن کیا تم جہاز کے لوگوں میں سے نہیں ہو۔"

"نہیں اور اگر تم اس وقت تھوڑی سی مہربانی اور کرو تو۔ وہ کھانے کے پیکٹ رکھے ہوئے ہیں۔ یہ میں نے اس کچن سے چرائے ہیں۔ ان میں زیادہ تر وہ بچا ہوا کھانا ہے جو ان لوگوں نے ڈسٹ بن میں پھینک دیا تھا۔ میں اسے چن کر لایا ہوں۔ نیا کھانا اس لئے نہیں حاصل کرنا چاہتا کہ ان لوگوں کو کوئی شک نہ ہو جائے کہ کھانا کہاں چلا گیا البتہ خراب کھانے پر وہ کبھی توجہ نہیں دیں گے۔ یہ کھانا میں اپنے چار بھائیوں کو کھلانا چاہتا ہوں میں نے کچن سے یہ کھانا حاصل کیا۔ باہر نکل رہا تھا کہ تمہارے قدموں کی آواز سنائی دی کھانا رکھ کر میں تمہاری تاک میں لگ گیا۔ شاید ہو سکتا ہے تم ہمارے لئے بھی بہتر ثابت ہوسکو چنانچہ اگر اجازت دو تو پہلے میں کھانا اپنے بھائیوں کو پہنچا دوں۔ اس کے بعد تم سے باتیں کروں گا۔ کوئی تمہاری جانب متوجہ تو نہیں ہوگا۔ کوئی تمہیں تلاش کرتا ہوا یہاں تک تو نہیں آجائے گا۔"

"میرا خیال ہے کسی کو میرے اس سمت آنے کا پتا نہیں ہے۔ جس کیبن میں میرا قیام ہے اسے بھی میں بند کرکے آیا ہوں۔ کوئی مجھے تلاش نہیں کرے گا۔"

"تو پھر ان میں سے کچھ پیکٹ تم سنبھال لو اور احتیاط سے میرے ساتھ چلے آؤ۔"

میں نے اس کی بات پر عمل کیا کھانے کے پیکٹ لے کر میں اس کے ساتھ اس جگہ پہنچ گیا جہاں ڈرم رکھے ہوئے تھے۔ بڑے بڑے ڈرم۔ یہاں سے تھوڑے ہی فاصلے پر وہ سرخ کارٹن بھی موجود تھے جس کے بارے میں مورلے نے مجھے بتایا تھا۔ ڈرم سیدھے رکھے ہوئے تھے اور ان کی تعداد بہت کافی تھی۔ وہ ایک دوسرے پر چنے ہوئے تھے۔ مجھے ساتھ لانے والا ان کے درمیان چلتا ہوا ایک ایسی جگہ پہنچ گیا جہاں تھوڑا سا حصہ خالی تھا۔ قدموں کی آہٹ پر ایک اور سرسراہٹ سنائی دی اور کسی نے آہستہ سے آواز دی۔

"نمبر تین! میں آگیا ہوں۔" میں نے حیران کن منظر دیکھا۔ وہ لوگ ان ڈرموں میں سے باہر نکل آئے تھے اور ان کی تعداد چار تھی اور پانچواں یہ شخص تھا جسے نمبر تین کے نام سے پکارا گیا تھا۔ ان چاروں کا قد بھی بالکل اسی کے برابر تھا۔ وہ سب دبلے پتلے بدن کے مالک تھے۔ دفعتاً" ان کے حلق سے آوازیں نکل گئیں۔ انہوں نے مجھے دیکھ لیا تھا۔ نمبر تین نے آہستہ سے کچھ کہا۔ جسے میں نہیں سمجھ سکا تھا۔ زبان غالباً" جرمن تھی۔ اس طرح مجھے ان کی قومیت کا بھی اندازہ ہوگیا تھا۔ وہ زبان تو میں نہیں سمجھ سکا تھا اور یہ نہیں جان سکا تھا کہ اس نے کیا الفاظ استعمال کئے ہیں لیکن یہ اندازہ ہوگیا تھا کہ اس نے انہیں میرے بارے میں مطمئن کیا ہے تاہم وہ بھی جائزہ لے رہے تھے۔ میں نے کہا۔

"مجھے یہ بات معلوم ہوچکی ہے کہ تم سب لوگ بھوکے ہو تو سب سے پہلے تم لوگ کھانا کھالو اور اگر تمہیں کسی بات کا ڈر ہے تو اطمینان رکھو۔ میں تمہاری حفاظت کر رہا ہوں اور کسی بھی خطرے پر تمہیں آگاہ کردوں گا۔ سمجھے۔" میں نے کہا اور واپسی کے لئے مڑ گیا۔

وہ لوگ میرے اس طرح واپس مڑ جانے سے مضطرب بھی تھے لیکن بہرحال مجبوری تھی۔ البتہ میں محتاط تھا ہوسکتا ہے کہ ان کا ارادہ بدل جائے۔ جہاز کے کسی آدمی پر بھروسہ کرلینا ویسے بھی عقل کی بات نہیں تھی۔ میں ان کے پاس سے ہٹ کر جہاز والوں کو اطلاع بھی کرسکتا تھا چنانچہ اس بات کے امکانات تھے کہ وہ عقب سے مجھ پر حملہ

WWW.PAKSOCIETY.COM
Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM

آور ہوں۔ یہ اندازہ بھی ہوگیا تھا کہ غیر معمولی صلاحیتوں کے مالک ہیں لیکن بہر حال اس وقت میرا ذہن کچھ عجیب و غریب انداز میں سوچ رہا تھا۔ نجانے کیوں دل میں بار بار خیال آرہا تھا کہ یہ امداد غیبی ہے اگر یہ عجیب و غریب لوگ میرے ساتھی بن جائیں تو شاید کوئی ایسا منصوبہ تراشا جاسکے جس سے میرے ارادوں کی تکمیل ہو جائے۔ دوہری کیفیت کا شکار تھا میں۔ وہ لوگ غالباً" مطمئن ہوگئے تھے۔ میں ان کی سر سراہٹیں سن رہا تھا۔ اپنے کاموں میں مشغول تھے۔ بقول اس نمبر تین کے وہ لوگ اڑتالیس گھنٹے سے بھوکے تھے۔ یعنی اس وقت سے جب جہاز نے ساحل چھوڑا ہوگا۔ اب یہ تفصیل تو ان سے معلوم ہوسکتی تھی۔ اس گوشے میں کسی کے آجانے کے کوئی امکانات نہیں تھے اور اگر آبھی گئے تو یوں ان لوگوں کے ساتھ میں بھی چھپ سکتا ہوں ویسے نہ تو شیبا کے جاگنے کے امکانات تھے اور نہ مسٹر ریڈ ساں مورلے کے۔ جہاز پر منتظمین کو یہ معلوم ہی نہیں ہوسکے گا کہ میں اپنے کیبن میں نہیں ہوں چنانچہ باقی اور کوئی ایسا خطرہ سامنے نہیں تھا۔ تقریباً" پینتیس منٹ تک انتظار کرنا پڑا اور اس کے بعد نمبر تین کی آواز سنائی دی۔

"مسٹر......... ہم لوگ کھانا کھاچکے ہیں۔"

"اب تم آرام کرنا چاہتے ہو گے۔"

"ہرگز نہیں۔ تم ہمیں غیر معمولی پاؤ گے۔ غیر معمولی تو ہم ہیں یا پھر تم ہمیں معمولی کہہ سکتے ہو کیونکہ ہم تم جیسے نہیں ہیں۔"

"میں تم سے گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔ تم سے تعارف حاصل کرنا چاہتا ہوں۔"

"اس سے پہلے ہم یہ معلوم کرنا چاہیں گے کہ تمہارا تعلق جہاز سے ہے یا ریڈ ساں مورلے سے۔"

"تم اس کو جانتے ہو؟" میں نے سوال کیا اور نمبر تین خاموش ہوگیا۔ باقی لوگ بھی خاموش تھے۔ پھر اس نے کہا۔

"ہاں جانتے ہیں۔" میں نے اس کے لہجے میں ایک عجیب سی غراہٹ محسوس کی تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ اس سے نفرت کرتا ہو۔ پھر میں نے کہا۔

"تم لوگ مجھے شان کہہ کر پکار سکتے ہو لیکن خبردار کبھی میرا نام شان نہ لینا بلکہ اگر کوئی ضرورت پیش آئے تو تم مجھ سے اجنبیت کا اظہار کرسکتے ہو۔"

"ہمارا سوال ابھی باقی ہے۔ تمہارا تعلق کیا جہاز والوں سے ہے؟"

"نہیں۔"

"تو پھر مورلے سے۔" کیونکہ اس کے علاوہ اور کوئی اجنبی اس جہاز پر نہیں ہے۔

"یوں سمجھ لو میرا تعلق نہ مورلے سے ہے نہ جہاز کے عملے سے۔ نہ کیپٹن سے۔ میں ایک غیر آدمی ہوں صرف اس جہاز سے سفر کر رہا ہوں۔ مجھے بیہوش کرکے یہاں لایا گیا تھا اور میری آنکھ اس جہاز پر ہی کھلی ہے۔"

"اوہ مائی گاڈ۔ تو تم وہ شخص ہو۔ اوہو ہاں۔ ہم نے دیکھا تھا۔ وہ کسی بیہوش کو جہاز پر لائے تھے مگر کیا تم ان کے قیدی ہو۔"

"قیدی بھی نہیں ہوں۔ بس یوں سمجھ لو کہ مورلے نے مجھے دوست بنایا ہے۔" میں نے کہا۔

"اس کے انداز میں مایوسی سی پیدا ہوگئی۔ وہ خاموش ہوگیا تھا۔ میں اس کے چہرے کے خدوخال کو آسانی سے نہیں دیکھ سکتا تھا لیکن اندازے سے پتہ چلتا تھا۔ کہ وہ محتاط ہو گئے ہیں۔ میں نے آہستہ سے کہا۔"

"سنو میرے دوست اگر تم ریڈ ساں مورلے سے کوئی اختلاف رکھتے ہو تو کھل کر مجھے بتاؤ یا پھر تمہارے چھپنے کی وجہ جہاز کا کپتان ہے۔"

"نہیں اس سے ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے اگر اس سے ہمارا تعلق ہوتا تو........."

وہ خاموش ہوگیا۔

"اب جبکہ میں تمہاری یہاں موجودگی سے واقف ہوگیا ہوں کم از کم تمہیں یہ احساس تو ضرور ہوگا کہ میں تمہارے لئے ایک خطرہ بن سکتا ہوں۔ سب سے پہلی بات یہ ہے کہ ہمارے درمیان تعارف کی کوئی ایسی شکل ہو جائے جس سے ہم لوگ ایک دوسرے پر اعتماد کرسکیں۔"

"ٹھیک ہے۔ میں اچھی طرح جانتا ہوں۔ کہ یہاں سے جانے کے بعد تم ہمارے لئے ایٹم بم سے زیادہ خوفناک ہوسکتے ہو۔ سمندر میں ہمارے لئے فرار کا کوئی راستہ نہیں ہوگا سوائے پانی میں ڈوب مرنے کے۔ ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ اگر ہم نے جہاز والوں سے جنگ کی تو ان میں سے کچھ کو مارنے کے بعد ہمیں خود بھی مرنا پڑے گا اگر ہم جہاز

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

والوں کو ختم کر بھی دیتے ہیں تو ظاہر ہے ہم جہاز رانی نہیں کر سکتے۔ یہ ساری چیزیں ایسی ہیں کہ ہمیں تم پر بھروسہ کرنا ہی پڑے گا۔ پہلے ہم سے ہمارے بارے میں سن لو اس کے بعد ہمارے ساتھ جو چاہو سلوک کرنا۔ ہم تو مستقل خطرات میں ڈوبے رہتے ہیں اور کسی بھی مشکل میں ہمارے لئے تحفظ نہیں ہے چنانچہ ایک اور خطرہ سہی۔" میں خاموشی سے انہیں دیکھتا رہا۔ نمبر تین ہی نے کہا۔

"ہمیں چیکاس برادرز کے نام سے جانا جاتا ہے۔ شاید کبھی تمہارے کانوں سے ہمارا نام گزرا ہو۔ ہم سب ایک بہت بڑے سرکس میں کام کرتے تھے۔ ہماری بہن چیکاس ہماری ماں تھی اور اسی نے ہمیں پرورش کیا تھا۔ یہ ایک لمبی کہانی ہے لیکن مختصر الفاظ میں یوں سمجھو کہ ہمارا باپ جرمنی تھا اور ماں چیکو سلاواکیہ کی باشندہ۔ ہم غریب لوگ تھے اور میرا باپ ایک کسان تھا۔ ہم پیدا نہیں ہوئے تھے کہ ہمارے باپ کا ایک حادثے میں انتقال ہوگیا۔ ہم سب سے بڑی ایک بہن تھی جو ہمارے لئے ماں کا درجہ رکھتی تھی۔ یوں ہوا کہ باپ کے انتقال کے بعد ماں کی حالت تو بے حد خراب ہوگئی۔ وہ دنیا سے بیزار ہوئی اور اسی بیزاری کے عالم میں اس نے ہمیں جنم دیا۔ جانتے ہو ہماری عمروں میں فرق ہے۔ صرف دس دس منٹ کا۔ ہم سب ایک دوسرے سے دس دس منٹ چھوٹے ہیں۔ ہم پانچوں بیک وقت پیدا ہوئے تھے۔ ماں تو ہمیں دیکھتے ہی اس دنیا سے کوچ کر گئی تھی۔ غالباً" وہ یہ کہانی برداشت نہیں کرسکتی تھی۔ کہ اس نے پانچ بچوں کو جنم دیا۔ ہماری جسامت کبھی چھوٹے چوہے کے برابر تھی اور ہماری زندگی کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا تھا۔ ماں تو مرگئی لیکن جس ہسپتال میں ہم پیدا ہوئے تھے وہاں کے ڈاکٹروں نے دلچسپ تجربہ کیا اور ہمیں زندہ رکھنے کی کوشش کی۔ ہمارے سلسلے میں نجانے کیا کیا جتن کئے گئے لیکن مالی فائدے کے حصول کے لئے نہیں بلکہ ایک انوکھے تجربے کے لئے اور وہ یہ تجربہ نہ بھی کرتے تب بھی قدرت نے ہمیں زندگی سے نوازنا تھا اور یہی ہوا کہ وہ ہمارا ذریعہ بنے اور ہم جی گئے۔ جیتے رہے پھر جب ہماری زندگیاں پختہ ہوگئیں تو ہماری بہن چیکاس نے ہمیں ہسپتال سے حاصل کرلیا اور اس کے بعد وہ اپنی زندگی ہمارے لئے وقف کرنے کا باعث بن گئی اور اس کے بعد جب ہم تھوڑے سے بڑے ہوئے تو اس نے ایک سرکس سے رابطہ پیدا کرلیا اور سرکس والوں نے ہمیں عجوبے کے طور پر قبول کرلیا۔ غرض یہ کہ

ہماری پرورش سرکس ہی میں ہوتی رہی اور سرکس کے تمام لوگوں نے ہمیں بہت سے کرتب سکھائے۔ ان کرتبوں کو سیکھنے کے بعد ہم سرکس کے سرگرم رکن بن گئے وہاں ہماری بہترین نگہداشت ہونے لگی۔ پھر یوں ہوا کہ ریڈ سال موریلے نے ہماری کارکردگی دیکھی۔ وہ ایک جرائم پیشہ انسان ہے۔ یہودی نسل کا باشندہ۔ جرمن یہودیوں سے بلاوجہ نفرت نہیں کرتے تھے۔ جانتے تھے کہ ان کا مستقبل بھی بہت بھیانک ہے۔ ماضی تو جو کچھ تھا وہ تھا ہی۔ غرض یہ کہ اس نے ہمیں اپنی تحویل میں لینا چاہا۔ ہمارے ذریعے وہ مجرمانہ کارروائیاں کرانا چاہتا تھا لیکن ہم نے مطلب یہ کہ میری یا ہماری بہن چیکاس نے اس سے رابطہ قائم کرنے سے انکار کر دیا۔ جبکہ سرکس کا مالک ہمیں اس کے ساتھ کام کرنے کے لئے مجبور کرتا رہا۔ ہم نے کہا کہ اگر وہ ہمیں سرکس سے منسلک رکھنا چاہتا ہے تو ہم صرف سرکس ہی میں کام کریں گے اور کوئی ایسا کام نہیں کریں گے جو کہ مجرمانہ نوعیت کا حامل ہو حالانکہ ہماری تربیت ایسی ہے کہ ہمیں دنیا کے خطرناک ترین کاموں میں مصروف کیا جاسکتا ہے لیکن ہماری فطرت میں جرم نہیں ہے اور پھر جرم برائے جرم کا تو ہم تصور بھی نہیں کرسکتے۔ ہاں بارہا ایسے واقعات پیش آئے جب انسانی زندگیاں خطرے میں ہوئیں یا کوئی ایسا حادثہ رونما ہوا جس میں یہ بڑی جسامت والے لوگ کوئی عمل دخل نہیں رکھتے تھے تو ہم نے اپنی جانوں پر کھیل کر وہاں اپنی قوتوں سے کام لیا۔ ہم جرم کے راستوں کے راہی نہیں تھے۔ بہرحال موریلے نے جھلاہٹ اور غصے میں وہ سرکس ہی خرید لیا اور ہم سب اس کی غلامی میں آگئے۔ یہ کام اس نے صرف ہمارے لئے کیا تھا۔ ہمیں یہ احساس دلا کر کہ اب ہم اس کے ملازم ہیں ہم سے اپنے مطلب کے کام لینے چاہے تو میری بہن چیکاس نے اس سے صاف کہہ دیا کہ وہ کوئی بھی غلط کام نہیں کرے گی۔ چاہے اس کے لئے اسے کتنی ہی مشکلات کا سامنا کرنا پڑے۔ یہ بات بہت زیادہ پرانی نہیں ہے دوست۔ انہوں نے ہماری بہن کو قتل کر دیا۔ موریلے نے ہماری ماں کو مار دیا۔ ماں بہت بڑی چیز ہوتی ہے لیکن اگر چیکاس کے بارے میں سوچا جائے تو وہ۔ وہ ہمارے لئے ایک دیوتا کی حیثیت رکھتی ہے۔ ایسی بہن کا قتل ہم معاف نہیں کرسکتے تھے اور ہم نے اس کا وہ خون جو ہماری رگوں میں آج بھی دوڑتا ہے اسی کے لئے وقف کر دیا۔ ریڈ سال موریلے سے انتقام ہماری زندگی کا سب سے بڑا مقصد ہے اور اگر یہ مقصد پورا

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

نہیں ہوا تو ہم پانچوں بھائیوں نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم خودکشی کر لیں گے۔" نمبر تین نے پھیکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

"میرے دوست ہماری خودکشی کا وقت شاید قریب آ گیا ہے اب اگر تم جہاز والوں کو بتاؤ گے یا مورلے سے تذکرہ کرو گے کہ ان کے پانچ بدترین دشمن یہاں موجود ہیں تو ظاہر ہے اس کے بعد ہمارے پاس کچھ نہیں بچتا ہے۔ تم اگر انسانیت کے رشتوں کو تھوڑی بہت اہمیت بھی دیتے ہو تو یوں سمجھ لو یہ وہ مرحلہ ہے جہاں ہم کچھ نہیں کر سکتے سوائے اس کے کہ مر جائیں۔ یا مار دیں۔ یہ ہمارا آخری مرحلہ ہے اور ہمارے پاس اس کے سوا اور کوئی چارہ کار نہیں ہے۔"

میں یہ متاثر کن داستان سن رہا تھا۔ پانچ چھوٹے انسانوں کا یہ عزم بہت بلند تھا۔ آسمان کو چھوتا تھا اور مجھ جیسا انسان بھلا ان کا دشمن کیا بن سکتا تھا۔ میں دیر تک خاموش اور سنسنی کا شکار رہا۔ نمبر تین ہی نے کہا۔

"کیا سوچ رہے ہو تم؟"

"کیا تم ان میں سب سے بڑے ہو؟"

"نہیں۔ میرا نمبر تیسرا ہے۔"

"کیا تم انسانوں پر اعتماد کرنا جانتے ہو؟"

"کیوں نہیں۔ ہم برے لوگ نہیں ہیں۔ انسانیت کے رشتوں کو سمجھتے ہیں۔"

"کیا تمہارے دل میں اعتماد کا تصور ہے؟"

"میں سمجھا نہیں۔"

"اگر میں تم سے یہ کہوں کہ مجھ پر اعتماد کرو اور کم از کم میری جانب سے اپنے آپ کو محفوظ سمجھو تو کیا تم مجھ پر بھروسہ کرنے پر تیار ہو جاؤ گے۔" وہ سب ایک دوسرے کی صورت دیکھنے لگے پھر پانچوں نے بیک وقت کہا۔

"ہاں۔ ہم تم پر بھروسہ کریں گے۔"

"تو پھر پہلی بات میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ میں تمہاری رہنمائی کروں گا اس سلسلے میں۔ کیا تم اسے قبول کر لو گے؟"

"ہاں ہم قبول کر لیں گے۔"

"تم اپنا سرکس چھوڑ چکے ہو؟"

"بہت عرصہ ہوا۔"

"اچھا اب مجھے یہ بتاؤ کہ تم یہاں کس طرح پہنچے؟" میں نے سوال کیا نمبر تین ہی گفتگو زیادہ کر رہا تھا اور باقی لوگ اس سے متفق نظر آتے تھے۔ وہ کہنے لگا۔

"ہمیں علم ہوا کہ وہ ایک بحری جہاز سے سفر کرنے والا ہے۔ ہم نے اس سلسلے میں تمام تر معلومات حاصل کیں اور اس بحری جہاز کا پتا لگا لیا۔ چنانچہ ہم نے ایک منصوبہ بنایا بحری جہاز پر جو سامان لادا جا رہا تھا اس میں یہ ڈرم بھی تھے۔ ان ڈرموں میں خاص قسم کا آئل بھرا ہوا ہے۔ ہم نے ان میں سے دو ڈرم خالی کئے اور ان کا آئل نکال کر پھینک دیا جبکہ وہ پیک ہو چکے تھے۔ ہم نے نہایت مہارت سے ان میں اپنے لئے جگہ بنائی اور اتنا وزن ان میں محفوظ کر دیا کہ کوئی شبہ نہ کر سکے کہ ان میں آئل نہیں ہے لیکن اصل میں یہ ہمارے گھر تھے اور ہم نے ان میں اپنی ضروریات کا سامان محفوظ کر لیا تھا۔ ڈرموں میں ہمارے پاس ہلکا اسلحہ بھی موجود ہے جو بہترین کارکردگی رکھتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی کمبل وغیرہ ہیں جو ہمیں سردی سے محفوظ رکھ سکیں۔ خوراک کا ایک مخصوص ذخیرہ محفوظ کیا تھا ہم نے لیکن وہ ان ڈرموں میں قید کے دوران ختم ہو گیا اور اب اڑتالیس گھنٹے سے ہمارے پاس کچھ نہیں ہے جبکہ ہمارے پاس اچھا خاصہ اسلحہ موجود ہے۔"

"لیکن ان ڈرموں میں تم لوگ زندہ کیسے رہے؟" میں نے حیرانی سے پوچھا۔

"ہم سانس روک کر زندگی گزار سکتے ہیں اور حبس دم کے ماہر ہیں۔"

"کتنی دیر تم سانس روک سکتے ہو؟"

"بہت دیر۔ اتنی دیر کہ دوسرے لوگ سوچ بھی نہیں سکتے۔ ہم اڑتالیس سے لے کر اسی گھنٹے تک سانس روک سکتے ہیں اور اگر اس سے زیادہ کی ضرورت پیش آ جائے تو اس سے زیادہ بھی۔"

"یعنی........." میں نے حیرانی سے کہا۔

"ہاں۔ سرکس میں ہم نے اس کی مشق کی تھی۔"

"بہت خوب۔ یہ تو واقعی ایک حیران کن انکشاف ہے۔" میں ذرا سی دیر خاموش رہا۔ پھر میں نے ان سے کہا۔

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

”تو پھر آؤ ہم لوگ دوستی کا ہاتھ ملائیں۔ میں تمہارے لئے اتنا کار آمد ثابت ہوں کہ تم تصور بھی نہیں کرسکتے۔“ انہوں نے خوشدلی سے اپنے چھوٹے چھوٹے میرے ہاتھوں میں دے دیئے۔ نرم و ملائم ہاتھ جو بہت عجیب محسوس ہوئے تھے مجھے۔ میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”میرا نام تو تمہیں معلوم ہو ہی چکا ہے مگر میں تمہیں کس نام سے پکاروں؟“

”نمبر ایک۔ نمبر دو۔ نمبر تین۔ نمبر چار۔ نمبر پانچ۔ یہی ہمارے نام ہیں۔“

”یعنی تمہارے کوئی نام نہیں رکھے گا۔“

”نہیں۔“

”دلچسپ بات ہے۔“

”تم نے یہ نہیں سوچا دوستو کہ فرض کرو اگر تم نے مورلے کو اس جہاز پر قتل کر بھی دیا تو بعد میں تمہارا کیا ہوگا۔ تم لوگ کس طرح زندگی گزارو گے اور اس جہاز سے کیسے نکل سکو گے۔“

”بہت کچھ سوچا تھا کہ اپنا مقصد پورا کرنے کے بعد خود کو تقدیر کے رحم و کرم پر چھوڑ دیں اگر ہمیں زندہ رہنا ہوگا تو زندہ رہیں گے۔ ورنہ کم از کم اپنا مقصد تو پورا کرلیں گے۔“ میں ان الفاظ سے بہت متاثر ہوا تھا۔ میں نے انہیں تسلی دیتے ہوئے کہا۔

”تم زندہ رہو گے۔ میں تمہاری پشت پر موجود ہوں لیکن ایک بات کا وعدہ ایک بار پھر کرنا ہوگا تمہیں۔“

”کیا؟“

”جو کچھ میں کہوں گا اس پر مکمل اعتماد کرو گے اگر تمہیں میرے ذریعے کوئی نقصان پہنچے تو یوں سمجھ لینا کہ مورلے کے علاوہ ایک اور دشمن بھی ہے تمہارا جسے قتل کر دینا تمہارا مقصد ہوگا اور اگر تمہیں میری ذات سے فائدہ پہنچے تو میرے دوست بن جانا۔ میں تمہارے مقصد کی تکمیل کے ساتھ ساتھ تمہاری زندگی کو بچانا چاہتا ہوں۔“

”بہن کے بعد یہ جملے ہم نے تمہاری زبان سے سنے ہیں۔ ان کی بڑی قدر و قیمت ہے ہماری نگاہ میں۔ کاش تم ہمارے لئے وہی ثابت ہو جو کہہ رہے ہو۔“

”اپنے آپ کو محتاط طریقے سے یہاں چھپائے رکھو۔ جب تک اس جہاز کی منزل نہ

آجائے میرا خیال ہے۔ یہ ڈرم اپنی جگہ سے نہیں ہٹائے جائیں گے۔ تمہیں ان کے درمیان اپنے آپ کو محفوظ رکھنا ہے۔ جہاں تک تمہارے کھانے پینے کا مسئلہ ہے تو یہ ذمہ داری میری ہے۔ جب کوئی ایسا مناسب وقت آیا تو تم مورلے کو اپنے انتقام کا نشانہ بنا سکو تو اس کا موقع میں تمہیں دوں گا۔“

پھر تھوڑی دیر تک ان کے پاس رکنے کے بعد میں وہاں سے چل پڑا اور چھپتا چھپاتا اپنے کیبن تک پہنچ گیا۔ میرا اندازہ درست تھا کسی کو یہ شبہ نہیں ہوا تھا کہ میں کہیں اور ہوں اور شبہ کرنے کی کوئی وجہ بھی نہیں تھی۔ میری بے چینی اچانک ہی رفع ہو گئی تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے یہ بے چینی مجھے ان تک پہنچانا چاہتی ہو اب میرے کام کی تکمیل ہو گئی ہو۔ بستر پر لیٹ کر ان کے بارے میں 'سوچنے لگا۔ بڑے انوکھے لوگ تھے۔ اگر یہ مستقل میرے ساتھی بن جائیں تو تھوڑی سی تربیت انہیں انتہائی کارآمد بنا سکتی ہے میرے لئے۔ منصوبوں کا ایک طوفان میرے ذہن سے گزرنے لگا اور نجانے کیا کیا سوچ ڈالا میں نے۔ بڑی خوبصورت پلاننگ کی تھی میرے ذہن نے اور غالباً" رات کے ساڑھے چار بج رہے تھے۔ جب مجھے نیند آگئی اور پھر اس وقت تک سوتا رہا جب تک کہ باہر سے دستک نہ دی گئی۔ جاگا تو جہاز کا ایک ملازم تھا۔

”مسٹر مورلے نے پوچھا ہے کہ آپ خیریت سے تو ہیں طبیعت تو ٹھیک ہے آپ کی؟“

”ہاں۔ میں ان کے پاس پہنچ رہا ہوں۔“

”وہ برج پر ہیں کیپٹن کے ساتھ......... ناشتا کر لیجئے اس کے بعد وہاں جائیں تو بہتر ہے۔ میں ناشتا لے کر آتا ہوں۔“ باتھ روم میں جا کر منہ ہاتھ دھویا اور اس کے بعد ناشتے میں مصروف ہو گیا۔ ہلکا پھلکا ناشتا کر کے میں وہاں سے چل پڑا۔

تھوڑی دیر کے بعد برج پر کیپٹن کے قریب پہنچ گیا جو مورلے سے گفتگو کر رہا تھا۔ میرا پرتپاک استقبال کیا گیا۔ رسمی طور پر میری خیریت پوچھی گئی اور میں بھی وہیں بیٹھ گیا۔ سامنے ہی ایک نقشہ پھیلا ہوا تھا اور کیپٹن مورلے کو اپنے سفر کے بارے میں تفصیلات بتا رہا تھا۔ میں بھی غور سے سننے لگا۔ جغرافیائی کیفیت میرے ذہن میں آہستہ آہستہ آتی جا رہی تھی اور بالکل ہی غیر متعلقہ طور پر میری ایک خواہش کی تکمیل ہو گئی تھی۔ یہ وہ

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

خواہش تھی جو رات کو میرے ذہن میں پیدا ہوئی تھی۔ یعنی اپنی منصوبہ بندی ہوئے بظاہر میں لاتعلق رہا اور میں نے اس گفتگو سے کسی خاص دلچسپی کا اظہار لیکن درحقیقت میں سب کچھ سن رہا تھا۔ ایک ایک لمحہ نوٹ کر رہا تھا۔ کیپٹن مورلے رہا تھا کہ کب اور کن کن لمحات میں وہ کہاں کہاں سے گزرے گا اور اس وقت تک لئے کتنے گھنٹے درکار ہوں گے یا کتنا طویل سفر طے کرنا پڑے گا۔ وہ اس سے طرح طرح سوالات کر رہا تھا۔ اپنے اس سفر کے بارے میں اور اپنی معلومات میں اضافہ کر رہا تھا درحقیقت اس گفتگو سے اصل فائدہ مجھے حاصل ہو رہا تھا۔ میری ذہنی قوتیں پوری اس جانب متوجہ تھیں اور میں ہر چیز نوٹ کر رہا تھا۔ یہ میری خوش بختی تھی بلکہ شاید اشارے تھے کہ اب مجھے کامیابیاں حاصل ہوتی جارہی تھیں۔

”حالانکہ بہت تھوڑے عرصے پہلے میں ان تمام باتوں کے بارے میں حسرت سوچ رہا تھا کہ کاش ان کی تکمیل کا کوئی ذریعہ نکل آئے۔ بعض اوقات دعائیں اس طرح پوری ہو جاتی ہیں کہ انسان سوچ بھی نہیں سکتا۔ اب ذرائع نکلے تھے تو اس طرح ساری مشکلیں آسان ہوتی جارہی تھیں لیکن یہ صرف میرا تصور تھا ورنہ جس کام کا بیڑا میں نے اٹھایا تھا اس میں مجھے جن جن مراحل سے گزرنا تھا اس کے اندازے بخوبی لگائے تھے میں نے۔ غرض یہ کہ کافی دیر تک وہاں موجود رہا پھر مورلے کے ساتھ ٹہلتا ہوا نیچے آگیا۔ تھوڑے ہی فاصلے پر شیبا نظر آئی تھی کسی قدر جھلائی ہوئی تھی۔ تیز تیز قدموں سے ہمارے قریب پہنچ گئی اور مورلے سے کہنے لگی۔“

”میں کہتی ہوں کہ آخر مجھے یہاں مرنے کی کیا ضرورت تھی۔“

”کیا بات ہے بیٹے۔“

”مجھ سے اس لہجہ میں گفتگو نہ کریں ڈیڈی۔ میں صرف یہ سوال کر رہی ہوں آپ سے کہ اگر تنہا یہ سفر کر لیتے تو کیا حرج تھا۔“

”نہیں ڈیئر۔ ایسا میں نے کبھی اس سے پہلے نہیں کیا۔ اب کیسے کر سکتا ہوں۔“

”اچھی طرح جانتی ہوں؟“ مورلے نے ادھر ادھر دیکھا پھر بولا۔

”کیا جانتی ہو؟“

”ڈیڈی میرا منہ نہ کھلوائیں، آپ صرف دولت کی مشین ہیں انسانوں سے آپ کا

کوئی تعلق نہیں ہے۔ نہ آپ انسان ہیں نہ کسی کو انسان سمجھتے ہیں۔“ وہ بے حیائی کے انداز میں ہنسنے لگا۔ پھر بولا۔

”یہ اکثر ایسی ہی باتیں کرتی ہے اور یقین کرو مجھے اس کا یہ فلسفہ بے حد پسند ہے۔ بولتی ہے تو اس کے رخسار میں گڑھے پڑ جاتے ہیں ایسے ہی گڑھے میری بیوی کے رخساروں میں پڑ جایا کرتے تھے اور وہ اس کی صورت دیکھ کر مجھے یاد آجاتی ہے۔“

”نقصان اٹھائیں گے ڈیڈی۔ مجھ سے اس قدر بے اعتنائی کا اظہار نہ کریں۔ ورنہ آپ سمجھ لیجئے کہ چیونٹی بھی پاؤں کے نیچے دب کر کاٹ لیتی ہے۔ میں بغاوت پر اتر آئی تو آپ کو کہیں جائے پناہ نہیں ملے گی۔ وہ پھر اسی انداز میں ہنسنے لگا اور شیبا پاؤں پٹختی ہوئی واپس چل پڑی۔ میں نے حیرانی سے کہا۔“

اسے کیا تکلیف ہے؟ مورلے نے عجیب سی نگاہوں سے مجھے دیکھا اور بولا۔

”وہ جوان ہو چکی ہے۔“

”تو پھر۔“

”اس ”تو پھر۔“ سے آگے میرے لئے کچھ کہنا ممکن نہیں ہے۔

”لیکن آپ کو اس پر غور کرنا پڑے گا۔“

”کیا؟“

”یہی کہ آپ اس کی کہیں شادی کر دیں۔ ظاہر ہے وہ جوان ہو گئی ہے اور اس کی زندگی کا ایک مقصد ہے۔ آپ کو اس مقصد کی تکمیل تو کرنا ہی ہو گی۔“

”یہ میرے لئے سب سے پریشان کن مرحلہ ہے۔ میں اپنی بیٹی کو جس شخص کی بھی تحویل میں دوں گا۔ وہ اس پر اپنا اثر جمانے کی کوشش کرے گا اور یہ بات میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ اگر وہ کسی کے زیر اثر چلی گئی اور اس شخص نے میرے خلاف کبھی کچھ کرنے کا فیصلہ کیا تو میں کمزور پڑ جاؤں گا۔ اپنی کمزوری میں کسی کے ہاتھ میں نہیں دینا چاہتا۔ یہی میری زندگی کا مقصد ہے اور شیبا کو میری اس خواہش پر قربان ہونا پڑے گا۔“

”یعنی..........“

”دیکھو یہ بالکل ذاتی معاملات ہیں۔ براہ کرام ان میں مداخلت نہ کرو۔“

”بالکل مداخلت نہیں کرنا چاہتا لیکن شیبا آپ کو نقصان پہنچانے پر تل گئی تو؟“

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

”کبھی نہیں۔ سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ وہ زبان سے جو چاہے کہہ سکتی ہے لیکن میرے لئے اپنی گردن کاٹ کر میرے قدموں میں رکھ دے گی۔ میں نے اسے اچھی طرح پڑھا ہے میرے دوست۔“

میں ایک گہری سانس لے کر خاموش ہوگیا۔ مجھے ان تمام باتوں سے کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ البتہ اب میں یہ سوچ رہا تھا کہ اپنے اس حساب کتاب کو درست کرلوں جس کے تحت مجھے عمل کرنا ہے۔ جو منصوبہ بندی میرے ذہن میں تھی اب میرے لئے اسے کامیاب بنانے کے بہت سے مواقع پیدا ہوگئے تھے۔ کچن میں ڈاکہ ڈالنا کوئی مشکل کام نہیں تھا۔ کوئی دوسرا کچھ بھی سوچتا رہے لیکن میں نے نہایت مہارت اور احتیاط کے ساتھ وہ تمام چیزیں یکجا کیں جو ان پانچ نمبروں کے کام آسکتی تھیں چنانچہ ان تمام تیاریوں کے بعد میں وہاں پہنچ گیا۔ جس کا جواب مجھے فوراً ہی ملا اور وہ پانچوں باہر نکل آئے۔ میں نے کھانے کے پیکٹ انہیں پیش کردیئے تھے۔ پانچوں نے شکریہ کے ساتھ یہ کھانا قبول کیا البتہ نمبر تین کہنے لگا۔

”یہ کھانا صاف ستھرا اور تر و تازہ ہے۔ کچھ خطرہ تو درپیش نہیں آئے گا۔“

”تمہارے پاس جو ہتھیار موجود ہیں وہ مجھے دکھاؤ میں نے سنی ان سنی کردی۔“

”پہلے کھانا کھالیں یا؟؟“

”نہیں۔ پہلے کھانا کھالو۔“ کھانے سے فراغت حاصل کرنے کے بعد انہوں نے انتہائی جدید ساخت کی سب مشین گنیں مجھے دکھائیں۔ ان کے پاس فالتو ایمونیشن کا ذخیرہ تھا۔ میں نے اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

”اگر کوئی ایسی ہی۔ صورتحال پیش آجائے کہ تمہارے پاس کوئی ذریعہ باقی نہ رہے تو پھر بے دریغ قتل عام شروع کردینا اور اپنی زندگی کی حفاظت کرنا۔ ورنہ میں سمجھتا ہوں کہ اس کے مواقع نہیں آئیں گے اور میں ایسا کوئی موقع نہیں دوں گا۔“

”ٹھیک ہے۔ اب مجھے تم پر مکمل بھروسہ ہے۔“ نمبر تین نے کہا اور میں مسکرانے لگا۔

چار دن گزر گئے۔ اب چیکاس برادرز مجھ پر مکمل بھروسہ کرنے لگے تھے اور میرا انتہائی احترام کرتے تھے۔ انہوں نے اپنے بارے میں لاتعداد انکشاف کئے اور میں دل ہی

دل میں خوش ہوتا رہا۔ یہ سوچ سوچ کر کہ وہ مستقبل میں میرے بڑے کام آسکتے ہیں لیکن یہ صرف سوچ لینا ہی کافی نہیں تھا مجھے بھی بہت کچھ کرنا تھا اور میں نے اب اس کام کا آغاز کر دیا تھا۔ کارگوشپ کے ایک ایک گوشے کا جائزہ لے رہا تھا۔ ان تمام چیزوں کی بہترین نگرانی کی تھی میں نے جو یہاں موجود تھیں اور میرے منصوبے میں کام آسکتی تھیں مثلاً وہ بڑی لانچ جو ایک ہینگر میں لٹکی ہوئی تھی۔ میں نے اس کا پوری طرح جائزہ لیا تھا حالانکہ مجھے لانچ ڈرائیو کرنے کا کوئی خاص تجربہ نہیں تھا لیکن کسی نہ کسی طرح یہ کام کیا جاسکتا تھا۔ کیونکہ میں ضرورت کے مطابق اس کو ڈرائیو کر سکتا تھا اور میں نے ایسا کیا تھا۔ مطلب یہی تھا کہ جس طرح بھی ممکن ہوسکے میں اپنے منصوبے کو عملی جامہ پہنا سکوں۔ بہت بڑا خطرہ مول لے رہا تھا۔ میں لیکن اس کے سوا چارہ کار نہیں تھا۔

منزل رفتہ رفتہ قریب آتی جارہی تھی۔ وہ پوائنٹ آنے والا تھا جہاں سے میں اپنا مقصد پورا کرسکتا تھا اگر یہ سمندری جہاز اس پوائنٹ سے آگے نکل گیا تو میرے راستے بند ہوجائیں گے اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ مورلے مجھے کوئی نقصان کسی بھی جگہ نہیں پہنچنے دے گا اور میرا تحفظ کرے گا لیکن ظاہر ہے جو کچھ وہ دشمن ملک لے جارہا تھا اسے میں کسی بھی قیمت پر دشمن ملک نہیں پہنچنے دے سکتا تھا۔ وقت بالکل نزدیک آگیا تھا اور مجھے اپنے منصوبے پر عمل کرنا تھا۔ اس سلسلے میں بھی قدرت نے میری راہنمائی کی اور میں صدق دل سے اس بات کا قائل ہوگیا کہ اس مہم میں میری اپنی کاوشوں سے زیادہ بلکہ مکمل طور پر امداد غیبی کار فرما تھی۔ مورلے نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کل شیبا کی سالگرہ کا دن ہے۔ میں نے اس سے بات کی تھی لیکن وہ سخت بددل ہے حالانکہ یہاں جہاز پر بھی اس کی سالگرہ منائی جاسکتی ہے۔“

”کل!“ میں خوشی سے اچھل پڑا۔

”ہاں۔“

”ہم کسی بھی قیمت پر شیبا کو بددل نہیں ہونے دیں گے۔ آپ یوں کیجئے کہ نہایت خاموشی سے انتظامات کرا لیجئے یا پھر کچھ ایسا کیجئے کہ شیبا کے مسئلے کو آپ سنبھال لیجئے۔ انتظامات میں کرائے دیتا ہوں۔ کل تمام جہاز والے اس کی سالگرہ میں شرکت کریں گے۔ خفیہ طور پر یہ کام ان کے کانوں تک پہنچا دیا جائے۔ ایک خصوصی جگہ ہم لوگ جمع ہو

WWW.PAKSOCIETY.COM
Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM

جائیں اور وہاں اس کی سالگرہ منائی جائے۔" مورلے نے مسکراتی نگاہوں سے
اور پھر بولا۔

"ایسا ہی کچھ خیال میرے ذہن میں بھی آرہا تھا۔ تمہارے اندر بڑی خوبی ہے
تم ذہن میں اپنا ذہن ڈال دیتے ہو لیکن انتظامات کی ذمہ داریاں تم سنبھالو اور
لوگوں کو مدعو بھی تم ہی کرلو سالگرہ کا کیک جہاز کے کچن میں تیار ہو جائے گا۔ اس سے
تم فکر مت کرنا میں کیپٹن سے بات کرلوں گا۔"

"تب پھر بالکل ٹھیک ہے۔ وہ بڑا ہال جو نیچے موجود ہے سالگرہ کی پارٹی کے لئے
موزوں ترین ہے۔ ہم شیبا کی سالگرہ کے وقت جہاز لنگر انداز کر دیں گے اور اسے
پورا سرپرائز دیں گے۔ آپ اسے لے کر اس ہال میں آجایئے جہاں تمام انتظامات
ہوں گے۔"

"میں تم سے اتفاق کرتا ہوں۔ بہت دلچسپ مشغلہ رہے گا۔ بس تو پھر تم ذمہ
داری سنبھال لو۔ میں شیبا کو کسی نہ کسی طرح وہاں تک لے آؤں گا اور اسے وہاں
ہی یہ معلوم ہو گا کہ اس کی سالگرہ منائی جارہی ہے۔"

میں نے پرمسرت انداز میں ان تمام باتوں کا اقرار کرلیا۔ اس سے اچھا موقع
بھلا اور کیا مل سکتا تھا۔ سچی بات یہ ہے کہ میں اس سلسلے میں خلوص دل سے قدرت کا
قائل ہو گیا تھا۔ جو آسانیاں مجھے خودبخود حاصل ہوتی جارہی تھیں میں اس میں اپنی
کاوش کو داخل نہیں کرسکتا تھا۔ یہ سب کچھ قدرتی طور پر ہو رہا تھا اور یہ رات میرے
لئے بڑی اہمیت کی حامل تھی۔ کل کے لئے تمام انتظامات بھی کرنے تھے اور خصوصی طور
پر چیکاس برادرز کو ان کا مشن سمجھانا تھا چنانچہ رات کو انتہائی پرجوش انداز میں میں نے
انہیں تمام صورتحال بتائی اور چار گھنٹے تک ان کے ساتھ رہ کر انہیں یہ سمجھاتا رہا کہ
انہیں کل کیا کرنا ہے۔ وہ لوگ مجھ سے زیادہ پرجوش ہوگئے تھے اور ان کے چہرے سرخ
ہو رہے تھے۔ نمبر دو نے کہا۔

"ہمیں صرف اس بات کا یقین دلا دیجئے کہ ہم اپنا انتقام لینے میں کامیاب ہو جائیں
گے۔" اس کے بعد ہماری کارکردگی دیکھیے۔

"کیا اب بھی یقین دلانے کی ضرورت باقی رہ جاتی ہے۔" میں نے مسکرا کر کہا۔

"نہیں۔ اب نہیں رہ جاتی۔ باقی چار آدمی بیک وقت بولے۔"

"لیکن جو کچھ میں نے کہا ہے وہ نہایت ہوشیاری کے ساتھ ہونا چاہیے۔ تم لوگ
اپنے اپنے ہتھیار بھی چیک کرلو۔ انہیں صحیح کام کرنا چاہیے۔ باقی سب کچھ
ہماری مرضی کے مطابق ہوگا اور کچھ دیر کے لئے ہم اس جہاز کے حکمراں ہوں گے۔"

"بالکل اور آپ اطمینان رکھیں۔ ہم اس انداز میں کام کریں گے جس طرح آپ
نے ہمیں حکم دیا ہے۔"

میرا ذہن شدید سنسنی محسوس کر رہا تھا انہیں اپنے پروگرام کا ایک ایک پہلو سمجھا
چکا تھا میں نے اور اب اس کے بعد انتہائی ہنگامی حالات میں مجھے آگے کا عمل کرنا تھا۔ ان
لوگوں کو کھانا وغیرہ کھلانے کے بعد جب اپنے کیبن میں واپس آیا تو بدن جیسے ٹوٹا جا رہا تھا۔
اعصاب شدید کشیدگی محسوس کر رہے تھے اور باقی وقت میں نے اپنے آپ کو سنبھالنے
میں گزارا۔ صبح ہونے میں زیادہ دیر نہیں رہ گئی تھی۔ سو بھی نہیں سکتا تھا کیونکہ دوسرے
دن کے انتظامات صبح ہی سے کرنے تھے۔ وقت سے بہت پہلے غسل وغیرہ کر کے تیار ہو گیا
اور پھر اس خوفناک مشن کے لئے باہر نکل آیا۔ جس کی ابتدا بڑے خوشگوار انداز میں
ہونے والی تھی اور انتہا کے بارے میں ابھی کچھ نہیں کہا جاسکتا تھا۔

جہاز کافی پرسکون انداز میں اپنی منزل کی جانب رواں دواں تھا۔ اس لانچ کے پاس
سے گزرا جو ہماری راہبری کرنے والی تھی۔ اس وقت اس لانچ کی بڑی اہمیت تھی ہمارے
لئے۔ پروگرام سب کچھ میری مرضی کے مطابق نہیں ہوسکتے تھے کیونکہ بہرحال جہاز پر
مورلے جیسا جرائم پیشہ شخص موجود تھا اور کیپٹن اس کی مکمل ماتحتی میں تھا کہیں ایک لمحہ
کی چوک ہوگئی تو لینے کے دینے پڑ جائیں گے۔ اپنی زندگی کی فکر تو کبھی نہیں کی تھی۔
اپنے آپ کو ایک مشین کی حیثیت سے زندہ رکھا تھا لیکن اب میرے ساتھ وہ ننھے پانچ
معصوم بھائی بھی تھے جو بے حد خطرناک لیکن اتنے سادہ دل تھے کہ میں ان کے لئے دل
میں شدید محبت پاتا تھا۔ دوسری موٹر لانچوں کو دیکھا ان کی تعداد ہماری اپنی استعمال کی لانچ
کے علاوہ تین تھی۔ اب ان پر بھی ہاتھ صاف کرنا تھا۔

چیکاس برادرز کو مختصراً تمام تفصیلات بتا دی تھیں لیکن ابھی انہیں بریف کرنے
کے لئے کچھ اور بھی کرنا تھا۔ وہ یقینی طور پر شاندار کارکردگی کے مالک ہوں گے لیکن ابھی

تک مجھے اس کا تجربہ نہیں ہوسکا تھا۔ اس لئے جو کچھ کرنا تھا دیکھ بھال کر اپنی ذمہ داری سے پورا کرنا تھا۔ مستقبل کے لئے بہت سے تصورات ذہن میں تھے۔ بشرطیکہ تقدیر مستقبل میں پہنچنے کا موقع عطا کرے۔ جہاز کے عرشے پر آگیا اور زیادہ دیر نہیں گزری تھی کہ مورلے مجھے تلاش کرتا ہوا میرے قریب پہنچ گیا۔

"ہیلو۔ ڈیئر کیا ہو رہا ہے؟"

کیپٹن سے ملنا چاہتا تھا اور اس جگہ کو تیار کرلینا چاہتا ہوں جہاں تمام لوگوں کو جمع کیا جائے گا۔ مجھے افسوس ہے کہ میں اسے مس شیبا کے شایان شان نہیں سجا سکتا لیکن کم کچن کا کام میری پسند کے مطابق ہونا چاہیے۔

"کیپٹن کو تمام باتیں بتادی گئی ہیں اور اس نے خفیہ طور پر کچن کو احکامات جاری کر دیئے گئے ہیں کیک بہت وزنی ہوگا اور اس کی تیاریاں رات ہی سے شروع کر دی گئی ہیں۔ تم چاہو تو وہاں کے کام کا جائزہ لے لو۔" میں نے آمادگی کا اظہار کر دیا اور۔

مورلے میرے ساتھ کچن کی جانب چل پڑا۔ اس کا کہنا بالکل درست تھا۔ کچن میں تقریبا" پندرہ کک کیک کی تیاریوں میں مصروف تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہی چونکہ جہاز کے سفر کرنے والوں کے لئے ناشتے کا بندوبست بھی کرنا تھا۔ دوپہر کے کھانے کا بھی۔ رات کے کھانے کے لئے بھی خصوصی تیاریاں کی گئی تھیں اور یہ تمام تیاریاں جہاز کے کچن میں نظر آرہی تھیں۔ کچن میں کیپٹن نے مورلے کو کیک کی تیاریوں کے بارے میں بتایا۔

ہم کچن سے باہر نکلے تو اس نے ہنستے ہوئے کہا۔

"چالاک باپ کی چالاک بیٹی کو ان تمام تیاریوں سے بے خبر رکھنا۔ پھر اس کے بعد اچانک اسے وہاں لے کر آنا اس کی ذمہ داری بھی تمہارے ہی سپرد ہے۔"

"میں نے عرض کیا نہ کہ آپ ان ذمہ داریوں کی جانب سے بے فکر رہیں۔"

مورلے نیم باز آنکھوں سے مجھے دیکھنے لگا اور کچھ دیر رک کر وہاں سے آگے چلا گیا۔

میرے پانچ ننھے منے بچے جن کی مکمل ذمہ داری میرے سپرد تھی اپنی پناہ گاہ میں چھپے ہوئے تھے اور اس کے لئے میں اب خود سے زیادہ فکر مند رہتا تھا میں نے رات ہی کو ان کے لئے ناشتے کا بندوبست کرلیا تھا اور اب مجھے یہ احساس ہمیشہ رہتا تھا کہ ان کے لئے انتظامات کرکے رکھوں چنانچہ موقع ملتے ہی میں ان کے پاس پہنچ گیا۔ یہ وہ لمحات تھے

جن کے بارے میں مجھے یقین تھا کہ اس وقت نہ تو شیبانہ مسٹر ریڈ سال مورلے اور نہ ہی کیپٹن شیورلے کو میری تلاش ہوگی۔ یہاں تک آنے کے لئے میں اتنا محتاط رہتا تھا کہ اگر میرا سایہ بھی زمین پر پڑ جاتا تو میں چونک پڑتا تھا اور یہ احتیاط مجھے بہر طور قائم رکھنی تھی۔ چڑیا کے پانچ معصوم بچے اپنی اپنی چونچیں کھولے ہوئے دانے کا انتظار کر رہے تھے اور میں نے اپنے ساتھ لائی اشیا ان کے حوالے کر دیں اور خود نگرانی کرنے لگا۔ پانچوں نے ناشتا کیا اور نمبر تین نے منہ سے مدھم سی آواز نکال کر مجھے بتایا کہ ناشتا مکمل ہوچکا ہے۔ میں نے مسکراتی نگاہوں سے ان سب کو دیکھا اور کہا۔

"یہ لمحات بہت مختصر رہ گئے ہیں میرے معصوم بچوں۔ اس کے بعد ہم آزادی کی فضا میں سانس لے سکیں گے۔"

"میں چاہتا ہوں کہ ایک بار پھر آپ ہمیں وہ تمام تفصیلات سمجھا دیں جو ہمیں کرنا ہے۔"

"مجھے یہ تفصیلات دہرانے میں کوئی عار نہیں ہے تم وہ لانچ دیکھ چکے ہو۔ جس کے لگ کا لاک میں نے کھول دیا ہے اور تم میں سے ایک کو اوپر جاکر لانچ کے آخری ہک کا بٹن دبانا ہے۔ تاکہ لانچ پانی میں اتر جائے۔ اس کا سارا میکنزم تمہیں سمجھ لینا چاہیے۔"

"اس کی تو آپ فکر ہی نہ کریں۔ یہ کام ہو جائے گا۔"

"باقی سب کچھ میں تمہیں بتا چکا ہوں لیکن ایک بار پھر اول سے لے کر آخر تک تفصیلات سن لو اور ہاں کیا تم نے اپنے ایمونیشن میں سے کارتوسوں کا بارود نکال لیا۔ وہ جس سے ہمیں دھماکہ کرنا ہے جواب میں نمبر ایک نے ڈبے میرے سامنے پیش کئے اور کہا۔"

"یہ دونوں بارود سے بھرے ہوئے انتہائی طاقتور بم ہیں یہ صرف دھماکہ کریں گے لیکن اتنا شدید دھماکہ کہ اس سے کم از کم ایک مکان کی بنیادیں ہل سکتی ہیں۔"

"ان میں باریک سا سوراخ کرنا پڑے گا۔ تم نے انہیں سیل بند کر دیا ہے۔"

"یہ سوراخ مقررہ وقت پر کرنا زیادہ مناسب ہوگا۔ نمبر دو نے کہا۔"

"ہاں میں سمجھ رہا ہوں اور تمہیں اس جگہ کا علم ہے جہاں تمہیں ان دونوں ڈبوں استعمال کرنا ہے۔"

WWW.PAKSOCIETY.COM
Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM

"بالکل آپ مطمئن رہیں۔ ہم یہ کام پورا کرلیں گے۔"

"تمہارے ہتھیار؟"

"وہ سب تیار ہیں۔ سب مشین گنیں لوڈ کر دی گئی ہیں اور یہ ایک سب مشین گن آپ کے لئے رکھ دی گئی ہے۔"

"میں سمجھتا ہوں باقی تمام باتیں تمہارے علم میں آگئی ہیں۔"

"آپ یہ سمجھ لیں کہ وہ ساری ہدایات ہمارے سینوں میں اتری ہوئی ہیں جو آپ نے ہمیں دی ہیں۔"

"تو ہوسکتا ہے کہ اب میری اور تمہاری ملاقات رات ہی کو ہو۔ میں دوسری بار خطرہ مول نہیں لینا چاہتا میں چلتا ہوں۔ افسوس آج تمہارے لئے دوپہر کا کھانا نہیں آسکے گا۔"

"ہم احمق نہیں ہیں جو ناشتا آپ نے ہمیں دیا ہے ہم نے اسے آدھا استعمال کیا ہے اور باقی ہم دوپہر کو استعمال کرلیں گے۔ رات کو تو بڑا کھانا ہے ہی۔"

میں مسکراتا ہوا وہاں سے باہر نکل آیا۔ اور بہت ہی اچھا ہوا کہ اس وقت عرشے پر پہنچ گیا جب شیبا مجھے تلاش کرتی پھر رہی تھی اور دو خلاصی مجھے جہاز کے مختلف گوشوں میں ڈھونڈ رہے تھے انہی میں سے ایک نے مجھے دیکھا میں نے انہیں دیکھا تو وہ دوڑ کر میرے پاس آگئے۔

"مس شیبا بہت دیر سے آپ کا انتظار کر رہی ہیں سر وہ دیکھیے وہ موجود ہیں وہ اسی وقت چونک پڑی تھی جب ان دونوں خلاصیوں نے مجھے آوازیں دی تھیں اور وہ میری جانب متوجہ ہوگئی تھی میں مسکراتا ہوا اس کے قریب پہنچ گیا۔"

"ہیلو" میں نے اپنا انداز بدستور برقرار رکھا تھا اور میرے اس انداز سے وہ ہمیشہ نیم پاگل ہو جاتی تھی۔ انتہائی نفرت سے دانت بھینچتے ہوئے اس نے مجھے گھورا اور کہنے لگی۔

"صبح کو اٹھ کر میں شیطان کے بجائے تم پر لعنت بھیجتی ہوں۔ جس نے میرا ذہنی سکون تباہ کر کے رکھ دیا ہے میں ہنس پڑا۔ میں نے کہا۔"

"دل و دماغ کو ٹھنڈا رکھنا۔ کتنا ضروری ہوتا ہے۔ تم اس کی تصدیق کرتی ہو

شیبا۔"

"ہاں ٹھیک ہے لیکن ایک بات ذہن میں رکھنا ایک لمحہ ایسا ضرور آجائے گا جب تم میرے قدموں میں پڑے ہوگے اور گڑگڑا گڑگڑا کر مجھ سے محبت کی بھیک مانگ رہے ہوگے اور اس وقت' اس وقت میں کیا کروں گی کاش وہ وقت جلد قریب آجائے۔"

"حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ میں ہمیشہ تمہارے لئے بہتری کی دعا کرتا ہوں۔"

"اور تمہاری دعائیں تو جیسے براہ راست آسمان تک پہنچ جاتی ہوں گی۔"

"تمہیں اس میں شک ہے۔"

"دیکھو مجھے غصہ مت دلایا کرو۔ تم اور ڈیڈی مجھے بیوقوف پاگل سمجھتے ہو۔"

"ارے ایسی کیا بات ہوگئی۔" میں نے چونک کر پوچھا اور وہ برا سا منہ بنا کر مجھے دیکھنے لگی پھر بولی۔

"ڈیڈی کا مسئلہ تو میرے علم میں ہے وہ کیا سوچتے ہیں کیا چاہتے ہیں کاش کسی طرح میں اپنے آپ کو ان سے بغاوت پر آمادہ کرسکوں۔"

"نو بے بی نو۔ ایسے نہیں سوچتے۔ انہوں نے تمہیں ماں اور باپ بن کر پالا ہے۔"

"تم باتیں بھی بوڑھوں جیسی ہی کرتے ہو۔ حالانکہ چہرے سے بالکل سوٹ نہیں کرتیں ارے تمہیں تو آتش ہونا چاہیے تھا۔ آگ کی طرح گرم اور بھڑ جانے والا اور میں اتنی بدصورت بھی نہیں ہوں کہ مجھے دیکھ کر تمہارے دل میں یہ جذبات نہ ابھریں۔ مجھے جواب دو آخر تم کیوں مجھے جلانے پر تل گئے ہو۔"

"ڈیئر شیبا یہ جواب تم مجھ سے ہر چند گھنٹوں کے بعد مانگتی ہو۔ کیا اس میں کوئی تبدیلی چاہتی ہو۔"

"تمہیں تبدیلی کرنا پڑے گی سمجھے۔ میں پوچھ رہی ہوں کہ تم میرے بزرگ کیسے بن گئے بس مجھے اس بات سے شدید اختلاف ہے۔"

"اس لئے کہ میری بزرگی ہی میں میرا فائدہ ہے۔"

"کیا فائدہ ہے؟"

"مجھے مسٹر مورلے کی دوستی حاصل رہے گی ورنہ میں بھی ان کے دشمنوں میں شامل ہو جاؤں گا۔"

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

"مجھ سے تعاون کرو گے تو میرے ڈیڈی تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے ہیں۔"

"میں یہ خطرہ مول نہیں لے سکتا۔" دفعتاً ہی وہ مسکرا دی۔ پھر بولی۔

"گویا تم اس بات کا اعتراف کر رہے ہو کہ تم نے صرف خوف کی بنیاد پر یہ بزرگی اختیار کرلی ہے اور اگر تمہارے دل سے یہ خوف مٹ جائے تو تم میرے قریب آجاؤ گے۔"

"نہیں۔ شاید ایسا کبھی نہیں ہوسکے گا۔"

"آج ہی ہوگا میرے دوست۔" شیبا نے عجیب انداز میں مسکرا کر کہا۔

میں ایک لمحے کے لئے سہم گیا۔ یہ مضبوط لہجہ کس بنیاد پر ہے وہ اس انداز میں بات کیوں کر رہی ہے میں خاموشی سے اس کی صورت دیکھتا رہا اس نے بدستور مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیوں ذہین تو ہو۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ کیا میں غلط کہہ رہی ہوں۔ وہ موقع نہیں آگیا۔"

"اگر اتنی گہری باتیں میں سمجھ لیتا تو نجانے کس مقام پر ہوتا۔ تم دیکھ لو غلامی کر رہا ہوں۔ تمہارے ڈیڈی کی۔"

"غلامی کہتے ہو اسے۔ تم نے انہیں اپنی مٹھی میں جکڑلیا ہے۔ وہ اگر اتنے سمجھدار ہوتے تو یہ ضرور غور کرتے کہ کسی کی ان سے اس قربت کا راز کیا ہے۔"

"مسٹر مورلے دنیا کے زیرک ترین انسان ہیں۔ کم از کم ان کے بارے میں یہ الفاظ نہیں سن سکتا۔ لیکن تم اپنے باپ کی مسلسل توہین کئے جارہی ہو۔"

"خیر میں زیادہ تفصیلات میں نہیں جاؤں گی اور نہ ہی میں اتنی گہری شخصیت کی مالک ہوں۔ میں تمہیں تمہاری کہانی سناؤں۔"

"میری کہانی!؟"

"ہاں کہانی نہ کہو کھیل کہہ لو۔ جو آج کے دن تم ڈیڈی کے ساتھ مل کر کھیل رہے ہو۔" میں نے دل ہی دل میں شکر کی گہری سانس لی ورنہ نجانے میرا ذہن کہاں پہنچ گیا تھا۔ تاہم میں نے انجان بن کر کہا۔

"کھیل کہانی! ویسے تمہاری ساری باتیں میری نگاہ میں ایک کہانی ہی ہوتی ہیں۔"

"ایک بار پھر وہی جملے دہراؤں گی۔ مجھے بیوقوف سمجھتے ہو کیا۔"

"خیر تم بیوقوف نہیں ہو.........."

"اگر اس بات کو تسلیم کرتے ہو تو سمجھ لو کہ میری آنکھیں ہزار انداز میں دیکھتی ہیں۔ میری سالگرہ کا دن ہے نا آج۔" میں نے چونکنے کا شاندار مظاہرہ کیا تھا اور پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھنے لگا۔

"ڈیڈی نے یہ ذمہ داری تمہارے شانوں پر رکھ دی ہے۔ تم مجھے سرپرائز دو گے۔ تم مجھے تیار کرو گے کہ میں اپنی سالگرہ میں شرکت کروں۔ یقیناً" اس کے لئے تم مجھے دھوکے سے اس جگہ لے جاؤ گے جہاں میری سالگرہ کا کیک کاٹا جائے گا اور کیا تم سمجھتے ہو کہ میں اس بات سے ناواقف ہوں کہ جہاز کے کچن میں تمام باورچی کیک کی تیاری میں مصروف ہیں۔"

میں دونوں ہاتھوں سے سر پکڑ کر ایک گوشے سے جاٹکا اور آنکھیں بند کر کے اس طرح اپنے ذہن کو سنبھالنے لگا جیسے میرا دماغ چکرا گیا ہو۔ وہ ہنستی ہوئی میرے قریب آگئی۔

"کیوں دکھتی رگ پر ہاتھ رکھ دیا نا میں نے ڈیڈی کے دست راست بن گئے ہو تم ان کے ارادوں کی تکمیل کرتے ہو۔ مگر جانتے ہو میں نے کیا فیصلہ کیا ہے؟"

"کیا؟" میں نے بے اختیار دونوں ہاتھ چہرے سے لگائے ہوئے کہا

شام کو ٹھیک پانچ بجے میں اپنے کیبن میں بند ہو جاؤں گی اور اندر سے اسے لاک کرلوں گی اور اس کے بعد ساری رات وہیں لاک رہوں گی۔ مجال ہے کسی کی جو میرے کیبن کا دروازہ کھلوا سکے اس طرح تمہارا پروگرام ناکام ہو جائے گا کہو کیسی رہی۔" میں نے خوفزدہ ہونے کی اداکاری کی اور کہا۔

"پلیز شیبا یہ میری عزت کا معاملہ ہے۔ یہ ایک جذباتی معاملہ ہے مسٹر ہر قیمت پر تمہاری سالگرہ منانا چاہتے ہیں۔ لیکن وہ تم سے خوفزدہ بھی تھے۔ میرے شانوں پر یہ ذمہ داری ڈالی تو نے بڑی محنت سے یہ سب کچھ کیا اور اب جب کہ تمہیں اس بات کا علم ہو چکا ہے۔ تو غور کرو کیا میرا دل نہیں ٹوٹ جائے گا۔ کیا ڈیڈی کی نگاہوں میں ایک حقیر سی شے بن کر میں نہیں رہ جاؤں گا۔ وہ سوچیں گے کہ میں ایک معمولی سی بات کو بھی راز

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

نہیں رکھ سکا تو میرے بارے میں ان کے خیالات تبدیل ہو جائیں گے شیبا یہ میری عزت کا سوال ہے۔"

"عزت بچانے کے لئے جتن کئے جاتے ہیں محنت کی جاتی ہے۔"

"جتن.......... محنت۔"

"بالکل میں خاموشی سے اپنی سالگرہ کی تقریب میں شریک ہو جاؤں گی مگر اس کے لئے کچھ شرائط ہوں گی۔"

"کیسی شرائط میں تمہاری ہر شرط ماننے کے لئے تیار ہوں۔"

"کچھ چیزیں دکھانا چاہتی ہوں تمہیں آؤ۔ میرے ساتھ۔"

میں نے دل ہی دل میں اسے سینکڑوں گالیاں دے کر اس کے ساتھ قدم آگے بڑھا دیئے۔ اس کی سالگرہ جہنم میں جائے۔ وہ خود جہنم میں جائے اور اس کا باپ بھی سمندر میں غرق ہو جائے۔ مجھے اس بات کی کوئی پروا نہیں تھی لیکن سالگرہ کے منصوبے کی ناکامی کا مطلب یہ تھا کہ میرا منصوبہ ناکام ہو جائے گا اور میں اپنا یہ منصوبہ کبھی ناکام نہیں ہونے دینا چاہتا تھا۔ اس کا رخ اپنے کیبن کی جانب تھا اور وہ مجھے ساتھ لئے ہوئے کیبن میں داخل ہو گئی۔ اندر پہنچ کر اس نے دروازہ بند کر لیا۔ اس کی آنکھوں میں ایک شوخ چمک نظر آ رہی تھی۔ پھر اس نے سر سے پاؤں تک میرا جائزہ لیا اور کہنے لگی۔

"کم از کم اس سلسلے میں تم میرے تجربے کو چیلنج نہیں کر سکتے۔ یوں سمجھ لو میں چشم تصور سے تمہیں بہت دور تک دیکھ رہی ہوں یہ معمولی سا لباس کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ میں تمہارے بدن کے ایک ایک نقش سے واقف ہوں اور یہ میری نگاہوں کا کمال ہے اور اس پر تم بنتے ہو میرے بزرگ۔ سنو میں بہت ضدی ہوں۔ جو کہا ہے اس پر عمل کروں گی۔ اگر تم نے میری ہدایات پر عمل نہیں کیا۔"

"کیا دکھانے لائی تھیں تم مجھے یہاں۔"

"کچھ نہیں۔ یہاں لاکر تمہیں وہ حقیقت سمجھانا چاہتی تھی۔ ڈیڈی کی نگاہوں میں سرخرو ہونا چاہتے ہو نا' تو اپنا چہرہ میرے قریب لاؤ اور اپنے لمس کا ایک لمحہ مجھے دو اور اس کے بعد جب تقریب ختم ہو جائے اور رات کی سیاہی گہری ہو جائے تو تم اپنے کیبن سے میرے کیبن تک سفر کرو گے۔"

اور میں بادلوں بھری اس رات کو رنگین سے رنگین تر کر دوں گی تمہارے لئے' میں خوشبوؤں میں بسی تمہارا انتظار کروں گی۔ وعدہ خلافی کی تو میرے ذہن میں ایک ایسا منصوبہ ہے کہ یقین کرو تم اس کی تاب نہیں لا سکو گے اور اس کے بعد ڈیڈی تمہارے دوست نہیں دشمن ہوں گے اسی جہاز پر صرف یہ رات گزرنے کے بعد بولو میری شرط منظور ہے۔"

اور مجھے اس کی شرط منظور کرتے ہی بن پڑی کیونکہ اس وقت میں اپنی زندگی کے اہم ترین لمحات سے گزر رہا تھا۔

مجھے اپنے منصوبوں کو تکمیل تک پہنچانا تھا۔ چنانچہ اس بدبخت کے مکروہ ہونٹوں کا لمس قبول کرنا پڑا اور کیا ہی کمینی تھی وہ کم از کم عورت کے اندر نسوانیت ہونی چاہیے اگر وہ خود ہی مرد بننے کی کوشش کرے۔ تو اس پر لعنت بھیجنے کے علاوہ اور کیا کیا جاسکتا ہے۔

چنانچہ اس سے اس کی شرط پوری کرنے کا وعدہ کر کے میں اس پر ہزاروں لعنتیں بھیجتا ہوا اس کے کیبن سے باہر نکل آیا۔ باہر کے ماحول میں کوئی نمایاں تبدیلی نہیں تھی۔ ریڈسال مورلے کی شخصیت کے بارے میں درحقیقت بالکل صحیح اندازہ آج تک نہیں لگا سکا تھا۔ ایک سمت تو اس نے اپنی بیٹی کے مستقبل کو تاریک کرنے کا مکمل فیصلہ کیا ہوا تھا اور دوسری طرف اس کی سالگرہ کے سلسلے میں وہ بالکل بچہ نظر آ رہا تھا۔ خلاصی اس کے ساتھ کام کر رہے تھے اور اس نے ہال میں جس قدر ممکن ہو سکتا تھا سجاوٹ کر دی تھی جہاں سالگرہ کا پروگرام ہونے والا تھا اس نے مجھے سرگوشیوں کے عالم میں بتایا۔

"پانچ خلاصی ایسے ہیں جو کیپٹن کے بیان کے مطابق بہترین گویئے ہیں اور ان کے پاس ساز بھی موجود ہیں یہ ایک اور دلچسپ سلسلہ ہے ہم سالگرہ کے پروگرام کو مکمل ترتیب دے چکے ہیں۔ پہلے کیک کاٹا جائے گا اور اس کے بعد ایک گھنٹے تک رقص و موسیقی کا پروگرام ہوگا پھر ڈنر لیکن میرے دوست سب سے مشکل مرحلہ وہی ہے یعنی یہ کہ اسے اس سالگرہ پر آمادہ کر لینا اور یہ ذمہ داری بھی تمہارے ہی سپرد ہے' خوفزدہ تو نہیں ہو۔"

"نہیں مسٹر مورلے' یہ کام سرانجام دینا ہے۔" میں نے دلچسپی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

"ہاں میرے لئے سب سے مشکل مرحلہ وہی ہوگا اور بس اس کے علاوہ میں کسی چیز سے خوفزدہ نہیں ہوں۔" میں نے دل ہی دل میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم کسی چیز سے خوفزدہ نہیں ہو لیکن آنے والا وقت تمہیں بہت کچھ بتانے والا ہے۔" غرضیکہ وقت گزرتا رہا۔ بادل اس طرح جمے کھڑے تھے جیسے اگر ان کے سوتے کھل گئے تو ایسی دھواں دھار بارش ہوگی کہ رکنے کا نام نہیں لے گی لیکن صبح ہی سے بادل جمے ہوئے تھے۔ اور ابھی تک انہوں نے اپنی مہم کا آغاز نہیں کیا تھا' نہ ہوتا تو بہتر تھا کیونکہ ہمیں مشکلات پیش آسکتی تھیں۔ اب اتنی آسانیاں تو نہیں حاصل تھیں ہمیں کہ لانچ پر اپنی پسند کے مطابق انتظامات کر لیتے' سارے کے سارے خلاصی پورے جہاز پر مصروف تھے بس وہی ایک ڈیڑھ گھنٹہ چیکاس برادرز کو کام کے لئے مل سکتا تھا جو رقص و موسیقی کے لئے ہوتا' میں نے انہیں اس قدر پروگرام سمجھا دیا تھا اب باقی سب کچھ ان کی ذہانت پر منحصر تھا' دیکھنا یہ تھا کہ وہ کس انداز میں کام کرتے ہیں بعد میں بھی کچھ کیا جا سکتا تھا۔ بشرطیکہ ہمیں پروگرام کے مطابق مکمل کامیابی حاصل ہو جائے۔ پھر وہ مرحلہ آگیا جب مورلے نے مجھ سے درخواست کی کہ میں اب جاؤں اور اسے تیار کرا کر لے آؤں' اس سلسلے میں اس نے بڑی تشویش کا اظہار کیا تھا لیکن میں جانتا تھا کہ مجھے کوئی دقت نہیں ہوگی۔ میں لڑکی کے کیبن میں آگیا وہ پہلے سے تیاریوں میں مصروف تھی مجھے سامنے دیکھ کر ہوئے آئینے میں دیکھ کر مسکرائی اور بولی۔

"ہیلو"

"ہاں مجھے خوشی ہے اگر تم مجھ سے تعاون کر رہی ہو۔"

"ہرگز نہیں' میں اپنے آپ سے تعاون کر رہی ہوں اگر میرا یہ میک اپ تم سالگرہ کے لئے سمجھتے ہو تو حماقت ہے تمہاری۔"

"تو پھر۔"

"آج مجھے تم حاصل ہو رہے ہو نا۔ میں تمہارے لئے سج رہی ہوں۔"

"اوہ تھینک یو شیبا۔ اچھا اب کتنی دیر لگے گی تیار ہونے میں۔"

"تیار ہوں۔" میں نے گردن ہلا دی ویسے بھی وقت بیتا جا رہا تھا اور ہمیں اپنے کام کی تیاریاں مکمل کر لینی تھیں۔" شیبا ایک خوبصورت لباس میں ملبوس ہو کر بہت اچھی لگ

رہی تھی۔ تیار ہونے کے بعد اس نے مجھے دیکھا پھر اس نے میرے بازوؤں میں بازو ڈالا اور میرے ساتھ باہر نکل آئی جیسے ہی اس نے کیبن سے باہر قدم رکھا اچانک جہاز کے انجن بند ہوگئے اور ایک دم سے سناٹا چھا گیا۔ خلاصیوں نے جہاز کے لنگر نیچے اتار دیئے تھے چند لمحات کے لئے سمندر میں بسیرا ہو گیا یہ پروگرام ہی کا ایک حصہ تھا شیبا نے چونک کر پوچھا

"ارے یہ کیا.........!"

"کچھ نہیں' جہاز لنگر انداز کر دیا گیا ہے۔"

"اوہ ڈیڈی ان کو بس میں کیا کہوں ویسے تو میری دلجوئی کے لئے نجانے کیا کیا کچھ کرتے ہیں لیکن میری زندگی میں کسی ساتھی کو قبول نہیں کرتے۔" میرے ہونٹوں پر زہریلی مسکراہٹ پھیل گئی میں نے کہا۔

"شیبا تمہارے ڈیڈی نے بے شک تم پر کچھ پابندیاں لگا دی ہیں لیکن انہوں نے تمہیں دوستوں سے دور نہیں رکھا ہے۔"

"کیسی باتیں کرتے ہو' بھلا تمہیں صورت حال کا کیا علم میری دوستی میرے دوستوں کے لئے موت کی دوستی ثابت ہوتی ہے۔ ہمیشہ ڈیڈی نے کبھی اس شخص کو زندہ نہیں چھوڑا جسے میری قربت حاصل ہوئی۔" اچانک وہ چونک کر رکی اور بغور میرا چہرہ دیکھنے لگی۔ میں ایک لمحے میں سمجھ گیا تھا کہ اس وقت اس کے چونکنے ہونے کی وجہ کیا ہے وہ میری صورت دیکھتی رہی پھر آہستہ سے بولی۔

"اوہ مائی گاڈ' میں نے سوچا بھی نہیں تھا۔"

"کیا.........؟" میں نے انجان بن کر کہا۔

"تم.........تم یقیناً" بے حد چالاک انسان ہو۔"

"آگے بڑھو شیبا کیا ہوا تمہیں۔"

"سچ بتاؤ گے تو آگے بڑھوں گی' کیا تم اس لئے مجھ سے دور نہیں رہے؟ کیا تم نے اس لئے اپنے آپ سے میرا تعلق ظاہر کرنے کی کوشش نہیں کی کہ تمہیں ان واقعات کا علم تھا۔"

"کون سے واقعات کا؟"

WWW.PAKSOCIETY.COM
Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM

"یہی جس کا میں نے تذکرہ کیا ہے یعنی میرے دوستوں کی موت کا۔"

"نہیں شیبا تمہیں علم ہے کہ میں اپنی مرضی سے جہاز پر نہیں آیا ہوں بلکہ مجھے یہاں لایا گیا ہے۔"

"خیر رات کو اس موضوع پر گفتگو کریں گے اپنا وعدہ یاد ہے نا۔"

"ہاں کیوں نہیں۔"

"چلو پھر آؤ' میں صرف اس پروگرام میں دلچسپی لے رہی ہوں جو اس اختتام پروگرام کے بعد شروع ہوگا۔"

ہال میں داخل ہونے کا ایک ہی دروازہ تھا۔

یہ جہاز کا اسٹور تھا جو اتفاق سے خالی رکھا گیا تھا حقیقت تو یہ تھی کہ اس جہاز کا نز صرف ہیوی واٹر کی سپلائی کے لئے کیا گیا تھا اور اس کے بارے میں بھی مجھے علم ہو چکا تھا کہ وہ کہاں محفوظ رکھا گیا ہے' باقی اور کوئی بڑی کارگو شپ نہیں تھی اس میں۔ ہال میں تقریباً تمام خلاصی وغیرہ پہنچ چکے تھی۔ ایک چھوٹا سا اسٹیج بنایا گیا تھا۔ سب نے لباس وغیرہ تبدیل کرلئے تھے ۔ کیپٹن اور مسٹر مورلے نے بھی ہم دونوں کا استقبال کیا اور مسٹر مورلے مسکراتے ہوئے بولے۔

"میری بیٹی میری شیبا' میں تجھے تیری سالگرہ کی مبارکباد دیتا ہوں جواباً" شیبا بھی مسکرا دی۔ ظاہر ہے خوشگوار موڈ کا مظاہرہ ہی اس وقت اس کے لئے مناسب تھا۔ مسٹر مورلے نے میرے کان میں سرگوشی کی۔

"تمہیں جادوگر کہے بغیر نہیں رہ سکتا مائی ڈیئر۔ تمہیں انسانوں کو تسخیر کرنا آتا ہے۔ اس وقت تم نے جو کارنامہ سرانجام دیا ہے وہ میرے حساب سے سنہری حرفوں میں لکھے کے قابل ہے۔"

ہم سب اسٹیج پر پہنچ گئے جہاں وہ عظیم الشان کیک رکھا گیا تھا۔ جس قدر ممکن ہوسکتی تھی۔ سجاوٹ کر ڈالی گئی تھی۔ اور مسٹر مورلے بہت خوش نظر آرہے تھے ہم نے بھی ان کی خوشی میں پورا پورا حصہ لیا میرے پاس انتظامات مکمل تھے۔ میں نے ہدایت کی کہ دروازہ بند کر دیا جائے اور ایک خلاصی نے بغیر سوچے سمجھے کہ اس ہدایت کا مقصد کیا ہے دروازہ بند کر دیا۔ کسی نے توجہ نہیں دی تھی لیکن دروازہ میں نے اس لئے بند کرایا۔

تھا کہ چیکاس برادرز کو اپنے کام میں کوئی مشکل پیش نہ آئے' میں خود دروازے کے قریب پہنچ گیا تھا' وقت آہستہ آہستہ گزرتا جا رہا تھا۔ وہ پانچ سازندے اپنے سازوں پر ہم دھن چھیڑے ہوئے تھے اور ماحول واقعی کافی خوبصورت بنالیا گیا تھا' احساس ہی نہیں ہوتا تھا کہ ہم کسی سمندری جہاز پر ہیں ایک لمحے کے لئے سب ہی اپنی اپنی دنیاؤں میں واپس آگئے تھے۔ خلاصی بھی خوش تھے۔ کیپٹن نے بھی پوری پوری دلچسپی کا اظہار کیا تھا۔ اور سازندوں نے سالگرہ کی دھن بجانی شروع کر دی اور مسٹر مورلے نے مجھے طلب کرلیا میں بھی قریب پہنچ گیا اور پھر پر مسرت تالیوں کے درمیان کیک کاٹا گیا اور لوگوں نے شیبا کو درازی عمر کی دعائیں دیں۔ تالیاں دیر تک بجتی رہی تھیں۔ اور اس کے بعد سازندوں نے ایک مست کر دینے والی دھن چھیڑ دی۔

جہاز کے خلاصیوں میں سازندوں کا یہ گروہ بلاشبہ اچھا میوزک گروپ تھا' انہوں نے ایک اسپینش گانا شروع کر دیا اور اس کی دھن پر لوگ تھرکنے لگے' شیبا نے میری جانب ہاتھ بڑھائے تو میں نے اس کے ہاتھ قبول کرلئے اب اس وقت نہ مجھے مورلے کا خوف تھا کہ وہ شیبا کے دوستوں کو قتل کرا دیتا ہے نہ اور کوئی خطرہ تھا پروگرام ایک گھنٹے کا تھا اور اس کے بعد ڈنر کا فیصلہ کیا گیا تھا۔ اس وقت تک اور کوئی مسئلہ نہیں تھا اور میں سمجھتا تھا کہ چیکاس برادرز کے لئے خود مورلے نے بہترین مواقع فراہم کئے تھے اور انہیں ہر طرح کی آسانیاں حاصل کرنے کا موقع مل گیا تھا۔ پھر رقص و موسیقی کا یہ سلسلہ ختم ہوگیا ایک گھنٹہ چٹکیاں بجاتے گزر گیا۔ میں نے وقت کا تعین کیا' میوزک رک گیا تھا میں آہستہ آہستہ چلتا ہوا دروازے کے قریب پہنچا اور اس کے بعد ایک لمحے کے لئے دروازہ کھول کر باہر جھانکا' میرے منصوبے کے مطابق نمبر چار دروازے کے قریب موجود تھا' میں نے صرف اشارے میں اس سے سوال کیا کہ کیا تیاریاں مکمل ہوگئی ہیں اور اس نے اشارے ہی میں مجھے جواب دے دیا۔ ساتھ ہی وہ دونوں چیزیں بھی مجھے منتقل کر دیں جن کی میں نے فرمائش کی تھی اور میں دروازے سے اندر داخل ہوگیا۔ مسٹر ریڈ سال مورلے' کیپٹن سیور لے سے باتیں کر رہے تھے خلاصی بھی ایک دوسرے سے محو گفتگو تھے۔ میں نے دونوں ہاتھ اٹھائے اور تیز لہجے میں بولا۔

"تو لیڈیز اینڈ جینٹلمین اب سالگرہ کا یہ پرمسرت وقت ختم ہوگیا ہم ڈنر کے لئے تیار

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

ہیں لیکن آج کا ڈنر میں نے آپ لوگوں کے لئے منتخب کیا ہے ڈنر سے پہلے ایک چھوٹا سا پروگرام مجھے پیش کرنا ہے' براہ کرم تمام لوگ سمٹ کر سامنے کے حصے میں جمع ہو جائیں۔" مسٹر ریڈ سال مورلے نے مجھے خوشگوار نگاہوں سے دیکھا اور پھر ہاتھ سے اپنے ساتھیوں کو اس سمت آنے کا اشارہ کر دیا' جدھر میں نے اشارہ کیا تھا وہ مجھ سے مکمل تعاون کر رہے تھے' کیپٹن نے پر مزاح انداز میں کہا۔

"کیا اب تم کوئی میک شو پیش کر رہے ہو ڈیئر؟"

"ہاں میں بہت بڑا جادوگر ہوں اور اس وقت میں جو شو پیش کر رہا ہوں وہ آپ لوگوں کی زندگی کا بہترین شو ہوگا' اس شو میں کچھ ایسی اہم چیزیں ہیں جن کا میں اگر پہلے سے تذکرہ کردوں تو آپ لوگوں کی نجانے کیا کیفیت ہو' براہ کرم دو گروپ بنا لیجئے کچھ افراد دیوار کے اس سائیڈ کھڑے ہو جائیں اور کچھ اس سمت اور کرسی صدارت آپ سنبھالئے مسٹر مورلے۔"

"صدارت؟"

"ہاں' آپ اس اسٹیج کے سامنے جو کرسی پڑی ہوئی ہے' اس پر تشریف رکھیے۔"

"اور میں۔" شیبا نے پوچھا۔

"تمہارے لئے یہی بہتر ہے کہ تم ان لوگوں کے ساتھ کھڑی ہو جاؤ' کیپٹن آپ اس طرف ہو جایئے۔"

"بھئی واقعی کوئی خاص ہی پروگرام معلوم ہوتا ہے۔" کیپٹن نے کہا' ریڈ سال مورلے بولا۔

"اور اب تم سسپنس پیدا کر رہے ہو' وہ پروگرام پیش کرو جو تم نے ترتیب دیا ہے۔"

"پروگرام یہ ہے مسٹر مورلے کہ آپ لوگ اب اس جہاز کے قیدی ہیں اس وقت تک کے لئے جب تک کہ میں اپنا عمل نہ کرلوں' یہ پروگرام کا پہلا آئٹم ہے۔"

"قیدی.........؟" کیپٹن نے مسکراتے ہوئے پوچھا تھا۔

"ہاں' بات دراصل یہ ہے کیپٹن کہ مسٹر ریڈ سال مورلے ایک بڑے جرائم پیشہ آدمی ہیں اور جرم کی دنیا میں اپنا ایک بہت بڑا نام رکھتے ہیں لیکن اونٹ اور پہاڑ کا محاورہ

جاتا آپ لوگوں کے ہاں بھی محاورے کی حیثیت سے استعمال ہوتا ہے' یعنی اونٹ جب تک پہاڑ کے نیچے نہیں آتا اس وقت تک وہ اپنے آپ کو سب سے بلند تر سمجھتا ہے' مسٹر مورلے بھی ایسا ہی سمجھتے تھے۔" چہرے آہستہ آہستہ سکڑنے لگے اور میری جانب اٹھنے والی نگاہوں میں حیرت کے نقوش بیدار ہوگئے۔

==☆☆☆☆==

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

زیادہ تفصیل میں نہیں جاؤں گا۔ مسٹر مورلے پر میں یہ الزام نہیں لگاؤں گا کہ وہ ایک بدترین نسل کے انسان ہونے کی حیثیت سے ایک سازش کر رہے تھے۔ سب سے بڑا الزام ان پر یہ ہے کہ وہ صرف دولت کے حصول کے لئے ایک جنگی جنون میں مبتلا ملک کو وہ طاقت فراہم کرنے کا سبب بن رہے ہیں اور کروڑوں افراد کی زندگیاں خطرے میں ڈال رہے ہیں۔ لیکن ایک بڑی طاقت کو وہ لوگ ہمیشہ نظرانداز کر دیا کرتے ہیں جو آسمان پر موجود اپنے بندوں کی حفاظت کی نگراں ہے۔ مسٹر مورلے آپ کی ہوس آپ کے گناہ کی سزا آپ کے ساتھ معاونت کرنے والے ہر فرد کو ملے گی۔ یہ جہاز اب چند گھنٹوں کا مہمان ہے کیونکہ اس پر بارود کے ایسے ذخائر نصب کر دیئے گئے ہیں جو اسے ریزہ ریزہ کر دیں گے۔ نہیں کیپٹن شیورلے آپ حرکت نہیں کریں گے۔ ورنہ آپ......... میں نے اچانک ریوالور سیدھا کرتے ہوئے کہا۔ آپ مسٹر جیک اور آپ مسٹر ربر میرے قریب آجائیں۔ آیئے تقدیر نے آپ کو زندگی کے کچھ لمحات بخش دیئے ہیں تو ان سے فائدہ اٹھائیں۔

وہ دونوں سنجیدہ سے آگے بڑھ آئے تو میں نے انہیں باہر نکال دیا جہاں چیکاس برادرز ان کے استقبال کے لئے موجود تھا۔ ہمارا منصوبہ شاندار طریقے سے انجام پا رہا تھا۔ جیک اور روبر بہترین ملاح تھے اور ہمیں آگے کے سفر کے لئے ان کی ضرورت تھی۔ چیکاس برادرز نے انہیں اپنے قبضے میں لے لیا۔ میں اگر چاہتا تو انہیں جہاز کے ساتھ تباہ بھی کر سکتا تھا لیکن گیہوں کے ساتھ گھن نہیں پیسنا چاہتا تھا۔ چنانچہ میں نے انہیں جنبش

نہ کرنے کی ہدایت کی اور باہر نکل آیا۔ چیکاس برادرز اپنے کام کی تکمیل کر چکے تھے۔ بھاری پانی کے ڈرم لانچ پر منتقل کر دیئے گئے تھے اور اس کے ساتھ خوراک کے کارٹن بھی۔ اور پھر جیک اور روبر کی مدد سے لانچ پانی میں اتار دی گئی۔ اس سے پہلے جہاز کے انجن ناکارہ بنا دیئے گئے تھے۔ لانچ کا انجن سٹارٹ کیا اور لانچ نے اپنا سفر شروع کر دیا۔ اب میں نے خود کو قدرت کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا۔ میں نے دل ہی دل میں اپنے وطن پہنچنے کی دعا مانگی اور اس کے بعد سب کچھ اللہ پر چھوڑ دیا۔ چیکاس برادرز کو میں نے یہی بتایا تھا کہ جب ہم اتنا فاصلہ طے کرلیں کہ جہاز کی تباہی سے ہماری لانچ کو نقصان نہ پہنچے تو جہاز ٹائمر ڈیوائس کے ذریعہ تباہ ہو جائے گا اور ان معصوم بچوں نے میری بات پر یقین کر لیا تھا۔ میری ہنگاموں سے بھرپور زندگی ایک نئی جیت سے آشنا ہو رہی تھی۔

جو حادثات اور واقعات میرے وطن سے نکلنے کے بعد مجھے پیش آئے وہ ایک طویل کہانی تھی۔ میں تو یہ بھی نہیں کہہ سکتا تھا کہ میری اس قدر جلد وطن واپسی ممکن ہو سکے گی لیکن ہمیشہ ہی تقدیر کا قائل رہا تھا اور تقدیر کے فیصلے انسان کے اپنے فیصلوں سے بالکل مختلف ہوتے ہیں۔ سچی بات یہ ہے کہ وہی بہتر ہوتے ہیں۔ میرے پاس ان غداروں کی فہرست بھی موجود تھی جو خود اپنے وطن کی چھت کے نیچے بیٹھ کر وطن کی جڑیں کھود رہے ہیں اور صرف دنیاوی عیش و عشرت کے لئے دوسروں کے آلہ کار بنے ہوئے ہیں نہ صرف آلہ کار بنے ہوئے ہیں بلکہ اپنے وطن کے رہنے والوں کے لئے وہ تباہی خرید رہے ہیں۔ ایسے انسانوں سے جس قدر نفرت کی جائے کم ہے اور میرا دل ان کی نفرت سے بھرا ہوا تھا۔ باہر کے لوگوں کا تو خیر ذکر ہی کیا انہیں ہم سے کیا دلچسپی ہو سکتی ہے لیکن کم از کم اپنوں کی یہ بے وفائی مجھے افسردہ کر دیتی تھی اور میں یہ سوچتا تھا کہ جب آستین ہی میں سانپ چھپے ہوئے ہوں تو پھر باہر والوں سے کیا شکایت کی جائے۔

آخر کار میں نے ڈرامہ کیا اور اعلان کر دیا کہ جہاز تباہ ہو چکا ہے۔ میں نے اپنا کام کر دیا ہے۔ جیک اور روبر نے میری بات پر آنکھیں بند کر کے یقین کر لیا تھا کیونکہ فاصلے اتنے ہی ہو گئے تھے کہ اب جہاز کا نام و نشان نظر نہیں آ رہا تھا۔

شام ہو گئی اور اس کے بعد ہم لوگ زندگی کے معمولات میں مصروف ہو گئے۔ لانچ کا سفر اطمینان بخش تھا اور میں دل ہی دل میں خدا سے دعا کر رہا تھا کہ میرے مقصد کی

WWW.PAKSOCIETY.COM
Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM

تکمیل میں کوئی رکاوٹ پیش نہ آئے اور میں اپنا کام بخیر و خوبی سر انجام دے لوں۔

چیکاس برادرز کو کسی قسم کی کوئی پریشانی نہیں تھی ان کی دانست میں ان کی زندگی کا مقصد پورا ہو چکا تھا اور اب وہ منافع میں جی رہے تھے کیونکہ انہوں نے تو یہی فیصلہ کیا تھا کہ بہن کے انتقام کے لئے زندگی وقف کر دیں اور انتقام پورا ہونے کے بعد اپنے آپ کو موت کی آغوش میں پہنچا دیں۔ انہوں نے اپنی پسند کے مطابق ریڈسال مورلے کو ہلاک کر دیا تھا اور یہ اطمینان ان کے چہروں سے برس رہا تھا۔ رات کو انہوں نے رقص و موسیقی کی محفل سجا دی لیکن مجھ سے اجازت لے کر۔ ننھے ننھے وجود تھرکتے ہوئے اچھے لگ رہے تھے۔

لیکن میں نے ذہنی طور پر جیک اور روبر کو غیر مطمئن دیکھا تھا۔ اب انہیں یہ احساس ہو رہا تھا کہ ان کی زندگیاں تو بے شک بچ گئی ہیں لیکن اس کے بعد کیا ہوگا اس سلسلے میں انہوں نے پہلے بھی کچھ مختصر سے سوالات کئے تھے لیکن تفصیلی جواب کا انہیں موقع نہیں دیا گیا تھا۔ رات سر پر آ گئی۔ آسمان پر بادل چھا گئے تھے اور گہرا تاریک آسمان ایک بھیانک منظر پیش کر رہا تھا۔ لانچ اپنی مناسب رفتار سے سفر طے کر رہی تھی اور کوئی ایسا قابل ذکر واقعہ پیش نہیں آیا تھا جس سے کسی قسم کا احساس ہوتا۔ میرے دل میں البتہ اضطراب کی لہریں اٹھتی رہتی تھیں اور میں سوچتا تھا کہ یہ سمندری سفر بخیر و خوبی طے ہو بھی جائے گا یا نہیں۔

ہم لوگ اس وقت نیم غنودگی کے عالم میں تھے کہ جب اچانک ہی بارش ہونے لگی۔ بارش گو زیادہ تیز نہیں تھی لیکن پھر بھی سمندر کے بیچوں بیچ بے حد خوفناک تھی۔ چاروں طرف گھپ اندھیرا' آسمان پر سیاہ بادل اُمڈ اُمڈ کر آ رہے تھے۔ بجلی چمکتی تو دور دور تک سمندر کی دیو پیکر موجیں آپس میں ٹکراتی ہوئی دکھائی دیتیں اور ان کے زبردست شور سے کانوں کے پردے پھٹنے لگتے تھے۔ میں دوڑ کر جیک اور روبر کے پاس پہنچ گیا۔ دونوں جاگ رہے تھے اور مستعدی سے اپنے کام میں مصروف تھے۔ میں نے کہا۔

"ہم نے اس صورتحال کا تجزیہ نہیں کیا تھا۔ یہ بتاؤ کہ لانچ کو کوئی خطرہ تو نہیں ہے؟"

"خطرہ ہے چیف۔ بہتر یہ ہوگا کہ ہم ترپال تلاش کریں۔ ویسے لانچ پر ترپال ملنے

چاہئیں۔"

"میں دیکھتا ہوں۔"

چیکاس برادرز بھی جاگ گئے تھے لیکن ان ننھے بونوں کو تو زندگی کی پرواہ ہی نہیں تھی۔ البتہ میرے حکم کی تعمیل وہ اس طرح کرتے تھے کہ جیسے آسمانی حکم ہو۔ یہ بدقسمتی تھی ہماری کہ ہمیں ترپال لانچ پر لوڈ کرنے کا خیال نہیں آیا تھا۔ ایک بھی ترپال لانچ پر موجود نہیں تھا اور اب رات بارش کے رحم و کرم پر گزرے گی یہ ہی نہیں بلکہ اس سے کچھ اور بھی خطرات لاحق ہو گئے تھے۔ یعنی کہ لانچ میں تیز بارش کی وجہ سے پانی بھی بھر سکتا تھا۔ دل پر اضطراب اور خوف چھا گیا تھا۔ بارش بلاشبہ بہت تیز نہیں ہوئی تھی لیکن خطرہ تھا کہ تیز ہو سکتی ہے اور آسمان ایسی ہی تصویر پیش کر رہا تھا۔ ہم لوگ بری طرح بھیگنے لگے۔ لانچ کا انجن روم کور تھا۔ اس لئے ذرا سی بچت تھی لیکن اس میں جیک اور روبر کے علاوہ اور کوئی نہیں آ سکتا تھا۔ صرف دو ہی افراد کی جگہ تھی۔ ننھے بونے ایک دوسرے میں گھس کر بیٹھ گئے تھے اور میں ان اشیاء کی نگرانی کر رہا تھا جو کھانے پینے کے لئے محفوظ کی گئی تھیں۔ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ اس سلسلے میں کیا کیا جائے۔

بہرحال یہی کیفیت رات بھر طاری رہی۔ لانچ سمندر کی خوفناک موجوں میں تنکے کی مانند اچھلتی کودتی ہلکورے کھاتی ہر لحہ موت سے ہمکنار ہونے کے لئے آگے بڑھ رہی تھی۔ ساری رات یہ لرزہ خیز سفر جاری رہا اور ہم نے اپنے آپ کو قدرت کے حوالے کر دیا۔ رات کے آخری حصے میں بارش تھمی۔ بادل چھٹ گئے اور سیاہ آسمان پر اکا دکا تارے نظر آنے لگے۔ صبح ہوتے ہوتے سمندر کی خوفناک لہریں پرسکون ہو چکی تھیں اور لانچ اپنی منزل کی جانب بڑھ رہی تھی۔ میں بہت پریشان تھا۔ سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ اب مجھے کیا کرنا چاہیے۔ کھانے پینے کی اشیاء کے تمام ڈبے بھیگ چکے تھے اور اگر یہ سفر طویل ہو جاتا تو ان میں موجود چیزیں سڑنے کے امکانات پیدا ہو سکتے تھے۔ تمام گتے کے ڈبے گل چکے تھے اور بعض جگہ جگہ سے پھٹ رہے تھے۔ میں بے بسی سے انہیں دیکھتا رہا۔ اس وقت میں واحد شخص تھا لانچ پر جسے مستقبل کے خطرات تھے۔

جیک اور روبر کے بارے میں کوئی صحیح اندازہ نہیں لگایا جا سکتا تھا۔ میں نے ان سے تسلی بخش انداز میں صورتحال کے بارے میں پوچھا تو روبر نے تشویشناک لہجے میں کہا۔

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

"چیف ایک بہت بڑی کمی اور رہ گئی ہے۔ آپ نے اس لانچ کو سمندر میں اتارتے وقت اس کا خیال نہیں رکھا۔"

"کیا؟" میں نے فکرمندی سے منہ پھاڑ کر پوچھا۔

"کمپاس' بے شک آپ نے اپنے ذہن میں ایک نقشہ ترتیب دے لیا ہے لیکن آپ یہ بتائیے کہ کمپاس کے بغیر ہم صحیح سمت کیسے اختیار کریں؟"

خوف کی ایک گرم لہر میرے رگ و پے میں دوڑ گئی۔ میں پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھتا رہ گیا جیک اور روبر نے کہا۔ "آپ نے جہاز سے فراڈ کا کھیل تو کھیل لیا لیکن ضروری چیزوں کا خیال نہیں رکھا۔ موسم بارش کا ہے اور ہمیں جگہ جگہ اس کا سامنا ہے اور رات کے طوفان میں ہم اپنا راستہ بھٹک چکے ہیں اور یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اب ہم کون سے رخ پر سفر کر رہے ہیں۔" میں گلے کو تھوک سے تر کرنے کی کوشش کرتا رہا "تم سفر کرتے رہو۔"

"سمندر کو آپ نہیں جانتے چیف۔ سمندر بالکل مختلف چیز ہے ہمارا یہ بلا سوچے سمجھے کا سفر ہماری زندگی کو پانی پر ہی ختم کرسکتا ہے۔"

"مگر اور کیا کیا جائے۔ بہتر ہے کہ سفر جاری رکھو۔ اگر ہم لانچ کو لنگر انداز بھی کر دیں تو اس سے کیا نتیجہ حاصل ہوگا؟"

دونوں کے چہرے بگڑے ہوئے نظر آرہے تھے اور مجھے ان کی آنکھوں میں بغاوت کی جھلکیاں محسوس ہو رہی تھیں۔ خوراک کے وہ ڈبے پہلے کھول لئے گئے جن کے پیکٹ گل چکے تھے اور اس خوراک کو محفوظ کرنے کی کوششیں کی جانے لگیں۔ ترپال کی غیر موجودگی نے صورتحال ہی بدل دی تھی۔ لانچ بھی اندر سے بالکل گیلی ہو رہی تھی لیکن دن میں تیز سورج نکل آیا۔ اس کی وجہ سے ذرا کچھ بہتری ہوگئی البتہ ساتھ ساتھ ہی تیز ہوا بھی چل رہی تھی اور موسم خاصا سرد محسوس ہو رہا تھا۔ ہم آگے بڑھتے رہے۔ اس کے بعد جیک نے آرام کرنے کا فیصلہ کیا اور شام تک سوتا رہا جبکہ روبر لانچ کنٹرول کرتا رہا تھا۔ میں نے روبر سے کہا۔

"روبر تم اگر مجھے بھی اس سلسلے میں کچھ سمجھا دو تو تمہیں بھی آرام کا موقع مل سکتا ہے۔"

"اس طرح کچھ سمجھنا مشکل ہے۔ آپ آرام کیجئے ہم بہتر طور پر چل رہے ہیں۔"

سات بجے جیک نے لانچ سنبھالی اور روبر سونے کے لئے چلا گیا۔

رات کو پھر بادل اتنے ہی گھرے آگئے اور میرے دل میں خوف کا بسیرا ہوگیا لیکن خدا کا شکر ہے کہ رات کو بارش نہیں ہوئی۔ البتہ رات بڑی ہولناک گزری تھی اور اب میرے ذہن میں وسوسوں نے بسیرا کرلیا تھا۔ چیکاس برادرز میرے ایک اشارے پر دنیا کا ہر کام کرنے پر تلے ہوئے تھے۔ غرض یہ کہ یہ رات بھی گزر گئی۔ دوسرے دن صبح کو سورج نہیں نکلا تھا۔ چیکاس برادرز لانچ کے کنارے کھڑے ہوئے پانی کی جانب دیکھ رہے تھے۔ میں نے ان سے پوچھا تو نمبر تین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"چیف یہ دیکھئے شارک۔" اس نے پانی کی جانب اشارہ کیا اور یہ دیکھ کر وحشت سے میرے جسم کے رونگٹے کھڑے ہوگئے۔

چھوٹی بڑی سینکڑوں شارک اپنے خوفناک جبڑے کھولے لانچ کے چاروں طرف بے چینی سے تیر رہی تھیں۔ وہ بار بار لانچ کی جانب جھپٹتیں اور مایوس ہو کر لوٹ جاتیں۔ دوپہر تک وہ اسی طرح لانچ کا تعاقب کرتی رہیں۔ آہستہ آہستہ ان کی تعداد کم ہونے لگی تھی۔ سمندر کا وہ حصہ ہم عبور کر چکے تھے جو ان مچھلیوں کی آبادی تھی۔ بڑے بڑے سمندروں میں رہنے والی مچھلیوں کے قبیلوں کے بارے میں سن چکا تھا کہ وہ سمندر میں مخصوص جگہوں پر رہتی ہیں۔ اور اگر کوئی مچھلی اپنی حدود سے نکل کر دوسری مچھلیوں کی حدود میں داخل ہو جائے تو خود اس کی جان خطرے میں پڑ جاتی ہے۔ یہ اندازہ ہو رہا تھا کہ اب ہمیں ان مچھلیوں کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا لیکن یہ کوئی ایسی بات نہیں تھی جس سے اطمینان ہو جاتا اور ہم آسانی کے ساتھ سفر کر سکتے۔

جیک اور روبر اس بات کا اعلان کر ہی چکے تھے کہ وہ راستہ بھٹک گئے ہیں اور صورتحال کے بارے میں کوئی اندازہ نہیں لگایا جاسکتا۔ میں یہ سوچ رہا تھا کہ میری تھوڑی سی ناتجربہ کاری نے صورتحال کو خراب کر دیا ہے اور اب شاید امید ختم ہوتی جارہی ہے۔ دعائیں مانگتا تھا لیکن نجانے کیوں ایک بے چینی سینے میں سمائی ہوئی تھی۔ لانچ کے اس بے نام سفر کو چوتھا دن گزر گیا اور اب ہماری ہمتیں پست ہونے لگیں۔ چوتھے دن دوپہر کو جیک اور روبر نے لانچ کا انجن بند کر دیا۔ اچانک انجن بند ہوا تو میرے رونگٹے کھڑے

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

ہوگئے۔ میں نے سہمے ہوئے انداز میں اس سے پوچھا تو جیک نے کرخت لہجے میں کہا۔

"سمندر میں اس طرح بھٹکتے رہنا ہمارے لئے بے سود ہے۔ آپ کے پاس ایندھن کا کتنا ذخیرہ ہے آخر۔ میرے خیال میں اب زیادہ سفر بھی نہیں کیا جاسکتا۔ آپ بتائیے اس طرح لانچ کو بے نام سفر پر کب تک رواں دواں رکھا جاسکتا ہے؟"

"تو تمہارا کیا خیال ہے ہمیں کیا کرنا چاہیے؟"

"فیصلہ۔" روبر غرائی ہوئی آواز میں بولا۔

"کیسا فیصلہ؟"

"لانچ پر جو کچھ موجود ہے اسے اب احتیاط سے خرچ کرنا ہوگا اور یہ آٹھ آدمیوں میں تقسیم ہوتا رہا تو پھر ہمارے پاس کچھ نہیں رہے گا۔ یہ بھی نہیں کہا جاسکتا کہ ہماری زندگی کتنی ہے۔"

"تم کیا بکواس کر رہے ہو؟"

"میں سچ کہہ رہا ہوں۔ ہمیں فیصلہ کرنا ہوگا۔"

"کیسے؟"

"ہم میں سے چند لوگوں کو اپنی زندگی ختم کرنا ہوگی۔" روبر کی آواز بڑی ہولناک تھی۔ میں پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھنے لگا۔ پھر میں نے کہا۔

"روبر حالات سے مغلوب ہوکر وہ انداز نہ اختیار کرو جو تباہی کے راستے کھول دیتا ہے۔"

چیکاس برادرز اب ان دونوں پر نگاہ رکھتے تھے۔ وہ مسلسل بیزاری کا اظہار کرتے رہتے تھے اور اکثر دونوں سرگوشیاں کرتے پائے جاتے تھے۔

ساتواں سورج نکل آیا۔ ویران اور بے رونق۔ یا پھر یہ بے رونقی دل پر چھائی ہوئی تھی۔ امید کی ہر کرن بجھتی جارہی تھی۔ اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ تقدیر نے مشکل ترین لمحات میں مجھے مایوس نہیں کیا تھا لیکن اس بار تقدیر یاوری نہیں کر رہی تھی اور کوئی ایسی روشن لکیر نظر نہیں آتی تھی جو مستقبل میں بہتری کا پتا دے۔ تاحد نگاہ ویران سمندر بے نشان کوئی منزل سامنے نہیں تھی۔ پتا نہیں جیک اور روبر کیا سوچ رہے تھے۔ حالانکہ میں کسی بھی قیمت پر بلاوجہ انسانی زندگیوں سے کھیلنا پسند نہیں کرتا تھا اور میری دلی آرزو

تھی کہ ان دونوں کو بھی میرے ہاتھوں کوئی نقصان نہ پہنچے۔ بہرطور وہ میرے دشمن نہیں تھے۔ میری دعائیں ابھی تک بے اثر ہی رہی تھیں۔

رات ہوگئی اور شام کے جھٹپٹے فضاؤں میں اتر آئے تو اچانک ہی ایک واقعہ پیش آیا۔ جیک اور روبر شاید پہلے سے تاک میں تھے اور اپنے طور پر ایک منصوبہ بنا چکے تھے۔ نجانے کس طرح انہوں نے دو ملکی اسٹین گنیں اپنے قبضے میں لے لیں میں اس وقت چیکاس برادرز کے ساتھ ایک جگہ بیٹھا ہوا اترتے ہوئے سناٹوں کو دیکھ رہا تھا کہ اچانک لانچ کا انجن بند ہوگیا اور ہم سب اچھل پڑے۔ میں نے کھڑے ہوکر جیک اور روبر کو دیکھا لیکن دونوں اسٹین گنیں سیدھی کئے ہوئے خونخوار نگاہوں سے ہمیں دیکھ رہے تھے۔ ہم ششدر رہ گئے۔ میں نے چند لمحات کے لئے خاموشی اختیار کی پھر دو قدم آگے بڑھا تو روبر غرایا۔

"خبردار ایک قدم آگے نہ بڑھاؤ۔ ورنہ وقت سے پہلے زندگی کھو بیٹھو گے۔"

"روبر میں تم سے بات کرنا چاہتا ہوں۔"

"تمہارے بات کرنے کا وقت ختم ہوگیا ہے۔ اب ہمیں بات کرنے دو۔ آخر ہم کہاں جارہے ہیں۔ تمہارے پاس کوئی نقشہ نہیں ہے۔ سمندر میں زندگی اس طرح گزارنے سے کیا فائدہ کہ ہم آخری لمحات میں بھی تمہارے ہاتھوں بے بس ہوں۔ ہم تم سے آزادی چاہتے ہیں۔"

"میرا خیال ہے روبر ہم سب اس وقت ایک ہی مشکل کا شکار ہیں نہ میں تمہارا ماسٹر ہوں اور نہ ہی تم پر کوئی حکم قائم کر رہا ہوں۔ روبر یہ سب کچھ اس لئے ہے کہ ہم راستہ بھول بیٹھے ہیں ورنہ خوش مزاجی سے اپنا سارا کام سرانجام دیتے۔ میں تمہیں جہاں لے جارہا ہوں وہاں جاتے اور اس کے بعد میں پوری عزت و احترام کے ساتھ تمہیں تمہارے وطن بھجوا دیتا۔ دیکھو میرا مشورہ ہے کہ ان مشکل لمحات میں ایسی کوئی حرکت نہ کرو جو ہمارے لئے کسی حادثے کا باعث بن جائے۔" جیک نے قہقہہ لگایا۔ روبر سنجیدہ ہی رہا تھا۔ جیک تمسخرانہ انداز میں کہنے لگا۔

"ہمارے محترم دوست ابھی تک یہ سمجھتے ہیں کہ وہ اس لانچ کے ماسٹر ہیں اور ہمیں ہدایات دینے کا جذبہ رکھتے ہیں یا حق رکھتے ہیں۔ نہیں مائی ڈیئر تمہارا کھیل ختم ہوگیا ہے

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

یہ پانچوں بونے اور تم اب اس لانچ پر زندہ رہنے کا حق نہیں رکھتے۔ اس میں جو کچھ ہے وہ اب ہماری ضرورت ہے۔ خوراک کے ذخیرے بالکل ختم ہو جائیں گے۔ اگر ہم سب مل کر انہیں کھاتے رہے۔ نہیں کہا جاسکتا کہ ہماری لانچ کو کسی ساحل تک پہنچنے میں کتنا وقت لگ جائے۔ اب ہم تمہاری زندگیوں کا خطرہ مول نہیں لے سکتے۔ چنانچہ تم سب جہنم رسید ہو جاؤ۔"

ان دونوں نے اسٹین گنیں ہماری جانب کیں اور مزید کوئی گفتگو کئے بغیر ان کے ٹریگر دبا دیئے۔ میں نے فوراً ہی نیچے بیٹھ کر ان کے نشانے خالی کر دینے کی کوشش کی تھی لیکن چیکاس برادرز اسی طرح خاموش کھڑے رہے یہ دوسری بات ہے کہ اسٹین گنوں سے ایک بھی فائر نہیں ہوا اور ان دونوں کو ایک لمحے میں یہ احساس ہو گیا کہ اسٹین گنیں خالی ہیں۔ دونوں کے چہرے دھواں دھواں ہو گئے۔ تب نمبر پانچ نے کہا۔

"لمبی نسل کے کتو کیا تم ہم سب کو بیوقوف سمجھتے ہو۔ کیا تمہارا خیال تھا کہ ہم احمق ہیں اور یہ ہلکی مشین گنیں جنہیں تمہارے سامنے اس طرح چھوڑ دیا گیا ہے کہ تم جب چاہو ان پر قبضہ کر سکو۔ لوڈ ہو سکتی ہیں انہیں خالی کر دیا گیا تھا میری جان۔ صرف یہ جاننے کے لئے کہ تمہارے ارادے کیا ہیں۔"

"میں نے بھونچکی نگاہوں سے نمبر پانچ کو دیکھا باقی چاروں بھی مسکرا رہے تھے۔ گویا یہ بات ان کے علم میں بھی تھی یہاں مجھے احساس ہوا کہ وہ پانچوں جسمانی طور پر ہی نہیں ذہنی طور پر بھی بہتر کارکردگی کے حامل ہیں۔ مشین گنیں خالی کر کے اس طرح سامنے رکھ دینا کہ جیک اور روبر انہیں حاصل کر سکیں درحقیقت جیک اور روبر کی شناخت کے لئے ایک شاندار تجربہ تھا اور میں اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکا تھا۔"

"اب وہ دونوں خوفزدہ انداز میں ہمیں دیکھ رہے تھے۔ پھر دونوں ہی نے سب مشین گنیں ہم پر پھینک ماریں اور شدید غصے کے عالم میں آگے بڑھے لیکن دونوں مشین گنیں چیکاس برادرز نے لپک لی تھیں اور اس کے بعد تیار ہو گئے تھے۔ جیک اور روبر جیسے ہی قریب آئے دونوں بونوں نے اچھل کر ان کے منہ پر لاتیں رسید کیں اور دونوں دھڑام سے نیچے جا گرے۔ مجھے تو کچھ کرنے کی ضرورت پیش ہی نہیں آئی تھی۔ جیک اور روبر اٹھے ان کے نزدیک یہ ننھے وجود بے حیثیت تھے لیکن جب چیکاس برادرز نے ان

کی اچھی طرح مرمت کر دی اور ان کے ہونٹوں سے خون کی دھاریں بہنے لگیں تو وہ دونوں سیدھے ہو گئے جیک نے دونوں ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا۔"

"پلیز بس کرو۔ ہم نے شکست تسلیم کر لی ہے۔"

چیکاس برادرز رک گئے۔ انہوں نے میری جانب دیکھا۔ میں گہرے انداز میں سوچ رہا تھا جیک اور روبر پر حملہ کرنے والے صرف دو بونے تھے۔ باقی تین تماشہ ہی دیکھتے رہے تھے اور ان دونوں نے دو قوی ہیکل آدمیوں کو اتنا مارا تھا کہ اب ان کے حواس بگڑ گئے تھے لیکن اب صورتحال کو قابو میں رکھنا ضروری تھا۔ وہ دونوں اس انداز میں پڑے ہوئے تھے جیسے زندگی کی بھیک مانگ رہے ہیں۔ میں آہستہ آہستہ ان کے قریب پہنچا۔ تو دونوں ہی دہشت زدہ انداز میں چیخ پڑے۔

میں نے ہاتھ آگے بڑھایا اور میرے پھیلے ہوئے ہاتھ میں جیک نے اپنا ہاتھ دے دیا۔ میں نے اسے سہارا دے کر کھڑا کیا اور پھر اس کا شانہ تھپتھپاتے ہوئے بولا۔

"تم دونوں جاؤ بوٹ کا انجن اسٹارٹ کر دو۔ یہ ساری باتیں ذہنی بحران کا نتیجہ ہیں۔ جاؤ پلیز ہم اگر دشمن بھی ہیں تو کم از کم سمندر میں نہیں زمین پر پہنچنے کے بعد اگر تم ہم سے دشمنی کا آغاز کرو تو تمہارے لئے زیادہ بہتر رہے گا۔"

روبر نے پھرتی سے لانچ کا انجن اسٹارٹ کیا اور جیک اس کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔ چیکاس برادرز مسکرا رہے تھے۔ میں نے ان کے چہرے دیکھے اور اندازہ لگانے کی کوشش کی کہ میرے اس عمل سے وہ بددل تو نہیں ہوئے ہیں۔ مگر ان کی مسکراہٹوں نے یہ احساس دلا دیا کہ وہ مجھ سے ہر طرح کا تعاون کرنا پسند کرتے ہیں اور اپنی کسی بات کو مسلط نہیں کرنا چاہتے۔

لیکن اس کے بعد بھی جیک اور روبر پر بھروسہ کرنا حماقت کے سوا اور کچھ نہیں تھا۔ اس وقت تو وہ اپنی سازش میں ناکام ہو گئے تھے لیکن کسی بھی لمحے دوبارہ وہی حرکت کر سکتے تھے۔ یا کوئی اور طریقہ کار اختیار کر سکتے تھے۔ چنانچہ ہم لوگوں نے اس سلسلہ میں میٹنگ کی۔ چیکاس برادرز میں سے ایک نے یہ تجویز پیش کی کہ اب ان پر ہر لمحہ نگاہ رکھی جائے اور اس سلسلے میں ایک ایک شخص کی ڈیوٹی لگا دی جائے جو مسلح رہے اور دن رات ان کی نگرانی کرتا رہے۔ چنانچہ اس پر بھی عمل شروع ہو گیا اور پہلی ہی رات نگرانی کی

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

رات گزری لیکن اب شاید حادثات نے پے در پے ہماری جانب رخ کرنا شروع کر دیا تھا۔ صبح کی روشنی پھوٹی تو ہم نے کچھ فاصلے پر فشنگ ٹرالر دیکھا جو سامنے سے گزر رہا تھا۔ فشنگ ٹرالر دیکھ کر ایک لمحے کے لئے تو خوشی کا احساس ہوا اور دل میں زندگی کی امنگ جاگ اٹھی۔ اس کی بنیادی وجوہات دو تھیں۔ اول تو یہ کہ کوئی ایسا علاقہ قریب موجود ہے جہاں سے فشنگ کی جاسکتی ہے لیکن دوسرا بے بسی کا اور خوف کا جو احساس ابھرا تھا وہ اس فشنگ ٹرالر پر لگے ہوئے جھنڈے کی وجہ سے ہوا تھا۔ بھلا اس جھنڈے کو میں کیسے نہیں پہچان سکتا تھا۔ یہ جھنڈا ہمارے دشمن پڑوسی ملک کا تھا اور یقینی طور پر ہم اسی پڑوسی ملک کی حدود میں سفر کر رہے تھے۔ مورلے اسی پڑوسی ملک کی جانب ہی تو آرہا تھا۔ اور اس کے ذہن میں اسی سے تعاون کا منصوبہ تھا۔ یہ ایک انتہائی خوفناک صورتحال تھی۔ فشنگ ٹرالر کا لانچ سے اتنا فاصلہ تھا کہ وہاں سے آسانی سے ہمیں دیکھا جاسکتا تھا اور یہی ہوا تھا۔

فشنگ ٹرالر کے اس حصے میں لوگ آکر کھڑے ہوگئے تھے اور لانچ کی جانب اشارہ کرکے باتیں کر رہے تھے میں جلدی سے چیکاس برادرز کے قریب پہنچا جو آرام کرنے کے لئے لیٹے ہوئے تھے۔ میں نے انہیں اس خوفناک صورتحال سے آگاہ کیا اور چیکاس برادرز اچھل کر کھڑے ہو گئے۔ انہوں نے ٹرالر کو دیکھا اور پھر سنسنی خیز نگاہوں سے مجھے دیکھنے لگا۔ پھر نمبر تین نے کہا۔

"ماسٹر فاصلہ بہت کم ہے اور انہوں نے ہمیں دیکھ لیا ہے اب کیا کیا جائے؟"

"یہ ٹرالر ہمارے دشمن ملک کا ہے اور یقینی طور پر اس کی جانب سے خطرناک کارروائیوں کی امید ہے۔ حالانکہ یہ ایک فشنگ ٹرالر ہے اور اگر اس میں اور کوئی خاص بات نہیں ہے تو یہ لوگ اسلحے سے لیس نہیں ہوں گے۔ مگر ہمیں نقصان ضرور پہنچائیں گے۔"

میں نے اچانک ہی پلیٹ کر جیک اور روبر کی جانب دیکھا اور دونوں کے ہونٹوں پر مسکراہٹیں پائیں وہ تیکھی اور طنزیہ نگاہوں سے ہمیں دیکھ رہے تھے اور انہوں نے ہماری گفتگو بھی سن لی تھی۔ میرے چہرے پر ایک لمحے کے لئے سناٹا چھا گیا۔ جیک اور روبر اس وقت ہمارے بدترین دشمن ثابت ہوسکتے تھے مجھے کسی بھی قیمت پر ان کی زندگی لینا منظور

نہیں تھا لیکن لانچ میں بھاری پانی کا ذخیرہ موجود تھا اور میں یہ کسی قیمت پر دشمن ملک کے ہاتھوں نہیں لگنے دینا چاہتا تھا جبکہ جیک اور روبر اس حقیقت سے واقف ہو چکے تھے اور ہم سے بددیانتی کرنے پر آمادہ تھے۔ سب سے پہلے میں نے یہی فیصلہ کیا کہ اس سے قبل کہ مصیبت سر تک پہنچ جائے ان دونوں کو زندگی سے محروم کر دینا چاہیے۔ میں نے ادھر ادھر دیکھا چیکاس برادرز میں سے ایک کے پاس اسٹین گن موجود تھی۔

میں نے اسے اپنے ہاتھوں میں لیا رخ تبدیل کیا اور چیکاس برادرز بھی اس وقت اچھل پڑے جب میری اسٹین گن سے نکلی ہوئی گولیوں نے جیک اور روبر کے جسموں میں لاتعداد سوراخ کر دیئے میرا یہ اچانک فیصلہ چیکاس برادرز کے لئے بھی بہت زیادہ خوفناک ثابت ہوا تھا وہ سکتے کے عالم میں رہ گئے تھے۔ جیک اور روبر لڑکھڑاتے ہوئے دو قدم آگے بڑھے اور پھر اوندھے منہ نیچے گر پڑے۔ فوراً ہی نمبرون نے آگے بڑھ کر لانچ کا کنٹرول سنبھال لیا تھا۔ میں نے اسٹین گن ایک طرف اچھالتے ہوئے کہا۔

"ان دونوں کی لاشیں پانی میں پھینک دو۔ مگر اس احتیاط کے ساتھ کہ ٹرالر پر سے دیکھا نہ جاسکے' پھرتی سے اس کے علاوہ یہ خون بھی صاف کرنا ہے تاکہ لانچ پر ان کی موت کے نشانات نہ ملیں۔"

چار افراد نے اتنی برق رفتاری سے یہ عمل سرانجام دیا کہ میں بھی حیران رہ گیا۔ لیکن انہوں نے کسی حماقت کا ثبوت نہیں دیا تھا۔ لانچ سے ایسے وزنی لوہے کے گولے اٹھا کر انہوں نے ان کے پیروں میں باندھے جو ان کی لاشوں کو آن کی آن میں سمندر کی گہرائیوں میں لے جاسکتے تھے۔ یہ ان کا اپنی ذہانت کا عمل تھا جو انہوں نے میری ہدایت کے بغیر سرانجام دیا۔ اس کا مقصد ہے کہ وہ اپنی تمام کارکردگی میں مکمل ہیں اور میری ہدایت کے بغیر بھی بہت کچھ سوچ سکتے ہیں۔

کچھ دیر بعد انہوں نے ایک تجویز پیش کی۔ یہ تجویز نمبرون نے پیش کی تھی۔ اس نے کہا۔

"چیف ہم پانچوں پانی میں اتر جاتے ہیں۔ صورتحال کا جائزہ لیتے رہیں گے اور پھر جیسی بھی صورتحال ہوئی اسی کے مطابق عمل کریں گے۔ وہ اتنے فاصلے سے کم از کم یہ اندازہ نہیں لگا پائے ہوں گے ہم کتنے افراد اس لانچ پر موجود ہیں۔ آپ اپنا حلیہ خراب

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

کر لیجئے اور ان کے سامنے اپنے آپ کو دیوانہ بنا کر پیش کیجئے اس انداز میں جیسے کر لانچ میں طویل عرصہ تنہا گزار کر آپ ذہنی توازن کھو چکے ہیں۔ اس طرح آپ ان کے سوالات و جواب سے بچ جائیں گے اور فوری طور پر کسی آفت سے محفوظ رہیں گے۔ ہم لوگ لمحہ لمحہ حالات کا تجزیہ کرتے رہیں گے اور جیسی بھی صورتحال ہوئی اس کے مطابق عمل کریں گے۔ اس سے بہتر طریقہ میرے خیال میں اور کوئی نہیں ہے۔ پھر آپ اگر کوئی بہتر صورتحال دیکھیں تو کنٹرول کر لیجئے لیکن ہماری جانب سے بالکل بے فکر رہیں ہم پانی میں بھی کافی وقت گزار سکتے ہیں اور وہ لوگ ہمارے بارے میں کچھ اندازہ نہیں لگا سکیں گے۔“

میں نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے چیکاس برادرز کو دیکھا اور ان لوگوں کی ذہانت کا دل ہی دل میں قائل ہو گیا۔ اب جو کچھ بھی کرنا تھا فوراً ہی کرنا تھا۔ کیونکہ ہمارے پاس وقت نہیں تھا۔ ایک ایک کر کے وہ پانچوں پانی میں اتر گئے۔ میں نے اپنے بال بکھرا لئے اتنا عرصہ سمندر میں اس انداز میں گزار کر شکل و صورت تو ویسے ہی کافی خراب ہو گئی تھی مزید یہ کہ میں نے اپنا لباس وغیرہ بھی ایک دو جگہ سے پھاڑ لیا۔

چیکاس برادرز کے لئے میرے دل میں ایک عجیب سی محبت پیدا ہو گئی تھی۔ بلاشبہ اب مجھے آہستہ آہستہ ایسے لوگ حاصل ہوتے جا رہے تھے جو میرے لئے انتہائی کارآمد ثابت ہوں۔

میں نے سطح سمندر پر نظر ڈالی۔ چھوٹے چھوٹے بلبلے جو سمندر کا ایک حصہ ہوتے ہیں نظر آ رہے تھے اور اس کے علاوہ کسی اور انسانی وجود کا حصہ نہیں تھا۔ ٹرالر برق رفتاری سے پانی کو چیرتا ہوا لانچ کی جانب آ رہا تھا۔ اس کے انداز میں جارحیت تھی اور یوں محسوس ہوتا تھا کہ جیسے وہ لانچ سے ٹکرا جائے گا۔ کیا وہ لوگ اسی قسم کا کوئی ارادہ رکھتے ہیں۔ اگر ایسی بات ہے تو انہیں روکنے کا کوئی ذریعہ بھی تو نہیں تھا میرے پاس۔ میں کیا کر سکتا تھا۔ بڑی مشکل سے میں نے اپنے آپ پر قابو پایا اور اس کے لئے خود کو تیار کر لیا کہ اگر ٹرالر کا اگلا حصہ لانچ کو ٹکر مارتا ہے تو مجھے کس انداز میں اپنی زندگی بچانے کے لئے بندوبست کرنا ہے۔ لیکن وہ لوگ غالباً" مجھے خوفزدہ ہی کرنا چاہتے تھے کیونکہ جیسے ہی اتنا فاصلہ ہوا کہ لانچ کو ٹرالر کی زد میں آنے سے بچایا جا سکے انہوں نے برق رفتاری

سے ٹرالر کا رخ موڑ دیا اور اسے لانچ کے دوسرے حصے سے گزار کر لانچ کے قریب لے آئے ساتھ ہی ساتھ ٹرالر کے انجن بھی بند کر دیئے تھے۔ ٹرالر کے اوپری حصے میں چار پانچ افراد کھڑے ہوئے تھے جو لانچ کو دیکھ رہے تھے میں نے اپنا کام شروع کر دیا اور پر اطمینان انداز میں لانچ پر لیٹ کر ان کا نظارہ کرتا رہا۔

ٹرالر سے ایسے ہک پھینکے گئے جو لانچ میں پھنس کر اسے اپنے قریب کر لیتے۔ لانچ کا انجن چیکاس برادرز ہی بند کر گئے تھے چنانچہ لانچ کھنچتی ہوئی ٹرالر سے جا لگی اور پھر پھرتی سے دو سیڑھیاں نیچے پھینکی گئیں اور ان سے چار آدمی لانچ پر اتر کر آ گئے۔ وہ چہروں سے کافی خطرناک معلوم ہوتے تھے۔ ویسے ماہی گیر ہی تھے۔ لیکن آنکھوں میں شیطانیت نظر آ رہی تھی۔ انہوں نے لانچ پر اترنے کے بعد مجھے دیکھا دو کے ہاتھ میں لمبے لمبے چاقو دبے ہوئے تھے۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ ان کے پاس شاید پستولیں نہیں ہیں۔ ویسے یہ ناممکن سی بات تھی۔ ہو سکتا ہے انہوں نے آتشیں اسلحہ ساتھ لینا مناسب نہ سمجھا ہو یا پھر اپنے لباس میں چھپا رکھا ہو۔ میں سامنے نگاہیں جمائے اسی انداز میں بیٹھا رہا تب ان میں سے ایک میرے قریب آیا اور اس نے میرا گریبان پکڑ کر اوپر کھینچا۔ میں نے منہ سے کتے کے بھونکنے کی آواز نکالی اور اس نے جلدی سے میرا گریبان چھوڑ دیا۔ میں پلے کی طرح ٹیاؤں ٹیاؤں کرنے لگا تھا۔ سب نے حیرت سے ایک دوسرے کی صورت دیکھی پھر ان میں سے ایک نے کہا۔

”پاگل ہو گیا ہے۔“

”مگر ہے کون؟“

”کیا کہا جا سکتا ہے؟“

”اکیلا ہے؟“

”لگ تو اکیلا ہی رہا ہے۔“

”تلاشی لو۔“ دو آدمی پوری لانچ کا چکر لگانے لگے ایک ایک چیز کا جائزہ لیا جانے لگا۔ ہلکی سب مشین گنیں جنہیں ظاہر ہے چیکاس برادرز نہیں لے جا سکے تھے قبضے میں کر لی گئیں اور ان لوگوں نے اس شخص کے سامنے ساری تفصیلات پیش کر دیں جس نے میرا گریبان پکڑ کر مجھے اٹھایا تھا۔ انہوں نے کہا۔

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

"اکیلا ہی ہے۔ لگتا ہے پہلے کچھ اور بھی تھے۔ اور لانچ کافی عرصے سے پانی میں موجود ہے۔ پانی کی نمی اور لانچ کا بھیگا پن یہ بات بتاتا ہے۔"

"اور کیا کیا سامان ہے لانچ میں۔ کیا یہ اسمگلروں کی کوئی لانچ ہے؟"

"نہیں اسمگلروں کی نہیں معلوم ہوتی۔ کچھ سامان ہے ضرور مگر یہ نہیں پتا کہ کیا کیا ہے۔"

"لانچ کے بارے میں اندازہ ہوتا ہے کہ کیسی ہے؟"

"غالباً" کسی سمندری جہاز سے اتاری گئی ہے۔ یہ وہ لانچ نہیں ہے جو اسمگلنگ کا مال لے کر سفر کرتی ہے۔"

"مجھے معلوم ہے تم مجھے کیا سمجھا رہے ہو۔"

"تو پھر گوتم مہاراج۔ آپ بتایئے کہ کیا کیا جائے؟" جس شخص کو گوتم کے نام سے پکارا گیا تھا وہ ایک لمحے سوچتا رہا پھر اس نے کہا۔

"میرا خیال ہے لانچ کا سامان ٹرالر میں لے چلو۔ اس باؤلے کو بھی لے چلو اور لانچ تباہ کر دو ہمیں کیا کرنا ہے اس کا۔ جو کچھ بھی ہے ہاتھ ہی آئے گا۔"

"ٹھیک ہے گوتم سیٹھ۔" دوسرے لوگوں نے کہا۔ گوتم بولا۔ "اسے اٹھاؤ اور اوپر چڑھاؤ۔"

دو آدمیوں نے میری بغلوں میں ہاتھ ڈالے اور مجھے لے کر اوپر چل پڑے۔ بڑا مشکل مرحلہ تھا اپنے آپ کو دیوانہ ظاہر کرنے کے لئے مجھے تھوڑی سی جدوجہد کرنی پڑی اور ان لوگوں کے ہاتھ کھانے پڑے۔ پھر میں سیڑھی کے ذریعے چڑھتا ہوا ٹرالر میں پہنچ گیا تھا۔

لانچ کو تباہ کر دیا جائے گا یہ ایک افسوسناک امر تھا لیکن دیکھنا یہ تھا کہ وہ لوگ بھلا پانی کے اس ذخیرے کا کیا کرتے ہیں اگر یہ صرف ماہی گیر ہیں تو اس کے بارے میں کچھ نہیں جان سکیں گے لیکن خدا کرے وہ اسے ٹرالر پر منتقل کر لیں۔ یہاں میں بالکل بے بس ہو گیا تھا اور میرے پاس کوئی ایسا عمل نہیں تھا جس سے میں اس نادر اور قیمتی شے کو بچا سکوں جس کے لئے میں نے اتنا طویل مجاہدہ کیا تھا لیکن وہ لوگ بہت ہی لالچی تھے لانچ میں سے ہر وہ قیمتی شے اٹھالی جس کے بارے میں انہیں یہ اندازہ ہو سکتا تھا کہ اس کے کچھ

پیسے مل سکیں گے انہیں اور یہ بات میرے لئے اطمینان بخش تھی۔

لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اب کیا ہو گا یہ اندازہ تو ہو چکا تھا کہ وہ فشنگ ٹرالر کون سے ملک کا ہے۔ وہ ہاں واپس پہنچا تو یہ تمام اشیاء اسی ملک کے قبضے میں چلی جائیں گی۔ یا پھر یہ ہو سکتا ہے کہ وہ انہیں بیکار شے سمجھ کر سمندر میں ہی بہا دیں یہ ایک طرح کی لوٹ مار تھی۔ انہوں نے ایک لانچ میں ایک تنہا شخص کو دیکھا تھا بجائے اس کے وہ اس سے اظہار ہمدردی کرتے اور اس کے بارے میں معلومات حاصل کرتے انہوں نے لوٹ مار کو ترجیح دی تھی۔ ایسے واقعات اکثر ہوتے رہتے ہیں یہ سوچ کر انہوں نے یہ عمل طے کیا تھا کہ ظاہر ہے اس کے سلسلے میں ان سے باز پرس کرنے والا کون ہو گا لیکن اب چیکاس برادرز کو دیکھنا تھا کہ وہ کیا کرتے ہیں۔ وہ شاندار کارکردگی کے مالک ننھے ننھے نوجوان اب تک تو اپنی ذہانت کا ایسا مظاہرہ کرتے رہے تھے کہ ان سے کسی بھی شاندار عمل کی توقع کی جا سکتی تھی۔ لیکن اب نجانے صورتحال کیا ہو فی الحال ماحول میرے ہاتھ سے نکل گیا تھا اور اب زیادہ سے زیادہ زندگی بچانے کی جدوجہد کی جا سکتی تھی کسی بھی طرح اس میں بھی فی الحال چیکاس برادرز کا سہارا درکار تھا اور میرا اپنا کوئی عمل فی الحال کارگر نہیں ہو سکتا تھا۔ وہ لوگ مجھے دھکیلتے ہوئے دور لے گئے اور اس کے بعد مختلف ذرائع سے تمام کے تمام افراد لانچ کا سامان ٹرالر پر منتقل کرنے لگے۔ میں ہراساں نگاہوں سے وہ ذخائر دیکھ رہا تھا جو بڑے محفوظ انداز میں پیک کئے گئے تھے۔

جب وہ آسانی سے اور بغیر کسی نقصان کے ٹرالر پر پہنچ گئے اور انہیں دوسرے سامان کے ساتھ ایک جانب اکٹھا کر دیا گیا تو میں نے اطمینان کی ایک گہری سانس لی۔ ابھی تک تو یہ محفوظ ہیں۔ دیکھیں بعد میں کیا ہوتا ہے۔ وہ بہت لالچی لوگ تھے۔ چھوٹی سی چھوٹی چیز انہوں نے لانچ سے ہٹالی تھی اور اس کے بعد دو آدمی ٹرالر کے انجن کے پاس پہنچ گئے۔ ان لوگوں کی تعداد کے بارے میں میں نے پوری طرح معلومات حاصل کر لی تھیں۔ گیارہ افراد تھے۔ انہی میں ایک گوتم نامی تھا جو ان سب کا چیف معلوم ہوتا تھا۔ ویسے انداز سے یہ ماہی گیر لگتے تھے لیکن ذرا سرکش اور بدقماش قسم کے۔ جو موقع ملنے پر مچھلی پکڑنے کے علاوہ ایسی لوٹ مار بھی کر لیا کرتے تھے۔ ظاہر ہے سمندر میں دیکھنے والا کون ہو سکتا ہے۔

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

میرے ذہن میں بہت سے خیالات آ رہے تھے ہو سکتا ہے یہ علاقہ میرے ملک کی سمندری حدود سے زیادہ فاصلے پر نہ ہو۔ یہ تو معلوم ہی کرنا پڑے گا بشرطیکہ اس کا موقع مل سکا۔ پھر ٹرالر کا انجن دوبارہ اسٹارٹ ہوا اور اس کے بعد اسے پیچھے ہٹایا جانے لگا۔ پھر وہ ایک دم آگے بڑھا اور غالباً" اس نے لانچ کو زوردار ٹکر مار دی۔ دھماکہ ہوا تھا اور اس کے ساتھ ہی ایک اور دھماکہ بھی۔ پھر فضا میں شعلے بلند ہوئے اور میں نے ایک گہری سانس لے کر آنکھیں بند کر لیں۔ لانچ تباہ ہو چکی تھی خدا کرے جیکاس برادرز پانی میں محفوظ ہوں۔ حالانکہ ابھی خود اپنے بارے میں نہیں معلوم تھا کہ وہ لوگ میرے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہتے ہیں۔ برے آدمی تھے۔ تعلق چاہے کسی بھی ملک سے ہو لیکن اندازہ یہ بھی ہو گیا تھا کہ ان کے اندر سچائی نہیں ہے اور وہ جرائم پیشہ ہیں۔ تھوڑی دیر کے بعد ٹرالر نے اپنا رخ تبدیل کر لیا۔ میں خاموش اپنی جگہ بیٹھا رہا۔ چند لوگ ٹرالر کے انجن پر مصروف تھے۔ باقی گوتم کی راہنمائی میں اس سامان کے بارے میں اندازہ لگانا لگے اور اس کی ملکیت کا تعین کرنے لگے۔ لانچ میں بہت سی قیمتیں چیزیں موجود تھیں۔ خاص طور سے خوراک کے ڈبے اور دوسری چیزیں ان لوگوں کے لئے دلچسپی کا باعث تھیں اور وہ انہیں دیکھ دیکھ کر ہنس رہے تھے پھر ان میں سے ایک نے گالی دیتے ہوئے کہا کہ ہم لوگوں نے شراب نہیں رکھی۔ دوسرا جو خاصا چالاک معلوم ہوتا تھا کہنے لگا۔

"گوتم مہاراج ایک بات سمجھ میں نہیں آئی۔"

"کیا؟"

یہ سسرا ہے تو ایک۔ مگر ہتھیار کئی ہیں یہ سب مشین گنیں اتنی ساری کیوں ہیں اس کے پاس؟""

"ہو سکتا ہے اسلحہ اسمگل کرتے ہوں۔"

"مہاراج اسمگل کرنے والا اسلحہ ایسے کھلا نہیں پڑا ہوتا۔ ایسا لگتا ہے کہ دوسرے بھی ہوں گے لانچ پر۔"

"تھے تو نہیں۔"

"کوئی واقعہ ہوا ہو گا۔"

"اب یہ سسرا تو کتے کی طرح بھونکتا ہے۔ اس سے کیا معلوم کیا جائے۔"

"اس کی کھوج کرنا بے کار ہے۔"

"مگر اس کا کریں کیا؟"

"ارے پانی میں پھینک دو سسرے کو۔ کوئی ہمیں ثبوت رکھنا ہے کیا۔"

"ان ڈبوں میں کیا ہے؟" اس نے کہا۔

"میرے بدن میں سنسنی دوڑ گئی۔ اشارہ بھاری پانی کے ان کارٹونوں کی جانب تھا جو ایک سمت رکھے ہوئے تھے۔"

"کھول کر دیکھ لو۔"

"ہے کوئی قیمتی ہی چیز۔ بڑی احتیاط سے بند کی گئی ہے۔"

"ہاں احتیاط ہی سے کھول لینا۔ دیکھو تو سہی کیا ہے ویسے کافی سامان ہے۔ اسے چھپانا پڑے گا۔ واپس جائیں گے تو تلاشی تو ہوتی ہے۔ کہیں کوئی گڑبڑ نہ ہو جائے۔"

"اس کی تو چنتا ہی نہ کرو مہاراج۔ سب سنبھال لیں گے اپنے سسرے آدمی کس کام آئیں گے۔" پھر ان میں سے ایک شخص ان ڈبوں کی جانب بڑھا اور اس وقت میرے حلق سے ایک وحشت ناک چیخ نکلی۔ سارے کے سارے اس طرح اچھل پڑے جیسے کرنٹ لگا ہو۔ وہ شخص رک گیا اور میری جانب دیکھنے لگا۔ میں آہستہ آہستہ اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا تھا۔ وہ سب سنسنی خیز نگاہوں سے مجھے دیکھ رہے تھے۔ پھر گوتم نے کہا۔

""تجھے کیا ہوا ہے؟"

"کھا جاؤں گا۔ بھوت ہوں۔"

"ارے سسرے ہم خود تجھے کھا جائیں گے۔ ہم تو سارے کے سارے بھوت ہیں۔ تو اکیلا بھوت ہمارا کیا بگاڑ لے گا۔" گوتم نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا اور میں منہ سے اس کے چہرے کی جانب پھونکیں مارنے لگا۔ پھر میں نے آہستہ آہستہ پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔

"ادھر آؤ۔ میرے پاس آؤ۔ میں تمہیں خزانہ دکھانا چاہتا ہوں۔ ایک ایسا عظیم الشان خزانہ کہ تم دیکھو گے تو پاگل ہو جاؤ گے۔"

"وہ خزانہ کیا تیرے پیٹ میں بھرا ہوا ہے۔"

"تمہیں کیسے معلوم؟" میں نے حیرانی کا مظاہرہ کیا اور وہ سب ایک دوسرے کی صورت دیکھنے لگے پھر ہنسنے لگے۔

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

"پاگل پن کی باتیں کر رہا ہے گوتم مہاراج بھلا اس کی باتوں پر کیا غور کرنا۔"

"ارے پھینک دو اسے پانی میں پھینک دو۔"

"ہاں پیچھا چھڑاؤ سسرے سے پھر اپنا کام کریں گے۔ چل بنسی اور ہیرا تو اسے اٹھا اور پانی میں پھینک دے۔ بیکار اوپر اٹھایا اسے کوئی کام کی بات نہیں معلوم ہو سکی۔"

دو آدمی میری جانب بڑھے تو میں تیار ہو گیا اور پھر جیسے ہی وہ میرے قریب پہنچے میں نے سر کی ٹکر ایک کی ناک پر رسید کر دی اور دوسرے کے بال مٹھیوں میں جکڑ لئے۔ میں اسے دور تک گھسیٹتا لے گیا تھا اور وہ سب میرے پیچھے دوڑے تھے۔ جس کے سر میں ٹکر لگی تھی وہ تو سر پکڑ کر ہی بیٹھ گیا تھا لیکن میرے ساتھیوں نے بھی عمل کرنے میں دیر نہیں لگائی تھی۔ چیکاس برادرز زندہ باد۔ میں نے ایک لمحے میں ان کا جائزہ لے لیا تھا۔ پانچوں پانی میں شرابور تھے اور انہیں میرے اس عمل سے فائدہ بھی ہوا تھا یعنی کسی نہ کسی طرح وہ چلتے ہوئے ٹرالر کے اوپر تو آ گئے تھے لیکن ان لوگوں کو اپنے پیچھے لگا کر یہاں تک لے آنے سے انہیں سب مشین گنیں اپنے قابو میں کرنے کا موقع مل گیا تھا۔ کھلا سمندر تھا اور کوئی پرسان حال نہیں تھا۔ چنانچہ انہوں نے سب مشین گنیں اٹھا کر ان کے رخ اوپر کی جانب کئے اور پھر پانچ آدمیوں کی فائرنگ سے کانوں کے پردے پھٹنے لگے۔ میرے حلق سے ایک قہقہہ نکلا تھا اور وہ سب کے سب منہ پھاڑ کر رک گئے تھے۔ پھر انہوں نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے ان پانچوں ننھے منے آدمیوں کو دیکھا جن کے ہاتھوں میں سب مشین گنیں تھیں۔ میں نے دوسرا قہقہہ لگایا اور کہا۔

"دیکھا میں نے تم سے کہا تھا کہ میں بھوت اسمگل کرتا ہوں اور بھوتوں کا سوداگر ہوں اور اب تمہارے سامنے یہ بھوت موجود ہیں۔"

"ارے دیا رے دیا۔ ارے یہ کیا ہے۔ ارے یہ کیا ہے۔" وہ سب بری طرح چیخنے لگے۔ انھوں نے بھاگنے کی کوشش کی لیکن چیکاس برادرز نے ان کے پیروں کو نشانہ بنایا اور وہ سارے کے سارے سہم کر رک گئے۔ میں نے کرخت لہجے میں کہا۔

"تم سب خاموش کھڑے ہو جاؤ اور خبردار اگر کسی نے جنبش کی تو وہی عمل میں تمہارے ساتھ کروں گا جو تم میرے ساتھ کرنا چاہتے تھے۔" پھر میں نے نمبر تین سے کہا کہ وہ نمبر ایک کے ساتھ جائے اور انجن روم دیکھے۔ ٹرالر کے انجن بند کرا دیئے جائیں۔

بونوں برق رفتاری سے چھلانگیں لگاتے ہوئے ٹرالر کے انجن روم کی جانب بڑھ گئے تھے۔ بقیہ تینوں سب مشین گنوں سے ان تمام افراد کو کور کیے ہوئے کھڑے تھے۔ میں نے نمبر دو کو حکم دیا۔

"تم جہاز میں رسیاں تلاش کرو تاکہ ان لوگوں کو باندھ لیا جائے۔"

چنانچہ نمبر ایک بھی اپنے کام کے لئے نکل کھڑا ہوا۔ گوتم کے پیروں میں تو جان ہی نہیں رہی تھی۔ وہ آہستہ آہستہ زمین پر بیٹھتا چلا گیا تھا۔ چیکاس برادرز میں سے دو ان سب پر نگاہیں رکھے ہوئے تھے۔ میں نے باقیوں کو بھی بیٹھ جانے کے لئے کہا اور وہ سب مردہ چہرہ لئے ہوئے زمین پر بیٹھ گئے۔ میں نے گوتم کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"کہئے گوتم جی مہاراج اب کیسے مزاج ہیں آپ کے۔"

مگر اس کے منہ سے آواز نہیں نکل سکی۔ تھوڑی دیر کے بعد نمبر ایک رسیوں کے ڈھیر میں لدا ہوا ہمارے سامنے پہنچ گیا۔ پتلی پتلی رسیاں تھیں جو اس نے کہیں سے تلاش کر لی تھیں پھر ان رسیوں کے ٹکڑے ان خنجروں سے کاٹے گئے جو ان لوگوں کے پاس سے برآمد ہوئے تھے۔ اور ہم نے پہلے بھی انہیں دیکھ لیا تھا۔ اس کے بعد ننھے منھے ساتھیوں نے ان کے ہاتھ اور پاؤں پیچھے کر کے اس طرح باندھ دیئے کہ وہ جنبش بھی نہ کر سکیں۔ ٹرالر کے انجن تو پہلے ہی بند ہو گئے تھے اور ٹرالر رک گیا تھا۔ اب وہ پانی پر ہچکولے کھا رہا تھا۔ لیکن اس سے زیادہ دیر تک بند رکھنا مناسب نہیں تھا۔ وہ دونوں انجن روم میں موجود افراد کو پکڑ کر لے آئے اور انہوں نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے یہ منظر دیکھا پھر ان میں سے ایک نے خوف زدہ ہوئی آواز میں کہا۔

"گگ......... گو......... گوتم مہاراج........."

"ارے چپ گوتم کے بچے ہم سب سچ مچ بھوتوں کے چکر میں پھنس گئے ہیں۔"

میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"گوتم جی مہاراج سچ کہتے ہیں۔ یہ پانچ ننھے ننھے بھوت تم نے اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھے ہوں گے۔ اچھا اب یوں کرو کہ تم دونوں انجن روم میں چلو۔ میں وہیں تم سے باتیں کروں گا۔"

نمبر ایک کو ساتھ لے کر میں ان بونوں کو لئے ہوئے انجن روم کی جانب بڑھ گیا۔

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

بقیہ افراد کو میں ہدایت کر گیا تھا۔ کہ بندھے ہوئے آدمیوں کو گھسیٹ کر ایسی جگہ ڈال دیا جائے جہاں سے وہ کوئی حرکت نہ کر سکیں اور چیکاس برادرز میں سے ایک مستقل سب مشین گن لئے ان پر تعینات رہے تاکہ ان کی ہر حرکت سے باخبر رہا جاسکے۔ انجن روم میں پہنچنے کے بعد میں نے ان سے دوبارہ انجن اسٹارٹ کرنے کے لئے کہا اور پھر ٹرالر وہاں سے آہستہ آہستہ آگے بڑھنے لگا۔ اس شاندار کامیابی پر میں پھولا نہیں سما رہا تھا اور اس کے ساتھ ساتھ ہی میرے ذہن میں ایک اور تصور بھی پیدا ہو گیا تھا وہ یہ کہ اب صحیح راستوں کا تعین ہوسکے گا۔ دیر کرنے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا تھا۔ میں نے ان سے کہا؟"

"کیا کیا نام ہیں تمہارے؟"

"میرا نام گووند ہے مہاراج اور یہ میرا ساتھی پورن۔"

"تم لوگ ماہی گیر ہو یا تمہارا اور کوئی کام ہے؟"

"بھگوان کی سوگند سمندر سے شارک پکڑتے ہیں اور لے جاتے ہیں۔ یہی ہمارا کام ہے۔ مچھلیوں کے سوداگر ہیں ہم۔ لائسنس ہے گو تم مہاراج کے پاس۔ آپ چاہیں تو دیکھ لیں۔"

"تم اپنے وطن کی سرحد۔ میرا مطلب ہے سمندری سرحد سے کتنے فاصلے پر ہو۔"

"کافی دور ہیں مہاراج دور تک نکل آئے تھے۔"

"پاکستان کی سرحد یہاں سے کتنے فاصلے پر ہے؟"

"وہ سامنے کیا رہی۔ بس ہم اپنی سمندری حد میں ہیں مگر پاکستان کی سرحد وہ نظر آرہی ہے۔ میرا رواں رواں خوشی سے کانپ اٹھا تھا۔ ایسی شاندار کامیابی کا خواب میں بھی تصور نہیں کیا تھا۔ انتہائی برے حالات میں اللہ رب العزت نے یہ روشنی دکھائی تھی۔ میں نے اسٹین گن کی نال ان میں سے ایک کے سر پر رکھتے ہوئے کہا۔"

"ٹرالر کا رخ اسی جانب موڑ دو۔"

"مم۔ مہاراج پکڑے جائیں گے۔ پکڑے جائیں گے۔"

"مرنے سے بہتر ہو گا کہ پکڑے جاؤ۔ ایک منٹ میں اگر تم نے یہ کام نہیں کیا تو میں اسٹین گن کی گولیاں تمہارے سر میں اتار دوں گا۔"

"ٹھیک ہے مہاراج۔" پورن نے مردہ سے لہجے میں کہا۔

ہم ٹرالر کا رخ تبدیل ہوتے دیکھتے رہے۔ میرا دل خوشی سے اچھل رہا تھا۔ اس شاندار کامیابی پر میں پھولا نہیں سما رہا تھا بلکہ صحیح معنوں میں غور کرتا تو یہ بھی امداد غیبی تھی کہ ٹرالر ملے اور س کے بعد اس طرح مجھے اپنے وطن کا راستہ معلوم ہو جائے۔ میں اسباب ہو گیا تھا اللہ تعالیٰ نے مجھے کامیابی بخشی تھی۔ دل چاہ رہا تھا کہ یہیں سجدہ ریز ہو جاؤں۔ چیکاس برادرز میری کیفیت کو کیا سمجھتے لیکن میری جو حالت تھی میں اسے نظرانداز نہیں کر سکتا تھا اس کے ساتھ ساتھ ہی میرے دل میں یہ احساس بھی موجود تھا کہ یہ چھوٹے قد کے عظیم لوگ میرے لئے کس قدر معاون ثابت ہوئے ہیں۔ بس اپنے جذبات کا صحیح الفاظ میں اظہار نہیں کر سکتا۔ جو کیفیت اس وقت طاری تھی وہ شادی مرگ کی تھی میں خوشی سے پھولا نہیں سما رہا تھا۔ پھر میں نے نمبرون کو ان لوگوں کی طرف سے ہوشیار رہنے کے لئے کہا اور وہاں سے باہر نکل آیا۔

بھاری پانی کے وہ کارٹن میں نے چیکاس برادر کی مدد سے احتیاط سے ایک جگہ رکھوائے انہیں صورتحال سے آگاہ کیا۔ قیدیوں پر پوری پوری نظر رکھی جارہی تھی۔ ٹرالر پاکستانی سرحد کی جانب رواں دواں تھا اور کچھ دیر کے بعد منزل مقصود قریب سے قریب تر آتی چلی گئی۔ میری ساری جان آنکھوں میں سمٹی ہوئی تھی اور پھر جب میں نے پانچ بحری لانچوں کو جن پر پاکستانی جھنڈے لگے ہوئے تھے اس ٹرالر کی جانب بڑھتے ہوئے دیکھا تو میری آنکھوں سے خوشی کے آنسو رواں ہوگئے وہ ایک غیر ملکی ٹرالر کو اپنی سرحد میں داخل ہوتے دیکھ کر غیظ و غضب میں ڈوبے ہوئے آرہے تھے لیکن میں جانتا تھا کہ وہ میری منزل کو قریب سے قریب تر لا رہے ہیں۔ میرا دل خوشی سے اچھل رہا تھا اور میں ان کے قریب آنے کا انتظار کر رہا تھا۔ بس نہیں چلتا تھا کہ کیا کروں۔

چیکاس برادرز میں سے ایک کو میں نے ہدایت کی کہ وہ بلندی پر چڑھ جائے اور وہ جھنڈا اتار لے جو اوپر لگا ہوا ہے۔ میرے ملک کی سرحد میں اس غیر ملکی جھنڈے کو بلند نہیں رہنا چاہیے تھا۔ چنانچہ نمبر دو برق رفتاری سے اوپر چڑھتا چلا گیا اور اس نے فلیگ اتار لیا۔

بحری لانچیں جو ہتھیاروں سے مسلح تھیں ٹرالر کے چاروں طرف پھیل گئیں اور

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

ایک لانچ آہستہ آہستہ قریب آنے لگی۔ میگا فون پر ہم سے کہا گیا کہ ہم ٹرالر کا انجن بند کر دیں اگر ایسا نہیں کیا تو ٹرالر پر فائرنگ شروع ہو جائے گی۔ میں نے فوراً" ہی ہدایت جاری کیں اور کچھ دیر کے بعد ٹرالر کا انجن بند ہو گیا۔ ایک لانچ آہستہ آہستہ ہمارے قریب آ گئی۔ اس پر سے پھر کہا گیا۔

"ٹرالر پر جتنے افراد موجود ہیں سامنے آ جائیں خبردار ایک بھی اگر اندر موجود رہا تو اسے شوٹ کر دیا جائے گا۔ تم پاکستانی بحریہ کی زد پر ہو اگر تم نے خاموشی سے اپنے آپ کو ہمارے حوالے کر دیا تو ہم تمہارے بارے میں بہتر اقدام کریں گے لیکن اگر کسی نے پتھر کا ایک ٹکڑا بھی پھینکا تو ٹرالر کو تباہ کر دیا جائے گا۔" میں قریب آ گیا اور میں نے دونوں ہاتھ ہلاتے ہوئے کہا۔

"براہ کرم اس ٹرالر کے خلاف کوئی کارروائی نہ کریں۔ میں آپ لوگوں کے کسی افسر اعلیٰ سے ملنا چاہتا ہوں۔ میرے پاس بہت سی معلومات کا ذخیرہ ہے۔ یہ ٹرالر دشمن ملک کا ضرور ہے لیکن میں دشمن نہیں ہوں۔ براہ کرم میری بات کو سچ سمجھا جائے۔"

بحری لانچ پر انتظامات ہونے لگے اور اس کے بعد چند افراد خاص قسم کی مشین سیڑھیوں سے اوپر آنے لگے۔ میں خاموشی سے انہیں دیکھ رہا تھا اور میرے چہرے پر استقبالیہ تاثرات تھے کیوں نہ ہوتے یہ میرے وطن کی سمندری سرحدوں کے محافظ تھے اپنا عیش و آرام چھوڑ کر اہل وطن کے لئے سمندروں میں زندگی گزارنے والے۔

لانچوں سے ہمیں نشانہ بنالیا گیا تھا اور بحریہ کا افسر اعلیٰ جو ایک نوجوان اور خوبصورت آدمی تھا اپنے دو ساتھیوں کے ساتھ ٹرالر پر پہنچ گیا تھا۔ دونوں مسلح ساتھیوں نے پوزیشن سنبھال لی اور مجھے نشانہ بنالیا میں نے مسکرا کر آگے بڑھتے ہوئے کہا

"سر میں پاکستانی ہوں، پاکستان کا ایک ادنیٰ خادم، میرا نام دانش منصور ہے اور میرے پاس ایک ایسی کہانی محفوظ ہے جسے آپ سنیں گے تو حیران رہ جائیں گے وہ دیکھئے ٹرالر کے اصل ملاح وہ بندھے پڑے ہوئے ہیں۔ دو انجن روم میں موجود ہیں جنہیں میرا ایک ساتھی کور کئے ہوئے ہے۔ ہمارے پاس ایک ایسی کہانی موجود ہے جسے سن کر آپ حیران رہ جائیں گے براہ کرم ہم سے مکمل تعاون کیا جائے اس ٹرالر کو فوراً" اپنے قبضے میں لے لیجئے اس پر انتہائی قیمتی سامان موجود ہے جو ملک و ملت کی بقاء کے لئے ضروری ہے

آپ جس طرح چاہیں میرے بارے میں یقین کر سکتے ہیں۔"

"آپ کا نام دانش منصور ہے؟" نوجوان آفیسر نے کسی قدر حیرانی سے کہا۔

"جی ہاں، آپ کا نام جان سکتا ہوں۔"

"آپ مجھے کیپٹن وقاص کہہ سکتے ہیں لیکن آپ کی باتوں نے مجھے حیران کر دیا ہے۔"

"سر کیا یہ جگہ ایسی ہے جہاں ہم رک کر گفتگو کر سکیں آپ اگر پسند فرمائیں تو بحریہ کے چند اور جوانوں کو اس ٹرالر پر بلالیں تاکہ وہ یہاں کی پوزیشن سنبھال لیں ان تمام لوگوں کو قیدی بنالیا جائے اور اگر آپ پسند کریں تو میرے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈال دیں مجھے اعتراض نہیں ہوگا کیونکہ میں آپ کے فرائض اچھی طرح سمجھتا ہوں۔ اس کے بعد ٹرالر کو اپنی سرحدوں میں لے چلیں اور پھر مجھے مواقع دیں کہ میں آپ کو اپنے بارے میں تفصیلات بتادوں۔"

کیپٹن وقاص کسی سوچ میں ڈوب گیا کچھ دیر سوچتا رہا اس کے بعد اس نے وائرلیس پر اپنی لانچوں کو ہدایات جاری کیں اور چند لمحات کے بعد تقریباً" پندرہ یا بیس جوان ٹرالر پر آ گئے، انہوں نے میری اطلاعات کے مطابق ٹرالر کے ان تمام افراد کو اپنی تحویل میں لے لیا جو ٹرالر پر پہلے سے موجود تھے چیکاس برادرز کو بھی ایک جگہ اکٹھا کر لیا گیا تھا۔ اس کے بعد کیپٹن وقاص نے اپنے ایک ماتحت افسر کو کچھ ہدایات جاری کیں اور پھر واپس اپنی لانچ میں چلا گیا۔ ہم لوگ انتظار کرتے رہے ظاہر ہے یہ فوری کارروائی تھی اور وہی لوگ زیادہ مناسب جانتے تھے کہ انہیں کیا کرنا ہے تقریباً" دس منٹ کے بعد کیپٹن وقاص کچھ اور افراد کے ساتھ ٹرالر پر آیا ٹرالر کا پورا نظام نیوی کے ملاحوں نے سنبھال لیا۔ ہمیں اسی پر رکھا گیا تھا لانچوں نے اسے آگے بڑھنے کا راستہ دے دیا اور ٹرالر ایک بار پھر سفر کرنے لگا میرا دل خوشی اور مسرت سے سرشار تھا، چیکاس برادرز تو صرف میری صورت دیکھ کر خوش ہونا یا متفکر ہونا جانتے تھے۔ انہوں نے مجھے مطمئن دیکھا تو خود بھی آپس میں ہنسنے مسکرانے لگے، کیپٹن وقاص میرے پاس سے چلا گیا تھا اور اپنی لانچ ہی میں ٹرالر کی نگرانی کر رہا تھا ہم لوگ سمندری حدود میں داخل ہونے کے بعد بحری ہیڈ آفس پہنچ گئے اور ٹرالر کو لنگر انداز کر لیا گیا اس کے بعد مجھے اور چیکاس برادرز کو ایک الگ لانچ میں اور

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

ٹرالر کے ملاحوں کو ایک دوسری لانچ میں سوار کرایا گیا اور دونوں لانچیں ساحل پر پہنچ گئیں۔

ہمیں ایک عمارت میں لایا گیا تھا۔ یہاں ہماری ضیافت کے لئے انتظامات موجود تھا چنانچہ نیوی کے چند جوان ہمارے لئے کھانے پینے کا بندوبست کرنے لگے۔ میرے ساتھ کسی قسم کا سخت رویہ نہیں اختیار کیا گیا تھا البتہ یہ اندازہ مجھے بخوبی ہو رہا تھا کہ میری نگرانی کی جارہی ہے مجھ سے اور میرے ساتھیوں سے ہماری ضروریات کے بارے میں پوچھا گیا۔ میں نے بس اتنی سی خواہش کا اظہار کیا کہ مجھے غسل کرا دیا جائے اب جب کہ سمندری سفر ختم ہو چکا ہے میں اس سلسلے میں بڑی گرانی محسوس کر رہا ہوں چنانچہ بندوبست کر دیا گیا' چیکاس برادرز سے بھی اس کا سوال کیا گیا تھا لیکن انہوں نے مطمئن انداز میں کہا۔

"ہم سال دو سال میں ایک آدھ بار کبھی نہالیا کرتے ہیں اور پھر ویسے بھی ہم تھوڑی دیر پہلے ہی نہا چکے ہیں اور ہمیں اس کی ضرورت نہیں محسوس ہو رہی ہے۔" میں حیران تھا کہ یہ لوگ کہاں سے نہالئے لیکن پھر یاد آگیا کہ وہ لوگ سمندر میں اترے تھے ٹرالر پر چڑھنے کے لئے مجھے ہنسی آگئی۔

بہرحال نہا دھو کر فارغ ہوا تو ضیافت کا انتظام موجود تھا میں ان لوگوں کا شکر گزار تھا کہ انہوں نے میرے ساتھ وہی سلوک کیا جو کسی ہم وطن کے ساتھ کیا جاسکتا ہے لیکن ظاہر ہے ان کی ذمے داریاں تھیں جنہیں پوری کرنا ان کا فرض تھا چنانچہ آسائشوں کے باوجود ہمیں قیدیوں ہی کی مانند رکھا گیا تھا پھر تقریباً دس گھنٹے ہمیں انتظار کرنا پڑا لیکن یہ انتظار بھی تکلیف دہ نہیں تھا میں نے کیپٹن وقاص سے یہ بات کہہ دی تھی کہ ٹرالر پر انتہائی قیمتی سامان موجود ہے اور اس کا تحفظ کیا جائے درمیان میں پھر میری ملاقات کیپٹن وقاص سے ہوئی تو میں نے سوال کیا۔

"کیپٹن کیا ٹرالر پر معقول حفاظت کے انتظامات ہیں؟"

"آپ نے کہا تھا آپ کی خواہش کے مطابق ہی عمل کیا گیا ہے۔"

"میری ایک اور گزارش ہے کیپٹن۔"

"کیا فرمائیے۔"

"وہاں کسی چیز کو ہاتھ نہ لگایا جائے کچھ ایسی اشیاء بھی موجود ہیں جنہیں چھیڑنا مناسب نہیں ہوگا۔"

"آپ مطمئن رہیں تمام ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔"

"میرے بارے میں یقینی طور پر اعلیٰ حکام سے رابطہ قائم کیا گیا ہوگا؟"

"جی ہاں کسی بھی لمحے بحریہ کے اعلیٰ افسران آپ سے ملاقات کریں گے میں اپنی ے داریوں سے آگے نہیں بڑھ سکتا ورنہ خود میرے دل میں تجسس ہے کہ آپ سے آپ کے بارے میں معلومات حاصل کروں۔ دانش منصور کا نام مجھے کافی آشنا محسوس ہوتا ہے لیکن میں اپنی ذمے داریوں سے آگے نہیں بڑھنا چاہتا۔" میں مسکرا کر خاموش ہوگیا۔ ایک فوجی کے یہی اصول ہوتے ہیں۔ میں اچھی طرح جانتا تھا کیپٹن وقاص نے مجھ ے کوئی رعایت بھی نہیں چاہی پھر دس گھنٹے کے بعد مجھے اور چیکاس برادرز کو اطلاع دی گئی کہ اب سے کچھ دیر کے بعد ہمیں کانفرنس ہال میں پیش کیا جائے گا اور وہاں بحریہ کے اعلیٰ حکام ہم سے ہمارے بارے میں تفصیلات معلوم کر کے فیصلہ کریں گے۔ میں تیار ہو گیا نمبرون نے کہا۔

"چیف اگر ہم سے اس بارے میں کچھ سوالات کئے گئے تو ہمیں کیا جواب دینا چاہیے۔" میں نے مسکرا کر کہا۔

"یہ عارضی الجھنیں ہیں ڈیئر تھوڑی دیر کے بعد جب میرے وطن کے لوگ مجھے پہچان لیں گے تو تم دیکھنا ہمیں کتنی عزت' کتنا احترام دیا جاتا ہے اور اس کے بعد ہم اپنی منزل کی جانب روانہ ہو جائیں گے۔"

وہ پانچوں سوالیہ نگاہوں سے مجھے دیکھنے لگے میں ان کی اس وقت کی سوالیہ نگاہوں کا مطلب نہیں سمجھ سکا تھا چنانچہ میں نے پوچھ لیا۔

"کوئی اور بات تمہارے ذہن میں ہے۔"

"ہاں چیف ہے تو سہی۔" نمبر تین نے کہا۔

"تو پوچھنے میں تکلف کیوں کرتے ہو؟"

"اب تک چیف ہماری آپ سے بہت سی باتیں ہوئی ہیں۔ ہم نے اپنی زندگی کے یک ایک پہلو کو آپ سے روشناس کرادیا ہم اپنے طور پر زندگی سے کوئی دلچسپی نہیں

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

رکھتے تھے لیکن آپ نے ہمارے مقصد کی تکمیل کی ہمیں اپنی بہن کی روح کے سامنے سرخرو ہونے کا موقع دیا اور سچی بات یہ ہے چیف کہ اب ہم آپ کے وجود کے ذرات ہیں۔ ہم اب آپ کے غلام ہیں اور آپ کے خادم ہیں اور یہ بات بھی ہم نے غلط نہیں کہی کہ ہمارا ہرقدم آپ کی جنبش سے منسلک ہے لیکن انسان ہونے کے ناتے کبھی کبھی دل میں خیالات بھی آجاتے ہیں۔ بس یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں ہم کہ ہمارا مستقبل کیا ہوگا؟" میں نے آنکھیں بند کرکے گردن ہلائی اور کہا۔

"جب تم نے اپنے آپ کو میرے وجود کے ذرات ثابت کر دیا تو یوں سمجھ لو کہ تمہارے لئے وہی سب کچھ ہے جو میری اپنی ذات کے لئے میں سمجھ رہا ہوں کہ تم کیا پوچھنا چاہتے ہو اور بتانے میں مجھے کوئی دقت بھی نہیں صورتحال یہ ہے کہ میں اس ملک کا باشندہ ہوں جہاں پہنچ گیا ہوں یہاں میری ایک رہائش گاہ ہے سکون سے زندگی بسر کرنے کے تمام لوازمات موجود ہیں میرا ایک مقصد ہے یہ کہ اپنی زندگی کی آخری سانس تک اپنے وطن کی خدمت کروں اور اس کی خدمت کرتے ہوئے ہی جان دے دوں میں اپنے وطن کی ہر اس ضرورت کی تکمیل چاہتا ہوں جو میرے وطن کی عظمت میں اضافہ کرے اور اس کے لئے میں اپنے آپ کو وقف کرچکا ہوں بے شمار افراد میرے ساتھی ہیں جو میرے ساتھ عمل کرتے ہیں اور مجھے ان کا بہترین تعاون حاصل ہے تم لوگ بھی اگر چاہو تو میرے ساتھ زندگی کی اس مہم میں وطن پرستی کی اس مہم میں ساتھ دینا یہ سوچے بغیر کہ تمہارا تعلق اس وطن سے نہیں ہے۔ میں تمہارا شکر گزار ہوں گا اور اگر تم نے یہ پسند نہ کیا اور اپنے طور پر زندگی گزارنے کا کوئی فیصلہ کیا تو میرا تم سے وعدہ ہے کہ جس طرح بھی تم اپنا مستقبل تعمیر کرنا چاہو گے میں اس میں تمہاری بھرپور مدد کروں گا۔" پانچوں محبت بھری نگاہوں سے مجھے دیکھ رہے تھے، بڑی معصومیت تھی ان معصوم معصوم بچے جیسے نوجوانوں کے چہروں پر پھر انہوں نے ایک دوسرے کی صورت دیکھی اور نمبر تین نے کہا۔

"چیف ہمارے درمیان ایک ذہنی رابطہ ہے اور یہ رابطہ روایات کے طریقوں کے مطابق ہے کیونکہ ہم سب جڑواں ہیں ہمارا انداز فکر ایک سا ہے ہماری سوچ یکساں ہے ہمارے دماغوں کے تار ایک دوسرے سے منسلک ہیں ہم اپنی بہت سی باتوں کو آپ پر واضح

نہیں کرسکتے یہ خواہ مخواہ اپنے بارے میں ضرورت سے زیادہ بتا دینے کی کوشش ہوتی لیکن سچ یہ ہے کہ ہمارا انداز فکر یکساں ہے اور جب ہم ایک دوسرے کی صورتیں دیکھتے ہیں تو ہمارے ذہنوں میں ایک مربوط کہانی بن جاتی ہے اور پھر ہم سے کوئی کچھ بھی کہے وہ سب کی ترجمانی ہوتی ہے چنانچہ اس وقت میں ان سب کی نمائندگی کرتے ہوئے جو کچھ کہہ رہا ہوں آپ اس پر پورا پورا یقین رکھیں، ہمارا کوئی وطن نہیں ہے چیف جب ہم اپنے وطن میں تھے تب بھی وطن والوں نے ہمیں کوئی مقام نہیں دیا تھا اور اس کے بعد جب ہم دربدر ہوئے تب بھی ہماری مدد کرنے والا کوئی نہیں تھا اب اگر ایک شخص ہمیں اپنے بدن کا حصہ تسلیم کرتا ہے اور اس نے اپنے اب تک کے عمل سے ہمیں یہ مقام دیا ہے کہ ہم بھی اپنے آپ کو انسانوں کے درمیان محسوس کرنے لگے ہیں تو چیف پھر کیا سوال پیدا ہوتا ہے کہ ہم اپنے طور پر کسی سمت کا تعین کریں چیف جب ہمارے جسم میں جو آپ ہیں ایک تصور موجود ہے کہ ہم وطن پرستی اور وطن کی خدمت کریں گے بھلا ہم دانش منصور سے کیسے الگ ہوسکتے ہیں آپ ہمیشہ ہمیں اپنے ہاتھوں کی انگلیاں تصور کریں چیف اور آپ کو اس میں کبھی کوئی شکایت نہیں ہوگی۔"

"دل چاہ رہا ہے کہ میں تم سب کو سینے سے لگالوں بہرحال تمہیں سوال و جواب کرنے کی ضرورت پیش نہیں آئے گی میں خود ان لوگوں کو تمہارے بارے میں تفصیلات بتادوں گا۔"

"ہم یہی چاہتے ہیں چیف کہ کوئی ایسی بات نہ ہو جو ہم ناواقفیت کی بنیاد پر آپ کی پسند کے خلاف کرجائیں۔"

تھوڑی دیر کے بعد ہمیں کانفرنس ہال میں پیش کر دیا گیا۔ کئی شاندار شخصیتیں بڑی بڑی بیضوی میزوں کے اطراف میں بیٹھی ہوئی تھیں انہوں نے ہمارا گہرا جائزہ لیا کانفرنس ہال کا منظر نہایت پروقار تھا میں نے بڑی محبت سے سب کو سلام کیا گردنیں خم کر کے مدھم آوازوں میں جواب بھی دیا گیا۔ چیکاس برادرز کو دلچسپی کی نگاہ سے دیکھا گیا، ہمیں کرسیاں پیش کی گئیں اور درمیان میں، میں اور میرے دونوں اطراف ننھے بونے بیٹھ گئے مستعد فوجی ہتھیار سنبھالے کھڑے ہوئے تھے تبھی درمیان میں بیٹھی ہوئی شخصیت نے جو بہت خوبصورت اور پروقار تھی مجھ سے کہا۔

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

"مجھے اطلاع مل گئی ہے کہ آپ کا نام دانش منصور ہے دانش منصور نامی ایک شخص کا نام صنعتی حلقوں میں بھی سنا جاتا ہے آپ کا اس شخص سے کوئی تعلق؟" میں نے گردن خم کرکے کہا۔

"صنعتی حلقوں میں ایک دانش منصور کا حوالہ دیا جاتا ہے تو وہ شاید میں ہی ہوں کیونکہ میرے علم میں یہ بات نہیں ہے کہ میرا کوئی اور ہم نام یہاں کاروباری دنیا میں موجود ہے۔"

"ہاں ہمیں اس نام سے شناسائی حاصل ہے مسٹر دانش منصور آپ تو خاصی مشہور شخصیت ہیں یقینی طور پر آپ یہاں ایسے افراد کو بھی جانتے ہوں گے جن سے آپ کا براہ راست رابطہ ہو۔"

"ایک صنعت کار کی حیثیت سے میں نے یہاں جو کچھ کام کئے ہیں اس کے لئے تو میری مدد ہر شخص نے کی ہے لیکن آپ کے ایک وزیر مسٹر شاہنواز مجھے براہ راست جانتے ہیں۔"

"یہ بہت اچھا ہوا کہ آپ نے مسٹر شاہنواز کا نام ہمیں بتا دیا۔ اس طرح ہمیں بڑی آسانی حاصل ہوگئی۔ میں کچھ اور تفصیلات چاہتا ہوں اور یہ صرف سرکاری نوعیت کی ہیں نہ میرا آپ کی ذاتیات سے کوئی تعلق ہے اور نہ میں آپ سے وہ باتیں جاننا چاہتا ہوں جو آپ کے لئے مشکلات کا باعث بنیں۔ درحقیقت یہ ٹرالر ہماری سمندری حدود میں نہیں تھا اور سمندری حدود سے باہر ماہی گیری کر رہا تھا اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ہم نے اسے اپنی سمندری حدود میں داخل ہونے کے بعد ٹریس کیا ہے لیکن پھر بھی کچھ بین الاقوامی اصول ہوتے ہیں ہم کوئی ایسی معقول وجہ چاہتے ہیں جس کی بناء پر اس ٹرالر کو یہاں تک لانے اور بعد کے فیصلے کرنے میں آسانی ہو۔"

"اس ٹرالر پر دس افراد موجود تھے ہم یعنی میں اور میرے یہ ساتھی بہت سے مشکل مراحل سے گزرنے کے بعد ایک بحری لانچ کے ذریعے اپنے وطن کی جانب کچھ قیمتی سامان کے ساتھ آرہے تھے۔ ٹرالر نے ہمیں دیکھا' ہمارے قریب پہنچا اور اس کے بعد مجرمانہ انداز میں انہوں نے ہمارے اوپر قبضہ جمالیا لانچ کو اس ٹرالر سے ٹکر مار کر تباہ کر دیا گیا۔ تمام سامان سمیٹ لیا گیا اور ان کے سربراہوں نے ہمیں ہلاک کرنے کا فیصلہ کرلیا۔

لانچ میں تھوڑی سی جنگ ہوئی اور ہم نے انہیں قابو میں کرلیا۔ اب اس کے سوا اور کوئی چارہ کار نہیں تھا کہ ہم ٹرالر اپنے وطن کی سرحدوں کی جانب لے آئیں اور اس سمت کا راستہ ہم نے انہی سے معلوم کیا تھا۔"

"اوہو تو کھلے سمندر میں آپ کی لانچ کو تباہ کر دیا گیا ہے؟ اور وہ بھی جان بوجھ کر.........؟"

"جی ہاں ایسا ہی ہوا ہے۔"

تب تو بات بنتی ہے' لیکن یہ قیمتی اشیاء کیا ہیں جن کا حوالہ آپ نے ہماری بحریہ کے ایک جوان کیپٹن وقاص کو دیا ہے۔

"جناب عالی ملکی معاملات میں تھوڑی سی راز داری برتی جاتی ہے کیا میں اس بات کا اطمینان رکھوں کہ جو کچھ میں کہوں گا وہ محفوظ رہے گا۔"

"مکمل طور پر........."

"تو پھر میں چند الفاظ میں آپ کو حقیقت سے روشناس کرتا ہوں جناب والا میں دانش منصور ایک ایسی مہم پر گیا ہوا تھا جو میرے وطن پاکستان کے خلاف تھی اور اس سلسلے میں میں بڑی صاف گوئی اور اطمینان کے ساتھ یہودی لابی کا ذکر کروں گا' یوں تو دشمنان اسلام ہر وہ کوشش کر رہے ہیں جو میرے دین اور میرے ہم نسلوں کے خلاف ہو لیکن اس سلسلے میں پیش پیش یہودی لابی ہے۔ چنانچہ میری وہ مہم جو خالص ذاتی نوعیت کی تھی اور جس کے بارے میں مجھے علم ہوا تھا کہ اس انداز میں عمل کیا جارہا ہے تقریباً کامیاب رہی میں ایک ایسے شخص کو تلاش کرنے میں کامیاب ہوگیا جس کا نام ریڈ ساں مورلے تھا اور اس شخص نے ہمارے پڑوسی ملک سے ساز باز کر رکھی تھی آپ کو علم ہے جناب کہ پڑوسی ملک ہر اس ممکن کوشش میں مصروف ہے جو ہمارے لئے نقصان دہ ہو اس سلسلے میں یوں تو بہت سے عوامل کار فرما ہیں لیکن ایٹمی ٹیکنالوجی کا معاملہ بھی سرفہرست چل رہا ہے ریڈ ساں مورلے نامی شخص بھاری پانی کا ایک بڑا ذخیرہ لے کر ایک سمندری جہاز کے ذریعے اس ملک جارہا تھا میں نے اس کی قربت حاصل کی اور میرے ان ننھے منے ساتھیوں نے میری بھرپور مدد کی جو مقامی نہیں ہیں لیکن یوں سمجھ لیجئے کہ مقامی لوگوں ہی کی مانند وطن سے ہمدردی اور محبت رکھتے ہیں ان کی بھرپور مدد کے ساتھ ہم نے

WWW.PAKSOCIETY.COM
Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM

ریڈ سال مورلے کو شکست دی اور اسے اس کے مقصد میں ناکام بنا دیا ہیوی واٹر کا وہ بڑا ذخیرہ اپنے سائنس دانوں کو منتقل کر دیا جائے جو ہمارے لئے بڑی قیمتی حیثیت رکھتا ہے یہ ذخیرہ اصل میں ہمارے پڑوسی ملک کی ملکیت نہیں ہے' بلکہ ایک یہودی تاجر اسے بھاری معاوضے پر وہاں فروخت کرنا چاہتا تھا اور وہ یہ سمجھتا تھا کہ اسے وہیں پہنچنا چاہیے ہم نے اس کی یہ کوشش ناکام بنا دی ہے اور اس وقت ہمارا وہ قیمتی اثاثہ ٹرالر پر موجود ہے میں نے اس لئے بحریہ کے جوانوں کو اس جانب سے مستعد اور ہوشیار رہنے کے لئے کہا ہے۔"

اضطراب کی ایک ہلکی سی لہر بیدار ہوئی' بربڑاہٹیں ابھریں اور اس کے بعد انتہائی مدھم آواز میں سرگوشیاں کی جانے لگیں میرے انکشاف نے بہت بڑا اثر کیا تھا۔ فوراً" ہی اس عظیم الشان شخصیت نے مجھ سے کہا۔

"آپ کے اس انکشاف نے ہمیں فوری طور پر اپنا پروگرام تبدیل کرنے پر مجبور کر دیا ہے آپ کو انتہائی قابل احترام شخصیت قرار دیتے ہوئے ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ کچھ دیر اور توقف فرمایئے مسٹر شاہنواز کو فوری طور پر آپ سے ملانے کا بندوبست کیا جائے گا اور اس کے ساتھ ساتھ ہی آپ نے جو کچھ کہا اس کی تھوڑی سی تصدیق بھی کرنا پڑے گی ہمیں امید ہے ایک محب وطن ہونے کی حیثیت سے آپ اسے بھی وطن کے قانون کی ضرورت تصور کریں گے۔"

"خلوص دل سے جناب اور انتہائی شکر گزار ہوں کہ مجھے عزت و احترام دیا گیا۔"

اور اس کے بعد یہ کانفرنس فوراً" ہی ختم ہو گئی میرے انکشاف نے صورتحال کی سنگینی کا احساس دلا دیا تھا اور ادھر سے فوراً" ہی کارروائی شروع ہو رہی تھی۔ چنانچہ ہمیں اس آرام گاہ میں پہنچا دیا گیا جہاں ہمارے لئے ہر آسائش موجود تھی۔

مجھے اب کسی بات کی پروا نہیں تھی' اپنے وطن میں آگیا تھا اور اصولی طور پر اب کچھ عرصے تک مکمل آرام کرنا تھا حالانکہ ذہن میں وہ فہرست موجود تھی جس کے خلاف مجھے کام کرنا تھا۔ لیکن ظاہر ہے انسان اور مشین میں فرق ہوتا ہے۔ انسان کے جذبات بھی ہوتے ہے کچھ نہ ہونے کے باوجود میرے وطن میں میرے اتنے اپنے تھے کہ ان کی یادیں وطن سے دور بھی دل میں چٹکیاں لیتی رہتی تھیں۔ بھلا ان سب سے دور میں کیسے رہ سکتا

تھا۔ یہی تو میری زندگی کا سرمایہ تھے وہ سرمایہ جو میرا اپنا تھا' جس میں کسی کی شرکت نہ تھی اور اب ان کے ساتھ تھوڑا سا وقت گزارے بغیر بھلا سکون کہاں حاصل ہو سکتا تھا۔ بڑے اطمینان سے ہم نے یہاں مزید کچھ گھنٹے بسر کیے اور اس کے بعد بالکل غیر متوقع طور پر شاہنواز نے آگے بڑھ کر مجھے سینے سے لگا لیا۔ پھر وہ مسکراتے ہوئے بولا۔

"دانش منصور بڑی عجیب بات ہے آپ میرا احترام کرتے ہیں جبکہ اگر کوئی میرے دل سے پوچھے تو حقیقت یہ ہے کہ اس میں آپ کا احترام اور آپ کا تقدس کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔ کبھی اس بات کو نہیں بھول سکتا میں کہ آپ نے مجھے کیا مقام دیا اور جس جگہ میں موجود ہوں وہ آپ ہی کی کاوشوں کا ثمر ہے۔" میں نے ہنستے ہوئے شاہنواز کا ہاتھ دبایا اور کہا۔

"نہیں مسٹر شاہنواز سب ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں باقی کام تقدیر کا ہے۔ سب لوگ خیریت سے تو ہیں' کوئی ایسا مرحلہ تو پیش نہیں آیا جو آپ لوگوں کے لئے باعث پریشانی ہوتا۔"

"بالکل نہیں۔ آپ کے بارے میں شدید سنسنی پھیلی ہوئی ہے اور اس بار آپ نے واقعی ایک بڑا کارنامہ انجام دیا ہے جس کی باقاعدہ رپورٹ تیار کی جا رہی ہے تاکہ وزیراعظم کو بھجوائی جاسکے۔ اس وقت تو سب ہی آپ کی جانب متوجہ ہو رہے ہیں باقاعدہ وزیر داخلہ صاحب نے مجھ سے رابطہ قائم کر کے مجھے یہاں پہنچنے کی ہدایت کی تھی۔ وزیر دفاع بھی اس سلسلے میں پوری طرح مشغول ہیں۔ آپ کا وہ تحفہ سرکاری تحویل میں لے لیا گیا ہے اور یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ وہ آپ ہی کی طرف سے اٹامک انرجی ڈیپارٹمنٹ کو تحفے کے طور پر پیش کیا جائے گا اور اس پر آپ کا پورا پورا حق تسلیم کیا جائے گا۔ اب آپ تیار ہو جائیں ساری کارروائیاں مکمل ہو چکی ہیں جو معلومات مجھ سے حاصل کی گئیں میں نے وہ فراہم کر دیں اور بحریہ کے حکام آپ کو خدا حافظ کہنے کے لئے تیار ہیں۔ ان ننھے ساتھیوں کے بارے میں بھی بڑی پراسرار کہانیاں گردش کر رہی ہیں۔ بہرحال اگر آپ تیار ہوں تو چلیے۔"

"ظاہر ہے اس بے سروسامانی میں تو میرا چلنا ہی بہتر ہو گا۔"

"نہیں آپ اپنے وطن میں ہیں۔ دنیا کی ہر چیز آپ کو مہیا کی جاسکتی ہے لیکن کیا

Scanned and Uploaded By Nadeem

NADEEM

WWW.PAKSOCIETY.COM

ضروری ہے کہ یہاں قیام کیا جائے۔"

"اب یہاں سے ہم لوگ کہاں جائیں گے؟"

"تشریف لایئے' جہاں آپ کہیں گے وہیں آپ کو پہنچایا جائے گا۔" شاہنواز نے کہا اور ہم سب باہر نکل آئے۔ بلاشبہ ہمارے لئے اہتمام کیا گیا تھا' کئی بحریہ کی گاڑیاں تیار تھیں' پرائیویٹ گاڑیاں بھی موجود تھیں سرکاری گارڈز بھی تھے۔ میں نے آنکھیں بند کرکے گردن جھٹکتے ہوئے کہا۔

"نہیں شاہنواز میں ایک سادہ آدمی ہوں ایک عام شہری' وطن سے محبت کا کوئی خراج نہیں چاہتا۔ براہ کرم سادگی سے میرے لئے بندوبست کرو۔"

"جیسا آپ کا حکم ہو۔"

بحریہ کے حکام نے ہمیں پر محبت انداز میں رخصت کیا تھا۔ شاہنواز کے لئے سرکاری کار جس پر فلیگ لگا ہوا تھا لیکن میں نے اس پرائیویٹ کار میں بیٹھنا پسند کیا جو الگ سے لائی گئی تھی۔ شاہنواز بھی میرے ساتھ ہی بیٹھ گیا تھا راستے میں انہوں نے کہا۔

"آپ فوری طور پر اپنے گھر جانا چاہتے ہیں یا میرے ساتھ..........؟"

"ضروری کیا ہے؟"

"نہیں اس وقت کچھ ضروری نہیں ہے آپ صرف آرام کیجئے گا میں تو آپ کو خوش آمدید کہنے آیا تھا۔ پھر جیسے ہی مناسب ہوا میں آپ سے وقت لے لوں گا تاکہ آپ اس سرکاری میٹنگ میں شرکت کرسکیں جو اس سلسلے میں ہو رہی ہے۔"

"یہی زیادہ مناسب ہے۔" میں نے شاہنواز سے یہ بھی درخواست کی کہ مجھے اس اہتمام کے ساتھ میری کوٹھی نہ پہنچایا جائے بلکہ وہ اپنے کام سے جائے اور میں اپنے گھر چلا جاؤں بس اس کار کے ڈرائیور کو یہی حکم دے دیا جائے کہ وہ مجھے میرے گھر چھوڑ دے۔

شاہنواز نے میرے اس حکم کی بھی تعمیل کی اور تھوڑی دیر کے بعد وہ میری کار سے اپنی کار میں منتقل ہو گیا۔ سرکاری کار آگے بڑھ گئی اور میں اپنی رہائش گاہ کی جانب چل پڑا۔

جانی پہچانی سڑکیں۔ افسانوں سے بھری ہوئی میرے اپنے میری نگاہوں کے سامنے تھے۔ چیکاس برادرز بھی اپنی چھوٹی چھوٹی آنکھوں سے دوسری سمت کا ماحول دیکھ رہے تھے۔ پھر میں اپنے علاقے میں پہنچ گیا اور میں نے اپنی کوٹھی کی جانب اشارہ کیا لیکن

اچانک ہی سیاہ رنگ کی ایک بڑی سی کار ہماری کار کے نزدیک آکر رک گئی۔ رشید ناگی نے ہاتھ ہلایا اور میں رشید ناگی کو دیکھ کر خوشی سے اچھل پڑا۔

وہ دو آدمیوں کے ساتھ سیاہ رنگ کی اس کار میں موجود تھا۔ میں نے کار رکوالی۔ رشید ناگی نے کار روکنے کا ہی اشارہ کیا تھا' پیچھے پیچھے ایک اور کار آرہی تھی جو خالی تھی۔ میں رشید ناگی کو دیکھنے لگا۔ وہ جلدی سے گاڑی اترا اور میرے قریب پہنچ کر بولا۔

"چیف اب آپ اس گاڑی میں منتقل ہو جائیے۔ انہیں اس سے زیادہ زحمت دینا مناسب نہیں ہے۔"

"ٹھیک ہے۔" میں نے جواب دیا "نیچے اتر آیا۔"

رشید ناگی کو کھینچ کر گلے لگالیا اور اس سے اس کی خیریت پوچھی' پھر دوسری کار میں منتقل ہو گیا۔ سرکاری کار واپس چلی گئی تھی۔ چیکاس برادرز کو الگ کار میں بٹھا دیا گیا تھا۔ رشید ناگی میرے ساتھ موجود تھا۔ میں نے اس سے کہا۔

"سب خیریت ہے نا رشید' بالکل ٹھیک ہو نا تم؟"

"جی چیف دعائیں ہیں آپ کی' سب ٹھیک ہے اور کوئی ایسی اہم بات نہیں جس پر آپ کو تردد ہو۔"

"ویری گڈ۔" کار جب چار سو گیارہ کے سامنے پہنچی تو میں نے چونک کر ناگی کو دیکھا۔

"کیوں۔ یہاں کیوں؟" میں نے سوالیہ انداز میں کہا اور رشید ناگی مسکرانے لگا۔ پھر بولا۔

"چیف ایک تھوڑی سی ضرورت کے تحت.........."

"میں نے خاموشی اختیار کرلی۔ دونوں کاریں چار سو گیارہ کے پورچ میں رک گئیں اور رشید ناگی نے نیچے اتر کر دروازہ کھول دیا۔ پھر ہم چار سو گیارہ کے مین گیٹ سے اندر داخل ہوگئے لیکن تھوڑی سی تبدیلیاں پائیں یہاں۔ جیسے ہی ہم صدر دروازے سے اندر داخل ہوئے تو اچانک ہی میں نے دیکھا کہ صدر دروازے کے دوسری جانب کوئی راستہ نہیں ہے بلکہ دیواریں بند ہیں اور تمام راستے بالکل بند۔ میں نے حیران نگاہوں سے رشید ناگی کو دیکھا تو اس نے مسکراتے ہوئے گردن خم کرتے ہوئے کہا۔"

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

"بس ایک لمحہ جناب۔ اس کے بعد آپ کی حیرت رفع ہو جائے گی۔" میں نے شانے ہلائے۔

"چیکاس برادرز بھی خاموشی سے میرے ساتھ کھڑے ہوئے تھے۔ اچانک ہی یوں محسوس ہوا جیسے اس بند جگہ میں ایک تیز چمکدار روشنی کی لہر آکر گزر گئی ہو اور لہر کے گزرتے ہی سامنے کی دیوار میں ایک دروازہ نمودار ہو گیا۔"

"بھئی واہ تم نے تو یہاں بڑی ڈرامائی سچویشن پیدا کر رکھی ہے۔" میں دروازے کی جانب بڑھ گیا۔ رشید ناگی میری راہنمائی کر رہا تھا۔ لیکن جیسے ہی دروازے کے دوسری جانب پہنچا دماغ کو اتنا زور دار جھٹکا لگا کہ سنبھلنا پڑا۔ سامنے ہی رشید ناگی کا ایک مثنیٰ موجود تھا' جو مجھے دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔ پھر وہ تیزی سے آگے بڑھا اور میرے سینے سے لپٹ گیا۔ میرے عقب میں آنے والا رشید ناگی بھی خاموشی سے کھڑا مسکرا رہا تھا۔ چیکاس برادرز بھی معصوم بچوں کی مانند کبھی سامنے والے رشید ناگی اور کبھی میرے پیچھے والے کو دیکھ رہے تھے۔ رشید ناگی نے کہا۔

"چیف میں ناگی ہوں۔" اور یہ اجمل شاہ ہے۔" اس نے عقب میں اشارہ کر کے کہا۔ یعنی وہ رشید ناگی' جس نے میرا استقبال کیا تھا اور مجھے ساتھ لے کر یہاں تک آیا تھا' اصل رشید ناگی نہیں تھا۔ میں نے ایک زوردار قہقہہ لگایا۔

"واہ یہ بھی ایک دلچسپ بات ہے بلکہ نہایت ہی دلچسپ اور یہ ہونا چاہیے تھا۔ مگر یہ اجمل شاہ صاحب کون ہیں۔"

"آیئے چیف آپ کو تفصیلات بتا دی جائیں گی۔ یہ کمرہ دراصل میک اپ کی شناخت کے لئے ہے اور میک اپ ہی نہیں' یوں سمجھ لیجئے کہ یہاں سے گزرنے والے کی تمام کیفیت ایک دوسرے کمرے میں آسانی سے دیکھی جاسکتی ہے۔ اگر اس کا چہرہ مختلف ہے تو پتا چل جاتا ہے۔ اگر اس کے خیالات مختلف ہیں۔ تب بھی ان کے بارے میں علم ہو جاتا ہے۔ اول تو آپ نے ابتدا ہی میں اپنی شناخت کرادی تھی' یعنی جب گاڑی چار سو گیارہ کی طرف مڑی تو آپ نے حیرانی سے سوال کیا کہ ادھر کیوں۔ وہیں سے آپ کی صحیح شناخت ہوگئی اور باقی کسر اس کمرے سے گزرنے کے بعد پوری ہوگئی۔ چیف مجھے یقین ہے کہ اسے آپ محسوس نہیں کریں گے۔ یہ سب آپ ہی کا ہے۔"

"تم ہمیشہ اپنی جادوگری کا کوئی نہ کوئی ایسا شعبدہ دکھاتے ہو مجھے کہ میں حیران ہو جاتا ہوں۔ بہرحال میں ان تمام چیزوں سے خوش ہوں اور اجمل شاہ نے مجھے مزید حیران کر دیا ہے۔ سعید تو خیر تھا ہی قابل ستائش انسان' لیکن یہ اجمل شاہ بھی کچھ کم نہیں معلوم ہوتے جو تمہارا کردار ادا کر رہے ہیں۔"

چار سو گیارہ بھی اپنی ہی ملکیت تھی اس کوٹھی میں نہ گیا یہاں آگیا۔ رشید ناگی نے چیکاس برادرز سے مصافحے کئے تھے اور وہ بے چارے سہمے سہمے سے نظر آرہے تھے۔ پھر ہم ایک بڑے کمرے میں پہنچ گئے۔ رشید ناگی نے کہا۔

"چیف میں نے آپ کے لئے فی الحال چائے کا بندوبست کیا ہے۔ آپ تشریف لائے ہیں اتنے عرصے کے بعد' یہ ہم سب کی خوشی تھی کہ آپ کے ساتھ چائے پی جائے اور اس کے بعد آپ کو دوسری رہائش میں پہنچا دیا گیا۔"

"ضرور۔" میں نے کہا اور اس کے بعد رشید نے چائے کے انتظامات شروع کر دیے۔ جب ہم ڈائننگ ہال میں پہنچے تو تمام ہی لوگ موجود تھے۔ گل شیر اور رشید ناگی کے ساتھ تقریباً اٹھارہ افراد تھے جن کا تعلق انہی دونوں عمارتوں سے تھا۔ باہر کے لوگوں کی تعداد تو خیر بہت ہی زیادہ تھی۔ میں نے ان سب کے ساتھ اس پر تکلف ضیافت میں حصہ لیا۔

چیکاس برادرز ان سب کی توجہ کا مرکز بنے ہوئے تھے اور وہ خاصے جھینپے جھینپے نظر آرہے تھے میرے ساتھ ان لوگوں کا جو رویہ تھا وہ اسے نوٹ کر رہے تھے۔ چائے سے فراغت کے بعد رشید ناگی نے مجھ سے میری اپنی رہائش گاہ میں چلنے کی درخواست کی اور ہم باہر نکلے بغیر زمین دوز راستے سے دوسری عمارت میں آگئے۔ یعنی اس میں جو میری مستقل رہائش گاہ تھی۔ یہاں بھی چیکاس برادرز ششدر رہ گئے تھے۔ رشید ناگی کہنے لگا۔

"چیف اب آپ مجھے بتایئے کہ آپ کتنے وقت تک میری غیر موجودگی چاہتے ہیں؟"

"سب سے پہلے ناگی میرے ان معزز دوستوں کے آرام کا انتظام کرو اور اس دوران ایک سوال بار بار میرے ذہن میں ابھر رہا ہے جس کے بارے میں' میں تم سے پوچھنا چاہتا ہوں۔" جبار گینی ڈال کہاں ہے؟

WWW.PAKSOCIETY.COM

"انتہائی معذرت کے ساتھ چیف۔ میں نے اسے ایک الگ فلیٹ میں ٹھہرایا ہے لیکن انتہائی معزز مہمانوں کی طرح' ان دونوں عمارتوں میں اسے اس وقت تک ٹھہرنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔"

میں جانتا تھا کہ رشید ناگی اصول پرست انسان ہے اور اس نے یہ کام بھی نہایت بہتر انداز میں کیا ہے' چنانچہ میں نے اس سے اتفاق کیا۔ اس کے بارے میں۔ میں نے چند سوالات اور کیئے۔

"کوئی ایسی بات تو نہیں اس کے بارے میں' جو قابل ذکر ہو؟"

"نہیں چیف۔ نہایت نفیس انسان ہے ظاہر ہے آپ کا بھیجا ہوا ہے۔ نہ میں نے اس سے کوئی تفصیل پوچھی نہ اس نے خود مجھے کچھ بتایا مطمئن ہے اسے ایک ڈرائیور اور گاڑی دی گئی ہے ایک ملازمہ دی گئی ہے جو اس کے لئے کھانے پکانے کا انتظام کرتی ہے۔ بہت مطمئن ہے اور بار بار میرا شکریہ ادا کرتا ہے اور آپ کا بھی۔"

"ویری گڈ' تو اب ان تمام ساتھیوں کے لئے اسی عمارت میں قیام کا بندوبست کرو۔"

"بہت بہتر۔ آپ لوگ پانچ الگ الگ کمروں میں رہنا پسند کریں گے یا آپ کو تین کمروں میں تقسیم کردیا جائے۔"

"زیادہ سے زیادہ ہمیں دو کمرے درکار ہوں گے اگر ایک بھی ہو تو کوئی حرج نہیں ہے ہم پانچوں بھائی ایک ساتھ ہی رہنا پسند کرتے ہیں لیکن مجبوری ایک الگ چیز ہے۔"

"قطعی مجبوری نہیں ہے' آپ پانچوں کا ایک ہی جگہ بندوبست کیا جائے گا۔" رشید ناگی مجھ سے اجازت لے کر چلا گیا۔ باقی لوگ بھی رخصت ہوگئے۔ تو میں نے چیکاس برادرز سے کہا۔

"یہ میری دنیا ہے دوستو اور اب تم اسی دنیا کے فرد ہو چونکہ تمہارا ماضی کسی سے وابستہ نہیں ہے اس لئے اب تم میری ہی ذات سے وابستہ ہو' ہاں ایک درخواست ضرور کروں گا تم سے۔ وہ یہ کہ اس جگہ کے چھوٹے سے چھوٹے ٹکڑے کو اپنے لئے اجنبی نہ سمجھنا۔ تمہیں پورا پورا حق حاصل ہے یہاں ہر چیز کو اپنی ملکیت سمجھنے کا اور اگر تم نے اس سے گریز کیا تو مجھے دکھ ہوگا سمجھے؟"

"جی ماسٹر' آپ کے حکم کی تعمیل کی جائے گی۔" نمبر تین نے مضمحل سی آواز میں کہا۔

"میں یہ چاہتا ہوں کہ یہاں جتنے افراد ہیں تم ان سب سے بے تکلفی اور پوری خوش اخلاقی سے ملو' اپنے بارے میں کسی سے کچھ چھپانے کی ضرورت نہیں ہے' میں اپنے نظام کے بارے تمہیں تفصیل سے بتاؤں گا کہ میں یہاں کیا کرتا ہوں' میری اپنی حیثیت کیا ہے اس کے لئے جلد بازی نہ کرنا۔"

"چیف ہمیں کسی قسم کی کوئی جلد بازی نہیں ہے۔ آپ مطمئن رہ کر اپنے ساتھیوں کے ساتھ مصروف رہیں۔ کیا ہمیں یہاں ٹیبل ٹینس مل سکتی ہے۔" نمبر دو نے ایک عجیب سا سوال کیا۔

"کیوں نہیں۔"

"ہمارا بہترین مشغلہ ٹیبل ٹینس ہے' لیکن اس کا سائز ہماری ضرورت کے مطابق ہونا چاہیے۔"

"انتظام ہو جائے گا۔" میں نے کہا اور پانچوں مسکرانے لگے۔ نہیں ان کی شخصیتیں کیا تھیں' سرکس کے لوگ تھے اور بھٹکے ہوئے تھے لیکن اتنا اندازہ میں لگا چکا تھا کہ یہ دنیا کے خطرناک ترین انسان بن سکتے ہیں' بہرحال میں ان کی اپنے آپ میں شمولیت سے خوش تھا۔

رشید ناگی نے جس کمرے کا انتخاب کیا تھا وہ میری توقع کے مطابق تھا۔ اوپری منزل میں ایک کمرہ کیا ایک بہت بڑا ہال تھا رشید نے جس برق رفتاری سے تیار کرایا تھا وہ قابل داد تھا۔ میں بھی ان لوگوں کو ان کے کمرے تک چھوڑنے آیا۔ پانچ بستر لگے ہوئے تھے اور کمرے کی کشادگی میں پانچ افراد کا سونا کوئی مشکل امر نہیں تھا۔ دونوں سمت دو باتھ روم تھے۔ ڈریسنگ ٹیبل کپڑوں کی الماریاں۔ میں نے رشید ناگی کو ہدایت کی۔

"ان سب کے لئے عمدہ لباس درکار ہوں گے۔ ان کا بندوبست بھی کردیا جائے۔"

"ہو جائے گا چیف۔"

"تو پھر آپ لوگ یہاں قیام کیجئے۔ مجھے اجازت۔" میں چیکاس برادرز سے اجازت لے کر رشید ناگی کے ہمراہ باہر نکل آیا اور میں نے چونک کر کہا۔ "ارے بھائی تم یہ تو بتادو

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

کہ تم اصلی ہو یا نقلی؟"

"رشید ناگی ہنس پڑا پھر بولا۔" چیف آپ کے ساتھ اس گستاخی کی جرات کر سکتا ہوں۔ اجمل شاہ کو میں نے چار سو گیارہ میں بھیج دیا ہے۔

"تب پھر آؤ بھئی۔" میرے کمرے میں آؤ میرے ذہن میں تو نجانے کیا کیا پکوان پک رہے ہیں' ساری معلومات حاصل کرنی ہیں تم سے۔"

رشید ناگی نے گردن خم کی اور میں اسے اپنے ساتھ لئے ہوئے بیڈ روم کی جانب چل پڑا۔ میں جانتا تھا کہ رشید ناگی کے ذہن میں بھی کھچڑی سی پک رہی ہوگی۔ وہ میری کارروائی کے بارے میں جاننا چاہتا ہوگا۔ مجھے یہ اندازہ ہوگیا تھا کہ یہاں سب خیریت ہے ورنہ رشید ناگی مجھے اس بارے میں فوراً" بتاتا۔ پھر بھی میں نے کہا۔

"میری کہانی طویل ہے ناگی اور ابھی اس کا ایک حصہ باقی ہے۔ مختصر الفاظ میں تمہیں بتانا ضروری سمجھتا ہوں تاکہ تم صورت حال سے ناواقف نہ رہو۔ نعیم کی زبانی تمہیں یہ تو معلوم ہوچکا ہوگا کہ........" میں نے جملہ ادھورا چھوڑ دیا۔

"ہاں چیف۔ فراز مرحوم کے اہل خاندان کو میں نے زندگی بھر کے لئے معاشی فکروں سے آزاد کر دیا ہے۔ اس سے زیادہ میں اس کے لئے کچھ نہیں کرسکتا تھا۔" ناگی افسردگی سے بولا۔ ہم دونوں ہی فراز کے لئے مغموم ہوگئے تھے۔

===☆☆☆☆===

رشید ناگی کی خوبی یہ تھی کہ وہ میری سوچوں سے ہم آہنگ تھا اور میرے ذہن میں پیدا ہونے والے ہر خیال کو وہ بڑی خوبی سے عملی شکل میں ڈھال لیتا تھا۔ میں نے مختصراً" اسے اپنے اس دورے کی تفصیلات بتائیں۔ چیکاس برادرز اور جبار گینی ڈال کے بارے میں بھی اسے بتایا۔ اس نے گردن خم کرتے ہوئے کہا۔

"میرے لئے کیا حکم ہے چیف؟"

"آج کل کیا کر رہے ہو؟"

"سارے پروجیکٹ آپ کے حکم کے مطابق ترتیب سے چل رہے ہیں۔ گل شیر قمرو سیٹھ کی حیثیت سے سرکشوں کو سنبھالے ہوئے ہے۔"

"خوب.......... اہل وطن کا کیا حال ہے۔ ان کی خبر گیری بھی ہو رہی ہے یا نہیں۔ میری مراد ان سے ہے جن سے میرا خصوصی رشتہ ہے۔" اس نے مسکرا کر کہا۔

"رپورٹ ترتیب سے پیش ہے۔ آٹو سٹی نے چار نئی اسکیمیں شروع کی ہیں جو مقبول ہو رہی ہیں۔ اس کی رپورٹ پیش کر دی جائے گی۔ رفیق احمد جاگیردار بڑی خوبی سے اپنے رفقا کے ساتھ سارے نظام سنبھالے ہوئے ہیں۔ وہ ایک باصلاحیت بزنس مین ہیں اور پھر سے اپنی تمام صلاحیتوں کو بروئے کار لا رہے ہیں۔ چھوٹی صنعتوں کے سلسلے میں انہوں نے کچھ نئے منصوبوں پر کام شروع کیا ہے مگر چیف غزنوی صاحب میدان چھوڑ گئے۔"

"کیا مطلب ہے؟" میں نے چونک کر کہا۔

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

"انہوں نے وطن چھوڑ دیا ہے۔"

"ارے.......... کہاں گئے؟"

"یہ تو نہیں معلوم لیکن مقابلے کا جو عمل انہوں نے شروع کیا تھا اس کا نتیجہ آپ کے علم میں بھی تھا۔ صاحبزادگان نے اس دیوانگی کی مخالفت کی لیکن غزنوی صاحب رفیق احمد جاگیردار کو نیچا دکھانے کے سلسلے میں تمام حدوں کو عبور کر گئے اور ان کے بیٹوں نے بغاوت کر دی۔ سب نے لوٹ مار شروع کر دی جس کے جو ہاتھ لگا لے بھاگا یہاں تک کہ کوٹھی بھی فروخت ہو گئی۔"

"ارے.........." میرے دل کو دھچکا سا لگا۔ اس کوٹھی سے مجھے لگاؤ تھا۔ یہاں میں نے ہوش سنبھالا تھا سرونٹ کوارٹر میں ہی سہی لیکن اس کی زمین مجھے عزیز تھی۔

"غزنوی صاحب آنا ماں کے ساتھ کسی دوسرے ملک چلے گئے۔ تمام بیٹوں نے اپنے دال دلیے کا بندوبست الگ الگ کر لیا۔"

"کیسے۔"

"چھوٹے چھوٹے کاروبار کر کے بیٹھ گئے۔ کوئی ٹرانسپورٹ کا کاروبار کر رہا ہے کسی نے اپنا کالج بنا لیا ہے جسے جو سوجھی ہے اس پر عمل کر رہا ہے سارا شیرازہ منتشر ہو گیا ہے۔"

"بہت دکھ بھرا انکشاف ہے ناگی۔"

"غیروں کو دکھ ہو رہا ہے جناب لیکن ہمارے لئے تو یہ سب متوقع تھا انہیں رفیق احمد صاحب سے خدا واسطے کا بیر تھا جو کچھ انہوں نے کیا صرف انہیں کی دشمنی میں کیا۔"

"ہاں! نہ جانے کیوں ایسا ہوا؟" میں نے پر خیال لہجے میں کہا۔

"چیف ایک گستاخی کی ہے۔ عرض کروں.........."

"کیا؟" میں نے چونک کر پوچھا۔

"وہ کوٹھی قمرو سیٹھ نے خرید لی ہے۔ اشتہار دیا گیا تھا اس کے سلسلے میں اور چیف مجھے احساس تھا کہ.......... کہ.........."

"خوش کر دیا ناگی۔ دل کا آدھا بوجھ ہلکا کر دیا۔ واہ بہت خوب اور بہت اچھا کیا تم نے۔"

"بس چیف تھوڑا سا مزاج شناسا ہونے کا ملکہ رکھتا ہوں۔" ناگی مسکرا کر بولا۔

"الیاس احمد ایڈووکیٹ کے خاندان کا کیا حال ہے؟" میں نے موضوع بدل دیا اس تکلیف دہ احساس کے دباؤ سے نکلنا چاہتا تھا۔

"آصف نور کے ہاں بیٹا پیدا ہوا ہے۔"

"ارے.......... اوہ خوب نازاں باجی۔" میری آنکھوں میں نازاں باجی کا چہرہ آ گیا۔ یہ ایک دلچسپ خبر تھی۔ "وہ لوگ ٹھیک تو ہیں۔"

"بالکل چیف۔"

"اور کوئی خاص خبر۔"

"اہم لوگوں کی تو یہی خبریں ہیں باقی جو آپ پوچھنا چاہیں۔" میں نے کچھ اور نہیں پوچھا۔

ان چند خبروں نے ہی ذہن پر عجیب اثرات مرتب کئے تھے۔ دل بھاری بھاری سا ہو گیا تھا۔ ناگی کے جانے کے بعد دیر تک سوچوں میں ڈوبا رہا۔ کائنات کی وسعتیں میرے لئے سمٹ گئی تھیں۔ اتنا کچھ مل گیا تھا جو میرے جیسے نادار شخص کے لئے ممکن نہیں تھا لیکن یہ بھی ایک سچائی تھی کہ دل کے ان گوشوں میں کبھی شگوفے نہ پھوٹے تھے جن کا تعلق اپنی ذات سے ہوتا ہے۔ ان تاریکیوں میں آج تک صبح نہیں ہوئی تھی۔ لاکھ نظر انداز کرنے کے باوجود ایک زخم ہمیشہ دکھ دیتا رہتا تھا۔ اس کا مرہم کہیں نہ مل سکتا تھا اور جب یہ زخم سلگتا تو نہ دانش منصور رہتا تھا نہ فیصل۔ اس وقت ایسا بچہ میرے وجود میں ہمکنے لگتا جسے ایک نرم آغوش درکار ہو۔ وہ آغوش جس کا لمس خدا کے وجود پر ایمان کا مظہر ہوتا ہے۔ جو دنیا کے ہر فریب سے پاک ہوتا ہے۔ ماں کائنات کا سب سے عظیم رشتہ۔ باپ' ایک لامحدود تحفظ کا امین۔

بے کلی دل الجھانے لگی "کیا کروں.......... کہاں جاؤں.......... نازاں باجی۔ ہاں وہ سب دنیا کی ریاکاریوں میں خوشی کا وجود قائم رکھے ہوئے تھیں وہاں میں فیصل تھا دانش منصور نہیں تھا۔ بچوں کی طرح ہمکتا ہوا وہاں پہنچ گیا۔

سب سے پہلے بھابی نے مجھے دیکھا۔ ایک لمحے کے لئے بھونچکی رہ گئیں۔ پھر تیزی سے آگے بڑھیں اور بڑی محبت سے مجھ سے لپٹ گئیں۔ ان لوگوں کی محبت بے پایاں تھی

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

اور میں نے ہمیشہ ہی محسوس کیا تھا کہ خدا نے انھیں میرے اپنوں کی حیثیت سے اس دنیا میں اتارا تھا۔ اگر یہ لوگ نہ ہوتے تو میری بے کسی انتہا کو پہنچی ہوئی ہوتی۔ الیاس بھائی اور آصف نور بھی پہنچ گئے۔ جھینپے جھینپے اور شرمائے ہوئے تھے۔ میں نے الیاس بھائی کو پر خلوص مبارکباد دی۔ بھابی کو اور آصف نور کو مبارکباد دی اور وہ حیران رہ گئے۔ الیاس بھائی بولے۔

"لیجئے سرپرائز دیں گی فیصل کو' دیجئے اب سرپرائز۔" بھابی ہنسنے لگیں پھر انھوں نے کہا۔

"میرا فیصل کتنا بڑا آدمی ہے۔ اتنا بڑا آدمی کوئی ایسے ہی نہیں بن جاتا الیاس اس کے لئے کان اور آنکھیں کھلی رکھنا ہوتی ہیں۔ آپ یہ کیوں بھول رہے ہیں کہ فیصل شہر کا قاضی ہے جسے پورے شہر کا اندیشہ ہوتا ہے مگر فیصل تم نے اتنے دن کیوں لگائے یہاں آنے میں؟"

"بھابی آپ لوگ میرے بارے میں جو کچھ بھی سوچیں اور کہیں میں بھلا اپنی اس عبادت گاہ میں جھوٹ بول سکتا ہوں یہ گھر میرے لئے ایک طرح کی عبادت گاہ ہی کی حیثیت رکھتا ہے کیونکہ جہاں سے انسان کو روشنی ملے۔ ہر قسم کی روشنی وہ جگہ مقدس ہوتی ہے۔ یہ خبر مجھے جتنے گھنٹے پیشتر ملی ہوتی میں اسی وقت پہنچ جاتا۔ یہ میری کانوں تک پہنچی تو میں بے چین ہوگیا۔ کہاں ہے میری نازاں باجی کیا نام رکھا ہے میرے بھتیجے کا؟"

"بھتیجہ نہیں بھانجہ۔" بھابی نے درست الفاظ کہے۔

بدقسمتی سے بہت سے رشتوں سے ناواقف ہوں محبت کا کوئی بھی رشتہ ہو اسے کسی بھی نام سے پکار لیا جائے۔ محبت میں کوئی فرق نہیں آتا۔ ارے یہ تو بتایئے کہ نازاں باجی ہیں کہاں۔"

"اندر ہیں اور کہاں ہیں۔"

"جاتا ہوں ان کے پاس۔" میں اس سمت دوڑا تو الیاس بھائی نے جلدی سے مجھے پکڑ لیا۔

"ارے ارے مسٹر جس طرح آپ کو محبتوں کے بہت سے رشتوں کے بارے میں تفصیلات معلوم نہیں اسی طرح کچھ رواج بھی معلوم نہیں ہیں۔ ذرا اطلاع کرادو پہلے اس

کے بعد جانا۔"

"اپنی نازاں باجی کے پاس اطلاع کرا کے جاؤں چلئے ٹھیک ہے آپ اطلاع کرا دیجئے۔ اے آصف نور صاحب آپ میرے زبردستی کے بہنوئی بن بیٹھے ہیں لیکن زیادہ اداکاری کرنے کی کوشش نہ فرمایئے۔ جایئے اپنی بیگم کو ہمارے آنے کی اطلاع دیجئے۔" آصف نور ہنستا ہوا چلا گیا تھا۔ الیاس بھائی اور بھابی مجھے اندر لے آئے۔ آصف نور نے ہنستے ہوئے واپس آکر کہا۔ "چلیے۔"

تھوڑی دیر کے بعد میں اس کمرے میں داخل ہوگیا۔ جو بہت خوبصورتی سے سجا ہوا تھا۔ ایک ننھے سے پلنگ پر چھوٹے سے بستر پر ایک ننھا سا وجود کلکاریاں مار رہا تھا۔ نازاں باجی کا کہیں پتا نہیں تھا میں نے ادھر ادھر نگاہیں دوڑائیں اور اس کے بعد اس ننھے سے وجود کے قریب پہنچ گیا۔ اسے دیکھتا رہا نجانے مجھے اس میں کیا نظر آیا تھا نجانے اس سے اس قدر محبت کا احساس کیوں ہو رہا تھا۔ میں نے بڑے پیار سے اسے اپنے بازوؤں میں اٹھایا اور اپنے سینے سے لگا لیا۔ بڑی دیر تک میں اس عالم میں کھڑا رہا۔ پھر اسے اسی پیار سے بستر پر لٹایا اور جیبوں میں جو کچھ تھا اس کے قدموں میں ڈال دیا۔ تمام جیبیں ٹٹول ٹٹول کر میں نے ایک چیز نکال لی تھی۔ کچھ جذباتی بھی ہو رہا تھا۔ کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی جیب میں لگا ہوا قلم' انگلی میں پہنی ہوئی انگوٹھی غرض وہ سب کچھ میں نے اس کے سامنے ڈال دیا۔ سب لوگ میری ان حرکات سے متاثر ہوئے تھے۔ دفعتاً" میں چونک پڑا اور میں نے حیرت سے ادھر ادھر دیکھا۔

"ارے یہ نازاں باجی کہاں ہیں؟"

"جایئے غسل خانے کا شیشہ توڑیئے۔ ہاتھ ڈال کر چٹخنی کھولیے اور باہر نکال لایئے۔ میں تو بس ایک طرح کا گھر داماد ہوں۔ میری سنتا ہی کون ہے۔" آصف نور نے کہا اور میری نگاہیں غسل خانے کی جانب اٹھ گئیں۔

"کیا مطلب۔ یہ نازاں باجی غسل خانے میں کیوں گھسی ہوئی ہیں۔"

"شرما رہی ہیں آپ سے۔" آصف نور نے کہا اور میرا قہقہہ گونج اٹھا۔ نازاں باجی نے شاید یہ ساری گفتگو سن لی تھی دروازہ کھولا اور باہر نکل آئیں۔ کہنے لگی۔

"لو اس میں شرمانے کی کیا بات ہے۔ ہیلو فیصل۔"

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

"ہیلو نازاں باجی۔ میں بھی یہی کہہ رہا تھا بھلا نازاں باجی مجھ سے کیوں شرمائیں گی۔"

"بکواس کی تو جبڑے پر گھونسا رسید کردوں گی۔" نازاں باجی نے کہا اور دونوں ہاتھوں سے منہ چھپا لیا۔ میرے حلق سے بے شمار قہقہے آزاد ہوگئے تھے۔ سب لوگ میرے ساتھ ہنسنے لگے تھے۔ نازاں باجی نے آگے بڑھ کر کئی گھونسے میری پیٹھ پر جمادیئے۔ ظاہر ہے یہ منظر یہ ماحول میرے لئے کس حیثیت کا حامل ہوسکتا ہے اس کا اندازہ ہر صاحب دل لگا سکتا ہے نازاں باجی نے کہا۔

"اتنے دن تک بغیر اطلاع کے غائب رہے۔ جب فرصت ملتی ہے یہاں آجاتے ہو۔ ہمارا تو تم لوگوں سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے۔"

"لوگوں سے۔"

"تو اور کیا۔" تم نے اپنی جو دنیا بسا ڈالی ہے اس میں بہت کچھ ہے تمہارے پاس۔ ہم تو پتا نہیں کون سے نمبر پر آتے ہیں۔

"خیر۔ آپ کی محبت آپ سے یہ سب کچھ کہلواتی ہے۔ میں کوئی اس بات کا جواب تھوڑی دوں گا۔ کیا نام رکھا آپ نے میرے اس بھانجے کا۔"

"بھانجا نہیں۔ بھائی کہو اسے۔" نازاں باجی نے کہا۔

ان جملوں میں بڑا مان تھا بہت بڑی بات تھی۔ نازاں باجی درحقیقت میرے لئے ماں ہی ثابت ہوئی تھیں۔ ان کے ان الفاظ پر ایک لمحے کے لئے دل بھر آیا۔ لیکن اس خوشی کے موقع پر کسی کو رنجیدہ نہیں کرنا چاہتا تھا یہ دوسری بات ہے کہ یہاں سب لوگ مجھ سے واقف تھے۔

"نام کیا رکھا ہے اس کا آپ لوگوں نے؟"

"کاشف نور۔" بھابی نے جواب دیا۔

"بہت خوبصورت نام ہے۔ کیسے آصف نور صاحب ہمارے ساتھ رہے تو کچھ ملا۔"

"بہت کچھ فیصل بھائی بہت کچھ۔"

"تو حضرات ہم خیریت سے ہیں۔ آپ نے ہمیں دیکھ لیا۔ یہاں کی خیریت معلوم ہوئی۔ آس پاس کا کیا حال ہے؟"

"ٹھیک ہے سب کچھ کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ ارے ہاں غزنوی صاحب کے بارے میں سنا تم نے؟"

"جی ہاں سن لیا ہے الیاس بھائی۔"

"بھئی سچی بات ہے مجھے تو غم ہوا۔ مگر نجانے غزنوی صاحب پر دیوانگی کیوں طاری تھی۔ آخر میں تو ایسا کیا انہوں نے فیصل جیسے پاگل ہوگئے ہوں۔ ہر ایک کو پھاڑ کھانے دوڑتے تھے۔ وہ وہ حرکتیں کیں انہوں نے رفیق احمد جاگیردار کے خلاف کہ انہی سے معلوم کرنا۔ خیر رفیق احمد نے ظرف کا ثبوت دیا اور ان کی کسی حرکت کا کوئی جواب نہیں دیا۔ سوائے اس کاروباری مقابلے کے جو ان دونوں کے درمیان لوگوں کے لئے تفریح کا باعث بن گیا تھا۔ نتیجے میں غزنوی صاحب ڈوب گئے۔ اب تو ملک سے باہر چلے گئے ہیں۔"

"ہاں.........."

"چھوڑیئے بھائی جان اپنی باتیں ہی اتنی ہیں کہ ان سے جی نہیں بھرے گا۔ یہ صورت دکھانے آیا ہے۔ چاند کی طرح چمکے گا اور پھر کالے بادلوں کی اوٹ میں جا چھپے گا۔ دیکھ تو لینے دیجئے اسے تاکہ جی بھر جائے۔" نازاں باجی نے کہا۔

"جی نہیں نازاں باجی۔ اس بار آپ کو ذرا دیر تک پریشان کرنے کے لئے آیا ہوں۔"

"سچ۔ میری قسم کھا۔" نازاں باجی بولیں..........

"آپ کی قسم۔ ابھی ایک آدھ دن تو یہاں سے جانے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ ہاں کوئی ایمرجنسی کال آگئی تو مجبوری ہوگی۔"

"پریشانی کی بات تو یہ ہے کہ ہم میں سے ہر شخص اپنے فیصل میاں سے اپنے اپنے طور پر گفتگو کرنا چاہتا ہے۔ ایسا کرلیا جائے کہ اپنا اپنا وقت مقرر کرلیا جائے۔"

"کاروباری بات نہیں ہوگی۔ کاروباری باتیں آپ لوگ آفسوں میں جاکر کریں۔ یہاں گھر کے ماحول کو ڈسٹرب نہ کریں۔" بھابی نے حکم دیا۔

"لیجئے ہنگامہ آرائی شروع ہوگئی۔ مگر کیا کریں بدقسمتی سے یہاں توازن برابر ہے۔

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

ہاں اب اس ننھے سے وجود کا اضافہ ہوا ہے۔ جلدی سے بڑا ہو تو ہمارا ایک ووٹ بڑھ جائے گا۔"

"ٹھیک ہے بھائی جان پلیز۔ کاروباری باتیں آپ لوگ بعد میں کر لیجیے۔" ہم سب بیٹھ گئے۔ کھانے پینے کا سلسلہ شروع ہوا۔ محبتوں کے تمام اظہار کئے گئے۔ دوران گفتگو الیاس بھائی نے بھی پوچھ ہی لیا۔

"اور غائب کہاں ہوگئے تھے اتنے دنوں کے لئے۔"

"وہی ایک مسلک۔ وہی ایک مقصد الیاس بھائی۔ جس کے لئے سرگرداں ہوں اور آپ کی دعاؤں کا طالب۔"

"بھئی بہت کچھ ہو رہا ہے۔ خدا کی قسم عجیب و غریب انداز میں ہو رہا ہے اور بات یونہی ٹل کر نہیں رہ گئی۔ بلکہ زبردست چہ میگوئیاں ہوتی ہیں اور اب تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ بات نہایت اعلیٰ طبقوں تک پہنچ گئی ہے اور وہاں بھی تم پر ڈسکس ہو رہا ہے۔"

"مجھے اس سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ آپ لوگ یہ بتایئے کہ جو اصلاحات میں نے اپنے اس کمزور وجود سے کی ہیں ان کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے۔"

"فیصل اور کچھ نہیں کہوں گا میں۔ سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ کو جب بہتری کرنا منظور ہوتی ہے تو وہ اس کے لئے اپنے بندوں ہی میں سے کسی کو مخصوص کرتا ہے۔ جو کام اسے جس سے لینا ہوتا ہے اس کے بارے میں وہی بہتر جانتا ہے۔ ایک معصوم بچہ میں اسے کمزور نہیں کہہ سکتا۔ گاڑیاں صاف کرتا ہوا مجھے ملا اور میں نے اپنی گاڑی اس سے صاف کرائی۔ ایک دوسرے آدمی نے میری گاڑی میں رکھے ہوئے بریف کیس پر ہاتھ صاف کر دیا۔ میں نے پولیس میں رپورٹ درج کی۔ وہ بچہ بھی پکڑا گیا۔ لیکن وہیں سے مجھے یہ احساس ہوا تھا کہ میں نے جس شخصیت پر الزام لگایا ہے وہ اس سے کہیں دور کی چیز ہے اور اس کے بعد قدرت کے عمل کے تحت ہمیں یہ سرخروئی حاصل ہوئی کہ ہم نے فیصل کے ساتھ چند لمحات گزارے۔ اس فیصل کے ساتھ جو آج دانش منصور کی حیثیت سے ایک زمانے کے لئے موضوع بنا ہوا ہے۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ اس کے اندر یہ صلاحیتیں ہم نے بیدار نہیں کیں۔ اگر ہم میں سے کسی میں ایسی صلاحیتیں بیدار کرنے کی قوت ہوتی تو سب سے پہلے ہم اپنے اندر وہ صلاحیتیں بیدار کرتے پھر ایک

طویل داستان چھڑ گئی نازاں باجی اور بھابی جان بھی اس داستان میں ملوث ہوگئی تھیں اور انہیں اعتراض کا کوئی موقع نہیں مل سکا تھا۔ باتیں ہی کچھ ایسی تھیں۔ میں نے اپنے دل کی ساری کہانی ان کے سامنے کھول کر رکھ دی اور بہت سی ایسی باتیں ہوئیں جو اس سے پہلے انہیں معلوم نہیں تھیں۔ مٹھل شاہ اور نادرہ بھی زیر بحث آئیں۔

"میں صرف ایک بات جانتی ہوں فیصل اور اب تمہیں اس پر پوری طرح یقین کر لینا چاہیے۔ تم کسی ایک ماں کے نام سے منسوب نہیں کئے جاسکتے۔ اگر کوئی تمہیں ایک ماں کے نام سے منسوب کرتا ہے تو تم پر پہرہ لگا دیتا ہے۔ تم تو اس وطن کی کروڑوں ماؤں کے بیٹے ہو۔ ایک عورت کا بیٹا کبھی ان اعلیٰ صلاحیتوں کا مالک نہیں ہو سکتا۔ اس کے ساتھ بارہ کروڑ عورتوں کا مان شامل ہے۔ جو اسے اپنی اولاد کہہ کر فخر محسوس کریں گی۔ بھول جاؤ فیصل اس بات کو کہ تمہاری ماں کون ہے۔ تمہارے والد کون تھے۔ کیوں نہیں سوچتے یہ کہ تم وطن کے بیٹے ہو۔ اپنی اس زمین کے بیٹے ہو اور اپنے ماں باپ کو خراج ادا کر رہے ہو۔ ایک نیک اور سعادت مند بیٹے کی مانند تم وطن عزیز کا سرمایہ ہو۔ تم وطن عزیز کی تخلیق ہو۔ تم وطن کی سب سے خوشنما مٹی سے اگے ہوئے پھول ہو۔ جس کی مہک سے پورا وطن مہکے گا۔ تمہارے سینے میں جو جذبہ پروان چڑھ رہا ہے کیا اسے کسی ایک شخص کے نام سے منسوب کرسکتے ہو۔ یہ جذبہ تو پورے وطن کے لئے ہے پھر تم یہ کیوں سوچتے ہو کہ وطن کے کسی ایک گھر کے ایک وجود سے منسلک ہو کر رہ جاؤ۔ باقی کا کیا ہوگا فیصل' باقی کا کیا ہوگا۔"

"بڑے موثر الفاظ تھے نازاں باجی کے واقعی قابل غور۔ دل میں ایک نیا جذبہ ایک نئی لگن پیدا کرنے والے' میں بہت دیر تک ان الفاظ کے تاثر میں ڈوبا رہا تھا۔ میں یہاں بچوں کی طرح وقت گزارنے لگا' ننھا سا کاشف میری توجہ کا مرکز تھا اور سب کے سب مجھ پر ہنس رہے تھے۔ سب کے انداز میں بے پایاں محبت تھی۔ رات کو کھانے کے بعد ایک بار پھر مجھے مجلس مشاورت کے سامنے پیش کر دیا گیا۔ جو میرے بارے میں ذرا مختلف ارادے رکھتی تھی۔ اس سلسلے میں غالباً کوئی ایجنڈا بھی تیار ہوگیا تھا۔ کیونکہ سب کے چہروں پر مسکراہٹیں اور تجسس نظر آرہا تھا۔ میں سب کی توجہ کا مرکز تھا۔ نازاں باجی اس مجلس کی صدر تھیں کہنے لگیں۔"

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

"فیصل بڑی بدقسمتی ہے ہماری کہ ہم تمہارے اصولوں کے ہاتھوں میں قید ہو کر رہ گئے ہیں۔ اتنے احسانات کرڈالے ہیں تم نے ہم پر کہ اب تمہارے بارے میں بزرگوں کی طرح سوچتے ہوئے بھی شرم آتی ہے۔ غالباً تم نے نہایت چالاکی سے ہمیں اپنے قابو میں کرلیا ہے۔ ورنہ پاکستان کوارٹرز میں تھے تو کم از کم تم پر حق کا احساس تو تھا۔ اب یہ بتاؤ کہ ایسی کیا صورتحال ہو کہ ہم اپنی وہ حیثیت پھر سے واپس حاصل کر سکیں۔"

میں نے ہنس کر کہا۔ "محترمہ نازاں باجی بلاشبہ آپ ہی نے مجھے یہ دنیا دکھائی اور میں نے جو کچھ سیکھا ہے آپ ہی سے سیکھا ہے۔ استاد اور شاگرد کے درمیان جو ایک ذہنی رابطہ ہوتا ہے وہ ہمارے درمیان موجود ہے اور جو باتیں آپ کی دوسرے نہیں سمجھ پاتے وہ میرے ذہن تک پہنچ جاتی ہیں۔ کیونکہ آپ ہی کے کہنے کے مطابق میں آپ کا ذہین ترین شاگرد رہا ہوں۔ اگر شاگرد استاد کے مقصد کو نہ پالے تو اس کا مطلب ہے کہ اس نے استاد سے کچھ نہیں حاصل کیا۔"

"چرب زبانی سے کام نہ لو۔ آج تمہارے گرد گرفت بہت سخت ہے۔"

"تو پھر یوں کہیے نا اِدھر اُدھر کی باتیں کرنے سے کیا فائدہ۔ میں جانتا ہوں کہ آپ نہ میری حیثیت سے مرعوب ہیں اور نہ ہی اس بات کو خاطر میں لاتی ہیں کہ میں نے آپ کے لئے کیا کیا ہے۔ اصل میں یہ بات آپ بھی جانتی ہیں کہ جو کچھ ہے آپ کا دیا ہوا ہے بھلا میری کیا مجال کہ کبھی اس کا کوئی تذکرہ کرسکوں۔ ہاں یہ دوسری بات ہے کہ آپ جذباتی حملے کرکے میری زبان بند کرنا چاہتی ہیں۔"

"بکواس مت کرو۔ جانتی ہوں بہت چالاک ہوگئے ہو۔ لیکن میرے سامنے کوئی چالاکی نہیں چلے گی۔ دیکھو ہزار بار اس موضوع پر گفتگو ہو چکی ہے تم جس احساس کی تلاش میں ہو اس احساس کے ہزاروں ٹکڑے تمہیں مل چکے ہیں۔ لیکن تم یہ ظاہر کرنا چاہتے ہو کہ جب تک تم اپنی اصلیت نہ پالو بے سکون رہو گے۔ گویا ہماری حیثیت اس طور پر ختم ہو جاتی ہے۔ لیکن ہم ایسا نہیں سمجھتے۔ ہم سب تمہارے لئے فکر مند رہتے ہیں بالکل اسی مانند جس طرح تمہاری ماں رہتیں۔ بھائی جان تم سے باپ کی طرح محبت کرتے ہیں اور بھی بہت سے لوگ ہوں گے لیکن ہمارا مقام الگ ہے جسے تم خود قبول کرتے ہو۔ تو جناب آپ یہ بتائیے کہ ہم سے ہمارا یہ حق کیوں چھین لیا گیا کہ ہم آپ کے مستقبل کا فیصلہ کریں۔"

"شادی۔" میں نے فوراً ہی کہا۔

"شرم نہیں آتی منہ پھاڑ کر نام لے لیتے ہو۔"

"ہاں نازاں باجی شرم نہیں آتی۔ جانتی ہیں کیوں۔"

"جی نہیں۔ بتادیجئے۔"

"نازاں باجی شادی شادمانی کے لفظ کا ایک ٹکڑا ہے اور شادمانی صرف ایک عورت کی شکل میں نہیں ملتی۔ بعض اوقات انسانی زندگی کے مقاصد اس قدر آگے بڑھ جاتے ہیں کہ انہیں کسی ایک رشتے میں قید کردینا لاکھوں انسانوں کے نقصان کا باعث بن سکتا ہے۔ اگر میں نے کبھی آپ کی بات مان بھی لی تو آپ یقین کیجئے میری زندگی کی ڈگر بدل جائے گی اور اس بدلی ہوئی ڈگر پر چل کر میں اپنے ان مقاصد سے بھٹک جاؤں گا جنہوں نے میرے وجود کو سہارا دیا ہے اور جنہوں نے مجھے زندہ رہنے کا عزم بخشا ہے۔ اس بات میں صرف لفاظی نہیں ہے بلکہ سچائیاں چھپی ہوئی ہیں کہ آپ لاکھوں انسانوں کی قاتل بن جائیں گی ان کی آرزوؤں اور امنگوں کی قاتل کہلائیں گی آپ نازاں باجی۔ وطن عزیز کی سرزمین کے ایک بیٹے کو زنجیریں پہنا کر آپ اپنا جرم کبھی مٹا نہیں سکیں گی۔ یہ نہ کیجئے نازاں باجی۔ ایسا نہ کیجئے۔ میں شادی شدہ ہوں۔ میرے تمام مقاصد میرے لئے باعث شادمانی ہیں۔ الیاس بھائی سے پوچھئے' دورہ کیجئے ان اداروں کا جہاں اس وقت خدا کے فضل سے ہزاروں بے کس انسان زندگی سے آشنا ہو رہے ہیں۔ یہ میری کاوشیں ہیں۔ اپنے ان بچوں کے لئے جو اس شادمانی کے نتیجے میں مجھ تک پہنچے ہیں۔ نازاں باجی ان سب کو ابھی میری ضرورت ہے۔ جنہیں زندگی کی یہ شادمانیاں حاصل نہیں ہوسکیں۔ خدا کے لئے مجھے قید کرنے کی بات نہ کیجئے گا۔"

"پاگل آدمی اپنے لئے بھی تو کچھ کرو گے نا۔"

"اپنے لئے جو کچھ کیا ہے وہ کم ہے نازاں باجی۔ آصف نور' کاشف۔ کیا یہ میرے نہیں ہیں۔ آپ مجھ سے یہ حق چھین رہی ہیں۔ الیاس بھائی' بھابی اور اس کے علاوہ لاتعداد انسان آپ سب میرے ہیں۔ یہ سب کچھ میں نے اپنے لئے ہی کیا ہے۔ میری درخواست ہے نازاں باجی مجھے محبت سے اپنے قدموں میں تھوڑا سا وقت گزارنے کا موقع

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

دیجئے۔ کیونکہ اس کے بعد پھر مجھے اپنی زندگی کے اس کٹھن مشن کی جانب روانہ ہوجانا ہے جو میں اپنے بچوں کے لئے سرانجام دینا چاہتا ہوں۔ اپنی ماں کے لئے سرانجام دینا چاہتا ہوں۔ اپنے باپ کے لئے سرانجام دینا چاہتا ہوں۔ میرا باپ میرا وطن ہے۔ میری ماں یہ زمین ہے جو ملک بھر میں پھیلی ہوئی ہے اور میرے بچے اس ملک کے گوشے گوشے میں رہنے والے وہ تمام بچے ہیں جنہیں ایک حسین مستقبل دینے کے لئے میں مقدور بھر کوشش کررہا ہوں۔ مجھے کسی ایک گھر میں قید نہ کیجئے گا۔ میں تو بھٹکا ہوا انسان ہوں اور بکھرا رہنا چاہتا ہوں۔ الیاس بھائی آپ میری مدد کیجئے۔ میرے ان جذبات کو محسوس کیجئے اور ان لوگوں کو سمجھایئے۔"

"نازاں اب اس موضوع پر کبھی بات نہ کرنا۔ تم نے جو تاج محل تعمیر کیا ہے اس کی وسعتیں لامحدود ہیں۔ تم اس کے کناروں کو کبھی محدود نہیں کرسکتیں۔ یہ گناہ نہ کرو۔ جو کچھ اس نے کہا ہے اس کی گہرائیوں تک پہنچو۔ کیا سمجھیں؟"

"مگر بھائی جان۔"

"نہیں۔ اب اگر مگر کی گنجائش نہیں ہے۔ اطمینان رکھو فیصل' میں یہ موضوع آئندہ نہیں چھیڑنے دوں گا۔ میرا وعدہ ہے تم سے۔" میں کچھ جذباتی سا ہوکر خاموش ہوگیا۔

نازاں باجی کی بھی کچھ آگے کہنے کی ہمت نہیں پڑی تھی۔ یہ دورے ان لوگوں پر پڑتے تھے کبھی کبھی۔ بہرحال یہ ان کی محبتوں کا نتیجہ تھے۔ میں نے مزید چند الفاظ کہہ کر انہیں پیار سے سمجھا دیا اور نازاں باجی خاموش ہوگئیں۔ بھابی نے البتہ کہا۔

"ایک ہی منٹ میں ناک آؤٹ کردیا اس نے ہم سب کو۔"

"شاگرد کس کا ہوں۔" میں نے ہنس کر نازاں باجی کی طرف اشارہ کیا۔ نازاں باجی گردن جھٹک کر خاموش ہوگئی تھیں ظاہر ہے اب اس کے بعد ان کے پاس کہنے کے لئے کچھ نہیں تھا غرض یہ کہ تین چار دن میں نے بڑے پرسکون گزارے۔ چوتھے دن میں خود بھی واپسی کا پروگرام بنا چکا تھا۔ لیکن ٹیلیفون پر ناگی نے مجھ سے رابطہ قائم کیا اور کہا۔

"چیف ضرورت پیش آگئی ہے۔"

"اوہو۔ خیریت ناگی۔"

"آپ کے لئے ایک دعوت نامہ موصول ہوا ہے۔ ملٹری ڈیپارٹمنٹ سے۔ بہت اہم ناموں کے ساتھ۔ وقت کا تعین بھی کرلیا گیا ہے اور مسٹر شاہنواز بذات خود آپ کو اپنے ساتھ وہاں لے کر جائیں گے۔ جگہ کا تعین ہوگیا ہے۔ ٹیلیفون پر بتانا غیر مناسب ہے۔"

"ٹھیک ہے۔ ملاقات کب ہے۔"

"آج ہی رات کو۔ ساڑھے نو بجے۔"

"میں تھوڑی دیر بعد پہنچ رہا ہوں۔" ... سب سے اجازت مانگی۔ سب نے محبت سے گلے لگایا۔ ننھے کاشف کو چوما اور اس کے بعد وہاں سے اپنی کوٹھی واپس آگیا۔

رشید ناگی نے دعوت نامے کی پوری تفصیل بتائی تھی۔ اندازہ ہوگیا تھا کہ یہ چھوٹا سا پروگرام میرے اعزاز میں رکھا گیا ہے۔ کیونکہ ملک کے نامور سائنسدان اس دعوت میں شرکت کررہے تھے۔ کچھ اور نام بھی تھے جو ملک کی سلامتی سے تعلق رکھتے تھے اور ملک کے اہم ترین ذمہ دار سمجھے جاتے تھے۔ بہرحال تیاریاں ہوئیں' مسٹر شاہنواز نے ایک پروگرام شام کو پانچ بجے پیش کیا۔ خفیہ میٹنگ تھی اور ایک بالکل اجنبی جگہ رکھی گئی تھی۔ جس کے بارے میں عام لوگوں کو علم نہیں تھا۔ چنانچہ کئی گاڑیاں بدل کر مسٹر شاہنواز تک پہنچا اور اس کے بعد ان کے ساتھ اس عمارت میں جو سرکاری تحویل میں تھی اور جہاں بڑی بڑی گاڑیاں موجود تھیں۔ مختلف مراحل سے گزر کر آخرکار اس کانفرنس ہال میں پہنچ گیا جہاں ملک کی اعلیٰ ترین شخصیتیں میرے استقبال کے لئے موجود تھیں۔ بڑے پرجوش الفاظ میں مجھے خوش آمدید کہا گیا۔ وزیر داخلہ' وزیر خارجہ' وزیر دفاع بھی تھے اور ملٹری ڈیپارٹمنٹ کے ایک افسر اعلیٰ بھی۔ سب سے میرا تعارف کرایا گیا۔ خصوصاً ان سائنس دانوں نے بڑی گرم جوشی سے میرا استقبال کیا۔ جن کی تصاویر اخبارات میں دیکھ چکا تھا اور جن کے اعلیٰ ترین کارنامے لاتعداد بار سن چکا تھا۔ مجھ سے کہا گیا۔

"دانش منصور آپ ملک کی ایسی شخصیتوں میں سے ہیں جن کے نام اکثر و بیشتر سامنے آتے رہتے ہیں۔ چونکہ ہمارا شعبہ مختلف ہے اس لئے کبھی آپ سے براہ راست تو ملاقات نہیں ہوئی لیکن آپ کے بارے میں جو شواہد اور جو داستانیں ہم تک پہنچی ہیں وہ

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

انتہائی قابل قدر ہیں۔ وطن دوست وطن پرست وطن سے محبت کرنے والا وطن کا ایک ایسا ستون ہوتا ہے جس پر وطن کے مستقبل کا دارومدار ہوتا ہے۔ ہمیں دوسرے ذرائع سے بہت سی تفصیلات حاصل ہوئی ہیں جو قیمتی شے آپ نے ملک کے سائنسی شعبے کو دی ہے وہ بڑی اہمیت کی حامل ہے اور اس سے متعلق جو کارنامے آپ نے سرانجام دیئے ہیں وہ بھی بلاشک و شبہ انتہائی بیش قیمت ہیں اور اس سے ایک اور امید پیدا ہو چلی ہے جس کا اظہار آپ سے باقاعدہ تو سرکاری طور پر کیا جائے گا لیکن دل کی بات کہہ دینے کی اجازت حاصل کرلی ہے ہم نے۔ چنانچہ کہے بغیر نہیں رہ سکیں گے۔"

"اگر میرا معمولی سا وجود وطن کے کسی ایک گوشے کے کام بھی آسکتا ہے تو آپ یقین فرمایئے میں اس گوشے کو سینچنے کے لئے اپنے خون کا ایک ایک قطرہ دے سکتا ہوں۔"

"سبحان اللہ۔ یہ جذبہ ہمارے ملک کو انشاء اللہ تعالیٰ آسمان جیسی وسعتیں نصیب کرے گا۔ دراصل آپ کو علم ہے کہ ہمارے ایٹمی شعبے میں جس قدر پابندیاں کی جارہی ہیں وہ ہمارے لئے انتہائی تشویشناک ہیں۔ ایک کے بعد دوسرا راستہ بند کیا جارہا ہے اور ہمیں اپنی بقا کے لئے ایٹمی ترقی سے روکا جارہا ہے۔ طرح طرح کے الزامات لگائے جارہے ہیں۔ جبکہ خود پڑوسی ملک اس ضمن میں کامیابیوں پر کامیابیاں حاصل کرتا جارہا ہے۔ ہمارا ملک جنگجو ملک نہیں ہے۔ ہم امن و امان سے ترقی کے راستوں پر گامزن ہونا چاہتے ہیں۔ لیکن کیا کیا جائے۔ ہمیں اپنے سے کئی گنا بڑے ملک سے برابر خطرات رہتے ہیں۔ وہاں ہمارے خلاف مستقل کارروائیاں ہوتی رہتی ہیں۔ ان کے ہاں چھوٹا سا چھوٹا واقعہ ہو ہمارے نام سے منسوب کر دیا جاتا ہے۔ بات وہیں تک نہیں ہے۔ لاتعداد اسلامی ممالک کے خلاف ایسی ہی کارروائیاں ہو رہی ہیں۔ اس طرح اصولی طور پر ہمیں ایک مضبوط پاکستان درکار ہے۔ لاتعداد رکاوٹوں کے باوجود ہمیں اپنی منزل کی جانب سفر جاری رکھنا ہے۔ ہم کسی کو نقصان نہیں پہنچانا چاہتے۔ لیکن اپنے آپ کو بھی نقصان پہنچانے کے خواہشمند نہیں ہیں اور ان لوگوں پر نگاہ رکھنا چاہتے ہیں جو دن رات ہماری بربادی کے لئے کوشاں ہیں۔ مطلب یہ ہے دانش منصور صاحب کہ آپ نے اس وقت یہ کارنامہ سرانجام دے کر ہمیں بڑا حوصلہ بخشا ہے اور اگر ایٹمی شعبے میں ترقی حاصل کرنے کے لئے

ی آئندہ بھی آپ کی خدمات درکار ہوئیں تو کیا یہ ممکن ہو سکے گا۔"

"میرے پچھلے الفاظ میرے جذبات کی نشاندہی کرتے ہیں جناب آپ مجھے حکم دیں لک کی ضروریات کے لئے کیا کیا کچھ درکار ہے اور دنیا کے کون سے ملک سے اسے ل کرنا ہے۔ آج ان تمام معززین کے سامنے میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ زندگی کی ں گا کر ان چیزوں کا حصول اپنا مقصد بنالوں گا اور آپ کی دعاؤں کے ساتھ کامیابی بھی ل کروں گا۔"

"دانش منصور اگر یہ سب کچھ کرنا چاہتے ہیں تو آپ یقین کیجئے کہ ہم سب کا تعاون پ کے ساتھ ہے۔ یہ تو ایک قومی مسئلہ ہے اور ایک طرح سے اسے بھی قانونی حیثیت ی جائے گی کہ ان کو جو ضرورت درکار ہو اسے قانون کے تحت پورا کیا جائے۔ میں بات کا یقین دلاتا ہوں۔" وزیر داخلہ نے کہا۔

شاہنواز صاحب کہنے لگے۔ "بات یہیں تک محدود نہیں ہے۔ دانش منصور صاحب ملک کے مختلف شعبوں میں ایسے لوگوں کو تلاش کیا ہے جو وطن دشمنی پر آمادہ ہیں۔ ان کے بارے میں مزید تفصیلات تو مجھے خود بھی معلوم نہیں ہیں۔ لیکن میری اپنی ات تو مجھے یہ بتاتی ہیں کہ چند ایسے کام جو ایک سرمائے دار کی حیثیت سے کئے جاسکتے انش منصور صاحب نے کرڈالے ہیں۔ مثلاً" چھوٹی صنعتوں کا یہ جال جس کے چرچے کل اخبارات میں عام ہیں اور جن سے حاصل ہونے والے فائدے نمایاں ہیں۔ ل منصور صاحب ہی کا کارنامہ ہیں۔"

"دانش منصور صاحب آپ ملک کی سیاست میں حصہ کیوں نہیں لیتے؟" ایک ب نے سوال کیا۔ میں نے مسکرا کر کہا۔

"اس لئے کہ اپنے ملک کے سیاست دانوں پر مجھے مکمل اعتماد ہے۔ انہوں نے جو اریاں سنبھالی ہوئی ہیں میں ان سے مطمئن ہوں۔ پھر میں اپنی ٹانگ اس مسئلے میں اڑاؤں۔"

"آپ ایک سرمایہ دار ہیں۔ آپ اپنے سرمائے کو اپنی ان کاوشوں سے اتنا بڑھا سکتے ر ملک کے سب سے دولت مند آدمی کہلائیں۔ آپ نے ایسا کیوں نہیں کیا۔"

"یہ سرمایہ بھی میرے وطن کا ہے۔ یہیں سے مجھے ملا ہے اور میں اسی پر خرچ کرتا

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

چاہتا ہوں۔ جہاں تک سرمائے کو بڑھانے کا معاملہ ہے تو یہ ان تمام ضرورتوں کے تحت بڑھ رہا ہے جو وطن کو درپیش ہیں۔"

"تعجب ہے کہ اس سے پہلے آپ کا نام اس انداز میں منظر عام پر کیوں نہیں آیا بہرحال دیر آیا درست آیا۔ آپ کو ایک محب وطن کی حیثیت سے وہ مقام یقیناً ملے گا دانش صاحب جو آپ کا حق ہے۔"

"میرا مقام مجھے مل چکا ہے۔ جہاں تک منظر عام کا معاملہ ہے اس سے میں گریز کرنا چاہتا ہوں۔ کیونکہ اس طرح میرے راستے رکیں گے۔"

بہرحال یہ ایک شاندار تقریب رہی۔ سائنسدانوں نے دبے الفاظ میں یہ اظہار بھی کر دیا تھا کہ انہیں آئندہ بھی میری مدد کی ضرورت پیش آسکتی ہے اور میں اس سے انکار کیسے کر سکتا تھا۔ پھر کچھ اور پرستائش الفاظ کے ساتھ یہ کانفرنس ختم ہوگئی۔ شاہنواز صاحب کو میری قربت حاصل تھی۔ بضد ہوگئے کہ مجھے گھر تک چھوڑنے چلیں گے اور میں انہیں نہایت خوشی سے اپنے ساتھ کوٹھی لے آیا۔ شاہنواز صاحب کہنے لگے۔

"دانش منصور صاحب درحقیقت سیاست کے رنگ بہت بدل گئے ہیں اور بعض جگہ انتہائی معذرت کے ساتھ میں یہ کہوں تو غلط نہیں ہوگا کہ سیاست بھی ایک کاروبار بن کر رہ گئی ہے۔ حالانکہ ایسا ہونا نہیں چاہیے۔ ضرورتیں بے شک ہر شخص کو ہوتی ہیں اور اپنے اختیارات سے اپنے ساتھیوں کو کچھ دینا کوئی غلط بات نہیں ہے۔ لیکن اس میں انتہا کو پہنچ جانا ملک دشمنی کے مترادف ہے۔ میں واقعی یہ سوچ رہا ہوں کہ آپ آئندہ الیکشن میں حصہ کیوں نہ لے ڈالیں۔ جس طرح آپ نے مجھے یہ مقام دلوایا آپ پورا پورا بھروسہ رکھیں میں اب اپنی کاوشوں سے آپ کو وہ مقام دلواؤں گا۔ آپ مجھے اپنا نمائندہ مقرر کر دیجئے۔"

"نہیں شاہنواز صاحب میں یہ بات کہہ چکا ہوں کہ ملک کی سیاست میں حصہ لینا میرے لئے دوسرے معاملات میں رکاوٹ بن جائے گا اور پھر میں سیاستدان ہوں بھی نہیں میں تو ایک سپاہی ہوں۔ مجھے سپاہی کی حیثیت سے وطن دشمنوں سے لڑنے دیجئے۔"

"آپ کی مرضی۔ ویسے جو اندازہ میں نے لگایا ہے اور رشید صاحب نے جس طرح کچھ واقعات مجھے بتائے ہیں ان کے تحت میں آپ سے ایک اہم بات بھی کرنا چاہتا تھا۔ اس وقت نہ سہی پھر کسی وقت سہی۔"

"نہیں۔ میں فارغ ہوں۔ آپ بتائیے کیا بات ہے آپ کے ذہن میں۔"

"ملک کے ایک گوشے میں ذرا کچھ گڑبڑ ہو رہی ہے۔ شاید وزیر صنعت کی حیثیت سے میں آپ کو اس کے بارے میں صحیح معلومات فراہم کرسکوں۔ ہمارے ہاں بہت سے ایسے ادارے کام کر رہے ہیں جو ملک کی ضروریات میں خود کفیل ہونے کے خواہاں ہیں۔ ایک اہم ادارہ اس سلسلے میں کچھ پریشانیوں کا شکار ہے اور اس نے کئی بار میری توجہ اس جانب مبذول کی ہے۔ میں نے کام بھی کیا ہے لیکن مجھے کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔ یقینی طور پر کچھ ایسے لوگ اس سلسلے میں کام کر رہے ہیں۔ جو بے حد پر اسرار وسائل رکھتے ہیں میں خصوصاً گھی کے شعبے کی جانب آپ کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ حالانکہ ہم ملک کو ویجیٹیبل آئل کے سلسلے میں خود کفیل بنانے کے لئے بہت عرصے سے کوششیں کر رہے ہیں۔ میں نے صرف ایک آئٹم کا نام لیا ہے۔ باقی بھی بہت سے کام ہو رہے ہیں لیکن ان دنوں سنا یہ گیا ہے کہ ویجیٹیبل آئل اسمگل ہو جاتا ہے اور کچھ ایسے پوائنٹس بھی نگاہوں کے سامنے آئے ہیں جہاں سے یہ کام کیا جارہا ہے۔ میں آپ کو کھلے دل سے ایک علاقے کا نام بتاتا ہوں اور ایک ایسی شخصیت کی نشاندہی کرتا ہوں جو اس سلسلے میں سرفہرست سمجھی جارہی ہے۔ شکر ہے کہ وہ کوئی سیاسی شخصیت نہیں ہے لیکن اپنے علاقے کی باا ثر شخصیت تصور کی جاتی ہے۔ اس کا نام بادل گل ہے۔ بادل گل گھی کی اسمگلنگ کے سلسلے میں شہنشاہ سمجھا جاتا ہے لیکن اس کے بارے میں تحقیقات سے ہمیں کوئی نتیجہ نہیں حاصل ہوا اور وہ اپنے بے پناہ وسائل سے کام لے کر صاف اس چکر سے نکل گیا ہے۔ سنا ہے اسے کسی بڑے بین الاقوامی ادارے کا تحفظ حاصل ہے اور ساتھ ہی ساتھ پڑوسی ملک کے ایجنٹوں کا تعاون بھی۔ یہ نام ہمارے ذہن میں کیل کی طرح چبھ رہا ہے اگر آپ اس سلسلے میں کچھ کر سکیں تو میرے اوپر احسان ہوگا۔ میں وہ راستے بند کر دینا چاہتا ہوں جن سے ہمارے وسائل ناکارہ ہو رہے ہیں اور پڑوسی ملک کو مسلسل فائدہ حاصل ہو رہا ہے۔"

میرے ذہن میں چیونٹیاں سی سرسرانے لگیں۔ بادل گل کا نام اس فہرست میں موجود تھا۔ جو مجھے باہر سے حاصل ہوئی تھی۔ پچھلے دنوں رشید ناگی سے بھی یہی تذکرہ رہا

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

تھا کہ مجھے پہلے قدم کے طور پر کیا کرنا چاہیے۔ ایک لمحے میں یہ بات میرے ذہن میں آئی کہ شاہنواز صاحب کا یہ مطالبہ اور ان کا مجھے اس جانب متوجہ کرنا میرے لئے ایک اشارہ ہے کہ مجھے اپنا ٹارگٹ کیا منتخب کرنا ہے۔ میں نے چند لمحات کے بعد کہا۔

"میں سمجھتا ہوں شاہنواز صاحب کہ یہ بھی ملک کی ذمہ داریوں میں سے ایک ذمہ داری ہے۔ میں اپنے طور پر اسے پورا کرنے کی انتہائی کوشش کروں گا۔"

"حالانکہ یہ ایک بالکل الگ شعبہ ہے۔ بات یہ نہیں ہے کہ ملک میں اس قسم کے معاملات پر کام کرنے والے موجود نہیں ہیں۔ یہ ایک بالکل ذاتی سی خواہش تھی جو میرے دل میں پیدا ہوئی۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر اس سلسلے میں باقاعدہ کارروائی کی جائے تو شاید وزارت داخلہ اس بات پر اعتراض کر دے۔ سیکرٹ سروس اور دوسرے انتظامی محکمے ایسے ذہین لوگوں سے خالی نہیں ہیں۔ جو دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی کر دیں۔ بس نجانے کیوں رشید ناگی سے اکثر آپ کے بارے میں ہونے والی گفتگو نے میرا ذہن اس جانب متوجہ کر دیا اور میں آپ سے یہ کہہ بیٹھا۔"

"نہیں آپ نے بہت اچھا کیا کہ مجھے اس طرف متوجہ کر دیا۔ میرا اپنا بھی ایک کام اس سے منسلک ہے لیکن آپ یہ فرمایئے کہ مجھے اس سلسلے میں قانونی طور پر کیا مدد دی جاسکتی ہے آپ میرا مطلب سمجھ رہے ہوں گے۔"

"بالکل سمجھ رہا ہوں اور اس چیز کے لئے پورے اعتماد کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ آپ کو ہر طرح کا تحفظ حاصل ہوگا۔ بڑی سے بڑی شخصیت پر آپ ہاتھ ڈال سکتے ہیں اگر یہ محسوس کریں کہ وہ شخصیت کس طرح سے قانون کی گرفت سے نکل سکتی ہے تو آپ بلاشک و شبہہ اس کا فیصلہ اپنے ہاتھوں سے کرسکتے ہیں۔ یہ الفاظ قانونی حیثیت نہیں رکھتے میں جانتا ہوں لیکن جو وطن کے لئے دیوانے ہوتے ہیں وہ کسی ایسے سہارے کے محتاج نہیں ہوتے ہر اس بہتری کے لئے جو وطن کے حق میں ہو انتہائی اقدامات کئے جاسکتے ہیں۔"

"میں نے آج تک اپنے مقاصد کی تکمیل کے لئے بہت سے ایسے کام کئے ہیں جن کی نوعیت اگر منظرعام پر آجائے تو انہیں غیر قانونی کہا جائے گا لیکن آپ یقین کیجئے یہاں میری عدالت ضمیر کی عدالت میں ہوتی ہے اور میں یہ سوال کرتا ہوں کہ یہ چھوٹی غیر

قانونی حرکات اگر وطن کے مستقبل کے لئے بہتری پیدا کرتی ہوں تو مجھے کرلینی چاہیں یا نہیں۔ اس عدالت سے فیصلہ ہمیشہ میرے حق میں ہوا ہے۔"

"بہرحال اہل دانش ضمیر کی عدالت کے فیصلوں کو تسلیم نہیں کریں گے لیکن عمل جاری رہے اور خدا کا شکر ہے اس کے بہتر نتائج نکلتے رہیں۔ وطن دشمن تو کسی حال میں اہل ہمدردی نہیں ہوتے اور بعض جگہوں پر ان کی سرکوبی کے لئے ایسے اقدامات کرنے پڑ جاتے ہیں جو قانون کی نگاہوں میں بہتر نہیں ہوتے لیکن ہم بعد میں یہ ثابت کرسکتے ہیں کہ ہم نے جو کچھ کیا ہے وہ غلط نہیں ہے۔"

"تو ٹھیک ہے میں آپ کی اجازت کے ساتھ بادل گل کے خلاف محاذ کھول رہا ہوں۔"

"میری دعائیں اور میرا ہر طرح کا تعاون آپ کے ساتھ ہے۔ اس سلسلے میں کسی بھی وقت پورا پروگرام ترتیب دے کر مجھ سے تفصیلی ملاقات کر لیجئے گا۔" اس گفتگو کے بعد شاہنواز صاحب چلے گئے۔ میں اس دلچسپ اتفاق پر حیران تھا۔ وطن دشمنوں کی جو فہرست مجھے حاصل ہوئی تھی وہ میرے دل پر زخم تھی کیونکہ اس میں میرے ایک ولدار کا خون شامل تھا۔ ان لوگوں کو معاف نہیں کر سکتا تھا جن کی وجہ سے فراز ہلاک ہوا تھا لیکن جو کچھ کرنا تھا اس پر کافی غور بھی کرنے کی ضرورت تھی۔

غزنوی صاحب کے بارے میں جب بھی سوچتا دل بھاری ہو جاتا' رخسار بھی کئی بار یاد آئی تھی۔ جب بھی یاد آتی ایک لطیف تصور ذہن پر طاری ہو جاتا' اچانک ہی مجھ پر یہ انکشاف ہوا تھا کہ رخسار کے تصور میں لطافت کا عنصر شامل ہے حالانکہ بارہا اس سے ملاقاتیں رہیں۔ میں نے ہمیشہ اس کے وجود کی نفی کی۔ کئی بار تو اس قدر کہ خود مجھے اس کی توہین کا احساس ہوا لیکن کچھ تھا اس خیال میں' کوئی بات ضرور تھی۔ البتہ کسی خاص احساس کو اس لئے ہوا نہ مل سکی کہ اس کے تصور کے ساتھ غزنوی صاحب کا تصور بھی جاگتا تھا۔ اور یہ تصور دل میں آگ روشن کردیتا تھا۔ رخسار بھی اس آگ کی تپش کا شکار ہو جاتی تھی۔ ان دنوں نہ جانے کیوں وہ یاد آرہی تھی۔ ناگی نے ایک دن کہا۔

"سر فولاد ناصری صاحب کئی بار آپ کو یاد کرچکے ہیں آپ کے پاس حاضری چاہتے ہیں۔"

WWW.PAKSOCIETY.COM
Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM

"ہاں۔ وہ تو رہ ہی گئے۔ کیسے ہیں وہ؟"

"بہت شاندار جا رہے ہیں۔"

"اخبار بھی نہیں دیکھا۔"

"فائل موجود ہے سر۔ جب حکم دیں پیش کر دوں۔"

"دیکھوں گا۔ ویسے ان لوگوں سے بھی ملاقات کرنی ہے تمہارے خیال میں اخبار کیسا جا رہا ہے میرے خیال میں فولاد ناصری صاحب نے اسے بہت اچھی طرح سنبھال لیا ہے۔"

"بہت اچھی طرح جناب۔"

"کوئی مشکل تو نہیں پیش آئی انہیں؟"

"بالکل نہیں۔ وہ تجربے کار آدمی ہیں سائرہ حسن بھی اس سلسلے میں شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کر رہی ہے۔ جس کا نتیجہ اخبار کی اشاعت کی شکل میں موجود ہے۔"

"خوشی ہوئی۔ ناصری صاحب اور رفیق احمد جاگیردار سے بھی اپنے طور پر اچانک ملوں گا۔ مطمئن ہیں وہ لوگ؟"

"بہت زیادہ چیف۔ رفیق احمد جاگیر دار صاحب کی تو صحت بھی بہت اچھی ہو گئی ہے۔ ایک بار پھر جوانی کی جانب لوٹ آئے ہیں۔" ناگی نے مسکرا کر کہا۔

پھر ایک دن اچانک ہی اخبار کے دفتر جا پہنچا تھا۔ فولاد ناصری صاحب واقعی اب پہلے کی نسبت بہت اچھی صحت کے مالک نظر آ رہے تھے۔ سائرہ حسن بھی اپنی تمام شوخیوں کے ساتھ ناصری صاحب کے دفتر میں ہی مل گئی۔ مجھے دیکھ کر دونوں ہی بھونچکے ہو گئے تھے فولاد ناصری صاحب کا تو منہ ہی حیرت سے کھلا کا کھلا رہ گیا۔ کہنے لگا۔

"اکثر عالم خواب میں یہ تصور کیا ہے کہ آپ اچانک دفتر میں آئے اور ہمارے سامنے کھڑے ہو گئے لیکن ہوش و حواس کی دنیا کا بندہ ہوں۔ آنکھیں جو کچھ دیکھ رہی ہوں اس پر یقین کر لوں؟"

"ہاں ناصری صاحب۔ میرا خیال ہے یقین کر لیں۔" میں نے انہیں مشورہ دیا۔

"تو پھر تشریف رکھیے۔" انہوں نے سامنے کی کرسی پر اشارہ کیا۔ جو ان کا ٹائپ تھا اس کے بارے میں اچھی طرح جانتا تھا۔ زندگی میں کبھی کسی سے مرعوب نہ ہوئے مجھ

سے کیا ہوتے۔ کہنے لگے۔

"اس وقت آپ کا خادم نہیں بلکہ اخبار کا خادم ہوں۔ چنانچہ کوئی استقبالیہ غلطی ہو جائے تو۔"

"ایک سرپھرا ایڈیٹر سمجھ کر معاف کر دیجئے۔"

"سرپھروں ہی کی تو انجمن ہے یہ ناصری صاحب! اگر آپ میں یہ خوبی نہ ہوتی تو ایڈیٹری کس کام کی۔ آپ اپنی کرسی پر بادشاہ ہیں۔ زمانے کو اپنے قلم کی نوک سے گھما ڈالنے والے۔ اگر یہاں آپ ایک ملازم ہوتے اور مالک کا خیر مقدم کرتے تو معاف کیجئے گا میں آپ کو بددیانت سمجھتا۔"

"تو میاں ہمیں کون سی چیز یہاں روکے ہوئی ہے کوئی دیوانے ہیں ہم۔ یہ چند پیسے تو ہر جگہ مل جاتے ہیں کہیں کم کہیں زیادہ مزہ تو یہی ہے کہ ہمیں آزاد چھوڑ دیا گیا اور ہماری آزادی کا اندازہ اس بات سے لگا لیں کہ آپ کا یہ اخبار حرف آخر ہوتا ہے جہاں اخبار پڑھا جاتا ہے اور ملک سے اور بیرون ملک کی سیاست سے روشناس ہونے کا جذبہ ہوتا ہے۔"

"یہ ناصری صاحب زیادہ ہی فولاد ہیں دانش منصور صاحب! میں تو ڈرتی ہوں کہ کہیں اس فولاد کو کوئی بھٹی میں نہ ڈال دے۔"

"بی بی نکلیں گے تو کندن بن کر ہی نکلیں گے۔ کیا سمجھیں۔"

"گویا آپ سونے اور فولاد کا مرکب ہیں۔" سائرہ حسن نے ہنستے ہوئے کہا۔

"فولاد اور سونے کا تو کوئی جوڑ نہیں۔ سونا ہے کیا چیز۔ پیلے رنگ کی ایک ملائم دھات جس سے زیور بنانے کے علاوہ اور کچھ نہیں بنایا جا سکتا۔ فولاد اگر کندن بن جائے تو یوں سمجھ لو کہ پھر اس کا توڑ نہیں دریافت ہوتا۔"

"جیت لیجئے آپ ان سے باتوں میں دانش منصور صاحب۔"

"عزیزہ باتوں ہی کی تو قیمت ہوتی ہے۔ دانش منصور صاحب کیسے مزاج ہیں آپ کے گستاخیوں کی معافی چاہتا ہوں۔"

"بس فولاد صاحب عرصے کے بعد ملک واپس آیا تو آپ سے ملنا ضروری سمجھا۔"

"بہت بہت شکریہ۔ آپ میرے ساتھ چائے پئیں گے میرے دفتر میں تو مجھے خوشی

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

ہوگی۔"

فولاد ناصری واقعی ایک اخبار کے اڈیٹر تھے۔ سرکش بے باک بے دھڑک اور بے فکر ٹوٹ پھوٹ چکے تھے اور مزید ٹوٹنا پھوٹنا چاہتے تھے لیکن خدا کا شکر ہے کہ محفوظ تھے بہت سی باتیں ہوئیں ان سے سائرہ حسن بھی ان باتوں میں دلچسپی لیتی رہی اور اس کے بعد میں وہاں سے اٹھ گیا۔ یہ ملاقات بڑی پر لطف رہی تھی اور اب یہاں سے مجھے رفیق احمد جاگیردار کے گھر جانا تھا ویسے تو اور بھی بہت سے ایسے افراد تھے جن کے ساتھ زندگی کے یہ فاصلے طے کئے تھے اور ان کا کردار بہت بڑا تھا میری زندگی میں' جیسے شاہد بھائی' استاد پیرو وغیرہ۔ لیکن رفیق احمد جاگیردار سے سب سے پہلے ملنا ضروری تھا۔ وقت کا کوئی تعین کرکے وہاں جانا خوامخواہ اہتمام کرنے کے مترادف تھا۔ وہ لوگ جانے کیا کیا کر ڈالتے بہرحال چونکہ ان سے ملنا ہی تھا اس لئے اخبار کے دفتر سے نکل کر سیدھا اس جانب چل پڑا۔ رشید ناگی کی عادت تھی کہ میں ایک جنبش بھی کرتا تو وہ اس پر نگاہ رکھتا تھا۔

سوچا بھی نہیں تھا کہ مجھے اس قدر کامیابیاں حاصل ہو جائیں گی لیکن قدرت خود ہی انتظامات بھی کرتی ہے۔ اچھے ساتھیوں کا حصول بھی نعمت ہوتا ہے۔

رفیق احمد جاگیردار کی وہی کوٹھی تھی لیکن جب میں پہلی بار اس میں آیا تھا تو ایک عجیب سی بد رونقی اور بے کسی اس پر چھائی ہوئی تھی اور اب یہ کوٹھی انتہائی پر رونق تھی۔ سبزہ زار کھلے ہوئے تھے اور ہر چیز ہنستی مسکراتی نظر آرہی تھی۔ کار پورچ میں کھڑی ہی کی تھی کہ کسی نے زور سے شی شی کرکے پکارا۔ نظر فورا" ہی دائیں جانب گھوم گئی اور میں نے وہاں عافیہ بیگم کو دیکھا۔ پھولوں کی ایک کیاری کے پاس بیٹھی ہوئی تھیں۔ چند پھول ہاتھ میں تھے اور اس طرح مجھے پکار رہی تھیں جیسے میری آمد ان کے لئے متوقع ہو۔ قدم ان کی جانب بڑھ گئے ان خاتون سے خوف بھی محسوس ہوتا تھا لیکن ایک عجیب سا احساس بھی تھا ان کے بارے میں۔ نجانے کیوں بیچاری ذہنی قوتیں کھو بیٹھی تھیں۔ جب بھی نظر آتیں عجیب سے تاثرات دل پر چھوڑتی تھیں۔ تیز قدموں سے ان کی جانب چل پڑا۔ کسی ایسی شخصیت کی دلجوئی کرنا بھی کار ثواب ہے۔

"ہیلو عافیہ بیگم آپ بہت پیاری لگ رہی ہیں اس وقت اور میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ کی صحت بھی بہتر ہوگئی ہے۔"

"ارے چھوڑو یہ سب روایتی جملے ہیں لوگ ایک دوسرے سے یہی سب کچھ کہتے ہیں۔ کیا کوئی ایسا نہیں رہا اس دنیا میں جو ان الفاظ کو بدل دے اور وہ کہے جو دل کی گہرائیوں سے نکلے۔ ہے کوئی ایسا دانش منصور بتاؤ گے مجھے۔ صرف ایک آدمی صرف ایک شخص ایسا جو دل کے قریب سے گزرے......... کوئی ہے۔"

انہوں نے سوالیہ نگاہوں سے مجھے دیکھا۔ ایک ہی جملے نے بوکھلاہٹ کا شکار کر دیا تھا اور میں درحقیقت کوئی مناسب جواب نہیں دے سکا تھا۔ وہ ہنس پڑیں پھر بولیں۔

"جھوٹ ہی سہی لیکن اپنے آپ ہی کو کہہ دو کسی کا دل رکھنا بھی ثواب ہوتا ہے۔"

"نہیں عافیہ بیگم یہ بات نہیں ہے۔"

"جھوٹ بولنا شروع ہوگئے کتنے دن کے بعد آئے ہو۔ نجانے کتنا انتظار کرایا ہے۔ خیر ہم تو قیامت تک انتظار کریں گے۔ تڑپاتے رہو جلاتے رہو۔ کوئی بات نہیں۔ یہ پھول لینا پسند کروگے۔" انہوں نے اپنے ہاتھ میں موجود پھول میری جانب بڑھا دیئے۔

"شکریہ عافیہ بیگم' آپ نے تو ایسی شکایات کر ڈالیں کہ میں شرمندہ ہی ہوگیا۔"

وہ ہنس پڑیں' پھر بولیں۔

"کیا دلچسپ دنیا ہے لوگ بڑے آرام سے ہر وہ بات کہہ دیتے ہیں جو اصولی طور پر ان کی ذمہ داری بن جاتی ہے لیکن وہ خود جانتے ہیں کہ جو کچھ وہ کہہ رہے ہیں مد مقابل سے پیچھا چھڑانے کے لئے کہہ رہے ہیں۔ خیر میں یہ تو نہیں کہتی کہ تم دنیا سے مختلف بن جاؤ کبھی کبھی کسی کے لئے جھوٹ بھی بول دیا کرتے ہیں۔"

"عافیہ بیگم کیا کر رہی ہیں آپ۔" میں نے پوچھا اور جواب میں انہوں نے گہری سانس لی۔

"فرار' بھاگے نا دائرے سے نکل کر کیا جواب دو گے میری باتوں کے۔ تڑپالو' تڑپاتے رہو کوئی حرج نہیں ہے۔ بعض اوقات تڑپنے میں بھی مزہ آتا ہے۔"

"رفیق احمد صاحب موجود ہیں؟"

"ہاں ہیں جاؤ! میں نے ایسے ہی پکار لیا تھا اور شاید میں نے بھی نہیں پکارا تھا۔ کچھ آوازیں دل سے نکل جاتی ہیں۔ جھوٹ سمجھ رہے ہونا میری باتوں کو۔ سوچ رہے ہوگے

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

کہ دل بھی کہیں بولتا ہے۔ بولتا ہے یقین کرو بولتا ہے نہ سنو وہ دوسری بات ہے۔ دل کی آواز تو دل والوں تک ہی پہنچتی ہے اور دل والے ڈھونڈے نہیں ملتے۔" انہوں نے رخ تبدیل کر لیا۔

میں احمقوں کی طرح کھڑا سر کھجاتا رہا۔ اور بوجھل قدموں سے چلتا ہوا اندر داخل ہو گیا صدر دروازے میں ایک ملازم نظر آیا تو میں نے اس سے کہا۔

"رفیق احمد صاحب سے ملنا ہے۔"

"سر تشریف لائیے۔" وہ مجھے پہچانتا تھا اس کے انداز میں کچھ بدحواسی سی پیدا ہو گئی تھی۔ کچھ دیر کے بعد میں رفیق احمد کے سامنے ڈارئنگ روم میں بیٹھا ہوا تھا۔ رفیق صاحب نے پر مسرت لہجے میں کہا۔

"سر مجھے آپ کے آنے کی اطلاع مل گئی تھی۔ بس یہ سوچ رہا تھا کہ آپ کی بے پناہ مصروفیات آپ کو فرصت دیں تو میں آپ کی خدمت میں حاضری دوں۔"

"ارے ارے یہ انداز گفتگو؟ اتنا عرصہ تو نہیں ہوا مجھے ملک سے باہر گئے ہوئے رفیق صاحب کہ آپ مجھ سے گفتگو کرنے کا انداز بھول جائیں۔"

"نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے لیکن بہرطور میں آپ کا احترام کرتا ہوں"

"ٹھیک کیسے مزاج ہیں آپ کے۔"

"بالکل ٹھیک ہوں۔ کاروبار کا انداز آپ کو پسند آیا آپ کے علم میں تمام تفصیلات لے آئی گئیں۔"

"رفیق احمد صاحب' کاروبار کا معاملہ اب آپ کی ذمہ داری ہے مجھے صرف یہ بتائیے کہ آپ مطمئن ہیں۔"

"بہت زیادہ۔ بلکہ بہت زیادہ سے بھی بہت زیادہ' بالکل ٹھیک ہوں میں اور پرسکون طریقے سے اپنا کام کر رہا ہوں لیکن........"

"لیکن کیا......." میں نے چونک کر پوچھا۔

"ہمارا یار میدان چھوڑ کر بھاگ گیا تھوڑا سا دکھ ہوا ہے اس کے بھاگ جانے سے۔"

"غزنوی صاحب کی بات کر رہے ہیں۔"

"ہاں۔ مزہ خراب کر گیا وہ ہم تو سوچ رہے تھے کہ پوری طرح مقابلہ کرے گا۔ دشمنی میں ساتھ دے گا لیکن نجانے کیوں بھاگ گیا وہ۔ بھئی عمروں میں کوئی فرق نہیں ہے یہ بھی مانتے ہیں کہ وہ اس سرمائے کا مقابلہ نہیں کر سکا جو ہمارے ہاتھ آ گیا ہے لیکن بڑا ضدی آدمی تھا کسی بھی طور ہار نہ ماننے والا اس کے ہار مان جانے کا افسوس ہوا ہے۔"

"ہاں اپنی حماقتوں کے شکار ہوئے غزنوی صاحب۔ لیکن رفیق صاحب' خیر چھوڑیئے کوئی بات نہیں۔"

"کچھ کہنا چاہتے ہیں آپ.........."

"آپ کی کاروباری رقابت کچھ سمجھ میں نہیں آئی۔" اکثر اس بارے میں سوچا لیکن جواب کہیں سے نہ ملا۔

رفیق صاحب کا چہرہ ایک دم سنجیدہ ہو گیا۔ کچھ لمحات سوچتے رہے پھر بولے۔

"پہلے بھی معذرت کر چکا ہوں۔ یہ معاملہ اس قدر ذاتی ہے کہ شاید اپنی زبان سے میں کسی کو نہ بتا سکوں۔ مقصد یہ نہیں ہے کہ مجھے اس کائنات میں کسی پر اعتبار نہیں ہے بلکہ میرے دل کے زخمی تار چھڑ جاتے ہیں اور اس کے بعد میرے لئے خود کو سنبھالنا مشکل ہو جاتا ہے۔ بس کچھ ایسے ہی ذاتی معاملات تھے لیکن آپ نے میری وہ آرزو پوری کی ہے جس سے میری زندگی کے تار بندھے ہوئے تھے۔ ایک بار زندگی میں' بس ایک بار یہ خواہش تھی کہ کوئی ایسا موقع مل جائے جب میں غزنوی کو نیچا دکھا سکوں وہ موقع آپ نے مجھے عطا کیا۔ کس طرح آپ کا شکریہ ادا کروں۔ غزنوی میدان چھوڑ کر بھاگ گیا اس کا بھی مجھے افسوس ہے لیکن بہرطور اس سے آپ یہ نہ سمجھیں کہ اب اس کاروبار سے میری دلچسپی ختم ہو گئی ہے۔ میں رفیق احمد جاگیردار ہی کی حیثیت سے مرنا چاہتا ہوں اور آج جب لوگ عزت سے میرا یہ نام لیتے ہیں تو ایسا لگتا ہے جیسے زندگی کے بہت سے سال بڑھ گئے ہوں۔"

"میں آپ کی خوشی میں برابر کا شریک ہوں اور آپ کی زندگی بڑھ جانا میری اپنی زندگی کا بڑھ جانا ہے۔ خدا آپ کو خوش رکھے۔ بس تھوڑی ہی دیر کے لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا اور بڑا مسرور واپس جارہا ہوں کہ یہ سب کچھ آپ کی اپنی پسند کے مطابق ہو گیا۔ بہت مبارک رفیق احمد صاحب بہت بہت مبارک۔"

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

"شکریہ............ بے حد شکریہ۔"

"ویسے آپ کو علم ہے کہ غزنوی صاحب کے اہل خاندان ایک دوسرے سے الگ ہو گئے ہیں۔"

"ہاں مکمل معلومات حاصل ہیں مجھے۔ دراصل غزنوی کا رویہ اپنے اہل خاندان کے ساتھ ہمیشہ سخت رہا ہے۔ والدین بے شک اولاد کی تربیت کرتے ہیں لیکن ان کے لئے اژدہا بن جانا کوئی سمجھداری کی بات تو نہیں ہے۔ اولاد کے ساتھ بھی دوستانہ رویہ اختیار کرکے اسے اپنا شریک زندگی بنانا چاہیے یہ کیا کہ آپ نے صرف اپنے خیالات مسلط کر دیئے اور انہیں آخری چیز سمجھ لیا۔ یہی وجہ ہیں کہ آج غزنوی کو ان حالات کا سامنا کرنا پڑا۔ سب مل کر زور لگاتے تو شاید طریقہ کار ہی تبدیل ہو جاتا اور غزنوی ایک دم چت ہو جاتا۔"

"کیا ان لوگوں کے بارے میں آپ کو مزید تفصیلات معلوم ہیں۔"

"نہیں کوشش نہیں کی۔"

"ٹھیک ہے۔ اچھا پھر اجازت۔"

"جرات تو نہیں کرنی چاہیے مجھے لیکن جب آپ نے یہاں تک آکر میری عزت افزائی کی ہے تو تھوڑی سی خاطر مدارات کا موقع دیجئے۔"

"صرف کوئی ٹھنڈی چیز پلوا دیجئے اور اس کے بعد اجازت مرحمت فرمائیے۔"

کچھ دیر کے بعد وہاں سے بھی اٹھ گیا۔ اس کے بعد گھر واپس آیا۔ رشید ناگی سے ملاقات ہوئی تو میں نے کہا۔

"ایک بات بتاؤ۔"

"جی.......... جی.......... سر فرمائیے۔" رشید ناگی ایک دم سنبھل گیا۔

"رخسار اس وقت کہاں ہے۔ بتا سکتے ہو؟"

"سر پورا پتا لے لیجئے' ایک چھوٹے سے بنگلے میں گلشن اقبال میں رہ رہی ہیں اپنے والدین کے ساتھ ان کے والد عرفان غزنوی چھوٹا سا ڈیپارٹمنٹل اسٹور کھولے ہوئے ہیں چند ملازمین رکھے ہیں انہوں نے اور خود ان کی نگرانی کرتے ہیں۔ بظاہر حالات پرسکون ہیں بہت عمدہ گاڑی ہے ان کے پاس' ڈیپارٹمنٹ اسٹور بھی ٹھیک ٹھاک چلتا ہے باقی

ان نے بھی کوئی نہ کوئی کاروبار کر لیا ہے۔"

"مجھے عرفان غزنوی کا مکمل پتا بتادو۔" اور رشید ناگی نے زبانی طور پر یہ پتا دہرا دیا۔ میں نے نوٹ کر لیا۔

رخسار اس رات پوری طرح میرے ذہن پر حاوی رہی تھی اس کے ساتھ گزرے ہوئے لمحات اور اس کی باتیں دل میں چبھ رہی تھیں۔ صحیح معنوں میں ایک انوکھا احساس دل میں جاگا تھا اگر یہ کہا جائے تو غلط نہیں ہو گا کہ شاید پہلی ہی بار رخسار کے لئے میرے دل میں یہ تصورات پیدا ہوئے تھے اور یہ احساس جاگا تھا کہ شاید میرے دل کے کسی گوشے میں اس کی کوئی تصویر چسپاں ہے۔ آخر کار رات کے آخری پہر یہ فیصلہ کیا کہ میں رخسار سے ملوں گا۔ عرفان غزنوی صاحب سے بھی ملاقات کروں گا اور اس خاندان سے رابطہ قائم کروں گا۔ جہاں سے میری ابتدا ہوئی تھی بالکل ہی وہاں سے کٹ جانا میرے لئے ذرا مشکل کام تھا۔ یہ آخری تصور کچھ ایسا سکون بخش تھا کہ اس کے بعد نیند آگئی۔

صبح بھی خوشگوار کیفیات کی حامل تھی۔ معمولات سے فراغت حاصل کی ہی تھی کہ چیکاس برادرن اچانک ہی میرے کمرے میں داخل ہوئے اور میں انہیں دیکھ کر مسکرانے لگا۔

"ہیلو فرینڈز۔ کہو کیسی گزری ہے۔ اس دوران تو آپ لوگوں سے ملاقات ہی نہیں ہوئی۔"

"بہت اچھی گزر رہی ہے چیف اور اب ہم بیکار بیٹھے بیٹھے بور ہو گئے ہیں۔"

"کیا مطلب۔"

"مطلب یہ ہے چیف کے اب ہمارے لئے کوئی کام تلاش کیجئے ہم شدید بوریت کا شکار ہیں۔ آپ نے اس جن کی کہانی تو ضرور سنی ہو گی جو ہر وقت اپنے آقا سے کام مانگتا رہتا تھا۔ ہم ایک نہیں پانچ جن ہیں اور ہمیں کام چاہیے۔" میں نے حیرانی سے چیکاس برادرز کی صورت دیکھی اور وہ نگاہیں چرانے لگے۔ فوراً ہی ایک خیال میرے ذہن میں پیدا ہوا اور میرے حلق سے بے اختیار قہقہہ نکل گیا۔

"ہوں تو یہ بات ہے' لیکن میرے معزز جن وہ جن جو ہر وقت اپنے آقا سے کام مانگتا تھا اپنے آقا کے سامنے کبھی جھوٹ نہیں بولتا تھا اگر تم اسی قسم کے جن ہو تو پھر سچ

Scanned and Uploaded By Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

بولو گے میرے سامنے۔"

"یقیناً" چیف۔ بھلا ہم جھوٹ کیوں بولیں گے۔"

"تو پھر تمہیں کام مانگنے کے لئے جس نے مجبور کیا ہے مجھے اس کا نام بتاؤ۔" دروازے کے باہر سے رشید ناگی کا قہقہہ بلند ہوا تھا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اندر آنے کی اجازت مانگی تھی میں نے بھی ہنستے ہوئے اسے اجازت دے دی۔

"تو یہ تمہاری حرکت تھی۔"

"ہاں چیف۔ سوچتا رہا ہوں اس بارے میں اور آخر کار کسی نتیجے پر پہنچ ہی گیا۔"

"ان معصوم بچوں کو تم نے ورغلایا ہے۔"

"اعتراف کرتا ہوں لیکن اچانک ہی یہ بات ذہن میں آئی اور میں نے خود آپ سے کہنے کے بجائے انہیں اپنا آلہ کار بنایا لیکن آپ یقین کریں مجھے شبہ تھا کہ آپ صورتحال کو سمجھ جائیں گے۔ البتہ یہ شبہ نہیں تھا کہ فوراً" ہی سمجھ جائیں گے۔"

"کیا منصوبہ ہے تمہارے ذہن میں؟"

"چیف آپ نے انہیں پنگ پانگ کھیلتے ہوئے دیکھا ہے۔"

"اوہو ابھی تک نہیں۔ کیا تم نے انہیں ان کی خواہش کے مطابق ٹیبل فراہم کر دی۔"

"اسی دن چیف! ظاہر ہے ان کی ضرورت تھی مگر یہ پانچ فتنے' آپ اگر انہیں پنگ پانگ کھیلتے ہوئے دیکھ لیں تو حیرت سے آپ کی آنکھیں بند ہو جائیں ان کا کھیل دیکھتے ہوئے ایک لمحہ ایسا آیا تھا جب میرے ذہن میں یہ تصور ابھرا۔"

"کیا.........؟"

"چیف آپ جہاں جا رہے ہیں وہاں ان کی موجودگی نہایت ضروری ہے۔ ایک آئیڈیا ہے میرے ذہن میں اگر آپ اسے پسند کریں۔ میرے ذہن میں یہ آئیڈیا ہے چیف کہ جبار گینی ڈال کو ان کا چیف بنا کر آپ انہیں پہلے روانہ کر دیں۔ میرا مطلب ہے مطلوبہ مقام پر۔ وہاں یہ آپ سے پہلے اپنے قدم جمالیں اور جب آپ وہاں کام کا آغاز کریں تو یہ لوگ آپ کی مدد کے لئے وہاں موجود ہوں۔"

میرے ذہن میں ایک چھناکا سا ہوا تھا۔ درحقیقت رشید ناگی نے خوب سوچا تھا۔

میں تنہا کام کرنے کا خواہشمند تھا لیکن اگر چیکاس برادرز جن کے بارے میں پہلے بھی میں نے یہ بات ذہن میں رکھی تھی کہ انہیں فہرست کے مطابق لوگوں کے خلاف عمل کرنے کے لئے اپنی آرمی کی حیثیت دوں گا' مگر کچھ ایسا جذباتی ہوا تھا اس سلسلے میں کہ وہ بات زبان سے نکل گئی تھی رشید ناگی کا آئیڈیا تو بہت ہی شاندار تھا۔ جبار گینی ڈال بھی اس سلسلے میں نہایت کار آمد شخصیت کا مالک تھا اور یہ پانچواں اس کے ساتھ بہترین انداز میں کام کر سکتے تھے۔ چند لمحات سوچنے کے بعد میں نے پر خیال انداز میں کہا۔

"ٹھیک ہے ناگی مجھے یہ بات پسند آئی۔"

"تو بس چیف اب باقی معاملات مجھ پر چھوڑ دیجئے ہاں گینی ڈال سے آپ کو ایک بار ضرور ملاقات کرنا ہوگی۔ ہم نے اسے ابھی تک آپ کی واپسی کی اطلاع نہیں دی ہے۔"

"ٹھیک ہے آج ہی گینی ڈال کو رات کے کھانے پر یہاں لے آؤ اور اسے علم نہ ہونے پائے کہ میں واپس آگیا ہوں۔ نہ ہی یہ بتایا جائے اسے کہ میں کب یہاں واپس پہنچا ہوں۔"

"اوکے چیف۔ یہ سب کچھ ہو جائے گا۔" ناگی نے کہا۔ پانچوں بھائی مسکرانے لگے تھے۔ میں نے کہا۔

"میں تمہارا پنگ پانگ کا کھیل آج شام کو ضرور دیکھوں گا۔ کس وقت کھیلتے ہو۔"

"پانچ بجے سے آٹھ بجے تک چیف' یہی پنگ پانگ کے لئے سب سے مناسب وقت ہوتا ہے۔"

"اوکے تو پھر رشید ناگی اس سلسلے میں تمہیں مکمل اجازت ہے۔ جس طرح بھی چاہو تیاریاں کر لینا۔"

"ٹھیک ہے دوستو' آپ لوگ جایئے اور آرام کیجئے میرا منصوبہ کامیاب ہو گیا۔" رشید ناگی نے چیکاس برادرز سے کہا اور وہ چلے گئے۔ رشید ناگی کہنے لگا۔

"ضرورت تو نہیں پیش آئے گی چیف لیکن ہو سکتا ہے پیش آ ہی جائے۔ اب ان لوگوں کو اس ملک کی شہریت بھی دلوانی ہے ظاہر ہے یہ اب ہمارے لئے کام کریں گے اور ان کا باقاعدہ ہونا ضروری ہے۔"

"میرا خیال ہے اس میں کوئی دقت نہیں ہوگی۔ میں بات کر لوں گا۔"

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

"پہلے مجھے کوشش کر لینے دیجئے چیف۔ آپ کا یہ غلام بھی تھوڑی بہت واقفیت رکھتا ہے لوگوں سے۔"

"ٹھیک ہے اگر تمہیں کوئی دقت پیش آئے تو مجھے بتا دینا۔ باقی ان لوگوں کے سلسلے میں جو انتظام بھی تم کرنا چاہو وہ تم پر منحصر ہے۔"

"اوکے چیف۔" رشید ناگی نے کہا اور اس کے بعد تھوڑی دیر تک مجھ سے باتیں کرتا رہا پھر چلا گیا۔

رشید ناگی کا یہ احساس دلانا در حقیقت میرے لئے انتہائی کار آمد ثابت ہوا تھا۔ ان لوگوں کے ساتھ کام کرنے میں لطف ہی کچھ اور آتا۔ میں نے اپنے ذہن میں بھی ایک منصوبہ بنایا اور اس سے مطمئن ہوگیا کچھ وقت ضروری کاموں میں گزارا پھر تیاریاں کرکے عرفان غزنوی کی جانب چل پڑا۔ نہیں کہہ سکتا تھا کہ وہاں میری کیسی پذیرائی ہوگی۔ عرفان غزنوی' موجود ہوں گے یا نہیں لیکن کوئی حرج نہیں تھا۔ ملاقات کر لینے میں کوئی مضائقہ نہیں تھا۔ مطلوبہ پتے پر پہنچ گیا اور ایک درمیانہ قسم کے خوبصورت سے بنگلے کے سامنے کار روک دی پھر بیل بجانے پر جس شخصیت نے دروازہ کھولا اسے میں اچھی طرح پہچانتا تھا۔ دلشاد باجی تھیں۔ غزنوی صاحب کی ایک صاحبزادی۔ جو کافی حد تک مجھ سے مانوس رہی تھیں۔ مجھے دیکھا۔ حیرت سے پلکیں جھپکائیں اور پھر ان کے چہرے کے تاثرات بدل گئے۔

"ہیلو دانش منصور صاحب۔ کیسے مزاج ہے آپ کے۔"

"اندر حاضر ہو سکتا ہوں۔"

"ارے ہاں معاف کیجئے گا۔ تشریف لایئے بہت بڑی شخصیت ہیں آپ' سمجھ میں نہیں آتا کس طرح آپ کا استقبال کیا جائے۔"

دلشاد باجی نے کہا اور مجھے اندر آنے کا راستہ دے دیا پھر انہوں نے وہیں سے کچھ لوگوں کو آوازیں دیں ان میں رخسار کا نام بھی شامل تھا۔ بیگم عرفان غزنوی' رخسار اور ایک دو افراد اور آگئے۔ سب کے سب مجھے اس طرح دیکھنے لگے جیسے کوئی عجوبہ ان کے سامنے ہو' میں عجیب سی کیفیت محسوس کر رہا تھا لیکن بہر طور اس کے لئے تیار ہو کر آیا تھا۔ میں نے سب کو سلام کیا۔ رخسار سرد نگاہوں سے مجھے دیکھ رہی تھی۔ اس کی خیریت

پوچھی اور پھر عرفان غزنوی صاحب کے بارے میں پوچھا تو پتا چلا کہ وہ گھر پر ہی موجود ہیں۔ نزلے کا شکار ہیں ہلکا سا بخار بھی ہوگیا ہے۔ میں نے ان سے ملنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ مجھے اہتمام سے ڈرائنگ روم میں لے جایا گیا۔ دلشاد باجی کہنے لگیں۔

"ہمارے تعلقات بھی بہت عجیب ہیں مسٹر دانش منصور اور اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ آپ نے اپنی شخصیت اس طرح بدل لی ہے کہ آپ سے بہت تکلف محسوس ہونے لگا ہے۔"

"میری شخصیت تو آپ لوگوں کے درمیان ہمیشہ الجھن بنی رہی ہے۔ پتا نہیں وہ کون سا دن آئے گا جب مجھے آپ میری اصل حیثیت سے قبول کریں گی۔"

"وہ دن تو کسی بھی لمحے آسکتا ہے۔ اس وقت جب آپ یہ کہہ دیں کہ آپ دانش منصور نہیں فیصل ہیں۔"

"فیصل کی حیثیت سے اگر مجھے اس گھر میں کوئی محبت کا مقام مل سکتا ہے تو بھلا ذرا سا نام تبدیل کر لینے میں کیا حرج ہے۔"

"گویا آج آپ یہ طے کرکے آئے ہیں کہ اپنے آپ کو ہم پر ظاہر کر دیں گے۔"

دلشاد باجی خاصی چالاک تھیں۔

"آپ سنایئے آپ کے شوہر اور بچے وغیرہ کیسے ہیں۔"

"میرے شوہر کا تبادلہ اسلام آباد ہوگیا ہے۔ آج کل وہیں رہتی ہوں۔ کچھ دن سے آئی ہوں۔ بس دو بچے ساتھ لائی ہوں۔ باقی وہاں زیر تعلیم ہیں۔"

"سب ٹھیک ہیں۔"

"ہاں۔ بالکل ٹھیک۔ اس وقت جب تم فیصل تھے تو ایک ہی بیٹی تھی میری۔ ویسے رومانہ بھی تمہیں بہت یاد کرتی ہے۔ خیر تمہاری یادیں تو ہر شخص کے دل میں ہیں لیکن تم ہی نے ہم سب کی یادوں کو ایک وزنی نام تلے دبا دیا ہے۔ اسی وقت عرفان غزنوی صاحب آگئے۔ رخسار بھی ساتھ تھی۔ مجھے ڈرائنگ روم میں پہنچانے کے بعد وہ غالباً" عرفان غزنوی کو اطلاع دینے چلی گئی تھی۔ ساتھ میں عرفان غزنوی کی بیگم بھی تھیں۔ عرفان غزنوی صاحب نے مجھ سے پر اخلاق انداز میں مصافحہ کیا اور کہنے لگے۔"

"اتنی بڑی شخصیت کے لئے میری سمجھ میں نہیں آتا کہ استقبال کا کون سا طریقہ

Scanned and Uploaded By Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

اختیار کروں کیونکہ اب یہ بات ڈھکی چھپی نہیں رہی ہے کہ یہ شخصیت تو تقدیر کرنے... کسی کو بنا دینا کسی کو بگاڑ دینا اس کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔ کہئے دانش منصور صاحب کیسے مزاج ہیں آپ کے۔"

"اس طنز کے باوجود عرفان صاحب میں یہاں آکر بددل نہیں ہوں۔" میں نے جواب دیا۔ رخسار نے چونک کر مجھے دیکھا مگر میں نے اس کی جانب توجہ نہیں رکھی تھی۔ عرفان غزنوی جلدی سے بولے۔

"معافی چاہتا ہوں۔ دراصل اپنی حیثیت کھو جانے پر افسردہ ہوں۔ کبھی ہم بھی صاحب حیثیت تصور کئے جاتے تھے۔"

"کیا ہوا۔ کیا ہو گیا۔"

"چھوڑیئے آپ سنایئے۔ سنا ہے غیر ملکی دورے پر گئے تھے۔"

"جی ہاں۔ طویل عرصے ملک سے باہر رہا۔"

"ہم میں ایسی کون سی خوبی نظر آئی جو آپ ہم سے ملنے آگئے۔"

"بہر حال آپ لوگ میرے پڑوسی تھے۔ ملاقاتیں ہوئی تھیں کئی بار۔ اب یہ کہانی جو میری سمجھ سے باہر ہے' اگر میری شخصیت میں کوئی تبدیلی پیدا کر رہی ہے تو میں اس میں اپنا قصور نہیں سمجھتا۔ یہاں آنے کے بعد کچھ تھوڑے سے حالات معلوم ہوئے تھے۔ آپ ہی کا پتا مل سکا۔ آپ تک پہنچ گیا۔ ٹھیک ہے آپ جو بھی سلوک کریں گے آئندہ احتیاط کرلوں گا۔ یہ سوچ کر کہ مجھے یہاں پسند نہیں کیا جاتا۔"

"نہیں میاں۔ یہ بات نہیں ہے۔ تم اگر یہ سوچ رہے ہو یہ تمہاری اپنی مرضی ہے بہر حال بھئی کچھ انتظام کرو۔ بہت بڑا آدمی آیا ہے ہمارے گھر اور ہاں دانش منصور صاحب! ویسے تو ہر شخص کسی بھی تناور درخت کے نیچے کھڑا ہونا پسند کرتا ہے تاکہ سایہ ملے لیکن اتفاق سے ہم نے اپنے طور پر قناعت کرلی ہے اور یہ سوچا ہے کہ جس قدر ہاتھ پاؤں خود مارے جاسکتے ہیں اتنے ہی مارے جائیں۔ یہ نہ سوچنا عزیزم کہ ہمارے ذہن میں تم سے کوئی فائدہ اٹھانے کا تصور موجود ہے۔"

"ٹھیک ہے عرفان صاحب یہ الفاظ صاف صاف کہہ رہے ہیں کہ یہاں آکر غلطی ہوگئی ہے اور آپ لوگ مجھے یہاں پسند نہیں کرتے۔ اس لئے تکلفات رہنے دیجئے۔ اس

باوجود کہ جو کچھ آپ نے فرمایا ہے' میں ایک پیشکش کر کے جانا چاہتا ہوں یہاں سے۔ کہ اگر کہیں میری خدمت کی ضرورت پیش آئے تو آپ ضرور مجھے یاد کرلیں۔ میں اپنے ذہن سے یہ لمحات مٹادوں گا۔" میں کھڑا ہو گیا بیگم عرفان جلدی سے بولیں۔

"ارے نہیں نہیں۔ اتنا برا نہ مانیئے۔ دراصل جلے ہوئے آدمی کی زبان بھی جلی ہوئی ہوتی ہے۔ عرفان صاحب مہمانوں کے ساتھ یہ انداز اختیار نہیں کرنا چاہیے۔ بیٹھئے دانش۔"

"شکریہ بھابی جان' بہر حال تھوڑا سا مجھے اپنے آپ میں بھی زندہ رہنے دیجئے ہو سکتا ہے دوبارہ پھر کبھی آؤں کیونکہ آپ لوگوں سے ناطہ توڑنا بہت مشکل کام ہے' میری نگاہ رخسار کی جانب اٹھی۔"

رخسار آنسو بھری آنکھوں سے مجھے دیکھ رہی تھی۔ میں سلام کر کے تیز قدموں سے باہر نکل آیا۔ عرفان غزنوی ساکت کھڑے ہوئے تھے۔ آہستہ آہستہ چلتا ہوا میں کوٹھی کے بیرونی گیٹ سے تھوڑے فاصلے پر پہنچا تھا کہ عقب سے رخسار دوڑتی ہوئی آئی اور میرے قریب پہنچ گئی۔

"دانش صاحب!" اس نے آواز دی اور میں رک کر اسے دیکھنے لگا پھر میرے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ میں نے آہستہ سے کہا۔

"رخسار سچ میں تمہیں ہی دیکھنے آیا تھا۔"

"آیئے اندر چلئے سب لوگ شرمندہ ہیں۔ دوبارہ یہ سب کچھ نہیں ہوگا۔"

"کیسی ہو۔"

"جیسی بھی ہوں آپ اندر تو چلئے۔"

"کل دن کو گیارہ بجے میں کوٹھی پر تمہارا انتظار کروں گا۔"

"اندر نہیں چلیں گے آپ۔"

"ٹھیک گیارہ بجے۔" میں نے اس کی بات کا جواب دیئے بغیر کہا اور دو قدم آگے بڑھائے تو وہ عقب سے بولی۔

"سنئے اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ صرف آپ ہی کا حکم چل سکتا ہے ہر معاملے میں تو اس بات کو ذہن سے نکال دیجئے۔"

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

"کل گیارہ بجے میری نگاہیں اپنے گھر کے دروازے پر ہوں گی رخسار خدا حافظ۔"
کوئی خاص مصروفیات نہیں تھیں رخسار کا تصور ذہن میں تھا۔ بہت سے کردار یاد آرہے تھے۔ شمائل وغیرہ۔ مسز اختر اور نجانے دوسرے کون کون سے لوگ پھر کسی خیال کے تحت کار کا رخ بدل دیا۔ اس بار شاہد بھائی سے ملنا چاہتا تھا ان کے دفتر پہنچا۔ وہ دفتر ایک بڑی ٹرانسپورٹ کمپنی میں تبدیل ہو چکا تھا لیکن بدقسمتی سے نہ شاہد بھائی سے ملاقات ہوئی نہ استاد پیرو مل سکا۔ دونوں کے لئے پیغام چھوڑ آیا کہ میں آیا تھا۔ دوبارہ کا کوئی تذکرہ نہیں کیا تھا کہ کب ملاقات ہوگی۔ یہ خود بھی نہیں کہہ سکتا تھا کہ میری مصروفیات کیا رہیں۔

چنانچہ ان لوگوں سے کوئی غلط بات کرنا مناسب نہیں تھا پھر کوٹھی ہی کا رخ کیا تھا۔ شام کو پانچ بجے چیکاس برادرز کا پنگ پانگ کا کھیل دیکھنے کے لئے وہاں پہنچ گیا جہاں رشید ناگی نے ان کے لئے ایک مخصوص بلندی کی ٹیبل لگائی تھی۔ وہ لوگ شاید وقت کی پابندی کا بھی خصوصی خیال رکھتے تھے کیونکہ میں نے انہیں ٹیبل کے اردگرد دیکھا تھا۔ ان لوگوں کے پاس کھیل کے لباس بھی تھے اور باقی سارا سازو سامان بھی۔ مطمئن اور مسرور نظر آتے تھے۔ مجھے دیکھ کر پانچوں مسکرائے اور پھر نمبر تین نے کہا۔
"چیف پانچ آدمیوں کا کھیل اس سے پہلے آپ نے کبھی نہیں دیکھا ہوگا۔ اس کھیل میں دو دو کی ٹیم ہوتی ہے لیکن ہم پانچوں اپنا انفرادی کھیل کھیل رہے ہیں۔ آپ ہمارے سوٹوں پر یہ نمبر دیکھ رہے ہوں گے۔ ایک سے لے کر پانچ تک یہ نمبر ہیں گیند کو ترتیب وار شوٹ کیا جائے گا اور اگر ایک نمبر نے شارٹ لگایا ہے تو وہ شارٹ دوسرا نمبر ریسیو کرے گا اور اسی طرح آخری پانچواں نمبر جب شارٹ لگائے تو ایک نمبر کو ریسیو کرنا ہوگا۔ ان میں سے کوئی بھی اپنا شارٹ لوز کرتا ہے تو وہ ایک پوائنٹ سے ہار جائیں گا۔ یعنی اس شخص سے جس کا شارٹ اٹھایا نہ جاسکا ہو۔ یہ ترتیب ہے دراصل اور کوئی طریقہ کار نہیں تھا۔ ہم پانچوں نے اپنے کھیل میں یہ تبدیلی خود پیدا کی ہے۔"
"خوب لیکن ایک سوال اور ہے۔ میں نے دلچسپی لیتے ہوئے کہا۔ "یہ ٹیبل دو سمت سے استعمال کی جائے گی یا باقی دونوں سمتیں بھی۔"
"نہیں چیف۔ پوری ٹیبل بہرحال پنگ پانگ ٹیبل ہے اگر اس کے بقیہ حصے پچ

میں تو فائدہ ہی کیا۔ ہم اسے پوری طرح خرچ کرتے ہیں۔" نمبر دو نے بتایا اور میں ہنسنے لگا میں نے کہا۔
"واقعی یہ تمہاری اپنی ایجاد ہے اور تمہاری ایجادات ہوتی ہی بے مثال ہیں۔"
کھیل شروع ہوا۔ میرے ساتھ رشید ناگی بھی آگیا تھا۔ گل شیر بھی پہنچ گیا تھا اور بھی چند افراد تھے جو ان لوگوں کے کھیل سے لطف اندوز ہوتے تھے۔ رشید ناگی نے کہا۔
"چیف یہ انہوں نے جو لائن بنائی ہوئی ہے ہمیں اس سے پیچھے رہنا ہوگا۔ یہ بھی ایک دلچسپ بات ہے کہ انہیں ہر طرح کے شارٹ اسی لائن میں ریسیو کرنا ہوں گے ورنہ جو بھی آوٹ ہوا وہ ایک پوائنٹ ہار جائے۔"
میں کافی دیر تک ان کا گیم دیکھتا رہا بالکل انوکھا انداز اختیار کیا گیا تھا کھیل کا۔ پانچوں ہی ڈٹے ہوئے تھے یہاں تک کہ وقت ختم ہوگیا۔ تین گھنٹے گزرنے کا اتنا سا بھی احساس نہیں ہوا تھا کہ ہم تھک ہی جاتے کسی کو خیال ہی نہیں آیا تھا سب ان چھلاووں کو دیکھ رہے تھے جو نجانے کس چیز کے بنے ہوئے تھے۔ تین گھنٹے کا وقت بھی اتنا تھا کہ عام لوگ سوچ بھی نہیں سکتے تھے لیکن انہوں نے انتہائی عظیم جسمانی ورزش کا مظاہرہ کیا تھا اور ان میں سے کسی کے انداز میں تھکن کے آثار نہیں تھے۔ پانچوں چونکہ جم کر کھیلے تھے اس لئے کوئی بھی نہیں ہارا تھا۔ وقت ختم ہوا اور رشید ناگی نے ہاتھ اٹھا کر یہ مقابلہ برابر قرار دے دیا پھر اس نے کہا۔
"آج تم لوگوں نے قیامت ہی ڈھا رکھی تھی۔ کوئی بھی غلطی نہیں کر رہا تھا۔"
"چیف سامنے تھے ہارنے والے کو چیف کے سامنے جس شرمندگی کا احساس ہوتا وہ اس کے لئے بڑا تکلیف دہ ہوتا چنانچہ ہم میں سے کسی نے بھی نہ ہارنے کا فیصلہ کرلیا تھا۔"

"زندگی کے دوسرے مرحلوں میں بھی کیا تم ایسے ہی فیصلے کرتے ہو۔"
"ہاں اگر آپ جیسا محبت کرنے والا پہلے سے مل جاتا آپ جیسا شاندار باس پہلے سے مل جاتا چیف تو ہم ہمیشہ یہی کرتے اور اب.......... اب تو یہ سمجھ لیجئے کہ ہماری قوتیں پہلے سے ہزار گنا زیادہ بڑھ گئی ہیں۔ ہمیں وہ تصور واپس مل گیا ہے چیف جو ہم سے کھو گیا تھا۔" نمبر پانچ نے جذباتی لہجے میں کہا اور پھر وہ وہاں سے چلے گئے۔ رشید ناگی میرے ساتھ

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

ہی ساتھ آیا اس نے کہا۔

"چیف جبار گینی ڈال سے کب ملاقات کریں گے۔"

"کل مل لیں گے اور باقی کام۔"

"جاری ہیں چیف۔ کل تک کے لئے آرام کیجئے۔ اب اس کے بعد دوسری باتیں کل ہی ہوں گی۔"

لیکن دوسرا دن میرے لئے کسی اور کیفیت کا حامل تھا۔ رات کو کئی بار رخسار یاد آئی تھی۔ پتہ نہیں وہ ذہنی طور پر خود کس کیفیت کا شکار تھی۔ مجھ سے کچھ ہٹی ہٹی سی نظر آرہی تھی۔ ویسے اس بیچاری کو اتنی مرتبہ ٹھکرایا گیا تھا کہ اس کی جگہ کوئی بھی ہوتی، بددل ہو جاتی لیکن میں نے اس سے کہا تھا کہ میں اس سے ملنا چاہتا ہوں۔ گیارہ بجے کا وقت دیا تھا اور اب گھڑی کی سوئیاں آہستہ آہستہ مطلوبہ وقت کی جانب بڑھ رہی تھیں۔ گیارہ بج گئے میں غیر اختیاری طور پر کوٹھی کے دروازے تک آگیا۔ تمام کام معمولات کے مطابق ہو رہے تھے۔ میری نظریں گھڑی پر جمی ہوئی تھیں۔ سوا گیارہ، ساڑھے گیارہ، پونے بارہ، الغرض ایک بج گیا۔ یہ انتظار کی انتہا تھی۔ ٹھیک ایک بجے میں واپس اپنے کمرے میں آگیا۔ اس کا مقصد ہے رخسار نہیں آئی تھی۔ ٹھیک ہے یہ ایک فیصلہ کن مرحلہ ہے۔ ہوسکتا ہے میں راستے سے بھٹک رہا ہوں۔ رخسار کا مجھے راستے پر لے آنا میرے حق میں فائدہ مند ہی ہوسکتا ہے۔ ورنہ دل کے پھیر میں پڑ کر نجانے کون کون سے کاموں میں پیچھے رہ جاتا۔ شکریہ رخسار بے حد شکریہ۔ تم نے مجھے فیصلہ کرنے میں مدد کی ہے۔ درحقیقت یہ میری منزل نہیں ہے۔

میں نے اپنی بے پناہ قوت ارادی سے کام لے کر رخسار کو اپنے ذہن سے جھٹک دیا اور اپنے کاموں میں مصروف ہوگیا۔ آٹو سٹی کے بارے میں رشید ناگی سے فائل طلب کر لیا تھا سارا کام اس انداز میں ہو رہا تھا کہ مجھے کچھ دیکھنے کچھ سوچنے کی ضرورت ہی نہیں پیش آرہی تھی۔ رشید ناگی سے اس وقت کوئی طویل ملاقات نہیں ہوسکی کیونکہ وہ کسی کام سے نکل گیا تھا۔ رات اسی طرح ہوگئی۔ شام کو کلب جانے کا جی چاہا تو تیار ہو کر چل پڑا۔ اب مجھے ایسے کاموں میں کوئی وقت نہیں ہوتی تھی۔ کلب میں پرانے شناسا موجود تھے۔ ان کے ساتھ خوب دلچسپیاں رہیں اور میں نے اپنے آپ کو اس ماحول میں ضم کر کے وہاں

رات کا ایک بجا دیا ایک بجے واپس پلٹا اور اپنے گھر پہنچ گیا۔ رشید ناگی اس وقت شاید چار سو گیارہ میں تھا۔ میں آرام کرنے کے لئے لیٹ گیا۔ باقی لوگ موجود تھے۔ کھانا وغیرہ کلب میں ہی کھالیا تھا۔ دوسرے دن تقریباً دو بجے رشید ناگی میرے پاس پہنچ گیا۔ آج صبح ہی سے اس سے ملاقات نہیں ہوئی تھی۔ میرے پاس پہنچنے کے بعد اس نے تفصیلات بتاتے ہوئے کہا۔

"سرکاری کاغذات میں چیف اس علاقے کو سکیٹر نائن کے نام سے مخاطب کیا جاتا ہے۔ میرا مطلب ہے اس علاقے کا نام سکیٹر نائن رکھا گیا ہے بہت خوبصورت پہاڑی علاقہ ہے۔ عموماً برف پڑتی رہتی ہے۔ یہ کہا جاتا ہے کہ وہ ہمارے ملک کی جنت ہے۔ سیاحوں کے لئے حسین ترین مقام ہے۔ سیاحوں ہی کی وجہ سے وہاں بہترین تفریحات کا بندوبست کیا گیا ہے۔ چھوٹے چھوٹے خوبصورت پارک برفانی علاقوں میں بنائے گئے ہیں جو برف میں ڈوبے ہوئے بہت حسین نظر آتے ہیں۔ اسی بنیاد پر یہاں کے تمام بڑے بڑے ہوٹلوں نے وہاں اپنی برانچیں قائم کی ہیں اور خوبصورت ہوٹل بنا دیئے ہیں۔ جو ایک مخصوص طرز تعمیر کا نمونہ ہیں اور سنا یہ گیا ہے کہ وہاں بالکل غیر ملکی پیمانے پر ڈیلنگ ہوتی ہے۔ مطلب یہ ہے چیف کہ حسین ترین علاقہ ہے۔"

"ہاں اس طرف جانا تو کبھی نہیں ہوا لیکن یہ میں نے سنا ہے اس علاقے کے بارے میں کہ ہمارے وطن کا ایک خوبصورت حصہ ہے۔"

"مقامی لوگ شاندار روایات کے حامل ہیں اور ان کی اپنی روایتی زندگی ہے۔ بادل گل بھی اسی علاقے کا آدمی ہے۔"

"بادل گل!"

"ہاں چیف اب دیکھنا یہ ہے کہ وہاں کیا صورت حال رہتی ہے ویسے چیف آپ کا اس سلسلے میں "کب تک وہاں جانے کا ارادہ ہے؟"

"میں یہ سوچتا ہوں کہ جو کام سرانجام دینا ہے اس میں دیر کیوں کی جائے۔"

"جیسے آپ کی مرضی۔"

"جبار گینی ڈال کو ساڑھے سات بجے میں نے یہاں بلایا ہے۔ آپ کا کوئی اور پروگرام تو نہیں ہے۔"

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

"بالکل نہیں۔ آج جبار سے ہی ملاقات رہے گی۔" میں نے مسکراتے ہوئے کہا اور رشید ناگی بھی مسکرانے لگا۔ مقررہ وقت پر رشید ناگی اپنے ساتھ جبار کو لے کر میرے پاس پہنچا تھا۔ میں نے مسکراتے ہوئے اس کا استقبال کیا۔ وہ مجھ سے لپٹ گیا تھا۔ اور بے پناہ محبت کا اظہار کر رہا تھا۔ کہنے لگا۔

"دانش منصور مجھے جب آپ کی واپسی کی اطلاع ملی تو آپ یقین کیجئے ایک عجیب سا احساس ہوا مجھے جیسے.......... جیسے .... صرف اتنا ہی عرض کر سکتا ہوں کہ بعض لوگ اسی طرح زندگی میں داخل ہوتے ہیں کہ آدمی تصور بھی نہیں کرسکتا اور پھر اس طرح زندگی پر چھا جاتے ہیں کہ آدمی ان سے دوری کا تصور کرنا چھوڑ دیتا ہے۔"

"کیوں نہیں جبار۔ یہ بات میں جانتا ہوں۔ کہو یہاں آنے کے بعد تمہیں کیسا لگا؟"

"پہلے ہی کہا تھا زندگی ایک نئے دور میں داخل ہوئی ہے۔ اور پھر یہ ملک' یہاں کے محبت کرنے والے لوگ۔ جو رنگ و نسل سے بے نیاز ہو کر انسانی بنیاد پر ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں کم از کم میرا تجربہ یہی ہے۔"

"جبار ہمارا دین ہمارا مذہب بھی اسی بات کا حکم دیتا ہے۔ رنگ و نسل تو ایک بیکار سی چیز ہے اللہ تعالیٰ کے پیدا کئے ہوئے ہر انسان کا ایک ہی مسئلہ ہے۔ محبت محبت محبت اور ہو سکتا ہے کچھ لوگ اس سے منحرف ہوں۔ لیکن عموماً" اس نظریئے پر قائم ہیں اور ہم اپنے طور پر اس پر فخر کرتے ہیں۔ تم خوش ہو مجھے بہت مسرت ہوئی اور ہاں بہت مختصر وقت میں تمہیں اس ملک کی شہریت مل جائے گی۔ ویسے اب بھی تم اپنے آپ کو ایک شہری سمجھو۔"

"میں آپ کی زبان سیکھ رہا ہوں۔ میری جو ملازمہ ہے وہ مجھے بچوں کی طرح پڑھاتی ہے اور بہت جلد آپ سے آپ کی زبان میں بات کروں گا میں۔"

"ابھی نہیں۔ ابھی تمہیں تھوڑا سا وقت لگ جائے گا اس میں۔" میں نے کہا اور جبار تعجب سے مجھے دیکھنے لگا پھر بولا۔

"وقت تو لگے گا یقیناً" چیف۔ لیکن ان الفاظ کا مطلب نہیں سمجھا میں۔"

"مطلب یہ ہے کہ میں کچھ ذمہ داریاں تمہارے شانوں پر ڈال رہا ہوں۔ تمہیں ایک کام کے لئے روانہ ہونا ہے۔ میری تمہاری بات تو پہلے ہی ہوگئی تھی یاد ہے نا۔ میں

نے تمہیں اپنے مقاصد سے آگاہ کیا تھا۔"

"اور میں نے اس بات پر احتجاج کیا تھا چیف کہ آپ مجھے وطن واپس نہ بھیجیں۔ بلکہ اپنے ساتھ رکھ کر اپنے مسائل میں شامل کرلیں۔"

"بس تو سمجھ لو تمہیں شامل کرلیا ہے اور اس سلسلے میں کوئی اہم بات۔"

"باتیں تو بہت سی ہیں چیف۔ مثلاً" آپ کب واپس آئے۔ جس مقصد کے تحت آپ وہاں رکے تھے اس کی تکمیل ہوگئی۔"

"مکمل طور پر۔ تم یوں سمجھ لو سارے کام تکمیل تک پہنچ گئے۔ بلکہ میں مختصراً" تمہیں ان کے بارے میں بتائے دیتا ہوں۔" جبار کو میں نے ساری تفصیلات بتائیں اور وہ خوشی سے دیوانہ ہوگیا۔ اس نے بے اختیار میرے ہاتھ چومے اور کہنے لگا۔

"میں جانتا تھا چیف آپ جس راستے پر پڑ جائیں اسے منزل تک لائے بغیر نہیں چھوڑتے۔ خیر اب مجھے یہ بتائیے کہ مجھے کیا کرنا ہے۔"

"میں تمہارا تعارف ان سے کراتا ہوں جن کے نام میں نے ابھی تمہیں بتائے۔ یعنی چیکاس برادرز۔ یاد ہے نا۔"

"جی چیف کیا وہ آپ کے ساتھ ہی موجود ہیں۔" جبار نے دلچسپی سے پوچھا۔ دوران گفتگو کہانی سناتے ہوئے میں نے اس کو چیکاس برادرز کے بارے میں بھی بتادیا تھا۔ جبار گینی ڈال بہت زیادہ متجسس ہوگیا رشید ناگی چیکاس برادرز کو لے آیا اور میں نے ان کا تعارف جبار گینی سے کرایا۔ جبار ان سے مل کر مسرور ہوا تھا۔ ویسے بھی پانچوں دلچسپ نوجوان بہت ہی خوش و خرم تھے۔ وہ بیٹھ گئے اور میں نے جبار سے کہا۔

اب آؤ اس کام کی جانب جس کی ذمہ داری میں تمہارے شانوں پر ڈالنا چاہتا ہوں۔ یہاں ایک علاقہ ہے جسے ہم سیکٹر نائن ہی کا نام دیں گے اس کا اصل نام جو کچھ بھی ہے اسے اپنی گفتگو میں استعمال نہیں ہونا چاہیے۔ تاکہ اسے خفیہ رکھا جاسکے۔ یہ سرکاری نام ہے اس کا اور ہمارے اپنے اصولوں کے مطابق ہے۔ یہاں اسی علاقے میں ہم لوگوں کا خیال ہے کہ کچھ ایسی پراسرار سرگرمیاں ہو رہی ہیں جو ملکی مفادات کے لئے نقصان دہ ہیں اور میں اس سلسلے میں ان لوگوں کے خلاف کام کرنا چاہتا ہوں جو وہاں ملک دشمن سرگرمیوں میں ملوث ہیں۔ وہاں مجھے تمہاری اور چیکاس کی مدد کی ضرورت ہے اس جگہ۔

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

کے بارے میں تفصیلات بتائے دیتا ہوں شاندار برفانی مقام ہے۔ گو علاقہ بہت بڑا نہیں ہے لیکن سیاحوں کی جنت کہلاتا ہے اور وہاں بہت سے ایسے تفریحی مقامات ہیں جو سیاحوں کے لئے دلچسپیوں کا باعث ہیں۔ ہوٹل وغیرہ بھی بہت شاندار ہیں وہاں۔ تم لوگ وہاں جاؤ گے اور یہ بات طے ہے کہ چیکاس برادرز کی وجہ سے وہاں لوگوں کی نگاہوں کا مرکز بن جاؤ گے۔ لیکن فی الحال تمہیں ہر طرح کی سرگرمیوں سے دور رہنا ہے۔ رشید ناگی تمہیں وہ تمام ذرائع مہیا کریں گے جن سے وہاں میرا اور تمہارا رابطہ قائم ہوسکے گا۔ میرا مطلب ہے ٹرانسیٹر وغیرہ۔ اس وقت تک جب تک میں وہاں نہ پہنچوں صرف تفریحات میں مصروف رہنا اور بہتر ہے کہ کسی قسم کی کوئی سرگرمی نہ دکھانا۔ اپنے آپ کو سیاح ظاہر کرنا اور سیاحوں ہی کی مانند رہنا۔ مقامی انتظامیہ کے لئے تمہارے پاس مناسب کاغذات موجود ہوں گے اور اس سے تمہیں کوئی دقت پیش نہیں آئے گی۔ میرے وہاں پہنچنے کے بعد بھی میرے اور تمہارے درمیان باقاعدہ رابطہ نہیں رہے گا بلکہ خفیہ طور پر ہم اپنے کام کو شروع کریں گے یہ ذمہ داری میں تمہارے سپرد کرتا ہوں۔ یہ پانچ شریر بچے جتنے کارآمد ثابت ہوں گے اس کا اندازہ تمہیں خود بخود ہو جائے گا پوری ذہانت اور اعتماد کے ساتھ وہاں کام کرنا ہے۔" جبار مستعدی سے یہ باتیں سن رہا تھا۔ اس نے آہستہ سے کہا۔

"ٹھیک ہے سر۔ میں اپنی بساط بھر کوشش کروں گا کہ آپ کے معیار پر پورا اتروں۔"

"تمہیں بہت جلد روانہ کر دیا جائے گا اور وہاں تم اپنا کام سرانجام دے سکو گے ویسے یہاں جس جگہ تمہارا قیام ہے وہ تمہاری پسند کے مطابق ہے؟"

"یہاں میں بہت خوش ہوں۔ کچھ لوگوں سے میری شناسائی بھی ہو چکی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہاں کے رہنے والے بہت اچھے دوست بن سکتے ہیں۔"

"ہاں اس میں کوئی شک نہیں کہ تم اپنے وطن میں ہی ہو اور اب یہی تمہارا وطن ہے۔"

جبار نے آہستہ سے کہا۔ "خوشیوں کا ٹھکانہ نہیں ہے میری۔ میری زندگی کا مقصد بھی دریافت ہوگیا ہے اور اعتماد بھی ملا ہے مجھے۔ آپ نے اس وطن کے سلسلے میں مجھ پر اعتماد کیا ہے۔ میری عزت اس قدر بڑھا دی ہے آپ نے کہ میں اب خود بھی اپنی عزت

کرنے لگا ہوں اور یہ محسوس کرتا ہوں کہ میرا بھی ایک مقام ہے جبکہ اس سے پہلے میں کچھ بھی نہیں تھا۔"

"تمہارا مقام بہت بڑا ہے جبار۔ بس اتنا ہی کہا جاسکتا ہے تم سے۔" پھر میں نے چیکاس برادرز کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ایک دلچسپ خیال میرے ذہن میں آیا ہے۔ ہمارے ہاں ایک کتابی کردار ہے علی بابا اس کے تعلقات چالیس چوروں سے تھے اور ان دونوں کے کارنامے عجیب و غریب کہانیوں کی شکل اختیار کر چکے ہیں۔ تمہیں علی بابا کا درجہ دیا جاتا ہے اور یہ پانچ جو تمہارے ساتھ ہیں ذرا ان کا بھی خیال رکھنا ویسے یہ پانچ قیامتیں تمہارے لئے انتہائی تعجب خیز ثابت ہوں گی اور تم لوگ جبار پر مکمل اعتماد کرتے ہوئے انہیں اپنے آپ سے پوری طرح متعارف کرادو گے۔"

"چیف گینی ڈال سے ہمارا تعارف تو لگتا ہے صدیوں کا ہو۔ آپ انہیں اطمینان دلا دیجئے کہ ہم انہیں اپنا چیف سمجھتے ہوئے ان کے ہر حکم کی تعمیل کریں گے۔"

"گڈ۔ میں سمجھتا ہوں یہ ایک خوشگوار آغاز ہے اور اب اسے آگے بڑھانا ہے۔ تو جبار یہ تھی وہ تمام صورتحال جس سے میں نے تمہیں روشناس کرایا۔ کوئی سوال تو تمہارے ذہن میں نہیں ابھرتا۔"

"بالکل نہیں۔ میرا اعتماد آخری حیثیت رکھتا ہے۔" اس کے بعد یہاں جبار کی خاطر مدارت شروع ہوگئی۔

رات کا کھانا ہم لوگوں نے ساتھ ہی کھایا اور جبار گینی ڈال اپنی رہائش گاہ کی جانب روانہ ہوگیا۔ چیکاس برادرز بھی آرام کرنے چلے گئے تھے۔ البتہ رشید ناگی سے اس پروگرام کے سلسلے میں میری بہت دیر تک باتیں ہوتی رہی تھی اور ہم اس کی نوک پلک سنوارتے رہے تھے۔ پھر اس گفتگو کے تیسرے دن جبار چیکاس برادرز کے ساتھ سیکنڈ نائن روانہ ہوگیا اور میں اس کے بعد جانے کی تیاریاں کرنے لگا۔

رخسار کبھی کبھی ذہن میں آتی۔ لیکن میں نے اپنے ذہن کے وہ راستے بڑی سختی سے بند کر دیئے اور خود کو یہ سوچ کر سمجھالیا کہ جو کچھ میری تقدیر میں ہے وہ اس سے زیادہ نہیں ہے۔ چھلانگیں لگانے کی کوشش کروں گا تو دکھوں کے علاوہ اور کچھ نہیں ملے گا۔

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

سیکٹر نائن کے بارے میں تمام تر تفصیلات حاصل ہوگئی تھیں۔ اس سلسلے میں رشید ناگی نے مجھے باقاعدہ ایک کتابچہ فراہم کیا تھا جو محکمہ سیاحت سے حاصل کیا گیا تھا۔ آخری دن مسٹر شاہنواز سے بھی ملاقات ہوئی اور بڑی تفصیلی گفتگو ہوئی ان سے۔ مسٹر شاہنواز نے کہا۔

"اعلیٰ حکام سے اس سلسلے میں میری بڑی تفصیلی بات چیت ہوئی ہے کچھ لوگوں کا کہنا تھا کہ ایک سویلین کو اس قسم کی ذمہ داری سونپنا عجیب لگتا ہے اور بہت سے الجھے ہوئے معاملات سامنے آجاتے ہیں۔ لیکن میں نے مکمل اعتماد کے اتھ یہ بات کہی کہ میں نے جو کچھ کیا ہے اس کی ہر طرح کی ذمہ داری قبول کرتا ہوں اور دانش منصور، آپ کو وہاں مقامی طور پر بھی ہر طرح کی امداد حاصل ہوسکے گی۔ لیکن ایک بات کیا خیال رکھیے گا ۔ جہاں کہیں جرم فروغ پاتا ہے وہاں اس کے کچھ عوامل بھی ہوتے ہیں۔ ہوسکتا ہے آپ کو کچھ ایسی کالی بھیڑیں مل جائیں جو اس سلسلے میں برائیوں کا ساتھ دے رہی ہوں۔ ان کالی بھیڑوں سے خاص طور سے آپ کو ہوشیار رہنا ہے۔"

میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "مسٹر شاہنواز۔ میں نے یہیں آنکھ کھولی ہے اسی ماحول میں پروان چڑھا ہوں اور اس دنیا کو اتنی گہری نگاہوں سے دیکھا ہے کہ شاید میں اپنے وطن کے ہر فرد کو اچھی طرح جانتا ہوں۔ میرے وطن کے جو دکھ ہیں میں ان سے ناآشنا نہیں ہوں۔ اتنا ہی عرض کرنا چاہتا تھا۔"

☆☆☆☆

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM

آخر کار سفر کا آغاز ہوا۔ رشید ناگی نے مجھے ائرپورٹ پر رخصت کیا تھا۔ بہت سی تشویشوں بہت سی دعاؤں کے ساتھ بڑا انتظام کرنا چاہا تھا اس نے لیکن میں نے کہا تھا اس سے کہ میں کسی ایسی حیثیت سے نہیں جانا چاہتا جو دوسروں کی نگاہوں میں آجائے۔ ایک معمولی سے انسان ہی کی حیثیت سے اگر وہاں پہنچوں تو کام میں آسانی ہوگی۔ رشید ناگی نے اس بات سے اتفاق کرلیا تھا۔ طیارہ منزل کی جانب رواں دواں تھا۔ طیارے کی مطلوبہ جگہ اترنے کا اعلان ہوا۔ رن وے نگاہوں کے سامنے آگیا۔ چھوٹا سا خوبصورت ائرپورٹ تھا۔ جہاں اترنے والوں کی تعداد نہ ہونے کے برابر تھی۔ لیکن بہرطور سیاحوں کی آمد ورفت یہاں جاری رہتی تھی۔ اس لئے ائرپورٹ کو جدید ترین پیمانے پر آراستہ کیا گیا تھا۔ محکمہ سیاحت نے شاید یہاں خصوصی توجہ دی تھی اور اس کی بنیادی وجہ یہی ہوسکتی تھی کہ ملکی زر مبادلہ میں یہاں کی تفریحات کی وجہ سے اچھا خاصا اضافہ ہوتا ہوگا۔ رات کا وقت تھا اس لئے بہت زیادہ رونقیں نہیں دیکھ سکا۔ باہر نکل کر ٹیکسی مل گئی ہوٹلوں کے نمائندے میرے نزدیک یہی سمجھ کر دوڑے آئے تھے کہ میں کوئی غیر ملکی سیاح ہوں لیکن میں نے ان سے معذرت کرلی تھی۔ اپنے کام کے لئے میں نمایاں نہیں ہونا چاہتا تھا۔ ان سے معذرت کرکے ٹیکسی میں بیٹھ گیا اور میں نے ٹیکسی ڈرائیور سے کہا مجھے کسی ایسے درمیانے درجے کے ہوٹل میں پہنچا دے جہاں اخراجات بہت زیادہ نہ ہوں۔ ٹیکسی ڈرائیور مقامی آدمی تھا۔

ہوٹل تک پہنچنے کے لئے کوئی بارہ منٹ کا راستہ طے کرنا پڑا تھا۔ دو منزلہ ہوٹل تھا

WWW.PAKSOCIETY.COM

اور اچھا خاصا صاف ستھرا تھا۔ نام گلزار تھا اور تمام ضرورتوں سے آراستہ تھا۔ مجھے بہت پسند آیا۔ بڑی خوشگوار صبح اپنی تمام تر لطافتوں کے ساتھ میرے استقبال کے لئے تیار تھی۔ رات کو جو جانفزا کیفیت لے کر سویا تھا صبح کو اس میں اضافہ ہوگیا تھا۔ ساڑھے سات بجے تھے کھڑکی کھول کر باہر دیکھا تو کچھ نظر نہ آیا۔ گاڑھی گہری کہر پہاڑوں پر اتری ہوئی تھی اور ان کے دامن میں بکھری ہوئی ہر شے کہر کے غلاف میں لپٹ گئی تھی۔ کچھ بھی نہیں نظر آرہا تھا۔ میں نے کھڑکی بند کر دی ابتدائی ضروریات سے فارغ ہو کر ناشتہ طلب کیا اور اس سے خوب لطف اٹھایا۔ ویٹر برتن اٹھانے آیا تو میں نے اسے روک لیا۔

"سنو جلدی میں ہو؟"

"نہیں صاحب' اس نے کہا اور حریص نگاہوں سے پچاس روپے کے اس نوٹ کو دیکھنے لگا جو میں نے جیب سے نکالا تھا۔"

"چاہیے۔" میں نے مسکرا کر کہا۔

"نہیں صاب۔" وہ عجیب سے لہجے میں بولا۔ میں نے نوٹ اس کی جیب میں ٹھونس دیا۔

"تمہارا کیا نام ہے؟"

"جناب خان۔"

"جناب خان تمہارا یہ شہر کیسا ہے؟"

"جنت کا ٹکڑا صاحب۔" وہ خوشی سے بولا۔

"یہاں کے لوگ کیسے ہیں؟"

"اچھے برے۔ سب ہیں صاب"

"سیرگاہیں بھی ہوں گی؟"

"ایک سے ایک اچھا صاب۔"

"مجھے ان کے بارے میں بتاؤ۔"

"صاب' ایک بات بولے۔"

"ہاں.......... بولو۔"

"آپ ہمارا بھائی خوبصورت خان کو اپنا ساتھ لو۔ صاب اس کا پاس ٹیکسی ہے"

آپ کو پورا شہر کا سیر کرائے گا۔ صاب وہ دس کلاس پڑھا ہوا ہے بہت دانشمند ہے۔ صاب افغانستان کا محاذ پر اس نے دشمن کا دانت کھٹا کر دیا تھا۔ ابھی جنگ ختم ہوا تو وہ ادھر ٹیکسی چلاتا ہے۔ آپ بولو تو اس کو بلائے۔"

"خوبصورت خان۔" میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی صاب۔"

"اور تمہارا نام جناب خان ہے۔"

"ہمارا باپ کا نام حضور خان تھا۔"

"اپنی اولاد کا کیا نام رکھو گے۔"

"عقلمند خان۔" اس نے جواب دیا اور میں ہنس پڑا۔ "ہمارا بیٹا ہے صاب۔ ہم اس کا نام عقلمند خان رکھا۔"

"بہت اچھا کیا جاؤ۔ خوبصورت خان کو بلا دو۔"

اس نے دروازے کی طرف چھلانگ لگا دی۔ کوئی پانچ منٹ میں وہ ایک نوجوان کے ساتھ آگیا۔ نام کی طرح خوبصورت تو نہیں تھا۔ اندر آکر اس نے مجھے سلام کیا۔

"خوبصورت خان۔"

"ماں باپ نے رکھا ہے صاب۔" وہ جلدی سے بولا۔

"ٹھیک رکھا ہے۔ کتنا کما لیتے ہو؟"

"تقدیر اچھا ہو تو سو سے ڈیڑھ سو صاب۔ تقدیر خراب ہو تو بیس روپے کا نقصان ہوتا ہے۔"

"بیس روپے کا..........؟"

"پیٹرول تو جلتا ہے نا صاب۔"

"خوبصورت بھی ہو اور عقلمند بھی۔"

"نہیں صاب عقلمند ہمارا بھتیجا ہے۔"

"ٹھیک ہے جناب خان۔ تمہارا بھائی بہت اچھا ہے۔"

"پیسے کا بات طے کیا صاب۔" خوبصورت خان بولا۔

"طے کرلو۔" میں نے کہا۔

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

"آپ کو ہمارا بات برا لگا ہوگا صاب۔ مگر پیسہ ہمارا بات سے بھی برا چیز ہے! کمبخت دل خراب کرنے میں بڑا کام کرتا ہے' اجی صاب آپ شکل سے ہمیں بہت اچھا آدمی لگا ہم چاہتا ہے کہ شام کو آپ ہمیں برا نہ لگے معافی چاہتا ہے صاب۔" خوبصورت خان کی باتیں بھی خوبصورت تھیں مجھے ہنسی آئی' میں نے کہا۔

"تو پھر کہہ تو رہا ہوں کہ طے کر لو یا پھر بات ویسے ہی طے ہو جاتی ہے تم ڈیڑھ سو روپے روز تک کما لیتے ہو پٹرول کے بعد' جتنا چاہو پٹرول ڈلوا لینا' دو سو روپے مجھ سے لے لینا۔"

"زندگی بھر آپ کا غلام صاب' آج کا اصل مزدوری آپ ہم کو دے دو ایک بات ہم آپ کو بولتا ہے ایمانداری سے اپنا خدمت سرانجام دے گا' بھائی کے سامنے نہیں بول سکتا ہے' ورنہ جب اللہ تعالیٰ ہمارے کو بیٹا دے گا تو ہم اس کا نام ایماندار خان رکھے گا۔"

میں نے خوبصورت خان کو دو سو روپے نکال کر دے دیئے اور اس نے سلام کیا۔

جناب خان چلا گیا تھا' وہ کہنے لگا۔

"ہم نیچے آپ کا انتظار کرتا ہے جس وقت بھی آپ کا دل چاہے نیچے آجاؤ' ٹیکسی سارا دن کے واسطے آپ کا........"

"ٹھیک آرام کرو۔" میں نے کہا اور خوبصورت خان چلا گیا۔ مزے دار آدمی تھے' بڑا لطف آیا تھا ان لوگوں سے گفتگو کر کے' بہرحال یہ تو طے کر لیا تھا کہ پہلے سکیٹرنائن کی سیر کروں گا اور اس کے بعد جبار گینی ڈال وغیرہ سے ملاقات کروں گا' ویسے بھی کوئی جلدی نہیں تھی۔ پہلے شہر سے واقفیت حاصل کی جائے گی اور اس کے بعد ہی میں اپنا کام سر انجام دوں گا۔

تھوڑی دیر کے بعد تیار ہو کر باہر نکل آیا ہوٹل کے باہر خوبصورت خان ٹیکسی کی صفائی میں مصروف تھا' میں قریب پہنچا تو اس نے بڑے ادب سے اس کا پچھلا دروازہ کھول دیا اور سلام کر کے بولا۔

"اب اپ بولو صاب کدر کدر کا سیر کرنا مانگتا؟"

"خوبصورت خان' یہ تمہارا شہر ہے' ایک کام کرو جو جگہ تمہیں سب سے خوبصورت نظر آتی ہو' وہاں سے آج کی سیاحت کا آغاز کرو۔"

"ایک وعدہ کرو صاب' ناراض نہیں ہوگا۔"

"کس بات پر؟"

"آپ نے ہم کو اجازت دیا کہ جو جگہ ہم کو خوبصورت نظر آئے وہاں سے سیاحت کا آغاز کرے۔"

"ہاں' میں نے تمہیں اجازت دی ہے۔"

"تو پھر یہ وعدہ اور کر لو کہ ناراض نہیں ہوگا۔"

"چلو وعدہ کر لیا کہ ناراض نہیں ہوں گا۔"

"ٹھیک ہے صاب۔" خوبصورت خان نے ٹیکسی آگے بڑھا دی۔ رفتار اچھی خاصی تیز تھی گویا وہ وہیں سے اس شہر کو دکھانے کا بندوبست کرنا چاہتا تھا جہاں سے اس نے سوچا تھا مجھے بھی یہ آدمی کافی دلچسپ لگا تھا چنانچہ میں اس کی خواہش کے مطابق خاموش ہو گیا تھا' سیمنٹ اور اینٹوں سے بنے ہوئے مکانات بکھرے ہوئے تھے اور ان کے درمیان بچے کھیل رہے تھے بہت وسیع آبادی تھی' سامنے ہی پہاڑ نظر آ رہے تھے جو برف سے ڈھکے ہوئے تھے ان کے دامن میں قدرتی سبزہ زار پھیلے ہوئے تھے بائیں سمت پھلوں کے جنگل کے جنگل بکھرے ہوئے تھے' انہیں باغ کہنا ذرا عجیب سا لگتا تھا کیونکہ وہ انتہائی بے ترتیبی سے پھیلے ہوئے تھے لیکن ان درختوں پر پھلوں کی جو بہتات تھی' وہ ناقابل یقین تھی۔ تمام درخت پھلوں سے جھول رہے تھے' ایک سمت انگوروں کی بیلیں پھیلی ہوئی تھیں' آڑو اور خوبانی کی خوشبو فضا میں رچی ہوئی تھی' یہ درحقیقت پھلوں کا جنگل تھا' قدرت کی عظیم دولت سے مالا مال' فضا میں ایک ایسی حسین خوشبو رچی ہوئی تھی کہ میں گہری گہری سانسیں لینے لگا۔ لیکن بائیں سمت جانے کے بجائے خوبصورت خان نے ٹیکسی کا رخ دائیں سمت کر دیا اور وہ آبادی میں داخل ہو گئی۔

تھوڑے ہی فاصلے پر ٹیکسی رک گئی اور میں نے ایک طرف لگے ہوئے پھلوں کے انبار دیکھے' گلے سڑے پھل جن کے اطراف میں لاتعداد بچے نظر آ رہے تھے وہ پھلوں کے اس ڈھیر کو کرید کرید کر اس میں سے نجانے کیا نکال رہے تھے یہاں ناخوشگوار بو پھیلی ہوئی تھی جو سڑے ہوئے پھلوں کی تھی' خوبصورت خان ٹیکسی روک کر کھڑا ہو گیا اس نے فضا میں منہ اٹھا کر گہری گہری سانسیں لیں اور میری طرف دیکھ کر مسکرانے لگا پھر بولا۔

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

"صاب جب آپ لیفٹ سائیڈ سے گزرتا تھا تو کھڑکی سے گردن نکال کر گہرا گہرا سانس لیتا تھا' وہ خوشبو صاب بڑا ناخوشگوار تھا' اگر زندگی کا خوشبو تلاش کرنا پسند کرے تو اور گہرا گہرا سانس لو خدا کا قسم یہ زندگی اور صحت سے بھرپور سانس ہوگا۔"

میں نے حیران نگاہوں سے خوبصورت خان کو دیکھا اور پھر خود بھی کار سے نکل کر آکھڑا ہوا۔

"تم نے کہا تھا کہ جو جگہ تمہیں سب سے زیادہ خوبصورت لگے گی وہاں سے تم آج کی سیاحت کا آغاز کرو گے۔"

"یہ جگہ ہمارا طرح خوبصورت ہے صاب' ایک دم حسین اور فسٹ کلاس ادھر کا رہنے والا لوگ بہت غریب ہے آپ یہ سمجھ لو اس شہر کا غریب ترین لوگ ادھر کا ہے صاب اور دیکھو یہ اصل بستی ہے اور وہ بستی جدر سے آپ آیا نقلی بستی ہے' آپ دیکھا صاب ادھر بجلی کا روشنی نہیں ہے' بجلی بڑا لوگ کا چیز ہے چھوٹا لوگ کا نہیں' صاب ادھر گورنمنٹ کا پانی نہیں ہے کیونکہ وہ پانی ان لوگ کو راس نہیں آتا' یہ لوگ کنویں کا پانی پیتا ہے' اور چشمے سے پانی لے کر آتا ہے' تب ان کا پانی کا ضرورت پورا ہوتا ہے صاب' یہ بڑا بڑا باغ دیکھتا ہے آپ لوگ' ملک کا سب سے اچھا پھل پیدا ہوتا ہے لیکن صاب آپ لوگ اگر ان لوگ سے پوچھو کہ کیا انہوں نے زندگی میں اپنے ان باغوں کے پھل کھائے ہیں' جنہیں وہ اپنے خون سے سینچتے ہیں' تو صاب یہ لوگ آپ کو ہنس کر دیکھے گا حیرت سے دیکھے گا' تعجب سے دیکھے گا چونکہ یہ پھل ان لوگ کا واسطے نہیں ہے ٹھیکیداروں کا باغ ہی' ٹھیکیدار یہ پھل تین حصوں میں تقسیم کرتا ہے سب سے اچھا والا پھل ملک کا سب سے بڑا شہر جاتا ہے' جدر کا لوگ بہت دولت مند ہے' بہت زیادہ قیمت دیتا ہے ان پھلوں کا' دوسرا ان سے چھوٹے شہروں کو جاتا ہے' تیسرا ان غریب بستیوں کو جاتا ہے جو تھوڑا کم قیمت پر پھل خریدتا ہے اور ادھر کا لوگ تو صاب بس ان پھلوں کا خوشبو سونگھ کر جی لیتا ہے' وہ یہ پھل کھاتا نہیں ہے پر بچہ لوگ کدر مانتا ہے صاب' بچہ لوگ اس گلے سڑے پھل میں سے اپنے حصے کا پھل نکالتا ہے' جو پھل ذرا کم گلا ہوتا ہے وہ یہ بچہ لوگ کھاتا ہے' آپ دیکھو' صاب ایک بات آپ کو بولے' یہ بچہ بیمار نہیں ہوتا کیونکہ ان پر اللہ کا کرم ہے' انسان نے انسان سے سب کچھ چھین لیا ہے صاب' پر اللہ

نے اپنی رحمتوں سے انسان کو مایوس نہیں کیا' یہ بچہ اسی پھل میں خوش ہے اگر اس کو باغ کا اصلی پھل توڑ کر کھلا دو تو یہ اس کو تھوک دے گا کیونکہ یہ اس کا ذائقہ نہیں جانتا' صاب آپ نے سوچا ہوگا کہ کس پاگل آدمی سے واسطہ پڑا' صاب خدا کا قسم' اپی یہ پاگل پن کرنا پڑا ہے' آگے نہیں کرے گا' آپ نے بات ہمارا مرضی پر چھوڑ دیا تھا تو ہم نے آپ کو اپنی پسند کا جگہ دکھایا' اب صاب سارا جگہ آپ کی پسند کا دکھائے گا' آئی ایم سوری صاب' آئی ایم سوری' اپی بیٹھو گاڑی میں۔" اس نے گاڑی کا دروازہ کھول دیا اور پھر خود اس میں بیٹھ کر شیشے چڑھا دیئے' میں بھی گاڑی میں بیٹھ گیا تھا' اس نے ایک بار پھر میری طرف دیکھا اور بولا۔

"آئی ایم سوری سر' آئی ایم سوری' آپ کو میرا وجہ سے بدبو برداشت کرنا پڑا' پر صاب برا مت ماننا آپ کو خدا کا قسم' میں پاگل ہے تھوڑا سا' یہ بستی یہ انسان میں ان کا بارے میں سوچتا اور میرا دل دکھتا' قصور میرا ماں باپ کا ہے صاب دس کلاس پڑھا دیا میرے کو سارا مغز خراب کر دیا اپی اگر تعلیم نہ ہوتا تو الٹا سیدھا بات نہ سوچتا' آئی ایم سوری صاب' آئی ایم سوری۔" اس نے ٹیکسی اسٹارٹ کر کے آگے بڑھا دی۔

میں سکتے کے سے عالم میں تھا' جو کچھ مجھے خوبصورت خان نے دکھایا تھا اس نے میرا دل ٹکڑے ٹکڑے کر دیا تھا۔ سکیٹر نائن سیاحوں کی جنت۔ ایک نگاہ دیکھ کر دل میں پھول کھلا دینے والا شہر جسے سیاحوں کے لئے حسین ترین بنایا گیا تھا جہاں سے حکومت کو زرمبادلہ حاصل ہوتا تھا' مگر اسی حسین شہر میں یہ بستیاں بھی موجود تھیں چراغ تلے اندھیرا کی موثر ترین مثال' غربت و افلاس کی منہ بولتی تصویریں' ملک بھر کے بہترین پھلوں کی پیداوار یہاں ہوتی تھی اور سکیٹر نائن کے پھلوں کو دنیا کے مختلف ملکوں میں ایکسپورٹ کیا جاتا تھا۔ لیکن جو ان پھلوں کے جنم داتا تھے وہ ان کے ذائقوں سے محروم تھے ان کے بچوں کی تقدیر گلے سڑے پھلوں کے انبار میں دبی ہوئی تھی۔ روشنیوں سے جگمگاتا ہوا شہر جہاں بڑے بڑے ہوٹلوں میں بڑے بڑے اسٹورز میں رات کو دن بنا رکھا تھا لیکن اس شہر کے گہرے علاقوں میں روشنی کا نام و نشان نہیں تھا روشنی سے محروم یہ لوگ جو اپنے خون سے شہر کی روشنیاں جلاتے تھے یہ تو کوئی بات نہ ہوئی اس کا مقصد ہے نہ ہی میں اور نہ ہی رشید ناگی اس طرف توجہ دے سکے۔ ہم لوگ صحیح پروگرام بنانے میں ناکام

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

رہے ہیں۔ شہر تو بہت سے وسائل کے مالک ہوتے ہیں' سفارت خانے' صنعتیں' ائرپورٹ سمندر' دنیا بھر سے آنے جانے والے لوگ ان شہروں کو دیکھ کر ملک کی صحیح کیفیت کا اندازہ لگاتے ہوں گے۔ اہل دانش ان شہروں کو نارمل رکھنے کے لئے کوشاں ہیں کوئی طوفان نہ اُمڈ پڑے لیکن روشنیوں سے دور یہ چھوٹی چھوٹی بستیاں کسی بھی آواز سے محروم ہیں۔ یہ تو اپنا دکھ ان تک پہنچا بھی نہیں سکتے' جو دکھوں کا مداوا کرنے والے ہوتے ہیں .... نہیں دانش منصور بہت بڑا دھوکا کھایا ہے تم نے' بہت بڑی غلطی کی ہے۔ تمہاری نگاہیں صرف وہ دیکھ سکی ہیں جو تمہارے سامنے آیا ہے' صرف چند گز تک محدود رہی ہیں تمہاری نگاہیں۔ صرف چند گز میں اصلاحات کی ہیں تم نے جبکہ ضرورت تو بہت کچھ ہے' بہت سوں کو بہت کچھ چاہیے۔ تم نے چند پھیلے ہوئے ہاتھوں کو مٹھیاں بند کرکے پیچھے ہٹا دیا ہے......... لیکن وہ جن کے ہاتھ نہیں پھیلتے جن کی نگاہیں بے بسی سے آسمان کو تکتی ہیں ان کے چہرے تم نے بھی نہیں دیکھے عقل ناقص نے یہ نہیں سوچا کہ اور بھی وسعتیں ہیں ان پر نگاہ کو دوڑائے......... گا......... یہ تمہارا فرض تھا......... یہ تمہارا فرض ہے کہ جب انسانوں کے لئے اپنے آپ کو وقف کیا ہے تو یہ لوگ اس قدر محدود کیوں ہیں' یہ سب بھی تمہارے اس عمل کے حقدار ہیں جن کا آغاز تم نے کیا ہے' کمزور رہے دوست اپنی منصوبہ بندی میں سوچو سوچنا پڑے گا......... ٹیکسی آگے بڑھتی رہی' خوبصورت خان کی آواز نے مجھے چونکا دیا۔

"ناراض ہیں صاب؟"

"نہیں خوبصورت خان' تم نے جس حسن سے اپنے اس شہر کی زیارت کا آغاز کرایا ہے میں اسے تمہاری بڑائی سمجھتا ہوں اور تمہارا شکر گزار ہوں کہ تم نے مجھے یہ جگہ دکھائی۔"

خوبصورت خان ہنسنے لگا۔ پھر بولا۔ "صاب اب غصہ تھوک دو۔"

"سچ کہہ رہا ہوں خوبصورت خان۔ تم نے بہت اچھی جگہ دکھائی ہے اور میرے دل میں ان لوگوں کے لئے محبت اور ہمدردی کا جو جذبہ پیدا ہوا ہے اگر اس جذبے کے تحت میں کچھ کرسکا تو یوں سمجھ لو کہ اس کا افتتاح تم نے کیا ہے۔"

خوبصورت خان ہنسنے لگا۔ پھر بولا۔

"صاب یہ اللہ کا کام ہے ہم لوگ اس بات پر یقین رکھتا ہے کہ اللہ کا کوئی کام مصلحت سے خالی نہیں ہوتا۔ اب یہ بے چارہ لوگ اگر زندگی کا آسائشوں سے محروم ہے تو یہ ان کا تقدیر صاب' اب آؤ دیکھو یہ گولڈن پارک ہے صاب سچا بات یہ ہے کہ دنیا بھر کے پھولوں کا یہ پارک سیاحوں کو پاگل کر دیتا ہے آپ ادھر دیکھو۔ ابھی ہم آپ کا گائیڈ بن گیا۔ آؤ صاب۔"

"ایک بڑے سے خوبصورت گیٹ کے سامنے خوبصورت خان نے ٹیکسی روک دی۔ لاک کیا اور میرے ساتھ پارک میں داخل ہوگیا۔ پارک میں داخل ہو کر میری آنکھیں سحرزدہ ہوگئی تھیں اس برفانی مقام پر یہ حسین پارک درحقیقت پھولوں کا پارک کہا جاسکتا تھا۔ پھولوں کے تختوں کو اس خوبصورتی سے وسعتوں میں پھیلایا گیا تھا کہ ان کے رنگ آپس میں ایک دوسرے سے منفرد ہو جائیں اگر کسی قدر بلندی سے دیکھا جائے تو یوں لگے جیسے پھولوں کی سجاوٹوں کے ماہر ہاتھوں نے ایک حسین گلدستہ بنایا ہو۔ ایک ایسا گلدستہ جو سو دو سو گز کے دائرے میں ترتیب دیا گیا ہو۔ اس انداز میں ان پھولوں کو زمین پر اگایا گیا تھا اور ان میں یہ خاص خیال رکھا گیا تھا کہ بعض پھول بڑے پتوں والے ہوں اور بعض چھوٹے پتوں والے اور ان کے رنگ ایک دوسرے سے بالکل میل نہ کھائیں یہ ان کا حسن تھا۔ میں اس ترتیب کو دیکھ کر عش عش کر اٹھا۔"

بہت سے غیر ملکی سیاح یہاں تصویر کشی کر رہے تھے اور ملک کے لوگوں کی تعداد بھی اچھی خاصی تھی اس سے اس بات کی تصدیق ہوتی تھی کہ یہاں واقعی خاصا مجمع لگا رہتا ہے۔ کچھ ایسی ترتیب کی گئی تھی اس باغ کی کہ اگر بہت زیادہ بلندی سے اس کی تصویر لی جاتی تو پورا باغ ایک گلدستہ ہی معلوم ہوتا اس کے چاروں سمت برفانی چوٹیاں اپنی بہار دکھا رہی تھیں۔ پہلا ہی منظر اتنا حسین تھا کہ آدمی کھو جائے۔ لیکن میں اس سے بھی پہلے جو منظر دیکھ چکا تھا اس میں کھویا ہوا تھا اور میرے ذہن میں عجیب و غریب کلبلاہٹیں ہو رہی تھیں میں تو یہ محسوس کر رہا تھا کہ یہ ایک غیبی اشارہ ہے میری رہنمائی ہے آیا تو تھا یہاں شاہنواز صاحب کے ایک کام سے لیکن یہ لوگ نگاہوں میں آگئے تھے۔ خوبصورت خان کی شخصیت بھی بہت عظیم تھی۔ وہ مجھے روشنی دکھانے والا بنا تھا ویسے بھی نفیس انسان تھا اور اس بات کا شاکی کہ اس کے ماں باپ نے اسے دس جماعت کیوں پڑھا دیا تھا اگر وہ جاہل

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

ہوتا تو زیادہ اچھا تھا کہ کم از کم اہل وطن کا دکھ تو اپنے سینے میں محسوس نہ کرسکتا' یا اگر کر بھی سکتا تو اس کے پاس اظہار کے لئے الفاظ نہ ہوتے۔ یہ شخص میرے بڑے کام آسکتا ہے۔ اسے چھوڑنا مناسب نہیں ہوگا۔ یہاں سکیٹرنائن میں میرے اپنے خیال میں کسی ایسے شخص کا مل جانا میرے لئے فال نیک تھا اور میں اس سے بڑے فائدے اٹھا سکتا تھا۔ میں باغ کے مختلف گوشوں میں گھومتا رہا وہ میرے پیچھے پیچھے تھا' پھر اچانک ہی اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آئی اور وہ مسکراہٹ ہنسی میں بدل گئی' میں نے چونک کر اسے دیکھا تو وہ بولا۔

"ادھر دیکھو صاب' ادھر اس طرف۔" میں نے اس کے اشارے کی طرف نگاہیں دوڑائیں' نجانے کیا دکھانا چاہتا تھا وہ مجھے لیکن جو کچھ میں نے دیکھا اسے دیکھ کر میری مسکراہٹ بھی نہ رک سکی ایسا ہی منظر تھا۔

☆☆☆☆

دوسری صبح ناشتے وغیرہ سے فراغت حاصل کرنے کے بعد ٹرانسمیٹر پر جبار گینی کو کال کیا۔ میری کال فوراً" ریسیور کی گئی تھی۔

"ہیلو گینی ڈال۔"

"یس.........."

"کیا ہو رہا ہے۔ میری آمد کا انتظار کر رہے ہوگے۔"

"اب آپ کی طرف سے رابطہ کا انتظار کر رہے تھے۔"

"اوہو۔ اس کا مطلب ہے کہ میرے آنے کا پتا چل گیا تھا؟"

"جی سر۔ ہوٹل گلزار کے کمرہ نمبر تیئس کا بھی۔ آپ کی سیر و سیاحت کا بھی۔ یہ تو ہماری ڈیوٹی تھی سر۔"

"تمہاری ڈیوٹی مجھ پر تو نہ تھی۔" میں نے ہنس کر کہا۔

"کوئی اور ذمے داری تو آپ کی آمد کے بعد شروع ہوگی۔"

"کون سے ہوٹل میں ہو۔"

"ہوٹل پامیر۔ سیونٹی ٹو' سیونٹی تھری۔"

"پیکاس۔"

"بہت خوش ہیں۔"

"اور تم.........؟"

"بہت زیادہ خوش۔ خصوصاً" ان پانچ اولادوں سے جنہیں باپ کی طرح سنبھالنا پڑتا

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

ہے۔ ایک انوکھا تجربہ ہے بغیر شادی کے انسان اگر ایسے پانچ بچوں کا باپ بن جائے تو.........وہ سب مجھے فادر کہتے ہیں۔" جبار نے ہنس کر بتایا۔

"کیا پروگرام ہے؟"

"صرف آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ آپ کے آنے کے بعد سے ہر وقت الرٹ ہیں کہ کب آپ کال کریں۔"

"اوکے چیف۔" جبار گینی ڈال نے کہا اور میں نے ٹرانسمیٹر بند کر دیا۔

چیکاس برادرس ذہن میں آ گئے تھے' دلچسپ نوجوان تھے' میں ان لوگوں کی اپنے ساتھ شمولیت سے بہت خوش تھا۔ اول تو کارکردگی کے عجوبے تھے' پھر مزاج کے بہت اچھے' ان کی شخصیت میں ناقابل یقین صلاحیتیں پوشیدہ تھیں' جتنا کچھ ان کے بارے میں معلوم ہو چکا تھا وہ تو سامنے تھا ہی لیکن اس بات کا بھی یقین تھا کہ کسی بھی خطرناک مرحلے پر وہ ناقابل یقین کارنامے سرانجام دیں گے' سرکس سے تعلق تھا' بہترین جمناسٹر تھے ایسے تربیت یافتہ کارکن تو تقدیر ہی سے مل سکتے تھے اور تقدیر نے اس میں کوئی شک نہیں کہ ہمیشہ میرا ساتھ دیا تھا۔ تیار ہو کر نیچے اترا تو جناب خوبصورت خان اپنی ٹیکسی میں بیٹھے ہوئے میرا انتظار کر رہے تھے' مجھے دیکھ کر فوراً ہی نیچے اتر گئے۔

"ارے جب تم آ گئے تھے تو میرے پاس کیوں نہیں پہنچے۔"

"صاحب ٹیکسی ڈرائیور ہے ہم اور اپنے ذمے داریاں پہچانتا ہے' زبردستی رشتے دار تو نہیں بن سکتا' ہم کو معلوم تھا کہ آپ جب نیچے آئے گا تو ہمیں دیکھ لے گا۔"

"ہوں' چلو ٹھیک ہے۔ جب تم نے خود ہی فیصلہ کر لیا کہ میرے اور تمہارے درمیان صرف کاروباری رشتہ ہے تو اب اس رشتے کو میں کیسے بدل سکتا ہوں۔" اس نے جلدی سے عقبی دروازہ کھول دیا اور خود ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی' ٹیکسی اسٹارٹ کر کے وہ بولا۔

"صاحب فیصلہ تو ہم نے پہلے ہی کر لیا تھا کہ آپ دوسرے بہت سے لوگوں سے بہت زیادہ اچھے آدمی ہو' مگر صاحب انسان کو زندگی میں احتیاط رکھنا چاہیے' اب اگر آپ ہم سے بہت زیادہ محبت سے پیش آئے تو وہ محبت ہمیں منافع معلوم ہو گا' صاحب اگر بہت زیادہ بڑا بڑا توقع قائم کر لیا جائے کسی سے اور توقع پورا نہ ہو تو دل میں دکھ پیدا ہوتا ہے

اور یہ دکھ کبھی کبھی دشمن بن جاتا ہے۔ انسان کا فطرت صاب' ہم معافی چاہتا ہے۔"

"نہیں خوبصورت خان تمہاری بات ٹھیک ہے پھر کبھی اس بات کا جواب دیں گے۔"

چوڑی سڑک پر ٹیکسی مناسب رفتار سے دوڑ رہی تھی' جب سیدھی سڑک ختم ہو گئی' اور آگے چل کر دو شاخوں میں تقسیم ہونے والی تھی تو خوبصورت خان نے پوچھا۔

"کدھر چلے صاب' آج آپ کا مرضی سے سیر کرائے گا آپ کو' کل ہم نے اپنی مرضی آپ کو بتایا تھا' ابی بولو کدھر چلنا ہے۔"

"پامیر ہوٹل' جانتے ہو؟"

"ٹیکسی ڈرائیور ہے صاب اور پھر ہمارا بستی اتنا بڑا نہیں ہے کہ ہم اس کے کسی گوشے کو نہ جانتا ہو۔"

میں خاموش ہو گیا اور اس کے بعد اس وقت تک خاموشی رہی جب تک کہ پامیر ہوٹل نہ آ گیا۔ یہ ہوٹل البتہ بہترین تھا اور اعلیٰ درجے کے ہوٹلوں میں شمار ہوتا تھا' میں نے خوبصورت خان کو کسی مناسب جگہ ٹیکسی پارک کرنے کے لئے کہا اور ہوٹل میں داخل ہو گیا۔ ہوٹل بھی بھرے ہوئے ہی لگتے تھے' بہت سے غیر ملکیوں کو بھی دیکھا تھا میں نے سب کو نظرانداز کرتا ہوا لفٹ تک پہنچ گیا اور بالآخر اس کمرے کے سامنے' جس کے دروازے کے پیچھے جبار گینی ڈال موجود تھا' دستک دینے پر دروازہ چیکاس فور نے کھولا تھا اور پھر جبار گینی ڈال نے بقیہ چاروں کے ساتھ میرا استقبال کیا تھا' میں نے ان سب کو خوش و خرم دیکھا اور رسمی باتوں کے بعد ان کے سامنے بیٹھ گیا۔

"صورت حال کیا ہے' کوئی ہماری طرف متوجہ تو نہیں ہو گا؟"

"چیف ان پانچوں کی وجہ سے بڑی شہرت مل گئی ہے ہمیں' عام طور سے لوگوں کا خیال ہے کہ میں ایک ایسی مرغی لگتا ہوں جو پانچ بچوں کی ماں ہو اور ان کے سامنے سے کٹ کٹ کرتی ہوئی گزرتی ہو' لوگ بڑی دلچسپی سے ہمیں دیکھتے ہیں اور آپ یقین کریں یہ پانچوں ایسی ہی حرکتیں کرتے ہیں کہ قہقہہ بن گئے ہیں ہم لوگ سب کے لئے' میں تو ان کی وجہ سے بہت کم باہر نکلتا ہوں اور اس پر یہ لوگ برے برے سے منہ بناتے ہیں۔"

"تمہاری بات تو مانتے ہیں؟"

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

"ہاں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔" میں نے چیکاس برادرز کی جانب دیکھا' پانچوں پانچوں گردنیں لٹکائے بیٹھے ہوئے تھے' پھر میں نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ یہاں تم نے اچھی خاصی جگہ بنالی ہے اپنے لئے۔"

"چیف لوگ مجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا میں ان پانچ بچوں کا جائز باپ ہوں' بہرحال میں نے کسی کو زیادہ لفٹ تو نہیں دی لیکن پھر بھی آپ یقین کریں بڑے بڑے تماشے ہو رہے ہیں۔"

"اچھا خیر اب بتاؤ کام کرنے کے موڈ میں آچکے ہو؟"

"پہلے دن سے چیف' یہاں آمد کے فوراً بعد سے' لیکن کوئی ہدایت نہیں تھی اس لئے کسی کام میں سرگرمی نہیں دکھائی' البتہ چیف اگر آپ کے پاس وقت ہو تو۔"

"کیا مطلب؟"

"تھوڑا سا کام کیا ہے جو آپ کے لئے ابتدائی طور پر کام آئے گا۔"

"مثلاً؟" میں نے سوال کیا اور جبار گینی ڈال نے چیکاس ون کو دیکھا' وہ اپنے ننھے ننھے پاؤں اٹھاتا ہوا ایک ٹیبل کے قریب پہنچا اور اس کی نیچے کی دراز سے ایک رول کیا ہوا کاغذ اور کچھ دوسرے کاغذات لاکر سامنے رکھ دیئے جبار گینی ڈال نے وہ کاغذ سینٹر ٹیبل پر پھیلا دیا' یہ ہاتھ سے بنایا ہوا سکیٹرنائن کا نقشہ تھا' میں دلچسپی سے اس پر جھک گیا' جبار گینی ڈال نے ایک پینسل لے کر مجھے تفصیلات بتانا شروع کردیں۔

"چیف' اس آبادی میں تیرہ بڑے افراد ہیں' سرداری نظام چلتا ہے اور تیرہ کے تیرہ اپنے طور پر ایک دوسرے سے اپنے آپ کو بڑا سمجھتے ہیں' اسلحے کی کمی نہیں ہے اور ہر ایک کے پاس جتنے افراد موجود ہیں' ان کی ضرورت سے چار گناہ زیادہ اسلحہ ہے' یہ نہیں معلوم ہوسکا کہ قانونی طور پر اس اسلحے کی کیا حیثیت ہے لیکن اس کی نمائش سرعام ہوتی ہے' ایک سردار اگر اپنی گاڑی میں بیٹھ کر نکلتا ہے تو اس کے پیچھے ایک درجن مسلح افراد اس کی نگرانی کے لئے موجود ہوتے ہیں' آج تک پولیس کے کسی عہدے دار کو یا عام آدمی کو سرداروں کی گاڑیوں کے سامنے آتے ہوئے نہیں دیکھا' بلکہ عموماً یہ ہوتا ہے کہ اگر پولیس کے افراد آس پاس موجود ہوتے ہیں تو ان سرداروں کے سامنے نہیں پڑتے' تو میں عرض کر رہا تھا آپ سے کہ یہ تیرہ سردار ہیں اور اب ان سڑکوں کو دیکھئے حالانکہ یہاں

سیاحوں کے لئے چھپے ہوئے نقشے مل جاتے ہیں جن میں سکیٹرنائن کی سیرگاہیں اور دوسری جگہوں کی نشاندہی کر دی گئی ہے' لیکن وہ نقشے نامکمل ہیں' اس دوران ہم نے یہاں کے چپے چپے کی سیر کرکے ان جگہوں کے بارے میں معلومات حاصل کی ہیں جو نقشوں میں موجود ہیں.......... ہم جس ہوٹل میں قیام پذیر ہیں وہاں سے جو مختلف راستے نکلتے ہیں ان کی تفصیلات میں نے اس نقشے میں درج کردی ہیں' یہ چوڑی سڑک آگے جاکر تین مختلف نمبروں کو چل پڑتی ہے ذرائع آمد رفت' زراعت' باغات اور جن جن لوگوں کی ملکیت ہیں یہ تمام چیزیں ان کے بارے میں تفصیلات' شہری آبادی سے دوسری جگہوں کے فاصلے "مثلاً شمالی سرحد' یہ جنوب مشرق اور یہ مغرب' یہ تمام چیزیں ہم نے اس نقشے میں سمودی ہیں اور چیف کہیں کوئی کسر نہیں چھوڑی' یہ آبشار ہے' یہ جھیلیں ہیں اور ان کے بارے میں تمام تفصیلات ان دوسرے کاغذات موجود ہیں۔ میں نے چیف اس نقشے پر سڑکوں کے نمبر دیئے ہوئے ہیں اسی طرح ان سے منسلک جو تفصیلات تیار کی گئی ہیں وہ الگ کاغذ پر ان نمبروں کے ساتھ موجود ہیں' آپ یوں سمجھ لیجئے کہ آپ نے ایک ہیلی کاپٹر میں بیٹھ کر انتہائی بلندیوں سے اس پورے شہر کا جائزہ لیا ہے اور اس کے بعد اس جائزے کو کاغذ پر نقل کر دیا ہے' چیف اس کے علاوہ وہ جو تیرہ بڑے سردار ہیں' ان کے مشاغل کی تفصیلات بھی معلوم کی جارہی ہیں' کچھ لوگوں کا کام ہوگیا ہے' چند کا باقی ہے جو ایک دو دن میں مکمل ہو جائے گا' ہوٹلوں کی تفصیلات' یہاں کے کاروبار اور ایسے پوائنٹس جو مشکوک قرار دیئے جاسکتے ہیں' ان کی تفصیل الگ ہے۔"

میں دلچسپی سے نقشے کو دیکھتے ہوئے جبار گینی ڈال کی زبانی تمام تفصیلات سن رہا تھا اور ایک بار پھر ذہن میں وہی تصور بیدار ہوگیا تھا کہ کیا میری تقدیر بہت اچھی نہیں ہے' مجھے جتنے افراد ملتے ہیں اور جو مجھ سے مکمل طور پر منسلک ہو جاتے ہیں' بلاشبہ وہ ایسی ہی اعلیٰ صلاحیتوں کے مالک ہوتے ہیں کہ ان پر ناز کیا جائے' جبار گینی ڈال بھی ایسا ہی انسان تھا' ورنہ ایسے کسی نقشے کی تیاری کا میں نے اسے حکم نہیں دیا تھا' لیکن اب یہ محسوس ہو رہا تھا کہ انتہائی مختصر وقت میں میں سکیٹرنائن کے چپے چپے سے واقف ہوگیا ہوں اور اس کے بعد میں جبار گینی ڈال کے ساتھ مل کر اس کی تیار کی ہوئی تفصیلات میں کھو گیا' مجھے اندازہ نہیں ہوا تھا کہ کب کافی کے کپ میرے سامنے لاکر رکھے گئے اور کب میں نے

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

اپنی پیالی اٹھا کر ہونٹوں سے لگالی' کون یہ کافی لے کر آیا اور کس نے اس کا حکم دیا' میں تو ان تمام کاغذات کی تفصیلات پڑھ رہا تھا اور میری آنکھوں میں دلچسپی کے تاثرات تھے' جب آخری کاغذ بھی ختم ہوگیا تو میں نے کافی کا آخری گھونٹ لے لیا اور پیالی پلیٹ میں رکھتے ہوئے چونک پڑا۔

"ارے یہ کک......... یہ کہاں سے آئی اور میں نے کب اسے پینا شروع کر دیا۔"

"پسند آئی چیف یہ بات' کچھ اور کاغذات ہوتے اور آپ انہیں دیکھتے ہوئے یہاں سے باہر نکل جاتے تو بعد میں ہمیں یہ افسوس کرنا پڑتا کہ آپ بھی کیا سوچیں گے کہ ہمارے پاس آکر آپ کی کوئی خاطر مدارت نہ ہوئی۔" چیکاس تھری نے دبی زبان سے کہا اور میرے حلق سے قہقہہ آزاد ہوگیا۔

"تمہاری ساری حرکتوں کی تفصیلات مجھے موصول ہو چکی ہیں کیا کیا ہو رہا ہے؟"

"معذرت چاہتے ہیں چیف' دراصل جب سے یہ اطلاع ملی ہے کہ ہمیں اس ملک کی شہریت دی گئی ہے۔ ہماری فطرت ہی بدل گئی ہے اب ہم یہاں آنے والے ہر شخص کو غیر ملکی سمجھتے ہیں' اور چیف اگر ان غیر ملکیوں کے ساتھ تھوڑی سی تفریح کرلی جائے تو کوئی حرج نہیں ہے' یہ لوگ بھی تو اپنے طور پر دوسروں کو بیوقوف بنانے میں خوشی محسوس کرتے ہیں جیسے مس سونیا۔"

"یہ کون ہے؟" میں نے سوال کیا اور جبار گینی ڈال ہنس پڑا۔

"نسلاً" سوئیڈس ہے' قد تقریباً" چھ فٹ دو انچ' جسامت اسی لحاظ سے' عمر تقریباً" بتیس سال لیکن اپنے آپ کو مس کہتی ہے اور چیکاس ٹو کا اس سے عشق چل رہا ہے آپ اگر ان دونوں کو رقص گاہ میں دیکھیں چیف تو بے طرح ہنسیں گے' میں نے منع کیا ہے اس بدمعاش کو مگر یہ باز نہیں آتا' دونوں جب رقص کرتے ہیں تو دوسرے لوگ رک کر صرف انہیں دیکھتے ہیں کیونکہ اس وقت چیکاس تو ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے کوئی چھوٹا سا بچہ اپنی ماں کے گھٹنوں سے لپٹا ہوا کسی کھلونے کے لئے ضد کر رہا ہو۔" جبار نے کہا اور میں پھر ہنس پڑا' چیکاس ٹو گردن جھکائے کھڑا ہوا تھا' اس نے چند لمحات کے بعد کہا۔

"معافی چاہتا ہوں چیف' لیکن یہ تو ہر انسان کا پیدائشی حق ہے' آپ ہمیں اس کے لئے منع کریں گے۔"

"بالکل نہیں' لیکن مسٹر چیکاس یہ تو ہو سکتا ہے کہ آپ کی اس عورت پسندی سے ہماری مشن کو کوئی نقصان پہنچ جائے۔"

"اگر ایسا ہوا تو اپنی گردن کاٹ کر آپ کے سامنے پیش کر دوں گا' دراصل ہمارے لئے بڑی آسانیاں ہیں ہم اپنے چھوٹے قدوقامت کی وجہ سے ہر اس جگہ تک پہنچ جاتے ہیں' جہاں دوسرے نہیں پہنچتے اور انہیں میں وہ دماغ بھی ہیں جن میں ہمارے بارے میں سوچ ہوتی ہے انہیں اچھی طرح پڑھنے کے بعد ہی ہم کسی جانب قدم اٹھا سکتے ہیں لیکن اگر آپ کی ہدایت یہی ہے کہ ہم ایسا کوئی عمل نہ کریں تو اطمینان رکھئے چیف آئندہ ایسا کبھی نہیں ہوگا' ارے میں تو جانتا بھی نہیں ہوں مس سونیا کو' وہ پہاڑ خاتون بھلا مجھ سے ان کا کیا تعلق؟"

"نہیں بھئی نہیں' میں شخصی آزادی ختم کرنے کا قائل نہیں ہوں تم اگر مس سونیا سے عشق کرنے لگے ہو تو اپنا عشق جاری رکھو' ویسے جبار! تمہاری اس کارکردگی سے میں خوش ہوا ہوں۔"

"اور اب سر ہم آئندہ کے لئے ہدایت چاہتے ہیں' سر یہ جو نقشے تیار کئے گئے ہیں صرف معلوماتی نقشے نہیں ہیں بلکہ ہم نے اپنی آنکھوں سے ایک ایک جگہ دیکھ کر یہ ہماری تفصیلات بنائی ہیں۔"

"سمجھ رہا ہوں میں صرف معلوماتی عمل سے اتنا شاندار کام نہیں ہو سکتا۔" میں نے تعریفی لہجے میں کہا اور چیکاس برادرس ایک قطار میں کھڑے ہو کر جھک جھک کر بجھے لکھنوئی انداز میں سلام کرنے لگے' میں خود بھی اچھا خاصا مسرور ہوگیا تھا ان لوگوں کے درمیان آکر' خصوصاً" ان کی کارکردگی سے جی بہت خوش ہوا تھا۔

میں بہت دیر تک جبار گینی اور چیکاس برادرز سے باتیں کرتا رہا۔ اب میں نے انہیں تمام تفصیلات بتا دینا ضروری سمجھا تھا۔ جبار سے میں نے کہا۔

"ابتدائی چند الفاظ کہہ کر میں بات ہمیشہ کے لئے ختم کروں گا' اس لئے میرے ان الفاظ کو محسوس مت کرنا۔ پہلی بات تو یہ کہ تم......... میری مراد تم چھ افراد سے ہے۔ پہلے تو تمہارا تعلق مجھ سے ہوا' جبار گینی ڈال تم نے تمام تر انحصار مجھ پر کیا اور بالآخر میرے کہنے پر یہاں آگئے۔ چیکاس برادرز تم لوگوں کا بھی ایک مشن تھا جس کے بعد تم

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

خودکشی کا ارادہ رکھتے تھے اور تم نے یہ خودکشی اس طرح کی کہ اپنے آپ کو میری گود میں ڈال دیا میں خلوص دل کے ساتھ پہلے بھی کہہ چکا ہوں اور ایک بار پھر یہ الفاظ دوہرا رہا ہوں کہ تمہیں خوش آمدید کہتا ہوں اور یہ محسوس کرتا ہوں کہ میری قوت میں اضافہ ہوگیا......... میں خود کیا ہوں یہ اتنا اہم سوال نہیں ہے جس کا فوراً" ہی انکشاف کیا جائے البتہ میری ذات کی اگر صحیح تشریح چاہتے ہو تو یہ سمجھ لو کہ میں محض جیتا جاگتا انسان نہیں ہوں۔ میں ایک مقصد ہوں ایک مشن ہوں' محب وطن ہوں' وطن کی سرزمین پر اگا ہوا ایک ایسا پودا ہوں جو تناور درخت بن کر اپنے وطن کے گوشے گوشے میں اپنی چھاؤں پھیلا دینا چاہتا ہے لیکن جو کچھ بھی سمجھو' یہ میری آرزو ہے اور اگر تم مجھ سے منسلک ہو تو یوں سمجھ لو کہ تم میری شاخیں ہو تھوڑی سی کاوشوں کا جائزہ تم لوگوں نے خود لے لیا ہے۔ بے شمار افراد ہیں میرے ساتھ جو اتنی ہی سچائی سے میرے مقاصد سے متفق ہو چکے ہیں جتنا سچا میں خود ہوں اور اگر میں تمہیں اپنی شاخیں کہتا ہوں تو اس کا مطلب ہے کہ جو کچھ میرے وجود میں ہے اس کی توقع میں تم سے رکھتا ہوں' اس ملک میں تمہیں معزز شہری قبول کرلیا گیا ہے' جو ضروری کارروائیاں ہیں وہ بھی ہو جائیں گی ان کی طرف بھی ذہن نہ دوڑاؤ اگر کسی ایسے انسان کی خواہشات تم سے وابستہ ہو جائیں جس کا مقصد تمہارے علم میں آچکا ہے تو کیا تم خلوص سے اس کا بننا پسند کرو گے۔"

"چیف اگر آپ نے ہمیں اپنی شاخیں کہا ہے تو ہم صرف اتنا ہی کہہ سکتے ہیں کہ کاش ہم وہ بن کر دکھا دیں۔"

"شکریہ اور اس کے بعد میرے اس مشن کی مکمل ذمہ داری تم لوگوں پر بھی عائد ہوتی ہے اور جس طرح تمہیں اب اس سلسلے میں کام کرنا ہے تم یہ سمجھ لو کہ وہ ایک بالکل ہی مختلف معاملہ ہوگیا۔ وطن پرستی ہر شخص کی فطرت میں ہوتی ہے۔ لیکن ہم عمل ہیں اور ہمیں اپنے طور پر کام کرنا ہے یہاں اس علاقے میں جسے سرکاری سطح پر سیکٹر نائن کا نام دیا گیا ہے' اطلاعات ملی ہیں اور جیسا کہ جبار گینی ڈال تم نے خود معلومات حاصل کی ہیں' اسمگلر ہمارے ملک کی جڑیں کھوکھلی کر رہے ہیں' یہ محب وطن نہیں ہیں بلکہ انہیں صرف اپنی ذات سے محبت ہے چنانچہ دولت اکٹھی کرنے کے لئے یہ وہ سارے کام کر رہے ہیں جو ملک کے لئے نقصان دہ ہوتے ہیں۔ ہمیں ان کالی بھیڑوں کو منظر عام پر لاکر

ان کی تمام کارروائیوں کا پتا چلانا ہے اور ان کے خلاف کام کرنا ہے۔"

"جبار نے اپنی معلومات کے مطابق جو نوٹس لکھے ہیں ان میں مجھے خوشی ہے کہ وہ تمام ہی نام موجود ہیں جو شک کی فہرست میں آتے ہیں' چند نام جبار گنی ڈال کے نوٹس کے ساتھ ایسے بھی ہیں جن پر شک نہیں کیا جاسکتا۔ میں جبار سے پورا پورا اتفاق کرتا ہوں چنانچہ مقصد تمہاری سمجھ میں آگیا ہوگا۔ ہمیں ان لوگوں کے بارے میں مکمل تفتیش کرنا ہے ان کا طریقہ کار' ان کا کن لوگوں سے رابطہ ہے ان کے ذرائع کیا کیا ہیں' یہ ساری معلومات ہمیں درکار ہیں.......... چنانچہ فی الحال تم چھ افراد منتخب شدہ ناموں کے پیچھے لگ جاؤ.......... تمہیں ان کی دن رات نگرانی کرنی ہے حالانکہ میں سمجھتا ہوں تمہیں اس کام میں کافی دقت ہوگی لیکن کام بہرحال کام ہوتے ہیں کرنے پڑتے ہیں الگ الگ رہو گے تو کسی کی توجہ کا مرکز نہ بن پاؤ گے۔ ہر طرح سے تمہیں اپنے طور پر کام کرنے کی آزادی ہے جیسے بھی مناسب سمجھو عمل کرو' مجھے بھی اعتراض نہیں ہوگا' بڑی احتیاط کے ساتھ تم لوگوں کو اپنے اپنے شکار کے بارے میں رپورٹس تیار کرنی ہیں۔"

"میں تم سے زیادہ رابطے نہیں رکھوں گا' صرف اتنا کہہ رہا ہوں کہ اپنے طور پر میں بھی مصروف ہوں اپنی اپنی حفاظت کا خیال رکھنا اور اگر کوئی مشکل پیش آجائے تو ایسی زندگی لینے سے گریز نہ کرنا جو تمہیں منظر عام پر لے آئے اور ملک دشمن ہو۔ میں اس کی تمہیں اجازت دیتا ہوں اگر کوئی دوسری ہی ضرورت پیش آگئی تو اطمینان رکھو تمہیں پورا پورا تحفظ حاصل ہوگا۔ میرا مطلب ہے کوئی قانونی مشکل' لیکن بہتر ہوگا کہ خود کو ہر نگاہ سے دور رکھو۔ کام کرنے کا لطف اسی میں آئے گا۔ کیا تم میں سے کسی کو اس بارے میں کوئی سوال کرنا ہے۔"

سب کی گردنیں بیک وقت نفی میں ہلی تھیں اور میں مطمئن ہو کر کھڑا ہوگیا تھا۔

"میرے لئے کوئی اور نئی ہدایت چیف!" جبار نے پوچھا۔

"نہیں۔ اب سے اس لمحے کے بعد سے کام شروع ہوگیا ہے اور خوش بختی یہ ہے کہ تم لوگوں نے اس کے لئے پہلے سے تیاریاں کر رکھی ہیں۔ یہ تمہاری ذہانت کا ثبوت ہے جبار تم نے جو تفصیلات تیار کی ہیں میرے لئے تو انتہائی کارآمد ثابت ہوئیں......... لیکن میں سمجھتا ہوں ان کا موجود رہنا مناسب نہیں ہے۔ جب ہم میدان عمل میں نکلیں

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

گے تو دوسرے بھی ہماری جانب متوجہ ہوں گے۔ یہ ثبوت اگر انہیں تمہارے اس ہوٹل سے مل گئے تو سمجھ لو تم ان کی نگاہوں میں مشکوک ہو جاؤ گے' یہ شعبہ بھی سنبھالنا ہے کہ کوئی تم پر شک نہ کرسکے۔"

جبار نے گردن ہلا دی تھی اور یہ وعدہ بھی کیا تھا کہ وہ ان تمام چیزوں کو ضائع کر دے گا میرے لئے وہاں رکنے کا اب کوئی جواز نہیں تھا چنانچہ میں ہوٹل سے باہر نکل آیا۔

خوبصورت خان معمول کے مطابق میرا انتظار کر رہا تھا۔ بہت مہذب بڑا باادب انسان تھا بات صرف ٹیکسی ڈرائیور ہی کی نہیں تھی' شخصیتوں کا مسئلہ الگ ہوتا ہے بہرحال میں ٹیکسی کے پچھلے حصے میں بیٹھ گیا اور اس نے ٹیکسی اسٹارٹ کرکے آگے بڑھا دی۔ عادت کے مطابق کچھ دور چل کر بولا۔

"اب حکم کرو صاب.........؟"

"تم نے وعدہ کیا تھا کہ اپنی پسند کی جگہ دکھانے کے بعد دوسری جگہیں دکھاؤ گے۔ مجھے یہاں کے مختلف مقامات کی سیر کراؤ۔"

"ٹھیک ہے صاب۔" خوبصورت خان نے کہا اور اس کے بعد اس نے سیکٹر نائن کے مختلف گوشوں کا رخ کیا۔ سیاحوں کے لئے درحقیقت حسین ترین پہاڑی مقامات' سیرگاہیں اور شکار گاہیں بنائی گئی تھیں' محکمہ سیاحت نے اس علاقے میں اچھا کام کیا تھا لیکن حیرانی کی بات یہ تھی کہ دوسرے امور پر اس طرح توجہ نہیں دی گئی تھی جس طرح دی جانی چاہیے تھی۔ ورنہ یہاں وہ غیر قانونی کیفیات نہ ہوتیں جو ایک مثالی حیثیت رکھتی ہیں اور جن کی بنا پر شاہنواز صاحب نے میری ذمہ داری یہاں لگائی تھی۔ ویسے یہ بھی سوچا جاسکتا تھا کہ بات صرف سیاحوں ہی کی نہیں تھی جیسا کہ میرے علم میں آیا تھا۔ غیر ملکوں سے آنے والے یہاں سے اور بھی بہت سے مفادات حاصل کرسکتے تھے اور پھر جغرافیائی کیفیت ایسی تھی کہ یہاں سے کچھ فاصلے پر دو ملکوں کی سرحدیں ہمارے ملک کی سرحد سے ملتی تھیں۔ غلط فہمی کی بنا پر تھوڑے سے ردوبدل کے ساتھ بہت سے ایسے اقدامات کئے جاسکتے تھے جن کا صحیح تجزیہ ناممکن ہو۔

میں خوبصورت خان کے ساتھ ان علاقوں کی سیر کرتے ہوئے انہی تمام چیزوں پر خاص طور سے غور کرتا رہا تھا۔ ایک جگہ جہاں ایک جھونپڑا ہوٹل بنا ہوا تھا چارپائیاں

بچھی ہوئی تھیں۔ بکرے ذبح کئے ہوئے لٹکے ہوئے تھے اور کھانے پینے کا ایک سادہ سا لیکن نہایت عمدہ انتظام تھا۔ میں نے خوبصورت خان سے ٹیکسی روکنے کے لئے کہا اور وہ پیٹ پر ہاتھ پھیرتا ہوا بولا۔

"خدا کا قسم صاب۔ بھوک تو میرے کو بھی بڑا زور دار لگتا۔ ابھی میں یہ سوچتا تھا کہ آج آپ کو بولے صاحب دوپہر کا کھانا اس غریب کے حساب میں کھالو مگر صاحب آپ پہلے بول دیا۔ کھانا تو میں بھی کھائے گا۔"

میں ہنسنے لگا۔ میں نے کہا۔ "کھانا تو ہمیں کھانا ہی ہے خوبصورت خان' بات صرف پیسوں کی ادائیگی کی ہے نا اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔" اس نے ٹیکسی ایک جانب کرکے لاک کر دی اور ہم دونوں آگے بڑھتے ہوئے ہوٹل کے پاس پہنچ گئے۔ خوبصورت خان نے مجھے چارپائی پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"میں جاکر کھانے کے لئے بولتا ہے' آپ ادھر آرام سے بیٹھو صاب میں ادھر بیٹھ جائے گا۔"

"کیوں میرے پاس بیٹھنا پسند نہیں کرو گے خوبصورت خان۔"

"بات ہمارا پسند کا کدر ہے صاب۔" اس نے عجیب سے لہجے میں کہا۔

"بول کر ادھر واپس آجاؤ پھر باتیں کریں گے۔" اس نے مسکراتے ہوئے گردن ہلائی اور کھانے کے لئے کہہ کر واپس آگیا پھر وہ میری پائنتی بیٹھ گیا بڑا عجیب اور انوکھا ماحول تھا طبیعت میں بڑی فرحت محسوس ہو رہی تھی۔ میں نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم بہت زیادہ دل جلے انسان ہو خوبصورت خان۔"

"آپ ٹھیک بولتا ہے صاب بہت دل جلتا ہے اپنے وطن کے لئے' اپنا ملک کے لئے اور ابھی یہ ہے صاحب کہ ہم نے تھوڑا سا تعلیم حاصل کرلیا اب آپ کو کیا بولے۔"

"نہیں باتیں تو بہت ہیں کرنے کے لئے اور میرا خیال یہ ہے کہ میرے سامنے تمہیں بولنے میں کوئی مشکل بھی نہیں ہونی چاہیے۔"

"بولنا کیا ہے صاحب چھوٹا منہ بڑا بات' ابھی آپ دیکھو انسان انسان میں کتنا فرق ہوگیا ہے صاحب! مسلمان کا گھر پیدا ہوا ماں باپ اسلامی باتیں بتایا مولوی صاحب مسجد میں

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

کھڑا ہو کر بولتا ہے کہ دنیا کا تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہے' کوئی چھوٹا کوئی بڑا نہیں ہے صاحب ہر بات سے یہ پتا چلتا ہے مگر کیا بولے صاحب ایک انسان کو بڑا بننے کا شوق ہے دوسرے کو چھوٹا بننے کا شوق ہے۔ اب یہ فرق بیچ میں آیا اور انسانیت نیچے چلا گیا مگر صاحب دنیا بھر میں دیکھو کہ کیا ہوتا ہے ہم دوسرے لوگ کا بات نہیں کرتا۔ ان کا مذہب کا بات دوسرا ہے ان کا مذہب جو کچھ بھی بولتا ہے وہ جانیں پر صاحب ہمارا مذہب اسلام کیا بولتا ہے' انسان' انسان میں کوئی فرق نہیں اور صاحب مسلم لوگ جب سے اس بات کو ماننے سے پیچھے ہٹا آپ دیکھو اس کا سارا کھیل خراب ہو گیا دنیا بھر میں اس کو نقصان پہنچا ہے۔ صاحب بات بہت لمبا ہے مگر آپ خود دیکھو دنیا بھر کا ملکوں میں دیکھو ابھی ہمارا پڑوسی ملکوں میں دیکھو وہ لوگ کیا کرتا پڑا ہے کیا نہیں کر رہا وہ مگر.......... اور ہمارا ملک میں انسان اپنا اقتدار حاصل کرنے کے لئے جی رہا ہے جس کو دیکھو اپنا گھر بنانے میں مصروف ہے' باہر کا لوگ کو کوئی نہیں دیکھتا' صاحب یہ دیکھ کر جی جلتا ہے خدا کا قسم' جی جلتا ہے۔"

"مگر اس کے خلاف آواز اٹھانی چاہیے ناں خوبصورت خان۔" میں نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"چڑیا کا بچہ کا کیا آواز ہوتا ہے صاب' ہم بولے گا لوگ ہمارے کو مار ڈالے گا' قتل کر دے گا' آپ خود دیکھو صاحب جس کا جو دل چاہتا ہے کرتا ہے کوئی قانون کو نہیں مانتا صاب ہم جانتا ہے ادھر کیا نہیں ہوتا' ہم تو اس چھوٹا سا بستی کا آدمی ہے اسی کے بارے میں جان سکتا ہے' صاب ادھر بہت بڑا بڑا لوگ رہتا ہے اس کا تعلق پورا پورا حکومت سے ہے اور صاحب اس کا کام دوسرا ہے اسمگلنگ کرتا ہے وہ' بڑا بڑا لوگ ادھر آتا ہے' اس کے کاندھوں پر ان بڑا لوگ کا ہاتھ ہے سب لوگ اپنا اپنا عیش کرتا ہے' آپ نے وہ بستی دیکھا جو ہم نے پہلے آپ کو دکھایا ادھر پیٹ بھر کا روٹی حاصل کرنے کے لئے کتوں کا ماقف سڑک پر چکراتا پھرتا ہے پر یہ لوگ صاحب ان کا کتا آدمی سے اچھا زندگی گزارتا ہے۔"

"اسمگلنگ ہوتی ہے یہاں..........؟" میں نے سوال کیا۔

"آپ حیران ہوتا ہے صاحب بہت معصوم آدمی ہے اس کا مطلب ہے مگر آپ بھی ٹھیک ہو خدا نے آپ کو پیٹ بھر روٹی دیا آپ کو کیا فکر کدھر کیا ہوتا ہے۔"

"نہیں یہ بات نہیں ملک سے سب کو محبت ہونی چاہیے اگر تمہیں یہ معلوم ہے

کہ یہاں اسمگلنگ ہوتی ہے تو تم یہ بتاؤ کہ تم نے اپنا فرض پورا کیا..........؟"

اس کے ہونٹوں پر ایک زہریلی مسکراہٹ پھیل گئی۔ "ابی آپ کھانا کھاؤ صاحب اس کے بعد ہم آپ کو ایسا لوگ دکھائے گا جنہوں نے اپنا فرض پورا کیا آپ اس کو دیکھ کر ضرور خوش ہو گا صاب۔"

"کون ہیں وہ..........؟"

"ابی چھوڑو صاب' دیکھو ادھر کھانا آ گیا۔" کڑھائی میں تازہ تازہ گوشت پیلے رنگ کے خمیری نانوں کے ساتھ آ گیا' میں بھی خاموشی سے اس جانب متوجہ ہو گیا بھوک چمک رہی تھی' خوبصورت خان نے میرے ساتھ کھانا کھایا اور اس کے بعد چھوٹی چھوٹی پیالیوں میں سبز چائے آ گئی جسے پینے کے بعد ہم نے کھانے سے فراغت حاصل کر لی میں نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔

"بہت اچھا کھانا ہے۔"

"ابی صاحب کھانے کا مزا تو شیروں کا طرح کھانے میں ہی ہے' بڑا صاحب چمچہ کانٹا سے کھانا کھاتا ہے اور خود کانٹا جیسا ہوتا چلا جاتا ہے' کھانے کا مزا اسی طرح کھانے میں ہے۔" ہم لوگ وہاں سے اٹھ گئے ہیں میں نے کہا۔

"تم نے مجھ سے جو باتیں کی ہیں خوبصورت خان انہوں نے میرا ذہن خراب کر دیا ہے۔ تم نے کہا تھا کہ تم مجھے ایسے لوگوں سے ملاؤ گے جو وطن پرست ہیں۔"

"تم نے مجھ سے جو باتیں کی ہیں خوبصورت خان انہوں نے میرا ذہن خراب کر دیا ہے۔ تم نے کہا تھا کہ تم مجھے ایسے لوگوں سے ملاؤ گے جو وطن پرست ہیں۔"

"ابی بولا تھا صاحب مگر کیوں اس جھگڑے میں پڑتا ہے' آپ ادھر سیر کرنے آیا سیر کرو' اپنا شہر واپس جاؤ' ادھر کا لوگ جیسا مافق زندگی گزارتا ہے اس کو گزارنے دو۔"

"نہیں میرا دل چاہتا ہے کہ میں تمہارے ساتھ تمہاری بستی کے سارے معاملات کو دیکھوں' تم نے اپنی پسند سے مجھے وہ بستی دکھائی تھی اور اب میری پسند سے باقی کام بھی پورے کرو۔"

"ٹھیک ہے آؤ شہد دل خان کا جھونپڑی زیادہ فاصلہ پر نہیں ہے۔"

گاڑی کو تھوڑا سا سفر طے کرنا پڑا راستے ناہموار تھے اور باقاعدہ نہیں تھے'

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

خوبصورت خان نے ایک جگہ گاڑی کھڑی کر دی اور اس کے بعد ہم دونوں نیچے اتر آئے' ناہموار گہرائیوں میں سے ایک جگہ ایک جھونپڑی جیسی چیز بنی ہوئی تھی اوپر سے دیکھنے سے پورے طور پر نظر آتی تھی اطراف میں اونچی نیچی کھائیاں پھیلی ہوئی تھیں اور کوئی آس پاس مکان بھی نہیں تھا' ایک احاطہ نظر آرہا تھا جس میں چار بھیڑیں بندھی ہوئی تھیں' ایک نوجوان سی لڑکی احاطے میں جھاڑو دے رہی تھی' اس نے روایتی لباس پہنا ہوا تھا' خوبصورت خان نے وہیں کھڑے ہو کر کہا۔

"یہ شہہ دل خان کا بیٹی ہے ایک اور بہن ہے اس کا ماں بھی ہے۔ تینوں عورت لوگ ادھر رہتا ہے۔ شہہ دل خان اب ان کے درمیان نہیں ہے۔"

"کہاں گیا وہ.........؟"

"اس کا جسم کا چار ٹکڑا کر کے صاب ایک گڑھے میں پھینک دیا گیا تھا' کیونکہ اس کو بھی وطن سے محبت ہو گیا تھا۔"

"کیا مطلب.........؟"

"اسمگلروں کا نشاندہی کیا تھا اس نے' پولیس افسر نے بہت شاباشی دیا' پچاس روپیہ انعام دیا اور اس کے بعد ان اسمگلر لوگ کو نشاندہی کر دیا کہ ان کا مخبری شہہ دل خان نے کیا۔ وہ لوگ انہیں کدھر چھوڑتا صاحب شہہ دل خان کو قتل کر دیا گیا اس کا بیوی بچی لوگ ادھر سے چلا گیا پانچ چھ سال تک بے چارہ نجانے کدھر کدھر مارا مارا پھرتا رہا پھر ادھر آکر آباد ہو گیا۔ چار بھیڑیں ہیں اس کے پاس اور بس وہ عورت اپنا بچوں کے ساتھ ادھر زندگی گزارتا ہے۔"

"ایک محب وطن کی بیوہ اس بے کسی سے زندگی گزار رہی ہے.........!"

"کیا بولے صاحب' اب بولنے کو تو زبان پر بہت کچھ آتا ہے۔ پر ٹھیک ہے۔"

"مجھے اس سے ملاؤ گے نہیں.........؟"

"چلو صاحب ویسے شہہ دل کا بیوی زرینہ کسی سے زیادہ بات نہیں کرتا وہ اپنے شوہر کا یاد میں بس اللہ کا نام لیتا ہے یا پھر بچی لوگ کا پرورش کرتا ہے۔"

"پھر بھی میں ان سے ملنا چاہتا ہوں۔" میں نے کہا اور ہم گہرائیاں اتر کر' تھوڑی سی چڑھائی چڑھ کر اس احاطے تک پہنچ گئے جس کا کوئی دروازہ نہیں تھا۔ لڑکی جھاڑو دے

چکی تھی اور اب شائد کوئی اور کام کرنے میں مصروف تھی اس نے چونک کر ہمیں دیکھا پھر جلدی سے اندر چلی گئی۔ بہت خوبصورت لڑکی تھی۔ بھرے بھرے بدن کی مالک' جوانی کی آمد آمد تھی اور چہرے پر شباب کا رنگ چڑھ رہا تھا۔ چند لمحات کے بعد ایک عورت باہر آئی' الجھے ہوئے بال چہرہ غم کی تصویر جیسے اس کے شوہر کا حادثہ آج ہی ہوا ہو' یا پھر یہ آثار جیسے اس کے چہرے پر منجمد ہو گئے تھے میں نے بڑے احترام سے اسے سلام کیا تو اس نے مدہم سے لہجے میں جواب دے کر پوچھا۔

"کیا بات ہے بھائی اور کیسے آنا ہوا.........؟"

"بہن آپ سے ملنے آیا ہوں کچھ وقت دیں گی ہمیں........."

"آؤ بیٹھو' کون ہو' مجھ سے کیسے ملنے آ گئے۔" عورت نے پوچھا اور چارپائی کی جانب اشارہ کر دیا۔ میں بیٹھ گیا خوبصورت خان ایک سمت کھڑا ہو گیا تھا عورت بھی ایک لکڑی کی چارپائی گھسیٹ کر میرے سامنے بیٹھ گئی.........

"کدھر سے آیا ہے آپ بھائی صاب.........؟"

"شہر سے۔"

"میرے سے کوئی کام ہے؟"

"میں آپ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ کے شوہر نے وطن کی محبت میں جان دی آپ کی زندگی کیسی گزر رہی ہے؟"

اس کے ہونٹوں پر تلخ مسکراہٹ پھیل گئی اس نے کہا۔

"جس طرح وطن سے محبت کرنے والے گمنام لوگوں کی زندگی گزرتی ہے۔ میں نے گمنام خاص طور سے کہا ہے کیونکہ وطن کے پیارے تو بڑے بڑے اعزاز پاتے ہیں لیکن وہ جن کے نام منظر عام پر آ جاتے ہیں۔ میرا شوہر ایک خاموش سپاہی تھا اس نے خاموشی سے اپنے آپ کو وطن کے لئے قربان کر دیا اور بس اب ہم لوگ اس کی یاد میں جی رہے ہیں۔ بڑا جشن مناتے ہیں ہم اس کا لیکن تین افراد۔ دو بیٹیاں ہیں میری اور ایک میں۔ خدا کا شکر ہے کہ ان لوگوں نے جن کے خلاف میرے شوہر نے آواز اٹھائی تھی ہمیں زندہ چھوڑ دیا ہے' ہمیں جینے کی اجازت دے دی ہے۔"

"میں آپ کی بیٹیوں سے مل سکتا ہوں"

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

"جاہل بچیاں ہیں دونوں' بے کار ہے ان سے ملنا' ان سے کوئی بھی کام کی بات معلوم نہیں کر سکو گے۔ ویسے کیا تمہارا تعلق اخبار سے ہے کوئی فیچر لکھنے آئے ہو یہاں؟"

میں نے فوراً ہی محسوس کیا تھا کہ عورت کا لہجہ صاف ہو گیا تھا۔ شاید وہ پڑھی لکھی تھی یہ سوال میں نے کر ہی ڈالا۔

"آپ تعلیم یافتہ معلوم ہوتی ہیں؟"

"اپنے بارے میں کچھ بتائے بغیر مجھ سے میرے بارے میں پوچھے جا رہے ہو..........؟"

"میں تو ایک معمولی سا آدمی ہوں بہن' آپ جیسے بڑے لوگوں کی کچھ باتیں میرے علم میں آجائے گی تو مجھے خوشی ہوگی۔"

"مذاق کرنے آئے ہو ہم سے نہ کرو' دکھی لوگوں سے مذاق نہیں کیا جاتا.......... تم شاید خوبصورت خان ہو جناب خان کے بھائی؟"

"جی بہن صاحب آپ میرے کو جانتا ہے"

"تم لائے ہو گے ان کو یہاں۔" یہ خوبصورت خان بھی سرپھرا ہے بھائی اس کی باتوں میں مت آنا' بس ایسے ہی الٹی سیدھی باتیں کرتا رہتا ہے۔ میں نے ایک بار جناب خان سے کہا تھا کہ اسے سمجھاؤ کہیں کوئی ایسا الٹا سیدھا قدم نہ اٹھا بیٹھے جو اس خاندان کے لئے بھی مصیبت کا باعث بن جائے میں چائے پلاؤں تم لوگوں کو۔ اب جب کہ تم نے اس دروازے پر قدم رکھا ہے تو یہ ہماری روایات کے خلاف ہے کہ چائے پیئے بغیر چلے جاؤ۔"

میں نے ان دونوں بچیوں کو دیکھا' بلاشبہ حسن و جمال کا شاہکار تھیں' شرمائی شرمائی' لجائی لجائی سی۔ دونوں کی عمروں میں بہت زیادہ فرق نہیں معلوم ہوتا تھا واپسی میں' میں نے اس عورت سے کہا۔

"بہن زرینہ آپ نے مجھے بھائی کہہ کر پکارا ہے اب بھائی کے ہاتھوں یہ چھوٹا سا نذرانہ قبول کریں گی تو میری عزت بڑھ جائے گی۔"

"نذرانہ' بھیک کا دوسرا نام ہوتا ہے' ہم لوگ یہ سب کچھ نہیں لیتے۔ برا نہیں ماننا اس طرح ہماری ساری عبادت بے کار چلی جائے گی۔ یہاں سے چائے کی پیالی پی کر جا رہے ہو میرے دل میں اپنی عزت ہو گئی ہے۔ یہ پیسے لے لوں گی تو مجھے بہت سی چیزوں

کی قیمت محسوس ہوگی۔"

میں نے اس عورت کے جذبات کو مجروح نہ ہونے دیا دل پر ایک عجیب سا بوجھ ایک عجیب سا تاثر لئے وہاں سے واپس لوٹا البتہ چلتے ہوئے میں نے اس سے کہا۔

"بھائی کو اجازت دو بہن کہ اگر اس کا کبھی آپ سے ملنے کو جی چاہے تو وہ یہاں آجائے..........!"

"اچھی بات تو نہیں ہے مگر ٹھیک ہے اگر ادھر آہی جاؤ گے تو ہم لوگ کسی آنے والے کو گھر کے دروازے سے باہر نہیں نکالتے۔" اس نے گول مول سا جواب دیا۔

راستے میں جب ہم ٹیکسی کی جانب واپس جا رہے تھے خوبصورت خان نے کہا۔

"صاب میرے کو تو خطرہ ہے کہ کل سے آپ کہیں میرے کو نکال ہی نہ دو۔"

"کیوں خوبصورت خان..........؟"

"جب بھی میں اپنی طرف سے کوئی کام کرتا ٹیڑھا میڑھا سا کام کرتا۔"

"نہیں خوبصورت خان تم سے تو بہت سی باتیں کرنی ہیں مجھے' آؤ ہوٹل واپس چلتے ہیں۔"

"جی صاحب" خوبصورت خان حیرانی سے بولا۔

"ہاں آؤ' ہوٹل واپس چلتے ہیں۔"

"آپ جیسا بولو صاب' ابھی تو ہم آپ کا ڈیوٹی پر ہے۔" میں اسے ہوٹل واپس لے آیا ٹیکسی لاک کر کے وہ میرے ساتھ ہی اوپر آگیا تھا حیران حیران نظر آ رہا تھا میں نے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا تو وہ بولا۔

"ویسے صاب ایک بات آپ کو بولے.......... آپ بھی بہت عجیب آدمی ہے۔"

"کیوں؟"

"بس عام لوگ سے تھوڑا الگ ہے آپ لیکن میں آپ کا عزت کرتا ہے۔"

"میں تمہاری عزت کرتا ہوں خوبصورت خان تم نے مجھے ان اسمگلروں کے بارے میں بتایا ہے میں چاہتا ہوں مجھے ان کے بارے میں کچھ اور بتاؤ..........؟"

"ایک بات بولوں صاحب خفیہ پولیس سے تو تعلق نہیں ہے آپ کا..........؟"

"یہ خیال تمہارے ذہن میں کیوں آیا..........؟"

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

"آپ بہت زیادہ دلچسپی لیتا ہے اسمگلنگ میں۔"

"نہیں خوبصورت خان تم نے تذکرہ کیا ہے اس کا اس لئے مجھے دلچسپی ہوگئی ہے۔"

"ہاں صاب میں یہ سوچتا ہے کہ جس طرح شہ دل اپنا فرض پورا کرتا ہوا مرگیا' میرے کو بھی وطن کا پیار میں ایسا ہی موت آجائے صاب میرا خیال میں کوئی میرا نام لے یا نہ لے لیکن میرے کو خوشی ہوگا۔"

"ہمت ہے تمہارے اندر خوبصورت خان.........؟"

"خدا کا قسم بہت ہمت ہے صاحب مگر ہمارا بھائی جناب خان ہمارا بھتیجا عقلمند خان اور یہ چھوٹا خاندان' یہ میرا وجہ سے خطرے میں پڑ جائے گا' میرے کو بس یہ ڈر لگتا ہے۔ ورنہ میں یہ سوچتا صاب کہ ایک مشین گن خریدلے اور ان تمام لوگوں کو موت کے گھاٹ اتار دے جو ملک کے خلاف کام کرتا ہے سب لوگ کو مارنے کے بعد اگر کوئی آدمی مرے گا تو وہ صرف ایک ہی ہوگا نا' خوب صورت خان! مگر صاب آپ یہ سوچو برا لوگ ادھر سے چلا جائے گا ادھر کا طرف تو پھر کتنا فائدہ پہنچے گا بہت سا لوگ پریشانی سے بچ جائے گا۔ مگر کیا بولوں جناب خان کو' میرے کو زنجیروں سے باندھ کر ڈال رکھا ہے ابھی صاب اس کے لئے تھوڑا ڈر لگتا ہے۔"

"تم جانتے ہو خوبصورت خان ان لوگوں کو جو یہاں اسمگلنگ کرتے ہیں؟"

"کس کو نہیں جانتا صاحب' ٹیکسی ڈرائیور ہے ہم سب کا' ہمارے سے واسطہ پڑتا ہے ہم کو بولا گیا ہے کہ زبان بند رکھو اور جیو زبان کھولا تو زندگی مشکل ہو جائے گا۔"

"بہرحال میں تم سے یہ تو نہیں کہوں گا خوبصورت خان کہ تم ان معاملوں میں براہ راست حصہ لو لیکن اگر تم چاہو تو اپنے دل کا تھوڑا سا کام کر سکتے ہو۔ مجھے ان لوگوں کے بارے میں بتاؤ میرا تعلق خفیہ پولیس سے تو نہیں لیکن میرے پاس ایسے وسائل ہیں کہ میں ان کے خلاف کام کر سکتا ہوں۔" خوبصورت خان گہری نگاہوں سے مجھے دیکھنے لگا تھا کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد اس نے کہا۔

"ٹھیک ہے صاحب آپ بہت اچھا انسان ہے میرے کو آپ پر بھروسہ ہے پھر بھی اگر میرے کو آپ کے سامنے زبان کھولنے کا سزا ملتا ہے تو یہ میرا مقدر ہے۔"

"تمہیں سزا کون دے گا خوبصورت خان۔"

"چھوڑو صاحب اس بات کو میں صرف یاری کا بات کرتا اور جب میں یاری کا بات کرتا تو آپ کو دوسرا بات بھی بولے گا۔"

"وہ کیا.........؟"

"ادھر صاب جس لوگ کا ہم بات کرتا ہے وہ پیدا گیر یا گلی یا سڑک کا لوگ نہیں ہے صاب وہ ارب پتی لوگ ہے اور یہ اربوں روپے کا دولت اس نے اپنا بازو کی قوت سے کمایا ہے۔ اپنا عقل کی قوت سے کمایا ہے اور جب صاب اس نے اربوں روپیہ کمالیا تو اس رقم سے اس نے کام کا لوگ خریدا ہے آپ ان لوگوں کو کیا سمجھتا ہے صاب وہ بہت طاقتور لوگ ہے آپ اگر چھوٹا موٹا وسائل کا بات کرتا ہے تو میرا بات مانو خدا کا قسم اچھے کام سے کام رکھو بس نماز پڑھو اور اللہ سے دعا کرو کہ وہ ان شیطانوں کو ختم کرکے ملک کا عزت بچائے ابی صاب میرے پاس یا آپ کا پاس ان لوگ کے بارے میں بات کرنے کا تو ہے مگر ان کے خلاف کوئی چھوٹا موٹا کام نہیں ہو سکتا اگر آپ سنو تو میں آپ کو سنائے کہ بہت سا لوگ کا دماغ خراب ہوا آپ شاید غلام سجاد کا نام سنا ہو صاب وہ ڈپٹی کمشنر بن کر آیا نیک آدمی تھا جب اس کو معلوم ہوا کہ وہ ادھر ایسا کام ہوتا ہے تو اس نے کارروائی شروع کیا اور بہت سا کام کرلیا۔"

"مگر جب اس نے آپریشن کرنا مانگا تو اس کو کہیں سے مدد نہیں ملا' اکیلا لڑائی پر چلا گیا اور ان لوگ نے اس کو بڑے آرام سے سلام دعا کرکے واپس کر دیا اس کو بولا گیا کہ اب اس کا حق میں یہ اچھا ہے کہ وہ ادھر سے چلا جائے صاب بہت چالاک لوگ ہے یہ اوپر سے غلام سجاد کا تبادلے کا آرڈر آگیا اور وہ ادھر سے دوسرا شہر چلا گیا مگر صاب ادھر کا چالاک لوگ نے اس کو سزا دینے کا فیصلہ کرلیا تھا اور یہ سزا اس کو ادھر نہیں ملا بلکہ جدھر اس کا ٹرانسفر ہوا ادھر اس کا خاندان سمیت قتل کر دیا گیا بہت بڑا خبر چھپا اخبار میں مگر کہیں سے یہ آواز نہیں نکلا کہ غلام سجاد کو قتل کرنے والا کون لوگ ہے میں جانتا صاحب' میں جانتا اس کا قاتل کون ہے آپ کو کیا معلوم اور ایسا بہت کام ہوتا بڑا بڑا لوگ بڑا بڑا کام کرتا ابی ہم بہت چھوٹا لوگ ہے صاب میں آپ کے سامنے یہ زبان کھولا چلو ٹھیک ہے آپ شریف آدمی ہے کسی کو نہیں بتائے گا کہ ایک ٹیکسی ڈرائیور کیا کیا بولتا ہے مگر صاحب اگر

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

ہم کسی جگہ ایسے زبان کھول دے کہ ان لوگ کو معلوم ہو جائے تو بس یہ سمجھ لو کہ ہمارا پتا نہیں لگے گا بہت بڑا لوگ ہے صاحب وہ بہت بڑا لوگ ہے۔"

"مانتا ہوں' لیکن ابھی تھوڑا ہی وقت تو گزرا ہے ہم کیا باتیں کر رہے تھے اپنے وطن کے لئے خوبصورت خان تمہارا نام خوبصورت ہے' لیکن اس پر یہ بدنما دھبہ۔"

"بہت مشکل ہے صاحب' ابی میں آپ کو کس کس کا بارے میں بتائے' صاب بات اصل میں یہ ہے کہ کرنے کو تو بہت سا انسان بہت کچھ کرنے کو مانگتا مگر مقدر اس کا ساتھ کدر دیتا مقدر تو ان لوگ کا ساتھ دیتا ہے صاب۔"

"یہاں کتنے ایسے افراد ہیں خوبصورت خان جو ملک کے خلاف کام کرنے میں مصروف ہیں؟"

"بہت لوگ ہے صاب اپنا اپنا گھر بنانے کا شوق سب کو ہے اور اپنے شوق کے لئے اس نے ملک کا طرف سے آنکھیں بند کرلیا ہے' ابی میں آپ کو بتائے ڈولی رباب ادھر بہت بڑا آدمی ہے اس کے ساتھ چھ دوسرا بڑا آدمی کام کرتا ہے اس کا گروہ الگ بن گیا ہے' ڈولی رباب پہلے صرف منشیات بیچتا تھا' غیر ملکی لوگ تو ادھر اب بھی آتا ہے' اصل میں' میں تمہارے کو بولا صاب یہ سارا کام ان کتوں کا چلایا ہوا ہے جو خود تو یورپ میں رہتا ہے اور ادھر ہمارا ملک کو خراب کرتا ہے وہی ان لوگ کو دولت دکھاتا ہے۔ ان کا سارا آسانی کرتا ہے اور یہ لوگ ان کا گود میں بیٹھ کر کام کرتا ہے' بات یہ نہیں ہے صاب کہ ہمارا ملک کا لوگ خراب ہے' بلکہ اس کو خراب کرنے میں دوسرے ملک کا لوگ کا زیادہ ہاتھ ہے' ابی آپ میرے کو بتاؤ' پڑوسی ملک ہے اس نے اسرائیل سے دوستی کرلیا ہے صاب' آپ ذرا سوچو مسلمان کے خلاف سب مل کر کسی طرح کام کرتا ہے اور ابی صاب مسلمان آپس ہی میں لڑ رہا ہے' اس کا ہاتھ ایک دوسرے کے گریبان پر ہے' ابی.......... ڈولی رباب بہت بڑا آدمی بن گیا ہے پہلے وہ اتنا بڑا آدمی نہیں تھا' چھ آدمی اس کے ساتھ شامل ہے اس طرح ڈولی رباب کا گروہ سات آدمیوں پر مشتمل ہے' صاب یہ لوگ پہلے بس منشیات بیچتا تھا' مگر اب اس کے پاس بڑا بڑا اسلحہ آتا ہے صاب' ڈولی رباب ادھر کے علاقے میں اسلحے کا سب سے بڑا تاجر ہے' میرے کو پتا ہے صاب کہ اس کا ڈپو کس طرف ہے۔"

"ابی آپ یوں سمجھ لو کہ اس کا ڈپو میں اتنا اسلحہ موجود ہے جو ایک اچھا خاصا فوج لئے کافی ہو سکتا ہے اور کیا کیا بتائے صاب آپ کو' دوسرا بڑا نام ادھر بادل گل کا ہے بادل گل کا بھی گروہ ہے جو کچھ آدمیوں پر مشتمل ہے' مگر بادل گل بہت طاقتور بہت چالاک آدمی ہے اور وہ اس لئے صاب کہ باہر کا جتنا ڈیلنگ ہوتا ہے ناں وہ بادل گل کے ساتھ ہوتا ہے بادل گل کا تعلق باہر کا ملک کا لوگ سے ہے' ابی ادھر ڈولی رباب کو بادل گل نے اسلحے کا نیا کاروبار سکھایا ہے' یہ اسلحہ باہر کے ملک سے آتا ہے اور پورا ملک کو سپلائی ہوتا ہے' اور صاب لمبا چوڑا کام ہے' آپ کو اگر کبھی موقع ملا تو ادھر لے جائے گا مگر دور دور سے دکھائے گا' آپ کو پتا ہے بادل گل نے صاب ایک پورا جنگل خریدا ہے وہ علاقہ تاربین کا علاقہ کہلاتا ہے تاربین کا علاقہ بہت خطرناک علاقہ ہے' بادل گل نے ادھر ایک خوبصورت عمارت بنایا' بہت بڑا علاقے کا جنگل خرید کر اس نے جنگل کی کٹائی کا کام شروع کیا مگر یہ بات میں ہی نہیں اور بھی بہت سا لوگ جانتا ہے کہ اس کا اصل کام جنگل کا کٹائی نہیں ہے بلکہ اصل کام کچھ اور ہی ہے' ادھر سے اس نے اپنے لئے کوئی فرسٹ کلاس والا آسانی پیدا کرلیا ہے' ابی آپ ادھر جا کر دیکھو گے تو سفید سفید عورت لوگ اور سفید سفید مرد لوگ ادھر آپ کو ساتھ ہی نظر آئے گا' اسی لوگ نے بادل گل کے اس علاقے کو دوسرے لوگوں کے لئے موت کا گھر بنا دیا ہے۔"

"یہ سارا بات ہے صاب یہ سب لوگ مل کر ملک کو کھاتا ہے اور کیا بتائے میں آپ کو' مگر خدا کا واسطے یہ سارا معلومات میرے نام کو مت لگا دینا.......... ورنہ میرے کو اپنا تو پروا نہیں ہے' جناب خان اور ہمارا بھتیجہ عقل مند خان زندہ نہیں بچے گا.......... میرے کو تو دس بار مار دو بس یہ کہہ دو کہ تم کو ملک کے لئے مارا جارہا ہے خوبصورت خان' خدا کا قسم میں خاموشی سے مرجائے گا' مگر میرے کو خیال ہے تو اپنا بڑا بھائی اور اس کا بیٹے کا ہے' باقی سب ٹھیک ہے.........."

میں سحر زدہ سا خوبصورت خان کی باتیں سن رہا تھا' یہ بہت بڑے انکشافات کیے تھے اس نے' خاص طور پر تاربین کے علاقے کے بارے میں ابھی تک ہمارے پاس کوئی معلومات نہیں تھیں' غالباً" چیکاس برادرز بھی اس علاقے کے بارے میں کچھ نہیں جان سکے تھے حالانکہ انہوں نے اپنے طور پر پورے سیکٹر نائن کا سروے کر ڈالا تھا' لیکن ظاہر

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

ہے وہ ان جگہوں کو صحیح نام نہیں دے پائے تھے یا پھر ہو سکتا ہے چیکاس برادرز نے یا جبار گینی ڈال نے اس علاقے کو بھی اپنے نقشے میں لکھا ہو لیکن اس کی طرف کوئی زیادہ اہمیت نہ دی ہو' یہ دلچسپ اطلاع تھی کہ یہاں ڈولی رباب نامی کوئی شخص بھی صاحب اختیار ہے اور وہ اسلحے اور منشیات کا اسمگلر ہے۔ بہر طور یہ ساری باتیں میرے لئے انتہائی کارآمد تھیں' میں نے خوبصورت خان سے کہا۔

"میں نے تقریباً" تمہارا یہ پورا شہر دیکھ لیا ہے' کیا خیال ہے تمہارا ......؟"

"تھوڑا تھوڑا جگہ باقی بچا ہے......۔"

"تاریبن کا علاقہ کس طرف ہے؟"

"ابی آپ اور ہم جدر کھانا کھایا اس سے جب آگے بڑھا تو شہ دل کا جھونپڑا نظر آیا' شہ دل کا جھونپڑا سے بائیں طرف سیدھا چلا جاؤ صاب تو چڑھائی آتا ہے اوپر جانے کے بعد یہ چڑھائی ڈھلانوں میں اتر جاتا ہے' بس جدر سے ڈھلان شروع ہوتا ہے وہ تاریبن کا علاقہ کہلاتا ہے اور ادھر آپ کو جنگل نظر آئے گا؟"

"ڈولی رباب کا وہ اسلحہ خانہ کہاں ہے؟"

"وہ بالکل دوسرا سمت ہے۔" خوبصورت خان مجھے اس علاقے کے بارے میں بتانے لگا پھر بولا۔

"میں ادھر آپ کو لے جائے گا صاب' سارا کام فرسٹ کلاس والا کر کے بتائے گا' بس میرے کو جس بات کا خوف ہے وہ میں آپ کو بتا چکا ہوں' حالانکہ میرا زبان سے یہ بات اچھا نہیں لگتا۔ مگر کیا بولے بس انسان ہے مخلوق ہے۔"

"ہاں میں جانتا ہوں' بہرحال تمہارا بہت بہت شکریہ تم نے بڑے اچھے انکشافات کئے' ہاں ذرا ایک بات اور بتاؤ' یہ بادل گل یا ڈولی رباب کہاں ملتے ہیں عام طور سے؟"

"سب لوگ اپنا اپنا دولت میں کھویا رہتا ہے صاب' یہ اپنا اپنا گھر میں رہتا ہے ہاں اگر کبھی جرگہ ہوتا ہے یا اگر کوئی تقریب ہوتا ہے یا باہر کا کوئی بڑا آدمی آتا ہے تو پھر یہ عام طور سے ایک بڑا ہوٹل میں جمع ہوتا ہے۔"

"کون سے ہوٹل میں؟"

"ہوٹل پکاؤ' میں یہ لوگ رہتا ہے' ادھر ہی ان کا سارا تقریب ہوتا ہے۔"

"ٹھیک' اچھا اب تمہیں ایک کام کرنا ہے کل اگر ممکن ہو سکے تو......"

"بولو صاب......"

"تاریبن کے علاقے میں گاڑی کہاں تک جا سکتی ہے؟"

"نہیں جا سکتا صاب' بس وہ آخری جگہ ہے جدر ہم آپ کو لے گیا۔"

"اور وہ جگہ جہاں ڈولی رباب کے اسلحہ خانے وغیرہ ہیں۔"

"ادھر میں آپ کو لے جا سکتا ہے وہاں سے ایک سڑک گزرتا ہے جو دوسرا شہر کو جاتا ہے' پھر سیدھے ہاتھ پر نمک بنانے کا کارخانہ بکھرا ہوا ہے ادھر نمک بنتا ہے صاب' بس آپ یہ سمجھ لو وہ ڈولی رباب کا جاگیر ہے اور نمک بنانے کا جتنا کارخانہ ہے سب اس کا ہے اور کیا کیا ہے یہ اللہ جانتا ہے۔"

"تو پھر کل مجھے وہی علاقہ دکھا دو اور اب تم جاؤ اور سنو بے فکر رہنا تمہارا نام کہیں کسی جگہ نہیں آنے پائے گا۔"

خوبصورت خان ایک لمحے تک پریشانی کے عالم میں بیٹھا رہا پھر اٹھ کر مجھے سلام کر کے باہر نکل گیا' غالباً" شرمندہ تھا اپنی باتوں سے' لیکن میں اس کی مجبوری جانتا تھا۔

میں نے رات کو جبار گینی ڈال سے رابطہ کیا اور وہ فوراً" ہی میری جانب متوجہ ہو گیا۔

"کیا ہو رہا ہے؟"

"چیف ابھی ابھی واپس آیا ہوں وہ پانچوں غائب ہیں' الگ الگ کام کر رہے ہیں' جانے کہاں سے کہاں پہنچ چکے ہیں۔"

"رابطے نہیں ہوئے۔"

"جان بوجھ کر نہیں کئے انتظار کر رہا ہوں کہ انہی کی سمت سے کارروائی ہو۔"

"اس شہر میں تم نے تاریبن نامی کسی علاقے کا نام سنا ہے۔"

"میں وہیں گیا تھا چیف' ڈھلان پر ایک جنگل بکھرا ہوا ہے' جہاں درختوں کی کٹائی ہو رہی ہے' درمیان میں ایک عظیم الشان عمارت ہے جس کا طرز تعمیر جدید قسم کا ہے' لیکن وہاں داخلے کے لئے کوئی مناسب موقع نہیں مل سکا۔"

"او ہو ادھر جانے کی کوئی خاص وجہ۔؟"

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

"چیکاس فائیو نے نشاندہی کی تھی کہ ادھر پراسرار طریقے سے کچھ غیر ملکیوں کو جاتے ہوئے دیکھا گیا ہے جو جنگل میں پہنچ کر غائب ہو گئے تھے میں بعد میں وہاں گیا اور کافی دور تک دیکھ آیا لیکن مجھے یوں محسوس ہوا جیسے وہاں پہرے کا معقول انتظام کیا گیا ہے۔"

"کیا خیال ہے' آج رات کو کوشش کی جائے؟"

"کیا حرج ہے چیف.........؟"

"تو پھر تیار ہو کر آجاؤ۔"

"ٹھیک ہے' میں آپ کے ہوٹل پہنچ جاؤں گا۔"

"میرے ہوٹل کے بارے میں تفصیل تو معلوم ہے ناں؟" جواب میں جبار گینی ڈال ہنسنے لگا اور اس نے کہا۔

"جی چیف' سب کچھ معلوم ہے۔"

"تو پھر ایسا کرو' ہوٹل سے باہر میں تمہیں لے لوں گا' کسی گاڑی وغیرہ کا بندوبست ہو سکتا ہے؟"

"کرائے کی گاڑی مل جائے گی' یہاں ہمارے ہوٹل میں اس کی کوئی دقت نہیں ہے۔"

"لیتے آنا۔"

"ٹھیک ہے چیف۔"

رات کو مقرر وقت پر جبار میرے پاس پہنچ گیا' چیکاس برادرز سے کوئی رابطہ قائم نہیں ہوا تھا ہم نے تاربین کے جنگلات جانے کے لئے معقول بندوبست کر لیا تھا' گاڑی بھی جبار گینی ڈال نے بڑی ذہانت سے سیاہ رنگ کی حاصل کی تھی' جسے باآسانی چھپایا جاسکتا تھا بہرطور ہم دونوں فاصلے طے کرتے رہے اور جبار گینی ڈال نے چونکہ پہلے سے وہ علاقہ دیکھا ہوا تھا اس لئے اسے وہاں تک پہنچنے میں کوئی دقت نہیں ہوئی گاڑی کو ہم نے وہیں اسی جھونپڑا ہوٹل کے عقبی حصے میں ایک جگہ پارک کیا اور ہوٹل پہنچ گئے' پہلے سے یہ بات طے کر لی گئی تھی کہ ہم ہوٹل میں بیٹھ کر کھانا کھائیں گے تاکہ کسی کو شبہ نہ ہو سکے اور پھر اس طرح وہاں سے واپس چلیں گے جیسے جا رہے ہوں لیکن ہمارا اصل رخ اسی جانب ہوگا۔ یہ سارا پروگرام معمول کے مطابق عمل پذیر ہوتا رہا رات کو اس ہوٹل میں

زیادہ رش نہیں تھا لیکن کھانے پینے کا انتظام بے شک تھا' ہلکا پھلکا سا کھانا کھایا اور اس کے بعد پروگرام کے مطابق ہم لوگ اس سمت چل پڑے' ہوٹل کے عقبی حصے میں آکر جہاں ہم نے گاڑی پارک کی تھی وہاں سے ہم نے اپنی سمتیں تبدیل کر دی تھیں اور ڈھلانوں میں اترتے چلے گئے تھے' خاصا طویل اور دشوار گزار راستہ تھا چونکہ پہاڑیاں تاحد نگاہ بکھری ہوئی تھیں اس لئے وہاں گہری تاریکیاں بھی چھائی ہوئی تھیں' جبار گینی ڈال چونکہ وہاں تک ہو آیا تھا اس لئے اس وقت وہ میری رہنمائی کر رہا تھا بالآخر ہم جنگل کے سرے تک پہنچ گئے اور درخت کے پہلے تنے کے قریب پہنچ کر میں نے اور جبار گینی ڈال نے دور دور تک نگاہیں دوڑائیں تاحد نگاہ تاریکی پھیلی ہوئی تھی اور اندر داخل ہوئے بغیر اس عمارت کو نہیں دیکھا جاسکتا تھا جبار نے بتایا۔

"عمارت کے احاطے کا سلسلہ کوئی ایک فرلانگ کا ہے' تاروں کی باڑھ لگی ہوئی ہے اور چیف یوں محسوس ہوتا ہے جیسے ان تاروں میں کرنٹ دوڑا دیا جاتا ہے اس قدر تحفظ آخر کیوں کیا گیا ہے؟"

"یہ علاقہ بادل گل کا ہے جبار' کیا تمہیں اس کا علم ہے۔"

"نہیں چیف۔ یہ تو نہیں معلوم۔"

"مجھے معلوم ہو چکا ہے۔"

"ظاہر ہے آپ اپنے طور پر کام کر رہے ہوں گے تو پھر کیا ارادہ ہے؟"

"پہلے ان جنگلوں کا جائزہ لیا جائے ہو سکتا ہے کوئی کام کی بات معلوم ہو جائے۔"

"ہم آہستہ آہستہ دبے قدموں آگے بڑھتے رہے جنگل کے مشرقی گوشے میں کٹائی کا کام کرایا گیا تھا یہاں بہت سے درختوں کے کٹے ہوئے تنے نظر آرہے تھے نجانے کیوں درختوں کو جڑ سے نہیں اکھاڑا گیا تھا' بلکہ تنے کے قریب سے کوئی تین تین چار چار فٹ جگہ چھوڑ کر انہیں کاٹ دیا گیا تھا یہ علاقہ بھی اچھا خاصا وسیع تھا جہاں کٹائی ہوئی تھی ہم ایک ایک قدم پھونک پھونک کر رکھ رہے تھے اور پوری طرح محتاط تھے کہ کہیں سے کوئی نشاندہی نہ ہو جائے۔ اندازہ ہو رہا تھا کہ تاربین کے ان جنگلوں کو نہایت پراسرار شکل دے دی گئی ہے۔"

اگر یہاں حفاظت کا پورا پورا بندوبست کیا گیا ہے تو اس بات کے خطرات لاحق تھے

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

کہ کسی اجنبی کی آمد کا یہاں پتا چل جاتا ہو اور میرا یہ اندازہ درست ہی نکلا ایک سیٹی کی سی آواز سنائی دی تھی اور ہم دونوں چلتے چلتے ساکت ہوگئے تھے۔ جبار گینی ڈال نے کچھ کہنے کی کوشش کی لیکن میں نے اس کا بازو دبایا سیٹی کی یہ آواز بے مقصد نہیں تھی' دفعتاً ہی کہیں دور سے کتوں کے بھونکنے کی آواز سنائی دی اور میرے چہرے پر شدید تشویش کے آثار پھیل گئے جبار گینی ڈال نے بھی سرگوشی کے انداز میں کہا تھا۔

"کتے۔"

"بھاگو۔" میں نے کہا اگر انسان ہوتے تو انہیں دھوکہ دیا جاسکتا تھا لیکن کتوں کا معاملہ بالکل مختلف تھا' وہ یقیناً" ہماری بو سونگھتے ہوئے یہاں پہنچ سکتے تھے اور کتوں کو بلاشبہ خطرے کا احساس کرنے کے بعد سیٹی بجا کر ہماری جانب متوجہ کیا گیا تھا۔ ہرچند کہ ہمارے پاس پستول موجود تھے لیکن گولی چلانے کا مطلب تھا کہ ہم پوری طرح اپنے آپ کو ظاہر کر دیں اس سے گریز ہی کرنا زیادہ موزوں تھا۔ جبار اس وقت ایک چوکنا چیتا نظر آرہا تھا اس کے انداز میں بے پناہ پھرتی پائی جاتی تھی اس نے سرگوشی کے انداز میں کہا۔

"چیف بھاگنے کی بجائے رک جانا بہتر ہے۔" میں نے اس کی بات سے اتفاق کیا اور رک کر کتوں کے بھونکنے کی آوازوں کی سمت کا جائزہ لینے لگا' کم بخت ہمارا سراغ پا چکے تھے' اور ان کی آوازیں قریب آتی محسوس ہو رہی تھیں میرے پورے جسم کا خون چہرے پر جمع ہوگیا تھا اور ایک عجیب سی ہیجان خیز کیفیت مجھ پر طاری ہوگئی تھی۔ قارئین کے یہ جنگلات واقعی بہت خوفناک ثابت ہو رہے تھے۔

دفعتاً" عقب سے ایک ایسی آواز سنائی دی جیسے کتے نے اپنے منہ سے نکالی ہو' مجھ سے زیادہ جبار گینی ڈال نے پھرتی کا مظاہرہ کیا رات کی تاریکی میں ہم نے ایک اچھے خاصے قدر آور کتے کو جس کا رنگ سیاہ تھا اپنے اوپر چھلانگ لگاتے دیکھا ایک بہت خوفناک نسل کا کتا تھا۔ لیکن جبار گینی ڈال نے اس وقت جو کارنامہ سرانجام دیا وہ ناقابل یقین تھا اس نے مجھے زور سے دھکا دیا اور میں اپنا توازن برقرار نہ رکھ پایا کتا ہمارے سر پر سے گزرا تھا اور اگر میں کھڑا ہوتا تو یقینی طور پر وہ مجھے دبوچ لیتا۔ تھوڑے فاصلے پر زمین پر گر کر وہ پھر سنبھلا اور اس نے خوفناک غراہٹ کے ساتھ جبار گینی ڈال پر چھلانگ لگائی۔ لیکن جبار اس دوران یہ طے کرچکا تھا کہ اسے کیا کرنا ہے اس نے انتہائی مہارت کے ساتھ اپنے

جسم کو لچک دی اور کتے کا یہ وار بھی خالی کر دیا۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہی اس نے ایک بھیانک عمل بھی کر ڈالا تھا۔ اپنے اوپر سے گزرتے ہوئے کتے کی دونوں ٹانگیں اس کے ہاتھ میں آگئیں۔

جبار کے حلق سے ایک وحشت ناک آواز نکلی' اس نے کسی ماہر جمناسٹر کی مانند اپنے جسم کو لچک دی اور کتے کی دونوں ٹانگیں پکڑ کر اسے گھما کر درخت کے تنے سے دے مارا۔ کتے کے حلق سے ایک بھیانک چیخ نکلی تھی لیکن میں اس دوران دوسرے کتے کو بھی دیکھا چکا تھا جو پہلے کتے کی طرح جوشیلا نہیں تھا بلکہ اپنی خونخوار چمکدار آنکھوں کو چمکاتا ہوا دونوں پنجے دبا کر میری جانب لپکا تھا۔ اب مجبوری تھی۔ میں نے سنبھل کر پستول نکالا اور کتے کی پیشانی کا نشانہ لے کر گولی داغ دی۔ کتے کی بھیانک چیخ دوبارہ سنائی دی اور وہ کئی قلابازیاں کھا گیا۔ گولی نے اس کی پیشانی کے چیتھڑے اڑا دیئے تھے' گولی چلانے کا مطلب یہ تھا کہ ہم نے اپنے آپ کو ان پر ظاہر کر دیا' جبار بھی سنبھل کر کھڑا ہوگیا۔ وہ کتا جسے اس نے درخت پر مارا تھا دوسری آواز نکالنے کے قابل نہیں رہا تھا۔ البتہ اس کے زمین پر گر کے تڑپنے کی آوازیں سنی جاسکتی تھیں جب کہ دوسرا کتا جس کے گولی لگی تھی فوراً" ہی ہلاک ہوگیا تھا۔

"بھاگئے چیف۔" جبار نے کہا اور ہم نے ایک بار پھر اپنی جگہ چھوڑ دی یہ بھی ہماری تقدیر کا ایک اچھا فیصلہ تھا۔ کیونکہ اسی وقت ہم پر گولیوں کی بارش ہوگئی تھی اور یہ گولیاں پستولوں سے نہیں غالباً" سب مشین گنوں سے چلائی جارہی تھیں۔

گولیوں کی سنسناہٹ صاف سنی جارہی تھی' بہتے ہوئے انگارے ہمارے قرب و جوار سے گزر رہے تھے لیکن رکنے کا مطلب یہ تھا کہ وہ لوگ ہمارے سروں پر پہنچ جائیں۔ اندازہ یہ ہو رہا تھا کہ ان کی تعداد کافی ہے۔ چنانچہ ہم بھاگتے رہے اور گولیاں ہمارا تعاقب کرتی رہیں۔ بس اپنے آپ کو تقدیر کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا تھا رکنے کا مطلب بھی موت تھا اور بھاگتے ہوئے بھی کوئی گولی چاٹ سکتی تھی۔ لیکن سب سے اچھی بات یہ تھی کہ درخت جا بجا بکھرے ہوئے تھے اور عموماً" گولیاں انہی درختوں سے ٹکرا رہی تھیں اور غالباً" یہی درخت ہمیں بچائے بھی ہوئے تھے۔

لیکن اچانک ہی جبار کی ایک بھیانک چیخ سنائی دی اور وہ اچھل کر نیچے گر پڑا غالباً"

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

اس کے گولی لگ گئی تھی میں نے اس سے چار پانچ قدم کے فاصلے پر رک کر اسے دیکھا اور پھر فوراً" ہی زمین پر بیٹھ کر رینگتا ہوا اس کی جانب بڑھنے لگا۔ جبار گینی ڈال کے حلق سے ایسی غراہٹیں نکل رہی تھیں جیسے کوئی چیتا زخمی ہو گیا ہو۔

چشم زدن میں میں اس کے قریب پہنچ گیا اور میں نے اس کے بازو پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"کیا ہوا، کیا گولی لگ گئی ہے۔"

"نہیں چیف گولی نہیں لگی، یہ.......... یہ.......... اوہو براہ کرم اپنے آپ کو سنبھالئے، ہوشیار رہئے، یہ.......... یہ".......... اس نے شدید تکلیف کے عالم میں کہا۔ لیکن میری سمجھ میں بات نہیں آسکی تھی البتہ اس کا انتظام بھی دوسری جانب ہی سے ہو گیا۔

قریب کے درخت سے ایک تیز روشنی ہم دونوں پر پڑی اور ایک لمحے کے لئے میری آنکھیں چکا چوند ہو گئیں۔ لیکن دوسرے لمحے روشنی کے اس دائرے میں، میں نے جبار کو دیکھا اس کے ایک پاؤں میں شکنجہ کسا ہوا تھا، نوک دار شکنجہ جو عموماً" جانوروں کو قابو میں کرنے کے لئے زمین پر لگا دیا جاتا ہے اور جانوروں کے پاؤں اس میں پھنس جاتے ہیں۔ شکنجہ جبار کی پنڈلی اور پنجے میں پیوست ہو گیا تھا۔ صورت حال میری سمجھ میں آگئی حالانکہ روشنی کا دائرہ انتہائی خوفناک تھا اور اس میں ہم دونوں کو باآسانی دیکھا جاسکتا تھا۔ پتا نہیں ہمارے دشمن آس پاس موجود تھے یا فاصلوں پر تھے درختوں پر یہ سرچ لائٹیں لگانا بھی انتہائی دانشمندی کا کام تھا۔

میں نے شکنجے پر دونوں ہاتھ رکھ کر دانت کچکچا کر اسے کھولنے کی کوشش کی، لیکن سوال ہی نہیں پیدا ہوتا تھا البتہ پاؤں کو جنبش دینے سے جبار کے حلق سے پھر غراہٹیں نکلنے لگی تھیں۔ میں یہ دیکھنے لگا کہ شکنجہ کس حد تک کارآمد ہے اور میں جبار کو اٹھا کر یہاں سے لے جاسکتا ہوں یا نہیں لیکن اس کا بندوبست بھی کر لیا گیا تھا۔

شکنجے کو ایک موٹے رسے سے منسلک کر کے، رسہ درخت میں مضبوطی سے باندھ دیا گیا تھا اب دو ہی صورتیں تھیں یا تو یہ رسہ کس طرح کاٹا جائے اور جبار کو شکنجے سمیت یہاں سے اٹھا کر لے جایا جائے اور یہ کام بعد کے لئے چھوڑ دیا جائے کہ شکنجہ اس کے

پاؤں سے کیسے نکلتا ہے.......... یا پھر.......... شکنجے کو کسی طرح اس کے پاؤں سے ہٹایا جائے لیکن دونوں ہی کام ممکن نہیں ہو سکے تھے اور ہمارے دشمن ہمارے قریب پہنچ گئے تھے، بھاگتے ہوئے قدموں کی آوازوں اور اس کے بعد گولیوں کی برسات۔

مجھے زمین پر لوٹ لگانی پڑی تھی۔ جبار کو بھی میں نے گردن پر ہاتھ رکھ کر نیچے لٹا دیا تھا۔ ساتھ ہی میں نے پلٹ کر کئی گولیاں چلائیں اور ایک چیخ فضا میں بلند ہوئی، غالباً" میرا کوئی نشانہ کارآمد ہو گیا تھا۔ لیکن پھر دوسرا نشانہ میں نے درخت پر لگی ہوئی سرچ لائٹ کا لیا۔ شیشے کے ٹکڑے ٹوٹنے کی آوازیں سنائی دیں اور تاریکی پھیل گئی۔ لیکن یہی ایک سرچ لائٹ یہاں نہیں تھی عقب سے کسی دوسرے درخت پر ایک اور سرچ لائٹ روشن ہوئی۔ گو اس کی روشنی ہم تک بہت کم پہنچ رہی تھی لیکن اس نے جنگل کے اچھے خاصے حصے کو منور کر دیا تھا پھر وہی گولیاں۔ میں نے اس دوسری روشنی کا نشانہ لے کر بھی فائر کیا لیکن ساتھ ہی ساتھ اس بار کئی گولیاں میرے بالکل آس پاس لگیں اور اگر میں ایک لمحے کی بھی تاخیر کرتا تو یقیناً" ان گولیوں کا شکار ہو جاتا تو جبار گینی ڈال نے سرد لہجے میں کہا۔

"پیچھے ہٹ جایئے چیف، یہ جگہ چھوڑ دیجئے۔ میں ان لوگوں کا مقابلہ کروں گا، اس وقت اگر آپ نے کسی قسم کی جذباتی حالت کا مظاہرہ کیا تو میں اپنی پستول سے خودکشی کر لوں گا۔ پیچھے ہٹ جایئے، پیچھے ہٹ جایئے۔"

لیکن جبار کا کہنا ضروری نہیں تھا۔ مجھے خود بھی پیچھے ہٹنا پڑا تھا۔ نہ ہٹتا تو اب میرا بچنا مشکل تھا۔ میں نے ایک لمبی چھلانگ لگائی اور کافی فاصلے پر جا پڑا۔ ساتھ ہی میں نے اس دوسری سرچ لائٹ کو بھی دوبارہ نشانہ بنا دیا تھا لیکن اب جگہ جگہ روشنیاں ہوتی جارہی تھیں اور گولیاں مسلسل میرا تعاقب کر رہی تھیں۔ خاصی لمبی دوڑ لگانی پڑی تھی مجھے۔ اور جبار سے کافی دور نکل آیا۔ اس دوران جوں جوں موقع ملتا رہا۔ درختوں پر لگی ہوئی سرچ لائٹوں کو نشانہ بناتا رہا۔ سوچنے سمجھنے کی تمام قوتیں سلب ہو گئی تھیں۔ اور اب صرف ایک ہی تصور تھا، دشمن سے مقابلہ اور دشمن کو نیست و نابود کرنا۔ میں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر چاروں طرف دیکھ رہا تھا کہ کوئی نظر آئے تو میں اسے نشانہ بناؤں اور اس طرح میں نے تین آدمی شکار کر لئے تھے۔ وہ خود بھی کبھی کبھی روشنی کی زد میں آجاتے تھے لیکن میں انہیں پوری طرح دیکھ نہیں پا رہا تھا۔ البتہ روشنیوں کا ختم کر دینا ہی میرے حق میں

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

بہتر تھا۔ اس طرح جبار گینی ڈال سے کافی دور نکل آیا۔ اور اپنی کارروائیوں میں مصروف رہا، پستول کے کارتوس ختم ہوگئے تھے اور اب وہ میرے تقریباً" بے کار ہی تھا کیونکہ فالتو کارتوس میں نے نہیں رکھے تھے تاہم پستول کو میں نے وہیں پھینکا اور اس کے بعد ادھر دیکھنے لگا شکر تھا کہ مزید کتے اس طرف نہیں آئے تھے غالباً" انہی دو پر اکتفا کرلیا گیا تھا۔ یا پھر تھے ہی دو کتے۔ لیکن جنگل میں بہت سے افراد کی موجودگی کا اندازہ ہو رہا تھا۔

میرے دل میں پنکھے لگے ہوئے تھے، جبار اگر نہ ہوتا تو اس وقت میری کارروائی نہایت شاندار ہوتی۔ زندگی اور موت کا تو خیر کوئی مسئلہ ہی نہیں تھا، موت تو کسی بھی لمحے متوقع کی جاسکتی ہے لیکن دشمنوں کو ایک ایسا سبق دینے کی خواہش میرے دل میں بیدار ہو رہی تھی جسے وہ ہمیشہ یاد رکھیں۔ اچانک ہی میرے عقب کے ایک درخت سے مجھ پر روشنی پڑی اور اس کے ساتھ ہی گولیوں کی تھرتھراہٹ سنائی دی، میں نے ایک لمبی چھلانگ لگائی تھی اس بار انہوں نے مجھے چاروں طرف سے گھیر لیا تھا۔

میں تنہا تھا اور میرے پاس مقابلے کے لئے کچھ بھی نہیں تھا اندازہ یہ ہو رہا تھا کہ اب بہت جلد یا تو کوئی گولی مجھے چاٹ جائے گی یا پھر میں ان کے قبضے میں آجاؤں گا۔ لیکن اچانک ہی مجھے ہلکی ہلکی گولیوں کی آوازیں سنائی دیں عجیب و غریب آوازیں ان چھوٹی سب مشین گنوں کی تھیں جو چیکاس برادرس اپنے ساتھ لے کر آئے تھے۔ میرے حلق سے ہلکی سی ایک چیخ نکل گئی۔ لیکن ساتھ ساتھ ہی مجھے کئی اور الجھنوں کا بھی سامنا کرنا پڑا۔ یہ ان لوگوں کی چیخیں تھیں جو لوگ گولیاں برسا رہے تھے۔ میں نے اس موقع سے فائدہ اٹھا کر فوراً" ہی اپنی جگہ چھوڑ دی۔ اندازہ یہ ہو رہا تھا کہ چیکاس برادرس بھی کسی نہ کسی طرح یہاں پہنچ گئے ہیں ان کی مشین گنوں کی آوازیں ایسی تھیں جیسے بوتلوں کے کاربن کھلتے ہیں اور یہ سب مشین گنیں انہوں نے خصوصی طور سے بنوائی تھیں اور یہاں آتے وقت انہوں نے اپنا یہ اسلحہ ساتھ میں لے لیا تھا۔

چیکاس برادرس کا یہاں آجانا ایک نیک کام تھا۔ میں سمجھتا تھا کہ اب مجھے اس سے فائدہ ہوگا۔ اب مجھے جبار گینی ڈال کی طرف متوجہ ہونا تھا، نجانے وہ بے چارہ کس کیفیت کا شکار تھا، دل چاہا کہ رک کر چیکاس برادرس سے ٹرانسمیٹر پر رابطہ قائم کروں۔ لیکن ظاہر ہے ایک احمقانہ تصور تھا۔ جبار گینی ڈال کی سمت بیٹھا ہوا میں۔ اور اب اسے تلاش کرتا

پھر رہا تھا۔ گولیوں کی آوازیں اب بھی سنائی دے جاتی تھیں لیکن اب ان کی رفتار کم ہونا شروع ہوگئی اور یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ لوگ محتاط ہوگئے ہیں۔ ان میں جتنے لوگوں کی چیخیں سنائی دی تھیں وہ ذاتی طور پر کام آگئے تھے اور اس بات کے بعد انہوں نے یہ سوچا ہوگا کہ اس طرح تاریک جنگل میں وہ خود بھی دشمن کے رحم و کرم پر ہیں۔ چنانچہ وہ محدود ہوگئے تھے یا سمٹ گئے تھے۔

میں اپنی جگہ تبدیل کرتا رہا۔ ساتھ ہی میں مدھم مدھم سی آوازیں بھی دیتا جارہا تھا تاکہ جبار گینی ڈال اگر میری آواز سن لے تو وہ خود بھی اپنی جانب متوجہ کرلے۔ لیکن گینی ڈال کی آواز مجھے نہیں سنائی دی تھی اور اس کی وجہ کا مجھے جلد اندازہ ہوگیا۔ میں وہ سمت کھو بیٹھا تھا جدھر گینی ڈال کو چھوڑ آیا تھا۔

یہ ایک نیا مشکل مرحلہ تھا ایک درخت کے تنے کے عقب میں رک کر میں نے گہری گہری سانسیں لیں۔ سانس تیز ہو رہی تھی اور سینہ پھول پچک رہا تھا۔ لیکن میرے اعصاب مکمل طور پر قابو میں تھے، بس جبار گینی ڈال کا احساس تھا، شکنجہ دیکھ چکا تھا یقینی طور پر اس نے جبار گینی ڈال کی ہڈیوں تک کو کاٹ دیا ہوگا۔ اور یہ احساس میرے لئے بڑا روح فرسا تھا کہ گینی ڈال شدید زخمی ہوچکا ہے۔ وہ مل جائے تو جس طرح بھی ممکن ہو میں اسے یہاں سے ہٹا لے جاؤں۔ اب اس جنگل سے نکل جانا ہی مناسب تھا۔

چیکاس برادرس کا کوئی پتا نہیں تھا، کم از کم اگر وہ میرے سامنے آتے تو میں ان سے مدد طلب کرتا، ٹرانسمیٹر پر ان سے رابطہ بھی کسی شکل میں ممکن نہیں تھا۔

چند لمحات میں وہاں کھڑا رہا اور ایک بار پھر میں نے جبار کو کئی بار آوازیں دے ڈالیں، لیکن کوئی جواب نہیں ملا۔ میں نے پھر اپنی جگہ تبدیل کرلی، جنگل میں اب مکمل خاموشی چھاگئی تھی یوں محسوس ہوتا تھا جیسے وہ لوگ کسی نئی کارروائی میں مصروف ہوں۔ اور ان کی کسی نئی کارروائی سے پہلے میں جبار گینی ڈال کو ڈھونڈ لینا چاہتا تھا۔ میری تمام حسیات جبار ڈال کی تلاش میں برسرپیکار تھیں کاش وہ مجھے مل جائے" کاش میں نے سوچا۔

تقریباً" دس یا گیارہ منٹ تک میں اسے مختلف گوشوں میں تلاش کرتا رہا کوئی اندازہ ہی نہیں ہو پا رہا تھا گہری تاریکی میں۔ یکایک مجھے اپنے ٹرانسمیٹر پر اشارہ موصول ہوا اور میں نے فوراً" ہی ٹرانسمیٹر بغلی جیب سے نکال لیا۔ جلدی سے اسے آن کیا اور چہرے کے

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

قریب کرلیا۔

"ہاں کہو کون ہے کیا بات ہے.........."

"چیف فوراً ہی اس جگہ پہنچ جایئے جہاں آپ نے اپنی کار کھڑی کی ہے جلد ہی.......... دیر کرنا مناسب نہیں ہوگا۔" چیکاس برادرس میں سے ایک کی آواز سنائی دی۔

"اوہ دراصل یہاں جبار..........؟"

"نہیں ہم اسے کار تک لے آئے ہیں۔ آپ اپنے آپ کو حفاظت سے یہاں تک پہنچا لیجئے۔"

میں اچھل پڑا تھا۔ چیکاس برادرس سے ایسے ہی کام کی امید تھی۔ اول تو ان کا یہاں تک پہنچ جانا ہی حیرتناک تھا اور پھر وہ نجانے کس طرح جبار گیتی ڈال کو یہاں سے لے گئے تھے۔

میرے لئے اب صحیح راستہ اختیار کرنے کا موقع آگیا تھا' میں اندازے کی بنا پر جنگل کے اس حصے کی جانب بڑھنے لگا جہاں سے ہم لوگ نیچے اترے تھے.......... ہوشیار بھی تھا اور اپنے آپ کو ادھر ادھر لہراتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا تاکہ اگر کہیں عقب سے کوئی میری تاک میں ہو تو مجھ پہ ان کی چلائی ہوئی گولی کارگر نہ ہو سکے۔

خوش بختی نے ساتھ دیا اور میں ان ڈھلانوں تک پہنچ گیا اور اس کے بعد یہ ڈھلان عبور کرنے میں مجھے کوئی مشکل پیش نہیں آئی تھی' تعجب ہوا تھا اس بات پر کہ وہ لوگ ایک دم خاموش کیسے ہوگئے تھے۔ اس سلسلے میں ایک ہی اندازہ قائم کیا جاسکتا تھا کہ وہ اس بات سے خوفزدہ ہوگئے تھے کہ عقب سے گولیاں کس نے چلائیں اور یہ گولیاں یقیناً چیکاس برادرس نے چلائی تھیں' گویا چیکاس برادرس نے انہیں خوفزدہ کر دیا تھا اور وہ پناہ لینے پر مجبور ہوگئے تھے اور اب سامنے آنے سے گریز کر رہے تھے۔ لیکن یہ موقع میرے لئے انتہائی کارآمد ثابت ہوا تھا۔

میں جس قدر برق رفتاری سے دوڑ سکتا تھا دوڑتا ہوا ہوٹل کے اس عقبی حصے میں پہنچ گیا۔ جہاں کار موجود تھی جہاں چیکاس ون' ٹو اور فور موجود تھے۔ جبار کو عقبی سیٹ پر ڈالا جاچکا تھا۔

"جلدی چیف جلدی.......... مسٹر جبار کو لے چلنا ہے۔" چیکاس فور نے کہا۔

"باقی لوگ کہاں ہیں..........؟"

"وہ موجود نہیں ہیں صرف ہم لوگ ہیں۔" چیکاس ون نے کہا اور میں نے جلدی سے اسٹرینگ سنبھال کر کار کو برق رفتاری سے واپس موڑ دیا۔ یہ خوف تھا کہ راستے میں ہمارا تعاقب کیا جائے گا یا ہم پر چھاپے مارنے کی کوشش کی جائے اگر وہ لوگ اتنے ہی ہوشیار ہیں تو یقینی طور پر بیرونی علاقے کو بھی انہوں نے نظرانداز نہیں کیا ہوگا۔

کار برق رفتاری سے سڑک پر دوڑتی رہی۔ میں نے پر تشویش لہجے میں کہا۔

"جبار بے ہوش ہے کیا..........؟"

"ہاں وہ بے ہوش ہوگئے ہیں۔"

"مم.......... مگر تم.......... تم..........؟"

"چیف ہمیں کسی اسپتال کی ضرورت ہے راستے میں جو بھی اسپتال پڑے آپ کو ادھر ہی کار رخ کرنا ہے۔"

"اسپتال!" میں نے کسی قدر پریشان لہجے میں کہا اور خاموش ہوگیا۔ کچھ سمجھ میں نہیں آرہا تھا۔ کہ جبار کا کیا ہوگا۔

کار شہر میں داخل ہوگئی' اور ہم اسے مختلف سڑکوں پر دوڑانے لگے۔ رات کا وقت تھا کسی اسپتال کی تلاش میں نکلنا بھی مشکل کام تھا' اور پھر آخر یہ ہوگا کیسے بہرحال اب یہ سب کچھ بعد کی باتیں تھیں اس وقت تو کسی اسپتال کو تلاش کرنا ہی تھا پھر خوش قسمتی سے ایک سڑک پر ایک اسپتال کے نیون سائن جگمگاتے نظر آگئے۔ یہ کوئی پرائیویٹ اور چھوٹا اسپتال تھا میں نے برق رفتاری سے کار اسپتال کے گیٹ سے اندر داخل کر دی۔ ایک چوکیدار بیٹھا ہوا اونگھ رہا تھا۔ ہماری کار دیکھ کر وہ سیدھا کھڑا ہوگیا۔

میں نیچے اتر آیا اور تیزی سے چوکیدار کے نزدیک پہنچ کر بولا۔

"اندر ڈاکٹر موجود ہے؟"

"جی صاحب رات کا ڈاکٹر صاحب موجود ہے۔"

"ایمرجنسی ہے' جلدی سے اسٹریچر منگواؤ۔" چوکیدار نے ایک طرف لگا ہوا بٹن دبا دیا تھا۔ دو وارڈ بوائے فوراً ہی اندر سے نکل آئے۔ میں نے نہایت نرمی سے ان سے کہا۔

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

"اسٹریچر لے آؤ' مریض شدید زخمی حالت میں ہے۔"

ایک وارڈ بوائے اندر دوڑ گیا اور جلدی سے اسٹریچر لے آیا۔ تب میں نے اس سے کہا۔

"چلو اسے باہر نکلوانے میں مدد کرو۔" جبار کو دونوں وارڈ بوائے احتیاط سے باہر نکالنے لگے پھر اسے اسٹریچر پر لٹا دیا گیا اور وہ لوگ سوچے سمجھے بغیر اسٹریچر کو لے کر آگے چل پڑے۔"

چیکاس برادرس میں سے ایک کو اشارہ کر کے میں باقی دو کو اپنے ساتھ لے کر ان کے پیچھے چل پڑا ایک راہداری سے گزر کر وہ ایک بڑے سے کمرے میں آ گئے' جو ایمرجنسی روم تھا۔ ڈاکٹر یہاں موجود تھا اور ایک سینٹر ٹیبل پر پاؤں رکھے ہوئے ایک خوب صورت سی نرس سے بیٹھا ہوا باتیں کر رہا تھا۔ ہم لوگوں کو دیکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا اور اس نے وارڈ بوائے سے رعونت سے پوچھا۔

"کیا بات ہے۔"

"مریض زخمی ہے سر۔ خون بہت تیزی سے بہہ رہا ہے وارڈ بوائے نے کہا اور ڈاکٹر نرس کو اشارہ کر کے اسٹریچر کے قریب پہنچ گیا اور پھر اس نے جبار کے زخمی پاؤں کو دیکھا۔"

"یہ......... یہ کیا ہے.........؟"

"اس کے بجائے ڈاکٹر کہ آپ سوالات میں وقت ضائع نہ کریں' کیا یہ بہتر نہیں ہو گا کہ آپ فوراً" ہی اپنا کام شروع کر دیں۔"

"مم مگر یہ تو یہ تو لوہے کا......... اوہ مائی گاڈ یہ تو ہڈیوں میں پیوست ہو گیا ہے' مگر یہ ہوا کیسے.........؟"

"ڈاکٹر........."

"آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں جناب' لیکن کم از کم معلومات تو ہونی چاہیں۔"

"بہتر ہے معلومات حاصل نہ کرو ڈاکٹر' بلکہ پہلے زخمی کو اس شکنجے سے آزاد کرانے کی کوشش کرو۔"

"میں آپ کی بات مانتا ہوں جناب لیکن یہ کوئی عام بات نہیں ہے ہم لوگوں کو

قانون کا بھی خیال رکھنا پڑتا ہے۔"

"ڈاکٹر پلیز۔ پہلے اسے اس شکنجے سے نجات دلاؤ۔"

"ہاں ٹھیک ہے' نرس فوراً" تیاریاں کرو' مگر یہ تو بہت سخت شکنجہ ہے بہت محنت کرنی پڑے گی۔ چلو اسے آپریشن تھیٹر میں لے چلو۔"

ڈاکٹر نے وارڈ بوائے کو اشارہ کیا اور دونوں وارڈ بوائز اسٹریچر دھکیلنے لگے۔ آپریشن تھیٹر میں پہنچنے کے بعد ڈاکٹر نے وارڈ بوائز اور نرس کی مدد سے کارروائیاں کیں۔ جبار گینی ڈال کو دو انجکشن لگائے گئے اور اس کے بعد ڈاکٹر وارڈ بوائے کی مدد سے شکنجے کو کھولنے کی کوشش کرنے لگا۔

شکنجہ واقعی بہت سخت تھا۔ میں نے بھی ڈاکٹر کی مدد کی اور دانت کچکچا کر شکنجے کے ان حصوں میں انگلیاں پھنسا دیں جہاں سے اسے کھولا جا سکتا تھا۔ انتہائی سخت اسپرنگ تھا۔ ڈاکٹر اور وارڈ بوائے تو ناکام رہے تھے لیکن میرے دل کو لگی ہوئی تھی۔ ڈاکٹر نے بے بسی سے مجھے دیکھا مگر میں نے اس پر توجہ بھی نہیں دی اور پوری قوت سے شکنجے کو دونوں ہاتھوں سے کھولنے کی کوشش کی' شکنجے میں جنبش ہوئی تو ڈاکٹر اور وارڈ بوائے نے بھی اپنی انگلیاں پھنسا دیں اور پھر انتہائی مشکل کے ساتھ اور انتہائی محنت کے بعد ہم اسے کھولنے میں کامیاب ہوئے اور اسے جبار گینی ڈال کے پاؤں سے نکال دیا گیا۔

"اوہ مائی گاڈ۔" ڈاکٹر نے اپنے مخصوص انداز میں کہا اور نرس کو دیکھنے لگا۔ اس دوران نرس وہ تمام ساز و سامان لے آئی تھی' جو زخم پر فوری طور پر استعمال کرنا تھا۔ ڈاکٹر نے زخموں کا اچھی طرح معائنہ کیا اور کہنے لگا۔

"جناب بہت بڑا کیس ہے' بڑی مشکل ہو جائے گی۔ ہم اسے وہ تمام ٹریٹ منٹ نہیں دے سکتے جو اس کے لئے ضروری ہے' یوں لگتا ہے جیسے شکنجے کے دندانوں نے ہڈیوں کو بھی متاثر کر دیا ہے' آپ اس کی سختی کا اندازہ تو کر ہی چکے ہیں' جب یہ بند ہوا ہو گا تو پوری قوت سے بند ہوا ہو گا......... اور یقیناً" یہ دندانے ہڈی کو متاثر کرنے میں کامیاب ہو گئے ہوں گے؟"

"ڈاکٹر یہاں کوئی بڑا اسپتال موجود نہیں ہے۔"

"کیوں نہیں۔ بڑا اسپتال موجود ہے' آپ کہیں تو میں وہاں فون کر دوں۔ آپ

NADEEM
Scanned and Uploaded By Nadeem
WWW.PAKSOCIETY.COM

مریض کو وہاں لے جائیں۔“

”نہیں ڈاکٹر یہ مناسب نہیں ہوگا۔ آپ کو ہماری یہیں پر مدد کرنا ہوگی اور اس سلسلے میں آپ کو ایک حوالہ دیا جاسکتا ہے۔“

”حوالہ.........؟“

”ہاں ڈاکٹر۔ یہ شخص بادل گل کا آدمی ہے‘ ایک حادثے کا شکار ہوا ہے‘ بادل گل کے دشمنوں نے اسے شکنجے میں کس کر گرفتار کرنے کی کوشش کی ہے اور یہ بادل گل کی ہدایت ہے کہ اسے انتہائی خفیہ رکھا جائے اور کسی بھی اسپتال میں محفوظ طریقے سے اس کی نگہداشت کی جائے۔ اب آپ یہ بتایئے ڈاکٹر کہ کیا بادل گل کے احکامات کی خلاف ورزی کرسکیں گے آپ.........؟“

ڈاکٹر کا چہرہ اتر گیا تھا اس نے خشک ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے کہا۔

”ہرگز نہیں جناب۔ وہ تو بہت بڑے آدمی ہیں۔“

”تو پھر اس آدمی کو تم اس بڑے آدمی کا خاص آدمی سمجھو اس کے دشمن اس کی تاک میں ہیں اور اس وقت اسے پوشیدہ رکھنا بے حد ضروری ہے‘ اور اگر یہ انتظام تم نے کردیا ڈاکٹر تو یہ سمجھو کہ بادل گل تمہارا احسان مند ہوگا.........اور اگر بادل گل کسی کا احسان مند ہو جائے تو باقی باتیں تم خود سمجھتے ہو۔“ میں نے ڈاکٹر کے چہرے پر نگاہیں جماتے ہوئے کہا۔

ڈاکٹر کے انداز میں ایک دم تبدیلی رونما ہوگئی تھی۔ اس نے کہا۔

”آپ فکر مت کریں۔ ہم تو بادل گل صاحب کی رعایا میں سے ہیں۔ ہم بھلا ان کے حکم کی تعمیل کیوں نہیں کریں گے۔ ٹھیک ہے میں سارا انتظام یہیں کئے لیتا ہوں۔“

میں نے اطمینان کی گہری سانس لی میرا حربہ کامیاب رہا تھا۔ بادل گل ظاہر ہے اس علاقے کے لئے اجنبی نہیں تھا۔ ڈاکٹر نے فوراً ہی میری بات تسلیم کرلی تھی۔ اس کے بعد جو کچھ ہوا......... وہ بہت زیادہ سرگرمی کا مظہر تھا۔ ڈاکٹر نے خصوصی توجہ دی اور تقریباً ایک سے ڈیڑھ گھنٹے تک جبار گینی ڈال کے پاؤں پر مصروف رہا۔ ”جبار کو بے ہوشی کے انجکشن لگا دیئے گئے تھے‘ اس لئے وہ بالکل ہی بے سدھ تھا لیکن اس کا چہرہ دیکھ دیکھ کر میرا دل کٹ رہا تھا اور میں سوچ رہا تھا کہ انتہائی مشکل حالات پیدا ہوگئے ہیں اور ان

حالات میں جبار کا تحفظ دیر تک کرنا ممکن نہیں ہوگا‘ جس طرح بھی بن پڑے اسے یہاں سے واپس دارالحکومت بھجوانا پڑے گا۔ ظاہر ہے یہ کام آسان نہیں تھا اس لئے یا تو مجھے رشید ناگی سے رابطہ قائم کرنا پڑے گا یا پھر چیکاس برادرس میں سے کم از کم دو افراد کو یہاں سے روانہ کرنا ہوگا بہرحال یہ فیصلہ ابھی مشکل تھا‘ میں نے ڈاکٹر کا شکریہ ادا کیا تو اس نے کہا۔

”نہیں جناب۔ بادل گل کا نام کافی ہے۔ یہاں کون ہے جو ان کا احسان مند نہیں ہے۔“

”اس زخمی کے سلسلے میں آپ کا کیا مشورہ ہے ڈاکٹر۔“

”تجزیہ کرنا پڑے گا جناب۔ اس وقت تو تمام ٹیکنیشن جاچکے ہیں صبح کو پاؤں کے ایکسرے کراؤں گا۔ راتوں رات یہ اندازہ بھی ہو جائے گا کہ پیر پر کتنی سوجن چڑھتی ہے اگر ہڈی میں سوراخ ہوگئے ہیں تو پھر انہیں کسی بڑے اسپتال لے جانا پڑے گا۔ میرا مطلب ہے کسی بڑے شہر کے اسپتال۔“

”ہوں۔“ میں نے پریشانی سے گردن ہلائی۔ ”گویا صبح تک انتظار کرنا ہوگا۔“

”اس وقت تو مجبوری ہے اور پھر انتظار بھی ضروری ہے لیکن آپ فکر نہ کریں۔ ان کی لمحے لمحے کی نگہداشت میرا فرض ہے۔ ہم انہیں کمرے میں منتقل کئے دیتے ہیں۔“

جبار کو ایک کمرے میں پہنچا دیا گیا۔ ڈاکٹر نے کہا۔

”آپ لوگ آرام کیجئے۔ ہم مستعد ہیں۔ کل صبح نو بجے آپ تشریف لے آیئے۔ میں اس وقت تک یہاں رکوں گا جب تک ایکسرے وغیرہ مکمل نہ ہو جائیں گے۔“

”ہم بھی یہاں موجود ہیں ڈاکٹر۔“

”اس کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ لوگ بے فکر ہو جائیں ان کی مکمل ذمہ داری اب ہم پر ہے۔“ ڈاکٹر کے انداز میں ہچکچاہٹ تھی۔ جیسے وہ ہمیں یہاں نہ رکنے دینا چاہتا ہو۔ میں نے اس سے پوچھ لیا۔

”ہمارے یہاں رکنے میں کوئی حرج ہے ڈاکٹر۔“

”اگر آپ برا نہ مانیں سر تو میں اس کا اقرار کروں گا۔ یہ چھوٹا سا پرائیویٹ کلینک ہے۔ مالکان نے کچھ اصول بنائے ہیں اور پھر آپ یقین رکھیں ہم پر۔ ان کی دیکھ بھال تو

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

اب ہماری ذمہ داری ہے۔ ویسے آپ جیسا پسند کریں کیونکہ بادل گل کے نام پر تو تمام اصول بدلے جاسکتے ہیں۔" ڈاکٹر بے چارگی سے بولا۔

میں نے ایک لمحے سوچا پھر جیب سے کچھ نوٹ نکال کر ڈاکٹر کے حوالے کرتے ہوئے بولا۔ "اسپتال کے کسی اصول میں کوئی مداخلت نہیں کی جائے گی ڈاکٹر! ویسے ایسے کسی مریض کے ساتھ ایک آدھ آدمی رک سکتا ہے۔"

"بے حد شکریہ جناب۔" آپ یقین کریں ہم فرض شناس ہیں اور اپنی ذمے داریاں خود پوری کرتے ہیں۔ آپ کو بالکل شکایت نہیں ہوگی۔"

"ہم باہر نکل آئے۔ تاحد نگاہ سڑک سنسان تھی۔ اسپتال کے احاطے سے کچھ دور آکر ہم رک گئے۔ میں نے چیکاس ون کو کار کی چابی دے کر کہا۔ گاڑی یہاں لے آؤ۔"

"اوکے چیف۔" ون چلا گیا۔ میں نے فور سے کہا۔

"تم لوگ وہاں کیسے پہنچ گئے۔"

"چند افراد کا تعاقب کرتے ہوئے۔"

"کون تھے وہ.........؟"

"بادل گل کے آدمی۔"

"اس علاقے کے بارے میں جانتے ہو جہاں وہ جنگل ہے۔؟"

"ہاں چیف۔ تارین کا علاقہ کہلاتا ہے۔ وہاں بادل گل کا ہیڈ کوارٹر ہے۔"

"کیسے معلوم ہوا.........؟"

"چیف' آپ نے ہمیں کام کرنے کا حکم دیا ہے۔"

"باقی کہاں ہیں؟"

"اپنے طور پر کام کر رہے ہیں۔"

"کیا تم وہ عمارت دیکھنے میں کامیاب ہوگئے جو اس جنگل میں ہے؟"

"نہیں چیف۔ ان لوگوں نے بہترین انتظامات کر رکھے ہیں۔ خاص طور سے دشمنوں کی بو سونگھ لینے والے کتے۔ ہمیں جن سے بچنے کے لئے محنت کرنی پڑی تھی اور انہی سے بچتے ہوئے ہم جبار تک پہنچ گئے تھے۔ ہم نے انہیں شکنجے میں پھنستے ہوئے اور آپ کو گولیوں سے بچتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔ ہمیں یقین تھا کہ آپ اپنی حفاظت کرلیں گے۔

مسٹر گینی ڈال کو وہاں سے اٹھا کر لانا ضروری تھا۔"

"ارے ہاں شکنجہ تم نے کیسے کاٹا۔"

"ایسی چیزیں ہمارے پاس رہتی ہیں۔ شکنجے کا سرا رسے سے بندھا ہوا تھا اور اسے کاٹنے کے لئے یہ تیز دھار چاقو کام آگیا۔" فور نے مجھے ایک چاقو دکھایا۔

"یہ چاقو ہمیشہ پاس رکھتے ہو؟"

"ہاں چیف۔ یہ چھوٹی چیزیں ہوتی ہیں۔ بظاہر ان کا رکھنا حماقت محسوس ہوتا ہے لیکن بعض اوقات یہ حماقت کارآمد ہوتی ہے۔ خوش قسمتی سے ہمیں مسٹر ناگی جیسے آدمی کی سرپرستی حاصل ہوگئی ہے۔ وہ ہمارے خیالات سے متفق ہیں۔"

"کیا مطلب.........؟"

"مسٹر ناگی نے ہم سے یہاں روانہ ہوتے ہوئے ہماری ضروریات پوچھی تھیں۔ ہم نے انہیں ایک فہرست دے دی تھی۔ مسٹر ناگی نے ہماری تمام ضروریات ہمیں مہیا کر دی تھیں۔"

"خوب۔ اس بات سے میں نے سبق لیا ہے۔"

"جی سر۔"

"ہاں جبار نے بھی اس کا خیال نہیں رکھا تھا۔ ہم اس جنگل میں صرف ایک ایک پستول لے کر داخل ہوگئے تھے۔"

"اوہ سر یہ بہت خطرناک تھا جبکہ آپ کو اندازہ تھا کہ آپ دشمن کی کچھار میں جارہے ہیں۔"

"غلطی کا خمیازہ بھگتنا پڑا تھا۔" میں نے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔ تو چیکاس خود بولا۔

"ہمارے پاس بہت سی عجیب و غریب چیزیں ہیں آپ انہیں دیکھیں گے تو ہنسیں گے۔"

"اب نہیں ہنسوں گا۔" میں نے کہا۔ چیکاس ون گاڑی لے آیا تھا۔ میں نے کہا۔

"جبار کے لئے یہاں رکنا چاہیے۔"

"جو حکم چیف۔"

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

”بات تو بن گئی ہے لیکن ہم اسے زیادہ وقت یہاں نہیں رکھ سکتے کسی طرح اسے واپس بھجوانا ہوگا اور اگر صورت حال خطرناک ہوگئی تو پھر کل ہی یہ کام کرنا پڑے گا۔ ممکن ہے تم میں سے کسی کو اس کے ساتھ جانا پڑے۔“

”جیسا آپ پسند کریں۔“

”چلو پھر ہوٹل چلتے ہیں۔ میں وہاں سے ناگی کو کال کروں گا۔ اس سے جبار کے بارے میں بات کرلی جائے گی۔ ڈاکٹر ”یقیناً“ مسٹر جبار کا خیال رکھے گا۔“

”صبح میں یہاں پہنچ جاؤں گا۔“ میں نے کہا۔ میرے چھوٹے سے ہوٹل میں ٹرنک کال کا معقول بندوبست نہیں ہوسکتا تھا چنانچہ میں ہوٹل پامیر چل پڑا اور کچھ دیر کے بعد ہم وہاں پہنچ گئے۔ تینوں چیکاس یہاں موجود تھے۔ ان سے گفتگو کئے بغیر میں نے فون پر آپریٹر سے رابطہ کیا اور اسے نمبر بتا کر اپنی کوٹھی کی کال مانگی۔ کچھ دیر کے بعد سعید خاں سے رابطہ قائم ہوگیا۔

”ہیلو۔ دانش“

”یس سر۔“

”ناگی کہاں ہے؟“

”چار سو گیارہ میں۔“

”بات کراؤ۔“

”کوئی چالیس سیکنڈ لگے پھر ناگی کی آواز سنائی دی“

”جی مسٹر دانش۔“

”جبار سخت زخمی ہوگیا ہے۔ اسے واپس لے جانا ہے تاکہ وہاں اس کا علاج ہوسکے۔ کیا بندوبست کرسکتے ہو۔“

ناگی نے کچھ دیر سوچا پھر بولا۔ ”اسی وقت سے تیاریاں شروع کئے دیتا ہوں۔ جتنی جلدی ممکن ہوا پہنچ جاؤں گا۔“

”اسے یہاں سے لے جانے کا انتظام کرکے آنا ہے۔“

”یقیناً“ چیف یہ فیصلہ کرنا ہے کہ کیا اتنی جلدی مسٹر جبار گینی ڈال کو یہاں تک لانے کا بندوبست کیا جاسکتا ہے۔ تاہم میں انتہائی کوشش کروں گا کہ اس میں دیر نہ لگے۔

”آپ تو خیریت سے ہیں“

”ہاں میں بالکل ٹھیک ہوں‘ اچھا کل میں تمہارا انتظار کروں گا“ پتا نوٹ کرلو‘ ہوٹل گلزار.........“ میں نے رشید ناگی کو اپنے ہوٹل کا پتا اچھی طرح سمجھا دیا اور اس کے بعد سلسلہ منقطع کردیا۔

باقی چیکاس سنسنی خیز نگاہوں سے مجھے دیکھ رہے تھے‘ ٹیلی فون بند کرنے کے بعد میں نے ان کو دیکھا اور پھیکے انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔ ”ہاں دوستو! تم سب تو خیریت سے ہو۔“

چیکاس تھری نے سہمے ہوئے سے انداز میں کہا۔ ”مسٹر جبار گینی ڈال سخت زخمی ہوگئے ہیں۔

”ہاں‘ بد قسمتی سے ہم اپنے کام کو موثر انداز میں نہیں کرسکے۔ جس کے نتیجے میں وہ زخمی ہوگیا ہے۔“

”وہ کہاں ہیں چیف؟“ نمبر ٹو نے پوچھا۔

”اس وقت ایک اسپتال میں موجود ہے۔“

”کیا ان کا وہاں تنہا رہنا مناسب ہے؟“

”فی الحال اسے تنہا چھوڑ دینا ہی مناسب ہے۔“ میں نے پر خیال لہجے میں جواب دیا۔

وہ تینوں سوچ میں ڈوب گئے۔ پھر گہری سانس لے کر مجھ سے متفق ہوگئے‘ میں بھی کسی قدر بے چینی محسوس کر رہا تھا۔ ایک ایسی بے چینی جسے میں کوئی موثر نام نہیں دے سکتا تھا۔ ظاہر ہے‘ جبار گینی ڈال سے قلبی واسطہ ہوگیا تھا اور اس کے ساتھ پیش آنے والے حادثے نے انتہائی ملول کردیا تھا چند لمحے ایک سوگوار سا ماحول طاری رہا اس کے بعد میں نے ماحول کو بدلنے کے لئے چیکاس ٹو سے کہا۔

”تم تینوں کیا کارنامہ سرانجام دے رہے ہو؟“

”یہاں کی صورت حال کھل کر سامنے آگئی ہے‘ تمام تر نظام بہترین انداز میں چل رہا ہے‘ محکمہ سیاحت یہاں اپنے کام موثر طور پر سرانجام دے رہا ہے‘ جہاں تک ہماری معلومات کا تعلق ہے‘ کچھ عرصے قبل اس علاقے میں بڑی افراتفری تھی۔ سیاحوں کو

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

خطرناک حالات کا سامنا کرنا پڑتا تھا اور اس سلسلے میں بہت سے واقعات لوگوں کی زبانی معلوم ہوئے ہیں' لیکن پھر ایک سمجھوتہ ہوگیا۔ حکومت کے اور سرداروں کے درمیان اور اس سمجھوتے کے تحت یہ بات طے پاگئی کہ سردار غیر ملکی سیاحوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچائیں گے اس کے نتیجے میں انہیں یہاں بہت سی مراعات دی گئیں۔ مثلاً" ایسے بازار جن میں غیر ملکی سازو سامان فروخت کیا جاسکے۔ ملکی لوگ غیر ملکی سامان کے سستے حصول کے لئے ان بازاروں میں آئیں جائیں اور خریداری کریں۔ یہ سلسلہ اب بھی چل رہا ہے لیکن ان لوگوں نے جو یہاں طاقتور لوگ کہلاتے ہیں اور بھی بہت سے کاروبار شروع کر دیئے۔ پہلے یہاں چند افراد کی اجارہ داری تھی لیکن رفتہ رفتہ وہ لوگ ایک دوسرے میں ضم ہوتے چلے گئے اور اب صرف دو طاقتیں اس علاقے میں موثر حیثیت رکھتی ہیں۔ ایک ڈولی رباب ہے دوسرا بادل گل' دونوں کے شعبے الگ الگ ہیں اور دونوں ہی طاقتور گروہ ہیں۔ ڈولی رباب اسلحہ اور الیکٹرانک کے سامان کا اسمگلر ہے۔ دوسری ضروریات بھی وہی پوری کرتا ہے اور بادل گل نے دوسرا شعبہ اپنا رکھا ہے۔ جہاں تک ہمارے علم میں آیا ہے چیف' وہ دیجی نیبل آئل کنگ ہے اور سنا ہے ملک کی پیداوار کا ستر فیصد حصہ اس وقت بادل گل کی تحویل میں آجاتا ہے اور وہ ویجی ٹیبل آئل اسمگل کر دیتا ہے۔ سنا یہ گیا ہے کہ اس کا کاروبار' ڈولی رباب سے زیادہ بہتر ہے اور ڈولی رباب اس کے مقابلے میں کچھ نہیں کماتا۔ اس کا گروہ بھی ڈولی رباب کے گروہ سے زیادہ طاقتور تصور کیا جاتا ہے۔ یہ صورت حال ہے۔"

میں نے چکراتے ہوئے ذہن کے ساتھ چیکاس ٹو کو دیکھا۔ کیا شاندار معلومات تھیں۔ ان لوگوں نے ابتداء ہی سے اپنی ذہانت کا سکہ بٹھا دیا تھا' اس نقشے کی ترتیب اور اس کے بعد یہ مزید معلومات جبکہ باقی دو فتنے چیکاس ون اور فور تارین کے جنگلات جا پہنچے تھے۔ ان لوگوں نے بڑے صحیح پوائنٹس تلاش کئے تھے اور یہ ان کی بے انتہا ذہانت کا اظہار تھا۔ میں نے چیکاس ون سے کہا۔ "ڈولی رباب کے بارے میں تفصیلات معلوم ہوسکی ہیں؟"

"بہت محفوظ شخصیت ہے چیف' ظاہر ہے اتنے بڑے گروہ کو چلا رہا ہے لیکن ہم اس کے اسلحہ خانے تلاش کرنے میں کامیاب ہوگئے ہیں۔ وہ سڑک نمبر تین کہلاتی ہے اور

ایک دوسرے شہر کو نکل جاتی ہے۔ سکیٹر نائن کی آبادیوں سے کوئی آٹھ کلو میٹر کے فاصلے پر رائٹ ہینڈ کو نمک کارخانے ہیں لیکن اصل میں یہ کارخانے اسلحہ خانے ہیں۔ سنا یہ گیا ہے کہ یہاں ہر طرح کا اسلحہ دستیاب ہو جاتا ہے۔ خام بارود سے لے کر وہ تمام چیزیں جو ایک جنگ کی ضرورت ہوں۔"

"کیا وہ اسلحہ خانے دیکھ سکے ہو؟"

"جی چیف پورا پورا سروے کر آئے ہیں' مگر حفاظت کا انتظام کیا گیا ہے۔ البتہ میرے بھائی نے مجھ سے کہا تھا کہ اگر کبھی ان اسلحہ خانوں تک پہنچنے کی ضرورت پیش آجائے تو اس کے لئے کیا طریقہ کار اختیار کیا جاسکتا ہے اور جو تدبیر میں نے اسے بتائی وہ اس سے متفق ہے۔"

"گویا' اگر تم وہاں تک پہنچنا چاہو' تو پہنچ سکتے ہو۔"

"ایک موثر پروگرام کے تحت' آسانی سے نہیں وہاں بھی خاردار تاروں کی باڑھ لگی ہوئی ہے جس میں کرنٹ رہتا ہے۔ البتہ ہم لوگ بڑی آسانی سے وہ تار پھلانگ سکتے ہیں اور اس کے بعد اسلحہ خانے کی عمارت تک بھی پہنچ سکتے ہیں۔ آپ چاہیں تو کسی وقت اس کا مظاہرہ دیکھ لیں۔" میں نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کیوں نہیں' مجھے یقین ہے یہ ناقابل یقین بات نہیں ہے۔"

"تو چیف یہ صورت حال ہے۔ اب آگے آپ ہمیں احکامات دیں' ویسے جب تک مسٹر جبار گینی ڈال کی کیفیت بہتر نہیں ہو جاتی ہم لوگ مضطرب رہیں گے۔"

"جبار کے لئے یہ سب سے موثر بات ہے کہ اسے واپس پہنچا دیا جائے' وہاں صحیح طریقے سے علاج ہو جائے گا' رشید ناگی اپنی تمام تر کوششیں کرے گا۔" میں نے کہا۔ ان لوگوں کو آرام کرنے کی اجازت دے دی۔ طے یہ کیا گیا تھا کہ صبح کو جبار گینی ڈال سے ملاقات کی جائے گی۔ چیکاس ون اور فور دور دور رہ کر اس کی نگرانی کریں گے۔ یہ احتیاط کے طور پر کیا جائے گا۔ پھر جونہی رشید ناگی پہنچا' جبار گینی ڈال کی واپسی کا بندوبست کر دیا جائے گا اور اس کے بعد میں نے انہی کے ہوٹل میں آرام کیا' جبار کا کمرہ اور اس کا بستر خالی تھا' باقی وقت گہری سوچوں میں گزارتے ہوئے بالآخر نیند نے مجھے پرسکون کر دیا۔

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

دوسری صبح تقریباً سات بجے آنکھ کھل گئی تھی' ٹیلی فون پر چیکاس کو چیک کیا' سب کے سب جاگ رہے تھے۔ ہم نے مشترکہ طور پر ناشتا کیا اور پروگرام کے مطابق' میں ون اور فور کے ساتھ باہر آگیا اور کچھ دیر کے بعد ہم تینوں اس پرائیویٹ اسپتال کی جانب جارہے تھے۔ جبار کے لئے میرے دل میں بہت سے وسوسے تھے' رشید ناگی آجائے تو بہت بڑا سہارا مل جائے۔ میں اس پر بہت اعتماد کرتا تھا۔ ویسے کار اس وقت اسپتال کے گیٹ سے اندر داخل کرنے کے بجائے ہم نے سڑک کے کنارے پارک کردی۔ دونوں چیکاس کو میں نے وہیں چھوڑ دیا اور تیز قدموں سے چلتا ہوا اندر داخل ہوگیا' اسپتال میں زیادہ رش نہیں تھا بس اکا دکا افراد نظر آرہے تھے' استقبالیہ پر میں نے اس ڈاکٹر کے بارے میں پوچھا جو رات ڈیوٹی پر تھا اور اس نے مجھے انگلی سے ایک کمرے کی جانب اشارہ کرکے وہاں بھیج دیا۔ ڈاکٹر اپنی میز پر بیٹھا غالباً کسی ایکسرے کو چیک کر رہا تھا۔ قدموں کی آہٹ پر اس نے گردن اٹھائی مجھے دیکھا اور پھر پہچان لیا اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

"ہیلو' کہئے خیریت' کیسے مزاج ہیں؟"

"خیریت ہے آپ بتایئے ڈاکٹر' ہمارے مریض کا کیا حال ہے؟"

"جی۔" ڈاکٹر کے انداز میں کسی حیرانی کے آثار پیدا ہوگئے اور میرے بدن میں ٹھنڈی ٹھنڈی لہریں دوڑنے لگیں' ڈاکٹر کا یہ سوالیہ انداز کوئی سنسنی خیز کہانی سنا رہا تھا' میں سرد نگاہوں سے اسے دیکھنے لگا۔

"اس نے کہا۔ "کیا مطلب' آپ کو علم نہیں ہوا؟"

"کس بات کا ڈاکٹر؟" میں بھاری لہجے میں پوچھا۔

"مجھے حیرت ہے آپ بادل گل صاحب سے رابطہ قائم کرلیجئے۔ شاید وہ آپ سے رابطہ قائم نہیں کرسکے۔ رات کو تقریباً ساڑھے تین بجے آپ کے مریض کی حالت خراب ہوگئی تھی۔ میرے پاس بادل گل صاحب کا ٹیلی فون نمبر تھا۔ میں نے ان سے رابطہ قائم کرکے تفصیل بتائی۔ اس وقت تک شاید انہیں بھی اس بات کا علم نہیں تھا کہ آپ اس مریض کو ہمارے اسپتال میں لائے ہیں۔ پھر انہوں نے کہا کہ وہ اپنے آدمی بھیج رہے ہیں۔ مریض کو ان کے حوالے کردیا جائے تاکہ وہ اسے شہر منتقل کرسکیں اور یہی مناسب تھا۔ جناب حالانکہ اس لوہے میں زہریلا مادہ نہیں پایا گیا جو شکنجے کی شکل میں تھا لیکن پھر بھی یوں لگتا ہے جیسے ہڈی پوری طرح مضروب ہوگئی تھی' شاید سوجن چڑھ گئی تھی اور اس کے ساتھ ساتھ مریض اندرونی طور پر بھی بہت بے چین ہوگیا تھا۔ وہ مسلسل کراہ رہا تھا۔ یہ حالت دیکھ کر میں نے پہلے تو یہ سوچا کہ بڑے اسپتال سے رابطہ قائم کروں لیکن پھر یہ بھی سوچا کہ کہیں یہ آپ لوگوں کی مرضی کے خلاف نہ ہو چنانچہ میں نے بادل گل صاحب سے رابطہ قائم کیا۔ تقریباً سوا چار بجے ان کے آدمی مریض کو لے گئے۔ آپ کو شاید اس بارے میں کوئی اطلاع نہیں دی گئی۔"

ڈاکٹر اپنی بات کر رہا تھا اور میرے دل و دماغ میں دھواں بھر رہا تھا۔ میں نے خاموشی سے اپنی جگہ سے اٹھ کر دروازہ بند کیا۔ ڈاکٹر حیران نگاہوں سے مجھے دیکھ رہا تھا' پھر میرے ہاتھ میں پستول دیکھ کر اس کا منہ کھل گیا' میں نے پستول کی نال اس کی پیشانی پر رکھ دی۔

"تم نے ایسا کیوں کیا ڈاکٹر؟"

"ج........ جناب' اطلاع تو دینی ہی تھی' مم........ میرا کیا قصور ہے؟"

میں نے ایک زور دار تھپڑ اس کے رخسار پر رسید کردیا اور شاید ڈاکٹر کا اندرونی گال پھٹ گیا' خون کی چھوٹی چھوٹی لکیریں اس کے ہونٹوں سے باہر آگئیں۔ میں نے اس کی گردن اپنے ہاتھ کے شکنجے میں جکڑتے ہوئے کہا۔ "اگر اسے کوئی نقصان پہنچ گیا ڈاکٹر تو تمہاری زندگی کی کوئی ضمانت نہیں ہوگی۔"

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

"آپ.........." آپ" ڈاکٹر نے بھنچے بھنچے لہجے میں کہا' میں نے اس کی گردن پر گرفت کم کی تو وہ بولا۔ "آپ یقین کیجئے میں نے تو پورے خلوص نیت سے یہ سب کچھ کیا ہے اگر اس میں کوئی غلطی ہوگئی ہے تو آپ اسے نادانستگی ہی تصور فرمایئے جناب' میرا تو کوئی قصور نہیں ہے۔"

اندازہ لگایا میں نے کہ غلطی مجھ سے ہی ہوئی ہے' ڈاکٹر کو اگر میں پامیر کا نمبر دے دیتا تو وہ یقیناً" وہیں ٹیلی فون کرکے مجھے اطلاع دیتا۔ گویا جبار بادل کے ہاتھ پہنچ گیا اور بادل گل یہ بات جانتا ہے کہ رات کو تارین کے علاقے میں سرگرمیاں ہوئی ہیں اور اس کا ایک شکنجہ غائب ہے' گویا جبار گیٹی ڈال شدید خطرے میں پڑ گیا۔ "جس نمبر پر تم نے رنگ کیا ہے ڈاکٹر کاغذ پر لکھ کر مجھے دو۔" میں نے غرائی ہوئی آواز میں کہا اور ڈاکٹر نے مجھے نمبر لکھ کر دے دیا۔

میں نے نمبر لے کر اپنی جیب میں رکھتے ہوئے کہا۔ "تم ان تمام واقعات کے بارے میں مکمل خاموشی اختیار کروگے اگر ایسا نہ ہوا تو.......... اتنے ٹکڑے کروں گا' تمہارے کہ ان کی تعداد نہیں گنی جاسکے گی۔"

میں پلٹا اور دروازہ کھول کر باہر نکل آیا' دماغ میں دھواں بھرا ہوا تھا۔ اسپتال کی عمارت سے باہر کار میں پہنچا تو چیکاس برادرز نے میرا چہرہ غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ "کوئی خاص بات ہے چیف؟"

"چلو.........." میں نے جواب دیا اور چیکاس ون نے کار اسٹارٹ کرکے آگے بڑھا دی۔ دل و دماغ میں شدید ہیجان برپا ہوگیا تھا۔ جبار کے لئے وہ موثر قدم نہیں اٹھایا گیا جو اس کی زندگی کی بقاء کا ضامن ہوتا۔ میں نے ذہانت کا ثبوت نہیں دیا۔ یہاں مجھ سے بڑی غلطی ہوئی ہے' اگر جبار کو کچھ ہوگیا تو اپنے آپ کو معاف نہیں کرسکتا تھا۔

چیکاس ون نے سوال کیا۔ "کہاں چلیں چیف؟"

"ٹیلی فون کرنا ہے مجھے کہیں بھی چلو۔"

"ہوٹل واپس چلوں۔"

"ٹھیک ہے۔" میں نے کہا۔

گلزار ہوٹل سے کچھ فاصلے پر میں نے ایک میڈیکل اسٹور دیکھا تھا جہاں پبلک کال

بوتھ لگا ہوا تھا۔ کچھ دیر کے بعد کار پبلک کال بوتھ کے سامنے رک گئی۔ میں نیچے اترا اور اندر داخل ہوگیا۔

میں نے بادل گل کا ٹیلی فون نمبر ڈائل کیا اور ریسیور کان سے لگالیا۔ دوسری طرف سے آواز آئی۔ "ہیلو۔"

"بادل گل صاحب سے بات کرنی ہے۔"

"کون صاحب بول رہے ہیں؟"

"ان کا ایک پرانا دوست۔"

"موجود نہیں ہیں اور یہ بھی نہیں کہا جاسکتا کہ اس وقت کون سے نمبر پر ملیں گے' آپ کو کوئی پیغام دینا ہو تو دے دیجئے۔"

"صرف ایک پیغام ہے' بادل گل سے یہ بات کہہ دینا کہ جس شخص کو رات کو وہ اسپتال سے لے آیا ہے اگر اسے بال برابر نقصان پہنچا تو بادل گل کے اہل خاندان میں سے ایک بھی زندہ نہیں بچے گا۔ کتے کی موت ماردوں گا میں اسے۔ بس یہ پیغام دے دینا میرا' میں دوبارہ انہیں ٹیلی فون کروں گا۔"

میں نے فون بند کردیا۔ پھر باہر نکل آیا جو کہا تھا وہ کرنا تھا۔ جبار میری غلطی کا شکار ہوا تھا اگر واقعی اسے نقصان پہنچا تو پھر میں خود کو معاف نہیں کرسکوں گا۔

واپس آیا تو چیکاس ون نے پوچھا۔ "کسے فون کیا تھا چیف؟"

"بادل گل کو۔ ملا نہیں۔"

"اب کیا حکم ہے؟"

"لڑائی شروع ہوگئی ہے اور یہ ان کا علاقہ ہے۔ ہمیں ہوشیار رہنا ہوگا۔"

"ہم کام جاری رکھیں؟"

"نہیں۔ فی الحال خاموشی اختیار کرو۔ تمام سرگرمیاں بند کردو اور ہوٹل میں محدود ہو جاؤ میں ٹرانسیٹر پر تم سے رابطہ قائم رکھوں گا۔ ہاں ایک بات کا خیال رکھنا تمہیں ہر قیمت پر اپنی حفاظت کرنی ہے اگر کوئی ناگزیر صورتحال پیش آجائے تو اپنا دفاع اور تحفظ کرنا اور اس کے بعد صورت حال مشکل ہو تو میرے پاس پہنچ جانا میں سنبھال لوں گا۔"

"اوکے چیف۔" چیکاس ون نے جھٹکے دار لہجے میں کہا اور پھر وہ واپس چلا گیا۔

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

میں ہوٹل میں اپنے کمرے میں آگیا' دل ودماغ میں دھواں بھرا ہوا تھا' میں یہ بھی محسوس کر رہا تھا کہ میں نے جس بڑے کام کا بیڑا اٹھایا ہے اس میں بہت سی ایسی خامیاں رہ گئیں جن کا اب احساس ہو رہا تھا۔ اصولی طور پر مجھے یہاں کسی نہ کسی طریقے سے انتظامیہ کا تحفظ حاصل کرنا تھا۔ صرف چند افراد کے ساتھ دو بڑے گروہوں سے ٹکرانا آسان نہیں محسوس ہو رہا تھا۔ ہوٹلوں کے علاوہ اور کوئی ایسا ٹھکانہ بھی نہیں تھا جہاں سے اپنی سرگرمیاں جاری رکھی جائیں ان مشکلات کا اب احساس ہو رہا تھا اگر ایسا نہ ہوتا اور ان خامیوں پر قابو پانے کے بعد کام کا آغاز ہوتا تو جبار اس طرح مصیبت میں نہ پڑتا۔ بڑی احمقانہ غلطی ہوئی اسے بے یارومددگار چھوڑ کر۔ بادل گل کے لئے اس کا اغوا نہایت آسان ہوگیا۔ میں نہیں کہہ سکتا تھا کہ میں نے بادل گل کے آدمیوں کو جو وارننگ دی ہے' اس کے کیا اثرات مرتب ہوں گے اور یہ کوئی غلط بھی نہیں تھی کیونکہ جبار کے بارے میں اب کوئی شبہ نہیں تھا کہ وہ بادل گل کی قید میں ہے۔

بہت دیر تک سوچ میں ڈوبا رہا' ویٹر آیا تو اس سے خالی چائے طلب کرلی اور چائے کی کئی پیالیاں پی ڈالیں۔ پھر خوبصورت خان میرے پاس پہنچ گیا' چہرے پر عجیب سے تاثرات پھیلے ہوئے تھے' سلام کرکے ایک طرف بیٹھ گیا۔

"چائے پیو گے؟"

"نہیں صاب' امارا دل بوت اداس ہے' آج پھر ایک بد نصیب بادل گل کا ظلم کا شکار ہوا ہے۔"

"کون؟" میں نے سرسری انداز میں پوچھا۔

"ابی صاب' توڑا دیر پہلے ام آپ کے پاس آتا ہوا جنگل چوک سے گزرا تو ادھر خلقت دیکھا' بوت سارا لوگ چوک پر جمع تھا۔ ایک کالا آدمی کا لاش چوک کے بیچوں بیچ کھمبے کے ساتھ بندھا تھا' پتا نہیں کون بے چارہ ہے ویسے اپنا ملک کا نہیں معلوم ہوتا' لاش کا بدن پر کوئی کپڑا نئیں تھا صاب' اس کا دونوں آنکھ نکال لیا گیا ہے' آتوں کا پنجہ کلائی کے پاس سے کاٹا گیا ہے دونوں پیر بھی کاٹ دیا گیا ہے۔ سینے پر بادل گل کا پیغام چپکا ہوا ہے' لکھا ہے لاش کو سارا دن اسی ماقف رہنے دیا جاوے' کوئی اسے ہاتھ نہ لگاوے' ابی لوگ دیکھتا ہے صاب اور افسوس کرتا ہے' شرم کا بات تو یہ ہے کہ ادھر پولیس کا نام و

نشان نہیں ہے' میں جانتا' صاب وہ جو کوئی بھی ہے لاش کو شام تک نہیں اتارا جائے گا' ابی پولیس کا لوگ بادل گل سے کھوشامد کرے گا کہ لاش کو ادھر سے اٹھایا جاوے اس کا اجازت کا بغیر کوئی کچھ نہیں کرے گا۔"

خوبصورت خان نجانے کیا کیا کہتا رہا لیکن اس کے الفاظ نے میرے بدن میں آگ لگا دی تھی' سارا وجود جل کر خاکستر ہوگیا تھا' خوبصورت خان کے الفاظ بتا رہے تھے کہ کالا آدمی جبار گینی ڈال کے علاوہ اور کوئی نہیں ہو سکتا' آنکھیں نکال لی گئی ہیں' ہاتھوں کے پنجے کاٹ دیئے گئے ہیں' پیروں کے پنجوں کو بھی جسم سے علیحدہ کر دیا گیا ہے' جبار گینی پر جو کچھ گزری تھی' پوری طرح میرے ذہن میں آگئی تھی اور میرا بدن کانپ رہا تھا۔

خوبصورت خان نے کہا۔ "ابی آپ کو کیا ہوا صاب' کھوپڑدہ ہوگیا وہ بھیڑیا ایسا ہی کام کرتا ہے۔ یہ کالا آدمی اس کا مخالفت میں بولتا ہوگا۔"

"چلو خوبصورت خان۔" میں نے بھرائی ہوئے آواز میں کہا۔

"ٹھیک ہے صاب آج کدر چلنا ہے؟"

"جنگل چوک چلو مجھے وہ لاش دکھاؤ۔"

"ابی صاب' آپ بہت اثر لیتا' چوڑو ادھر ایسا کام بادل بوت کھوشی سے کرتا ہے'

میں خاموشی سے اٹھ کر دروازے کے قریب پہنچ گیا۔

خوبصورت خان بھی اٹھ کھڑا ہوا تھا' پھر ہم دونوں باہر نکل آئے خوبصورت خان نے گاڑی میں بیٹھتے ہوئے کہا۔ "ابی صاب آپ کا آلت اچھا نہیں لگتا' ادھر جانا چھوڑو جو اس کو دیکھتا توبہ توبہ کرتا ہوا ادھر سے آگے بڑھ جاتا۔"

"زیادہ مت بولو خوبصورت خان جنگل چوک چلو' میں تم سے کہہ رہا ہوں۔"

"ابی ٹھیک ہے' صاب جیسا آپ کا مرضی۔" خوبصورت خان نے ٹھنڈی سانس لے کر گاڑی آگے بڑھا دی' میرا سلگتا ہوا وجود کسی طرح قرار نہیں پا رہا تھا۔

تھوڑی دیر کے بعد کار جنگل چوک پہنچ گئی لوگوں کا رش بڑھتا جا رہا تھا اور راستے تقریباً بند ہوگئے تھے میں دیوانوں کی طرح نیچے اترا اور لوگوں کے ہجوم کو چیرتا ہوا آگے بڑھنے لگا۔ کافی لوگ وہاں جمع ہوگئے تھے۔ چوک کے بیچوں بیچ بجلی کے ایک کھمبے سے جبار گینی ڈال کی لاش بندھی ہوئی تھی' بے لباس جسم' اذیتوں کا شکار نظر آرہا تھا۔ بے شمار

زخموں کے نشانات تھے' پورے جسم پر آنکھوں کی جگہ خون سے بھرے ہوئے گڑھے نظر آ رہے تھے۔ ہاتھوں اور پیروں کے پنجے کاٹ دیئے گئے تھے۔

میرے جبڑے بھینچ گئے' جبار گینی ڈال کی لاش کو میں نے پہچان لیا تھا۔ وہاں سے واپس چل پڑا اور کار میں آ بیٹھا۔ خوبصورت خان بدستور اسٹیئرنگ پر موجود تھا' کہنے لگا۔

"دیکھا صاب۔"

"چلو۔" میں نے سرد لہجے میں کہا اور اس نے کار آگے بڑھا دی۔ لوگ اب بھی خاصی تعداد میں یہاں جمع تھے۔ بادل گل کا پیغام جبار گینی ڈال کے سینے پر آویزاں تھا اور میرے بدن میں چنگاریاں دوڑ رہی تھیں۔

لوگوں کے ہجوم سے دور آنے کے بعد خوبصورت خان نے پوچھا۔

"اب کدر چلے صاب؟"

"ہوٹل پامیر۔" میں نے کہا۔

تھوڑی دیر کے بعد کار ہوٹل پامیر پہنچ گئی اور میں اتر کر اندر داخل ہو گیا' چیکاس برادرز میری ہدایت کے مطابق ہوٹل میں موجود تھے۔ ایک ہی کمرے میں تھے۔ دستک دی دروازہ کھلا' چیکاس ون فور فائیو موجود تھے۔ تھری اور ٹو کا پتا نہیں تھا۔ جب میں اندر داخل ہوا تو چیکاس ون نے دروازہ بند کر دیا۔ تھری اور ٹو ایک صوفے کے عقب سے نکل آئے' ان کے ہاتھوں میں چھوٹی سب مشین گنیں دبی ہوئی تھیں' میں صوفے پر بیٹھ گیا وہ پانچوں میرے گرد جمع ہو گئے۔""

"کوئی خاص بات ہے چیف' آپ کا چہرہ کچھ عجیب سا ہو رہا ہے؟" چیکاس ون نے مجھ پر غور کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں جبار گینی ڈال کو قتل کر دیا گیا ہے اس کی لاش یہاں کے ایک چوک پر بجلی کے کھمبے سے بندھی ہوئی ہے اس کی آنکھیں نکال لی گئی ہیں' ہاتھوں اور پیروں کے پنجے کاٹ لئے گئے ہیں سینے پر بادل گل کا پیغام آویزاں ہے اور اس پر لکھا ہے کہ لاش کو اس وقت تک نہ چھوا جائے جب تک بادل گل کی طرف سے پیغام نہ ملے۔ اس وقت لاتعداد افراد اس بے کسی سے مرنے والے کو دیکھ رہے ہیں۔"

چیکاس برادرز اچھل کر کھڑے ہو گئے۔ سب پر سکوت طاری تھا اور ان کی چھوٹی

چھوٹی آنکھیں غم کا شکار نظر آ رہی تھیں۔

چیکاس فور نے کہا۔ "مسٹر جبار گینی ڈال کو جان سے مار دیا گیا۔ ایسی اذیتیں دی گئی ہیں انہیں' چیف! حکم کے منتظر ہیں۔"

"ذرا سی غلطی ہو گئی ہم سے اور یہ بات میں زندگی بھر فراموش نہیں کر سکوں گا کہ جبار کی یہ موت صرف اور صرف میری وجہ سے ہوئی ہے۔ ہمیں رات کو اس کے تحفظ کے لئے وہاں موجود رہنا چاہیے تھا۔ بے شک یہ خیال ذہن میں نہیں تھا کہ اتنی جلدی بادل گل کو ہمارے تاربین میں داخل ہونے کے بارے میں معلوم ہو جائے گا لیکن ایسا ہو چکا ہے۔ گینی ڈال کو شدید اذیتیں دے کر قتل کیا گیا ہے اور اب اس کی لاش کی بے حرمتی کی جا رہی ہے۔ ہم اس کی تدفین بھی نہیں کر سکتے۔ مقامی پولیس بھی اس سلسلے میں لاچار نظر آتی ہے' مگر ایسا ہونا نہیں چاہیے تم کیا جبار کی لاش کی نمائش برداشت کر سکتے ہو؟"

پانچوں چیکاس اچانک ہی جھرجھری لے کر ایک قطار میں کھڑے ہو گئے۔ ان کے تمام انداز مختلف ہوا کرتے تھے۔ انہوں نے دونوں ہاتھ سیدھے کئے اور قطار ہی میں جھک گئے' پھر سیدھے ہو کر بولے۔

"ہم نے قسم کھائی ہے چیف کہ مسٹر جبار کے دشمنوں کو فنا کئے بغیر نہیں چھوڑیں گے مگر یہ بعد کی بات ہے۔ آپ ان کی تدفین کا بندوبست کیجئے ہم مسٹر جبار کی لاش لے کر آپ کے پاس پہنچتے ہیں۔"

"میں اب کوئی خطرہ مول نہیں لے سکتا اس کا جسم حاصل کرنا آسان نہیں ہو گا۔ کوئی ایسی ترکیب سوچنا پڑے گی جس سے تم لوگوں کو نقصان نہ پہنچے۔ میں تم سے مشورہ کرنا چاہتا ہوں۔"

"عظیم جبار گینی ڈال کے لئے ایک ایسا ہی پروگرام پیش کرنا ہو گا چیف' جو اس کے شایان شان ہو' دشمنوں نے اپنے لئے موت کا کنواں کھودا ہے۔ ہم کوئی برا اعلان نہیں کرنا چاہتے لیکن چیف' جبار کو ہلاک کرنے والے بہت عرصے تک اپنی اس حماقت کا ماتم کرتے رہیں گے۔ شاید اپنی موت کے بعد بھی۔"

ننھی سی آواز تھی لیکن اس آواز میں جو عزم چھپا ہوا تھا وہ آسمان کی بلندیوں میں

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

گم ہو جاتا تھا۔ میں خاموشی سے انہیں دیکھتا رہا۔ سب کے سب مستعد نظر آرہے تھے
ویسے ان کے ان الفاظ نے مجھے بھی ہمت دلائی تھی۔ میں پر خیال انداز میں گردن ہلانے
لگا۔

چیکاس تھری ایک نقشہ لے آیا اور اس نے وہ نقشہ میرے سامنے سینٹر ٹیبل پر
پھیلا دیا۔

"چیف وہ تمام چیزیں تو ضائع کر دی گئی جن کا حکم آپ نے دیا تھا۔ یہ نقشہ شہری
علاقے کا ہے ہم لوگوں نے اپنے طور پر ترتیب دیا ہے ایک دوسرے سے رابطہ رکھنے کے
لئے اور انہیں ہم نے اپنے طور پر نام بھی دے لیا ہے۔ میرا مطلب ہے ان جگہوں کو ہم
نے ناموں سے اپنے ذہن میں ترتیب دے لیا ہے۔ آپ ذرا یہ بتایئے کہ اس میں
وہ کون سی جگہ ہے جہاں مسٹر جبار گینی ڈال کی لاش کو لٹکایا گیا ہے؟ دیکھئے یہاں ہوٹل سے
یہ راستہ اس سمت جاتا ہے۔" چیکاس تھری مجھے اپنے بنائے ہوئے نقشے کی تفصیلات بتانے
لگا اور میں نے بالا آخر اس جگہ انگلی رکھ دی جو جبار گینی ڈال کی نمائش گاہ تھی۔
چیکاس تھری نے اپنے ساتھیوں کی طرف رخ کر کے کہا۔ "ڈی الیون.........."
"ہاں وہ ایک وسیع و عریض چوک ہے اور اس چوک سے پانچ سڑکیں نکلتی ہیں۔"
"بالکل ٹھیک چیف ہم سمجھ گئے۔" پھر وہ ایک دوسرے سے اس جگہ کے بارے
میں تبادلہ خیال کرنے لگے۔

جبار کی موت کے غم نے مجھے نڈھال کر رکھا تھا لیکن چیکاس جس ذہانت کا ثبوت
دے رہے تھے' اس پر مجھے تھوڑی سی خوشی ہوئی تھی۔ بہت مستعد اور یقینی طور پر اس
معیار کے تھے' یہ جس پر فخر کیا جاسکتا ہے۔ انہوں نے اپنے طور پر اس جگہ کا صحیح تعین کیا
اور پھر چیکاس ون نے کہا۔ "چیف اب یہ بتایئے کہ آپ کو اس جگہ کا علم ہے جہاں مسٹر
گینی ڈال کی تدفین کرنی ہے؟"
"نہیں.......... لیکن میرے ساتھ جو ڈرائیور ہے' وہ بھی میرا راز دار ہے اور میں
اس سے معلومات حاصل کر سکتا ہوں۔"
"تو پہلے آپ کو انتظامات کرنا ہوں گے آپ پہلے مسٹر جبار کے لئے ایک قبر تیار
کروایئے اور پھر ہمیں گائیڈ کیجئے ہم اس چوک سے مسٹر گینی ڈال کی لاش حاصل کر لیں

گے۔"
میں نے تشویش زدہ نگاہوں سے ان پانچوں کو دیکھا اور کہا۔
"تم لوگ اپنے ذہن میں کوئی منصوبہ رکھتے ہو تو کم از کم مجھے اس سے آگاہ کرو۔"
"ہم اس شہر کے لوگوں کو نقصان نہیں پہنچانا چاہتے کیونکہ کسی بے گناہ کو ہلاکت
میں ڈالنا ہمارا مقصد نہیں ہے۔ ورنہ سیکٹر نائن میں یہ دن ایک یادگار دن ہوگا۔ لوگ
چونک پڑتے اور سوچتے کہ کبھی کسی شخص کے ساتھ یہاں ظلم کیا گیا تھا۔ آپ مطمئن رہیں
ہمارا یہ کام ہم پر چھوڑ دیجئے گا' باقی دوسرے معاملات آپ سنبھال لیجئے۔"
"میں تھوڑی سی ردو قدح کے بعد ان لوگوں پر اعتبار کرنے کے لئے مجبور ہو گیا۔
خود بھی دل میں آگ لگی ہوئی تھی' اگر کوئی سامنے ہوتا تو نجانے کیا کچھ ہو جاتا۔ لیکن
درحقیقت بادل گل نے میرا ہم وطن ہونے کے باوجود مجھے اپنے آپ سے اتنا متنفر کر لیا تھا
کہ اب اس کے ساتھ کوئی رعایت میرے بس کی بات نہیں تھی۔ کچھ دیر کے بعد میں
وہاں سے چل پڑا۔ خوبصورت خان میرا منتظر تھا۔ گاڑی میں بیٹھا تو خوب صورت خان نے
گاڑی اسٹارٹ کر کے آگے بڑھا دی۔"
"ایک بات پوچھے صاب۔" میں نے چونک کر اسے دیکھا۔ خوبصورت خان عقب
نما آئینے میں میرا چہرہ دیکھ رہا تھا۔
میں نے آہستہ سے کہا۔ "ہاں پوچھو..........؟"
"صاب دیکھو ہم آپ کو سب کچھ سچ سچ بولتا پڑا ہے ابھی آپ میرے کو خدا کا نام
لے کر سچ سچ ایک بات بتاؤ کہ وہ آدمی جس پر ظلم کیا گیا آپ اس کو جانتا تھا۔"
"کیوں پوچھ رہے ہو یہ بات..........؟"
"ابھی صاب' میری آنکھوں نے بھی دنیا دیکھا۔ میں ایسا دیکھتا جیسے آپ اس کا موت
پر بہت غمزدہ ہو گیا ہو۔ صاحب ایسا والا کوئی بات ہے.........."
"ہاں خوبصورت خان تمہارا اندازہ درست ہے' یہ میرا اپنا آدمی تھا۔"
خوبصورت خان کا ہاتھ ایک لمحے کے لئے اسٹیئرنگ پر بہکا اور پھر اس نے آہستہ
سے کہا۔ "آپ کا آدمی صاحب! ابھی ہم سمجھا نہیں یہ تو ہمارے کو افریقہ کا آدمی لگتا
تھا۔"

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

"ہاں۔ لیکن یہ میرے لئے کام کر رہا تھا۔"

"کام!" خوب صورت خان آہستہ سے بولا۔

"ہاں خان تمہاری اس آبادی میں' میں کچھ کام کر رہا ہوں میں نے تم سے کہا تھا کہ وہ کالی بھیڑیں جو وطن کی پیشانی پر دھبے لگا رہی ہیں زندہ سلامت نہیں رہنی چاہئیں۔ جیسا کہ تم نے مجھے بتایا' ڈولی رباب اور بادل گل جو گروہ بنا کر بیٹھے ہوئے ہیں یہ گروہ ملک کے لئے ناسور کا درجہ رکھتے ہیں۔ میں یہ چاہتا ہوں خان' کہ ان سے اپنے وطن کو نجات دلاؤں۔ یہ میرا مقصد ہے اور اس مقصد کے لئے کچھ لوگ میرے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ جن میں یہ شخص بھی تھا یہ کالے چہرے والا مسلمان تھا اور ایک انتہائی وفادار آدمی' اس کا تعلق ہمارے وطن سے نہیں تھا لیکن وہ جذبے اس کے سینے میں بھی موجود تھے جو ہمارے سینے میں ہیں اور یہ ہم سے زیادہ تیز نکلا کہ اس نے اپنے جذبوں کے لئے زندگی قربان کر دی۔ یہ شخص ہمارے وطن کی بقاء کے لئے زندگی کھو بیٹھا ہے اس کی لاش کی یہ بے حرمتی نہیں ہونی چاہیے۔ صاف ظاہر ہو گیا ہے کہ بادل گل نے یہ سب کچھ کیا ہے یہ بادل گل کے ہاتھ کیسے لگا اس کی تفصیل میں تمہیں بعد میں بتا دوں گا ابھی میں تم سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہمارے لئے زندگی قربان کرنے والے کی لاش کی یہ بے حرمتی نہیں ہونی چاہیے' ہم اس کی لاش کی تدفین کریں گے۔ چلو' مجھے کسی ایسی جگہ لے چلو جو اس کی قبر کے لئے بہتر ہو بلکہ قبرستان ہی چلتے ہیں' کیا تم یہ تھوڑا سا خطرہ مول لینا پسند کرو گے۔"

خوبصورت خان کا چہرہ شدت جوش سے سرخ ہو رہا تھا' میرے ان الفاظ پر اس کے حلق سے غراہٹ نکلی۔ "کیا بولتا ہے صاب' ابی آپ امارے کو انسان بھی نہیں سمجھتا' ابی بولو کیا امارا کھون اتنا ٹھنڈا ہے' دیکھو صاب آدمی ایک حد تک اپنے آپ کو بے بس سمجھتا ہے جب اس کے دل پر چوٹ پڑتا ہے تو پھر بے بسی کا کوئی تصور اس کے دل پر نہیں ہوتا۔ ابی اگر ایسا بات ہے تو آپ اس کا لاش کو لے کر چلو ام دیکھے گا کون ہمیں اس سے روکتا ہے' زیادہ سے زیادہ ایسا ہی ہوگا ناں کہ ایک کے بجائے دو لاشوں کا تدفین کرنا پڑے گا آپ کو' ابی ام اس کو اوپر سے اتار کر لائے گا۔" خوبصورت خان نے سینہ ٹھونکتے ہوئے کہا اور میرے جسم میں سرد لہریں دوڑنے لگیں۔ میں نے متاثر لہجے میں کہا۔ "تو پھر

یوں سمجھو کہ تم ہمارے اس مشن میں برابر کے شریک ہو' وطن دشمنوں کے خلاف جنگ چھڑ گئی ہے اور اس جنگ میں تم ہمارے ساتھی بنو' میں نہیں چاہتا کہ تمہیں خطرے میں ڈالوں' اسی لئے میں نے خاموشی اختیار کر لی تھی۔ ورنہ تم پر مجھے مکمل اعتماد ہے' میں جانتا ہوں کہ تم بھی اپنے سینے میں ایک محبت بھرا دل رکھتے ہو' اپنے وطن کے لئے اور اس کی ابتدا تم نے اسی وقت کر دی تھی جب تم نے سب سے پہلے مجھے اپنی پسندیدہ جگہ دکھائی تھی یعنی وہ بستی جہاں غربت کا اندھیرا ہے۔ خوبصورت خان کچھ جذبے انسانی زندگی میں خون بن کر دوڑتے ہیں' جو انسان جذبوں سے خالی ہوتا ہے وہ آدھی زندگی گزارتا ہے' ٹھیک ہے کچھ کرنے کے لئے' کچھ پانے کے لئے کچھ کھونا پڑتا ہے اور ہمیں کچھ کھونا پڑے گا۔ میں نے اس کا انتظام کر لیا ہے لاش کو وہاں سے اتار لیا جائے گا پہلے ہمیں دوسرے کام کرنے ہیں۔

"بولو صاب' کیا کرنا ہے؟" خوبصور خان معتدل ہو گیا تھا۔

"اگر تم اس مقصد کے لئے کام کرنے پر تیار ہو تو ہمت کر ڈالو میرے دوست جو ہوگا بعد میں دیکھا جائے مجھے تم سے اور بھی کچھ کام لینا ہوں گے۔"

آپ کو پروردگار کا قسم' اب خوبصورت خان کو اپنا بازو سمجھو' جو آپ میرے کو بولے گا' جان کی بازی لگا کر وہ کام انجام دے گا۔ آپ بالکل فکر مت کرو۔ اب ہم نے اپنا بھائی جناب خان' اپنا بھتیجا عقل مند خان اور باقی سارا خاندان کو خدا کا نام پر چھوڑ دیا' ابی اس کا حفاظت اللہ تعالیٰ کرے ہم اپنے گھر کا رخ ہی نہیں کرے گا۔ ام کوشش کرے گا کہ پہلے اپنے دشمن کا خانہ خراب کرے' ابی آپ بالکل بھروسہ رکھو۔""

"ہوں تو پھر کام کا آغاز اسی طرح کرتے ہیں کہ پہلے جبار کی لاش کو دفن کر دیں۔"

"یہ اس آدمی کا نام ہے صاب........"

"ہاں اس کا تعلق افریقہ سے تھا اس کی کہانی بڑی عجیب ہے بہرحال قبرستان چل رہے ہیں ہم۔"

خوبصورت خان نے خاموشی سے گردن جھکا دی کچھ دیر کے بعد ہمیں قبرستان نظر آگیا وسیع و عریض قبرستان شہری علاقے سے باہر ایک گوشے میں تھا اور یہ سکون گاہ درختوں سے ڈھکی ہوئی تھی' قبروں پر درختوں کے سائے لرزاں تھے اور ہم اس بڑے

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

سے احاطے کے سامنے گاڑی سے اتر گئے۔ گورکن کا جھونپڑا تھوڑے فاصلے پر ہی تھا' گورکن ہمیں دیکھ کر باہر آگیا۔

خوبصورت خان نے اس سے کہا۔ "ابی کیا کام کرتا؟"

"کوئی نہیں۔"

"قبر بناؤ۔"

"ٹھیک ہے' آپ ناپ لیا ہے۔"

"ایک قبر بنادو' ناپ کا فکر مت کرو' کتنی دیر میں قبر تیار کرلے گا؟"

"ابی بس تھوڑا دیر لگے گا۔"

"جگہ بتاؤ۔" خوبصورت خان بولا اور گورکن ایک جگہ جا کھڑا ہوا۔

"ٹھیک ہے۔ اس نیک آدمی کے لئے درخت کا سایہ ہی درکار ہے۔" خوبصورت خان نے کہا کفن وغیرہ کا انتظام بھی گورکن نے کردیا تھا اس سے بات ہوگئی اور ہم نے اسے رقم ادا کردی۔ اس کے بعد میں نے چیکاس تھری سے رابطہ قائم کیا۔ "یس چیف۔"

"کیا پوزیشن ہے؟"

"ہم موقع پر موجود ہیں۔ بس آپ کا انتظار ہے ہم کام شروع کردیں گے۔"

"کوئی خاص بات تو نہیں۔"

"بالکل نہیں۔ سب ٹھیک ہے۔" جواب ملا اور میں نے ٹرانسمیٹر بند کردیا۔ قبر تیار ہونے کے بعد ہم یہاں سے چل پڑے تھے۔

لوگ اب بھی کافی تعداد میں وہاں موجود تھے خوبصورت خان نے آہستہ سے کہا "پہلے ام اس لاش کو دیکھا صاب' تو ہمارا دل کو رنج ہوا آخر انسان تھا مگر اب........"

"اب کیا خوبصورت خان؟" میں نے مجمع کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ مجھے اس مجمع میں چھوٹے قد کے انسانوں کی تلاش تھی۔

"اب ایسا لگتا جیسے یہ ہمارا رشتے دار ہو۔"

"ہوں۔ سنو خوبصورت خان ٹیکسی کو اس ڈائریکشن سے لو کہ اگر یہاں کچھ ہو تو ہم بھاگنے والوں کے درمیان پھنس نہ جائیں۔"

"ٹھیک صاب۔" خوبصورت خان نے کہا۔ اور پھر اس نے اپنی مہارت سے ایسا ہی

کیا۔ اصل میں' میں یہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ بادل گل کے آدمی اس لاش کی نگرانی کہاں سے کر رہے ہیں۔ یا مجمع میں شامل ہیں کہ کہیں عقب میں دور مستعد ہیں۔ آس پاس عمارتیں بھی تھیں اور ممکن ہے وہاں موجود ہوں۔ مجھے اندازہ نہیں ہوسکا تھا بالآخر میں نے ٹرانسمیٹر نکال لیا۔

"چیکاس۔"

"گریٹ چیف۔" جواب ملا۔

"کہاں ہو؟"

"جہاں سے آپ کو دیکھ سکتے ہیں۔"

"پوزیشن تیار ہے؟"

"پوری طرح۔"

"کتنی دیر میں کام شروع کرو گے؟"

"دو منٹ کے اندر۔ چیف وہ سامنے والے کارنر پر آپ ایک سرخ ٹرک دیکھ رہے ہیں وہ بالکل سامنے جہاں آپ نے ٹیکسی کھڑی کی ہے۔"

"ہاں دیکھ رہا ہوں۔" میں نے ٹرک دیکھ لیا۔

"یہ ٹرک ہمارا ہے' اسی میں لاش لے جائیں گے' چیکاس فور اس میں موجود ہے۔"

"او کے میں اسے نظر میں رکھوں گا۔"

"اور کوئی حکم' چیف؟"

"نہیں خدا حافظ۔" میں نے کہا اور پھر انتظار کرنے لگا لمحہ لمحہ دل کنپٹیوں میں دھڑک رہا تھا۔ ٹھیک دو منٹ کے بعد ایک کان پھاڑ دینے والا دھماکہ ہوا۔ یہ دھماکہ چوک کے بالکل مخالف حصے میں ایک عمارت کے عقب میں ہوا تھا۔ عمارتوں اور دکانوں کے شیشے ٹوٹ گئے تھے اور چیخ و پکار کی آوازیں بلند ہونے لگیں۔ جو مجمع لاش کے قریب جمع تھا۔ وہ اچانک ہی چھٹ گیا۔ لوگ اس طرف معلومات حاصل کرنے کے لئے دوڑ پڑے جہاں دھماکہ ہوا تھا۔ پھر اچانک لاش کے قریب کارروائی شروع ہوگئی ہلکی ہلکی آوازوں کے ساتھ سفید دھوئیں کے بادل فضا میں بلند ہوگئے اور لوگ جو دھماکے سے خوفزدہ ہوگئے تھے سر پر پاؤں

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

رکھ کر دوڑ پڑے۔ چاروں طرف سفید دھواں پھیل گیا اور چوک نظروں سے اوجھل ہوگیا۔ اس وقت میں نے سرخ ٹرک اسٹارٹ ہوکر اپنی جگہ سے کھسکتے ہوئے دیکھا۔

"خوبصورت خان۔ ٹیکسی کو اسٹارٹ کرلو۔ ہمیں اس ٹرک کو نظر میں رکھنا ہے۔"

"جی صاب۔"

چیکاس برادرز نے ایک لمحے ضائع نہیں کیا تھا۔ انہوں نے انتہائی شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے کام کے لئے بہترین ماحول پیدا کرلیا تھا۔ ٹرک دھوئیں میں داخل ہوگیا اور چند لمحوں کے بعد اس سے نمودار ہوکر تیزی سے آگے بڑھنے لگا۔

چیکاس تھری کی آواز ٹرانسمیٹر پر ابھری جسے میں نے آن کرلیا تھا۔ "ہیلو چیف۔ ٹیکسی آگے لے جائیں۔ ہماری رہنمائی کریں۔"

"سیدھے چلتے رہو۔"

"اوکے۔" جواب ملا ٹرک طوفانی رفتار سے سیدھا چلتا رہا۔ ٹیکسی پیچھے تھی۔

میں نے خوبصورت خان سے کہا۔ "ٹیکسی آگے نکال لو۔"

"جی صاب۔" وہ مستعدی سے بولا اور اس نے رفتار ایک دم بڑھادی۔

"ہارن دو۔" میں نے کہا۔ ہارن بجانے پر ٹرک نے ٹیکسی کو راستہ دیا اور ٹیکسی آگے نکل گئی۔ ٹرک کی رفتار میں کوئی کمی نہیں ہوئی تھی۔ قبرستان قریب آگیا تھا۔

اچانک چیکاس تھری کی آواز ابھری۔ "چیف ہمارے تعاقب میں دو جیپیں آرہی ہیں۔"

"کتنے آدمی ہوں گے؟"

"اندازہ نہیں ہو پارہا۔"

"چلتے رہو۔"

"اوکے۔" میرے بدن میں سنسنی ہو رہی تھی۔ قبرستان بھی قریب آتا جارہا تھا۔

میں نے پھر ٹرانسمیٹر آن کیا۔

"چیکاس۔ ٹرک کو قبرستان میں تیزی سے اندر لے آنا۔ جیپ والوں سے نمٹنے کا انتظام ہے۔"

"اس کی تو فکر ہی نہ کریں۔"

"انہیں اڑادو۔ مگر قبرستان میں داخل ہونے کے بعد۔"

"تھینک یو چیف۔ یہ ہماری دلی خواہش تھی کہ مسٹر گینی ڈال کے ساتھ ان کے دشمن بھی آخری سفر کریں۔ بس مسٹر گینی ڈال کی تنہائی دور ہو جائے گی۔" چیکاس تھری کی آواز سنائی دی۔ اس کے لہجے میں خوفناک غراہٹ تھی۔

خوبصورت خان نے ٹیکسی قبرستان کے احاطے میں داخل کردی۔ ٹرک بھی اسی رفتار سے اندر داخل ہوگیا تھا۔ میں ان جیپوں کو نہیں دیکھ سکا تھا البتہ میں نے چار فتنوں کو ٹرک سے نیچے کودتے دیکھا۔ چشم زدن میں وہ قبروں کے کتبوں کے پیچھے روپوش ہوگئے تھے۔

ایک خدشہ یہ بھی ہوا کہ ممکن ہے تعاقب کرنے والے قبرستان کے باہر رک جائیں لیکن ایسا نہیں ہوا وہ خود پر نازاں تھے۔ انہوں نے جیپیں اندر داخل کرکے اس طرح روکیں کہ کسی کے باہر نکلنے کا راستہ نہ رہے۔ چیکاس فائیو جو ٹرک ڈرائیو کررہا تھا خود بھی ٹرک روک کر نیچے اتر گیا۔ اس نے سوئچ آف کردیا تھا پھر وہ پھدکتا ہوا اپنی جگہ تبدیل کرنے لگا۔ اس کا جسم برق کی طرح کوند رہا تھا۔ مجھے صورتحال کا اندازہ تھا۔ اس لئے میں خوبصورت خان کو اشارہ کرکے نیچے اتر گیا۔ ہم نے ایک پکے مقبرے کے پیچھے پناہ لی تھی۔ یہاں سے ہم دوسری سمت کے مناظر دیکھ سکتے تھے۔ جیپوں سے اترنے والے اسٹین گنوں سے مسلح تھے۔ ان کی تعداد دس بارہ سے کم نہیں تھی۔ وہ خوفناک انداز میں گنیں سیدھی کئے آگے بڑھنے لگے۔ اچانک گورکن اپنے جھونپڑے سے باہر نکل آیا اور میرا دل دھک سے رہ گیا۔ مارا گیا بے چارہ.......... میں نے دل میں سوچا۔ لیکن ایسا نہ ہوا۔ وہ رک کر گورکن سے کچھ سوالات کرنے لگے اور گورکن نے اشارے سے قبر کے بارے میں بتایا۔ پھر ان میں سے ایک نے گورکن کو اس کے جھونپڑے کی طرف دھکا دے دیا اور گورکن اپنے جھونپڑے کے اندر جا گرا۔

وہ قدم بہ قدم آگے بڑھ رہے تھے اور ان کی نظریں ٹرک پر جمی ہوئی تھیں۔ اچانک ہی بوتلوں کے کارک کھل گئے اور اس کے ساتھ ہی کربناک چیخوں کا طوفان اٹھا۔ عقب سے حملہ ہوا تھا کسی نے پلٹ کر دیکھنے کی کوشش بھی کی تو کچھ کر نہ سکا کیونکہ اس کا موقع نہیں ملا اسے، پھر بھی دو چار کے ہاتھ ٹرائیگر پر دب ہی گئے لیکن نتیجے میں کچھ قبروں کے کتبوں پر لگے پتھروں کی کرچیاں اڑیں اور بس.......... چیکاس برادرز نے انہیں نشانہ

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

لینے کا موقع ہی نہ دیا اور چونکہ وہ کھلی جگہ تھی' اس لئے آسانی سے شکار ہوگئے ان کے جسموں کے چیتھڑے اڑ گئے تھے اور یہ صرف لمحوں کا کھیل ثابت ہوا۔ انہوں نے کسی طرح کی احتیاط نہیں برتی تھی ورنہ کم از کم کچھ لوگوں کو پیچھے ہی چھوڑ دیتے۔ دیکھتے ہی دیکھتے ان کے جسم زمین پر لوٹ لوٹ کر سرد ہوگئے۔ کوئی مقابلہ ہی نہ ہوسکا تھا۔

چیکاس برادرز باہر نکل کر ایک جگہ جمع ہوئے تو خوبصورت خان کے منہ نکلا۔

"یا خدایا۔ صاب یہ آپ کا بچہ ہے؟" "ہاں!" میں نے پر جوش لہجے میں کہا۔

"آپ یہ کدر سے خریدا۔"

"آؤ.........." میں نے کہا اور ہم دونوں مقبرے کی آڑ سے نکل آئے۔ میں نے خوبصورت خان سے کہا۔ "گورکن کو باہر لے آؤ۔" خوبصورت خان تیزی سے گورکن کے جھونپڑے کی طرف بڑھ گیا۔ چیکاس تھری اور فور جیپوں کی طرف بڑھ گئے تھے اور میں ان ہلاک شدگان کی طرف جواب سرد ہوگئے تھے۔ میں نے ان کے پاس پڑی ہوئی دو مشین گنیں اٹھائیں اور ساتھ ان کا ایمونیشن بھی۔ اس اثناء میں خوبصورت خان گورکن کا گریبان پکڑ کر اسے باہر کھینچ رہا تھا۔

"یہ خانہ خراب چوہے کے مافق بل میں گھسا پڑا تھا۔ ابھی میں اسے دو ہاتھ مار کر باہر لایا۔"

"چلو جلدی کرو۔" میں نے کہا۔ گورکن دہشت سے سفید پڑ گیا تھا۔ تاہم اس نے کانپتے کانپتے سارا کام سرانجام دیا۔ جبار کی لاش کو گورکن' چیکاس برادرز کے ذریعہ اپنی جھونپڑی میں لایا اس نے لاش کو نہلایا اور کفن پہنا کر قبر میں اتار دیا۔ چیکاس تھری اور فور بھی جیپوں کے پاس سے یہاں آگئے تھے۔ میں نے ان کی آنکھوں میں آنسو دیکھے تھے۔ اچانک وہ پلٹے اور پھر وہ ان لاشوں کو مردہ کتوں کی لاشوں کی طرح گھسیٹ کر قبر کے گرد جمع کرنے لگے۔ قبر کی تکمیل ہوگئی تھی۔ انہوں نے بارہ انسانی جسموں کو اس قبر کے چاروں طرف سجا دیا۔ چیکاس ون نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔ "مسٹر جبار گینی ڈال شاید ان میں سے وہ لوگ بھی ہوں جنہوں نے تمہیں تشدد کرکے اس کیفیت میں پہنچایا' ان سے اپنا حساب کتاب کرلینا' کاش ہم ان سے زیادہ لوگوں کو تمہاری اس قبر کے گرد پھیلا سکتے' فی الحال ہم کمزور انسانوں کی طرف سے یہ حقیر سا تحفہ قبول کرو۔

گورکن کو کچھ اور رقم دی گئی اس کی تو حالت ویسے ہی بری طرح خراب ہوگئی تھی۔ لڑکھڑاتے قدموں سے اپنے جھونپڑے کی جانب چلا گیا تھا۔ اس کے بعد ہم نے پہلے راستے سے جیپیں ہٹائیں' صرف خوبصورت خان کی ٹیکسی کو لے کر باہر آیا گیا تھا۔ باقی تمام چیزیں وہیں چھوڑ دی گئی تھیں۔ جو بادل گل کے آدمیوں کی تھیں اور قبرستان میں ادھر ادھر بکھری ہوئی تھیں۔ ایمونیشن اور شاید ان کی جیبوں کی تلاشی بھی لے لی گئی تھی۔ اس کے بارے میں اس نے بتایا نہیں تھا۔

جب ہم قبرستان سے دور نکل آئے تو میں نے کہا۔

"خوبصورت خان' اب ہمارے لئے ایک مشکل ہے۔"

"بولو صاب' میرے کو بولو۔"

"میرے یہ ساتھی ہوٹل پامیر میں رہتے ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ چوک پر کی جانے والی کارروائی کے دوران انہیں دیکھا جاچکا ہوگا اور بادل گل کے آدمی انہیں تلاش کریں گے مجھے کوئی ایسی جگہ درکار ہے جہاں انہیں پوشیدہ کرسکوں۔"

"فکر کا بات نئیں صاب امارا دوست دل جمال کا گھر بہت بڑا ہے اور دل جمال ادھر اکیلا رہتا ہے ہمارا جگری یار ہے مگر صاب ایک پریشانی ہوگا آپ کو۔"

"کیا؟" میں نے سوال کیا۔

"صاب غریب کا گھر ہے غریب جیسا ہے اور آپ کو چارپائی ملے گا ٹوٹا پھوٹا چھت ملے گا' عیش آرام کا ادھر کام نئیں ہے صاب جیسا میں آپ کو بولا غریب کا گھر یہ تمام چیزیں نئیں ہوتا۔"

"کوئی فرق نہیں پڑتا مگر کیا دل جمال مان جائے گا؟"

"ہم غریب لوگ جو ہے ناں' وہ سب ایک دوسرے کا بات مانتا ہے' ابی آپ ادھر چلو ام دروازہ کھولے گا اور ادھر داخل ہو جائے گا۔ دل جمال ہو یا نہ ہو بلکہ آپ اچھا بولا صاب' بات ایسا نئیں ہے کہ ام جو بادل گل کا یہ سامان اٹھایا' یہ چوری کا نیت سے اٹھایا یا ڈاکے کا نیت سے اٹھایا' ایسا بات نئیں ہے صاب' ام آپ کو ادھر جاکر بتائے گا کہ یہ سامان ہم کیوں اٹھایا؟"

"چلو پھر ٹھیک ہے' محفوظ جگہ ہے ناں۔"

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

"غریب لوگ کا گھر ہمیشہ محفوظ ہوتا ہے اور عزت کا حفاظت ہوتا ہے اور مہمان کو عزت ہی دیتا ہے صاب۔"

دل جمال کا گھر کافی وسیع تھا یہ دوسری بات ہے کہ کچی مٹی سے بنایا گیا تھا اور چھت پر گھاس پھونس کے انبار لگا دیئے گئے تھے۔ بلاشبہ غربت کدہ تھا لیکن محبتوں سے مالا مال' دل جمال گھر پر ہی ملا تھا اور چیکاس برادرز کو دیکھ کر اس نے بھی حیرت سے آنکھیں پھاڑ دی تھیں۔

"اوئے خوبصورت خان یہ مال تم کدر سے لایا' ابی یار کتنا چھوٹا چھوٹا ہے یہ' ابی میرے کو ہنسی آئے گا تو تم ناراض ہوگا۔"

"ہنسے گا نہیں تم دل جمال' یہ ہمارا بھائی ہے کیا سمجھا؟"

"ابی کدر ہنستا ہے یار' اتنا مشکل سے تو ہنسی روکا' ابی معاف کرنا بائی صاب' ہم بے وقوف آدمی ہے۔"

"اوہو بیوقوف آدمی یہ مہمان ہیں' تو بجائے ان کے بیٹھنے کا بندوبست کرنے کے بک بک کئے جا رہا ہے۔"

"معافی دو یار' تھوڑا عقل سے خالی ہے امارا کھوپڑی۔" دل جمال بھی ایک دلچسپ آدمی تھا' بڑے سے برآمدے میں چارپائیوں کا ڈھیر لگا دیا گیا۔

چیکاس برادرز ہر حالت میں خوش رہنے والوں میں سے تھے۔ میں نے انہیں سمجھایا کہ تھوڑا سا وقت یہاں گزارنا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ یہ ان کے لئے ورائٹی ہے اور وہ یہاں خوش ہیں۔ بہرحال جبار کی جدائی دل قبول نہیں کر پا رہا تھا لیکن جو حقیقت تھی اس سے کیسے انکار کیا جاسکتا ہے اس کا بچھڑنا انتہائی ناگوار لگ رہا تھا' دل جمال نے بڑے سے دیگچے میں چائے چڑھا دی' دودھ اور پتی کی یہ چائے چیکاس برادرز کو بے حد پسند آئی تھی' میں کافی بار یہ پی چکا تھا۔

خوبصورت خان نے دل جمال سے کہا۔ "جمال خاناں یہ لوگ بادل گل کا دشمن لوگ ہے' ابی اس کا اور بادل گل کا جھگڑا چلتا ہے ان کا حفاظت کرنا ہے۔ یہ ادر رہے گا ہم بے فکر ہوکر ان کو تمہارا پاس لے آیا۔"

"اوئے خانہ خرابہ' بادل گل سے کیوں جھگڑا مول لے لیا یارا۔" دل جمال نے

کہا۔ خوبصورت خان کا چہرہ بگڑ گیا۔ "ڈرتا ہے تم' پناہ نہیں دے گا ہمارا مہمان لوگ کو۔"

"اوئے خدائی خوار' بیکار بات کائے کو کرتا ہے یارا' دل جمال کو تو نے گندا نسل کا سمجھا' ایسا نئیں بولتا یارا' بس یہ پوچھتا ہے کہ اس خطرناک آدمی سے دشمنی کیوں لے لیا۔"

"مہمانوں کا اپنا بات ان کا پاس رہنے دو تم کو ان کا حفاظت کرنا ہے۔"

"ابی تو پروا مت کر پر آج کل میرے پاس کارتوس نئیں ہے بس ایک پستول ہے۔"

"جا میرا ڈگی کھول کر سامان نکال لا۔" خوبصورت خان نے کہا اور دل جمال چابی لے کر باہر چلا گیا' واپسی میں اس نے ساری ہی اسٹین گنیں اپنے دونوں بازوؤں میں لٹکا رکھی تھیں۔ اسلحہ کا ایمونیشن ہاتھوں میں تھاما ہوا تھا اور لڑکھڑاتا ہوا اندر آیا تھا۔

"ابی ہم بے ہوش ہونا مانگتا ہے تم لوگ میرے کو اجازت دے گا' اوئی خدا خوار یہ تم فوج تیار کرتا کیا' یہ اتنا سامان کدر سے آیا.........."

"صاب میں نے ان لوگوں کا جیب بھی خالی کیا' وہ حرام کا کمائی اپنے پاس رکھتا مگر میں نے سوچا صاب یہ کمائی امارے کام آنا چاہیے تو میں ان کا جیب بھی خالی کرلیا' ابی آپ جانو آپ کا کام۔ یہ مت سمجھنا میں ڈاکا ڈالا۔" خوبصورت خان نے جیب سے کافی نوٹ نکال کر سامنے رکھ دیئے اور انتہائی غم کے باوجود میرے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

"تو تم یہ کرتے رہے تھے' خوبصورت خان؟"

"ہاں صاب' ابی ام یہ سوچا کہ جب انتقام لے تو پورا پورا لے' دل جمال یہ اسلحہ خانہ کدر بنائے گا؟"

"اس کا تم فکر ہی مت کرو یار گھر میں اس کو دیکھ کر بہت ڈرتا ہے' بادل گل کا مال ہے؟"

"ہاں۔"

"تب پھر حلال ہے وہ حرام خور حرام کماتا ہے مگر جب اس کا حرام کا کمائی امارے پاس آتا تو حلال ہو جاتا' یارا میرے کو تھوڑا سا پیسہ دیو' مجھے کچھ اپنا قرض چکانا ہے۔"

"ٹھیک ہے دل جمال لے لو تم اس میں جتنا رقم چاہو۔"

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

"اوئے تم بڑا خراب آدمی ہے مگر ہمارا صاب بولا لے لو۔"

"او یارا تم نہیں سمجھتا میرے بہت قرض ہوگیا ہے ابی میرا بے عزت ہونے کو ہے میں تمہارا قرض چکا دے گا۔" یہ دلچسپ باتیں ہوتی رہیں' دل جمال کے اس جھونپڑے میں آکر ایک عجیب سی کیفیت محسوس ہو رہی تھی مجھے ابھی دوسرا کام بھی سرانجام دینا تھا۔

رات کو خوبصورت خان کو لے کر نکلا اور اسی میڈیکل اسٹور پر پہنچ گیا جہاں سے میں نے پہلے بھی بادل گل کو فون کیا تھا۔ بادل گل سے باتیں کرنا چاہتا تھا' ٹیلی فون پر نمبر ڈائل کئے' یہ ٹیلی فون الگ تھلگ تھا اور اس پر ہونے والی گفتگو کو سنے جانے کا امکان نہیں تھا۔ چند لمحات کے بعد دوسری طرف سے نمبر مل گیا۔

"بادل گل سے بات کرنا چاہتا ہوں۔"

"کون ہے تم.........؟" دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"بادل گل کا بہت اچھا دوست' میری اس سے بات کراؤ۔"

تھوڑی دیر کے بعد ایک غرغراتی سی آواز ابھری "کون بول رہا ہے؟"

"تمہارا باپ' بادل گل۔ آواز نہیں پہچانتا۔"

دوسری طرف ایک لمحے کے لئے خاموشی چھا گئی پھر انتہائی دہشت زدہ آواز ابھری۔ "کون ہے تو؟ کون ہے؟ نام بتا مرد کا بچہ نام بتا؟"

"میرا نام تو تو نے قبرستان میں دیکھ لیا ہوگا بادل گل ایک آدمی ہلاک کیا ہے تو نے میرا' بارہ آدمیوں سے اس کی قبر سجا دی ہے میں نے' یہ جواب ہے بادل گل اور آئندہ یہ حساب بڑھتا جائے گا۔ مجھ سے مقابلے کا بندوبست کرلے' تو نے میرے آدمی کو مار کر اپنی موت کو آواز دی ہے کیا سمجھا؟"

"اوئے خانہ خراب نام نہیں بتائے گا اپنا' کوئی نیا گروہ بنایا ہے کیا تو نے۔ کیا کرنا چاہتا ہے' نام بتا دے پھر میں تیرے کو بتائے گا کہ آگے میرا تیرا کیا حساب چلے گا؟"

"نام بتانے میں کوئی فائدہ نہیں ہے بادل گل کام دیکھ کام' اپنی تباہی کا راستہ دیکھ لیا ہے تو نے لیکن میرے خیال میں ابھی کچھ نہیں دیکھا' انتظار کر انتظار۔" میں نے ٹیلی فون بند کر دیا اور اس کے بعد خوبصورت خان کے ساتھ واپس دل جمال کے گھر کی جانب چل

پڑا۔

دل جمال بہت شگفتہ آدمی تھا اور زبان دراز بھی۔ چیکاس برادرز اس کے لئے بڑی دلچسپ حیثیت رکھتے تھے اور وہ انہی سے سر مار رہا تھا اس کا کہنا تھا کہ ایک ماں' ایک بونے کو جنم دے سکتی ہے لیکن یہ پانچ پانچ......... وہ بڑی مشکل سے اپنے قہقہے ضبط کرپا رہا تھا۔ خوبصورت خان نے اسے پھر ڈانٹا۔ "اوئے دل جمال یہ پانچوں اگر بگڑ گئے تو تیرا چٹنی بنا دیں گے......... کاہے کو ان کا کھوپڑی خراب کرتا ہے۔ ابھی یار اپنے گھر میں بلا کر تو ان کا مذاق اڑاتا ہے' امارا روایت کو خراب کرتا ہے اگر تو نے اب ان کا مذاق اڑایا تو خدا قسم میں ان کو ادھر سے لے جائے گا۔"

"او نہیں یارا میرا یہ مطلب کدھر۔ یہ تو میرا دوست ہے میرا بھائی ہے' پر یار اتنا چھوٹا چھوٹا بھائی۔"

دل جمال کی شرارتیں بھی دل کو نہ لبھا سکیں اور میں مغموم ہی رہا خوب صورت خان اب خلوص سے میرے ساتھ ہر کام کرنے کو تیار تھا کہنے لگا۔ "صاب ابھی میرے کو بولو......... اور کیا کام ہے؟ ویسے بادل گل۔ خدا قسم اس کے منہ پر اس سے بڑا جوتا ادر کبھی نہیں پڑا مگر صاب یہ کچھ بھی نہیں۔"

خوبصورت خان سمیت سب لوگ مصروف ہوگئے تو میرا ذہن ناگی کی طرف چلا گیا مجھے اس کا انتظار تھا اور اس کے لئے مجھے گلزار ہوٹل ہی کا رخ کرنا پڑا۔ ظاہر ہے بے چارے ناگی کو جو کچھ بتایا تھا وہ تو اسی پر عمل کرے گا۔ مقررہ وقت پر میں نے ہوٹل میں رشید ناگی کا استقبال کیا۔ یہ پراسرار آدمی یقیناً" پورے اعتماد کے ساتھ یہاں پہنچا تھا۔ مسکراتا ہوا مجھ سے گلے ملا لیکن میرے چہرے پر وہ بھرپور مسکراہٹ نہ پاکر کسی حد تک متفکر ہوگیا۔

"سیدھا چلا آرہا ہوں چیف۔ اس لئے کوئی نئی معلومات نہیں ہیں مجھے۔ البتہ آپ نے جو اطلاعات دی ہیں وہ تشویش ناک ہیں اب بتایئے موجودہ صورتحال کیا ہے؟"

"اطمینان سے بیٹھو' سفر سے تھک گئے ہوگے اور بھی کوئی آیا ہے تمہارے ساتھ۔"

"ہاں چیف پورا سازو سامان آیا ہے' ہر قسم کی ضرورت پوری کرنے کے لئے لیکن

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

میں نے اسے ادھر ادھر پھیلا دیا ہے۔ آپ بالکل مطمئن رہیں۔ جس چیز کی ضرورت بھی
آپ کو پیش آئے گی وہ حاضر کر دی جائے گی مگر جبار گینی ڈال..........؟"
"یہ نام بہت مختصر وقت ہمارے ساتھ رہا۔ رشید ناگی اور بالا آخر اپنے فرض پر
قربان ہو گیا۔"

رشید ناگی کا منہ ایک لمحے کے لئے حیرت سے کھلا پھر بند ہو گیا۔ میرے الفاظ،
حقیقتوں کی رونمائی کرنے کے لئے کافی تھے۔ اس کے چہرے پر بھی غم کے سائے نظر آنے
لگے، آہستہ سے بولا۔

"تو کیا..........؟"

"ہاں، اس کی تدفین کردی گئی ہے۔" میں نے جواب دیا اور رشید ناگی پھر خاموش
ہو گیا۔

کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد اس نے کہا۔ "اب ضرورت اس بات کی پیش آگئی
ہے چیف کہ آپ مجھے یہاں کے بارے میں ساری تفصیلات بتا دیں۔"
"میں یہاں حالات کنٹرول کرلوں گا، جہاں تک تفصیل کا تعلق ہے تو یہاں دو کردار
اہمیت رکھتے ہیں۔" میں نے ناگی کو مکمل تفصیلات بتائیں۔ اس نے سر جھکا کر کہا۔ "چیف،
آپ کے کسی حکم سے انحراف نہیں کر سکتا لیکن اتنا ضرور عرض کروں گا کہ میری یہاں
ضرورت ہے اور ویسے بھی اس وقت سارے معاملات ہماری پوری اسکیموں کے مطابق
چل رہے ہیں۔ وہاں میری کوئی خاص ضرورت نہیں ہے، سعید خان نے سب کچھ سنبھالا
ہوا ہے۔ اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں کچھ عرصے یہاں قیام کرلوں۔ میرا مطلب ہے
کہ آپ نے مجھے صرف جبار گینی ڈال کے لئے بلایا تھا لیکن اب جبکہ یہ صورتحال ختم
ہو گئی ہے۔ تو آپ یقیناً مجھے واپسی کا حکم دیں گے۔ میں یہاں رہ کر کام کرنا چاہتا ہوں۔"
"میں نے یہ سوچا تھا کہ تم یہ مطالبہ کرو گے لیکن میں اس کی مخالفت میں ہوں،
تمہیں واپس چلے جانا ہے۔ یہاں کا کام میں جس انداز میں کر رہا ہوں اس میں، میں زیادہ
بھیڑ بھاڑ نہیں چاہتا، بات صرف اتنی سی ہے کہ میں اس وقت اپنے آپ کو کسی غیر جگہ
محسوس نہیں کر رہا۔ یہ میرے وطن کا ایک حصہ ہے اور یہاں کچھ برے لوگوں نے اہل
وطن کو یرغمال بنا رکھا ہے۔ میں ان سب کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کرنا چاہتا۔ صرف

چند ہی افراد تو ہیں جو ملکی دشمنی پر آمادہ ہیں میری جنگ ان سے ہے اور مجھے یقین ہے کہ
میں ان پر قابو پالوں گا۔"
رشید ناگی کے چہرے پر جو تاثرات نظر آ رہے تھے وہ اس بات کی غمازی کرتے تھے
کہ وہ مجھ سے متفق نہیں ہوا۔ لیکن ظاہر ہے ضد بھی نہیں کر سکتا تھا اس نے کہا۔
"ٹھیک ہے آپ کا جو حکم ہو اس سے سرتابی کی بھلا مجھے کیا مجال؟"
"فکر مت کرو اپنے وطن کے اس حصے کو بھی میں غیروں سے آزاد کراؤں گا۔ وہ
سب غیر ہیں جو وطن کے بارے میں محبت سے نہیں سوچتے۔ میری جنگ تو انہی کے
خلاف ہے، تم وہاں کا محاذ سنبھالے رکھو۔ بات صرف اتنی سی ہے کہ یہاں غیروں سے
واسطہ نہیں ہے ایک ایک آدمی کو قتل کرتے ہوئے یہ سوچنا پڑتا ہے کہ کسی اپنے کا خون
تو نہیں بہہ رہا۔ جبار کا کھیل ختم ہو گیا اب یہاں نئے کھیل کا آغاز ہوا ہے اور اس میں میں
چاہتا ہوں کہ اب میرا کوئی آدمی زخمی تک نہ ہو۔ بہت خوبصورت گیم شروع کیا ہے میں
نے، بارہ لاشیں سجا دی تھیں، جبار گینی ڈال کی قبر کے اردگرد، بادل گل کو پتا چل گیا ہو گیا
کہ ایک شخص کے بدلے اسے کتنے افراد کا نقصان اٹھانا پڑے گا اب تو گیم شروع ہوا ہے،
کھیلوں گا اور ایسے مزے سے کھیلوں گا کہ کھلاڑی بھی یاد رکھیں گے۔ تم وہاں کا سارا
مسئلہ سنبھالے رکھو، کہیں بھی کوئی کمی نہ ہونے پائے، اپنی زندگی کے یہ چند سال جو مجھے
اس کھیل کے لئے ملے ہیں، میں جانتا ہوں کہ ان چند سالوں میں میں پورے ملک کی تقدیر
نہیں بدل سکتا لیکن جتنا بھی کچھ کرلیا جائے کم از کم اپنی ذات کے سکون کے لئے کافی ہے
چند افراد کو بھی بہتر زندگی مل گئی تو میں سمجھوں گا کہ میرا مقصد پورا ہو گیا۔ ہم کسی ملک کی
تقدیر نہیں بدل سکتے لیکن جس حد تک بھی کام کر سکتے ہیں وہ ہم کریں گے۔"
"آپ ٹھیک کہتے ہیں، تو پھر جو لوگ میرے ساتھ آئے ہیں، ان میں سے اگر کسی
کی ضرورت ہو، مختلف چیزیں بھی ساتھ لایا ہوں شاید آپ کے کام آسکیں۔"
"کوئی ضرورت نہیں محسوس کرتا میں، ہم سب کچھ انہی سے حاصل کریں گے اور
انہی پر استعمال کریں گے۔"
"تو میری واپسی فوری ہو جانی چاہیے۔"
"ہاں، جس کھیل کا آغاز ہوا ہے اس نے دشمن کو چوکنا کر دیا ہے ہر نیا چہرہ تلاش

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

کرکے اسے نشانہ بنایا جائے گا۔ بادل گل دیوانہ ہوگیا ہوگا۔ تمام لوگوں سے ملاقات کرکے
واپسی کا سفر اختیار کرو اور مجھے اپنی بخیریت واپسی کی اطلاع ٹرانسمیٹر پر دے دو۔"
رشید ناگی نے خاموشی سے گردن جھکا دی تھی اور اس کے بعد میں اسے رخصت
کرکے ہی ہوٹل سے واپس آیا۔ دل جمال کا گھر اس وقت بہترین جگہ ثابت ہو رہا تھا لیکن
جب میں دل جمال کے گھر پہنچا تو ایک شخصیت کو دیکھ کر کسی قدر حیرانی ہوئی تھی، صرف
ایک بار ہی ملاقات ہوئی تھی اس سے لیکن میں نے اسے فوراً پہچان لیا۔ یہ شہ دل کی بیوہ
تھی وہی پروقار عورت جو دو بیٹیوں کے ساتھ زندگی کے دن گھسیٹ رہی تھی۔ دل جمال
اور خوبصورت خان اس کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اور دلچسپ بات یہ تھی کہ چیکاس
برادرز بھی وہیں موجود تھے۔ میں ان کے قریب پہنچا اور میں نے سلام کیا، معمر عورت نے
پروقار انداز میں مجھے اس سلام کا جواب دیا۔

دل جمال کہنے لگا۔ "یہ میری بھاوج ہے ہمارا دور کا رشتہ ہے، مگر پھر بھی میں اس کا
بہت عزت کرتا ہوں ابھی یہ میرے پاس کسی کام سے آیا۔ خوبصورت خان اس سے بات
کرتا، ویسے میں آپ کو بولے صاب یہ اس شہر کا سب سے مظلوم عورت ہے اور اس کے
ساتھ سب سے بڑا ظلم ہوا ہے، ابی خوبصورت خان بولا کہ آپ اس سے مل چکا ہے۔"

"ہاں ہماری ملاقات ہوئی تھی۔"

"صاب، خوبصورت خان کہتا ہے یہ ہمارا بہت اچھا ساتھی ثابت ہو سکتا ہے اس
نے اپنے آپ کو اس کام کے لئے پیش کیا ہے کہ اگر وطن دوستی میں اس کا کوئی ضرورت
ہو تو یہ بھی کام آجائے۔"

میں نے ایک گہری سانس لی نجانے مجھے کیوں ایک لمحے کے لئے یہ احساس ہوا تھا
کہ یہ ذرا نادانی ہوگئی ہے۔ خوبصورت خان سے کسی غیر کو ہمارے بارے میں یہ نہیں
معلوم ہونا چاہیے تھا لیکن بہرطور یہ لوگ اتنے گہرے لوگ نہیں تھے دل جمال کو اپنی
بھاوج پر اعتماد تھا۔

شہ دل کی بیوہ کہنے لگی۔ "میں ایک کمزور عورت ہوں ظاہر ہے اپنے شوہر کے
قاتلوں سے انتقام نہیں لے سکی۔ بیٹے بھی نہیں ہیں میرے جو اپنے باپ کے مشن کو پورا
کرتے لیکن اس کے باوجود میرے دل میں حوصلہ ہے اگر کہیں کسی سلسلے میں میری

ضرورت ہو تو میں خلوص دل کے ساتھ اپنی خدمات تم لوگوں کو دیتی ہوں۔ جو لوگ
ظالموں کے خلاف کام کرتے ہیں وہ سب اپنے ہوتے ہیں اور دوسروں کو ان کا ساتھ دینا
چاہیے۔"

"آپ کی محبت آپ کی دعائیں درکار ہیں ہمیں فی الحال ہم آپ کو کوئی تکلیف
نہیں دے سکتے۔"

"میری طرف سے بالکل اطمینان رکھنا، جن لوگوں کے خلاف تم لڑ رہے ہو وہ
میرے بھی دشمن ہیں میرے سینے میں کون کون سے آتش فشاں پوشیدہ ہیں۔ کبھی موقع ملا
تو ان کے بارے میں بتاؤں گی۔"

"نہیں ایک محبت وطن عورت ہے، ایک ایسے شخص کی بیوہ ہے جس نے وطن
کے لئے جان دے دی جس نے ظلم کے خلاف قربانی دی ہے کسی قسم کا خدشہ نہیں رکھا
جا سکتا۔" بہرحال ذہن میں ایک پھانس بے شک چبھی تھی لیکن شکایت کسی سے نہیں کر
سکتا تھا۔ یہ ضرور سوچا تھا کہ دل جمال اور خوبصورت خان کسی اور کو بھی شریک راز کر
سکتے ہیں بے شک انہیں اس پر اعتبار ہوگا لیکن مجھ جیسے محتاط آدمی کے لئے یہ مناسب
نہیں تھا۔ چیکاس برادرز سے میٹنگ کی اور وہ مجھ سے معلومات حاصل کرنے لگے کہ اب
ان کا آئندہ قدم کیا ہوگا۔

"بہت غور کر رہا ہوں اس سلسلے میں دوستو، بادل گل سے اعلانیہ جنگ کا آغاز ہوچکا
ہے اور اب میں یہ چاہتا ہوں کہ ہمارا کام شروع ہو جائے، میرے ذہن میں اس سلسلے میں
ایک تجویز ہے اگر تم لوگ اس سے اتفاق کرو تو۔"

"آپ ہمیں حکم دیجئے بس ہم تو آپ کے مہرے ہیں۔ جہاں چاہیں اٹھا کر رکھ
دیں۔"

"پھر بھی یہ میرا شروع سے مقصد رہا ہے کہ جو لوگ میرے ساتھ کام کر رہے ہوں
انہیں حقیقت سے لاعلم نہ رکھوں، بادل گل اپنے اطراف مضبوط کر رہا ہوگا لیکن اس کے
علاوہ ایک اور کردار بھی تو ہے جو بادل گل کا ہم پلہ ہے۔ میری مراد ڈولی رباب سے ہے۔
یہ شخص بھی تو وطن دشمنوں میں شمار ہوتا ہے۔ میں سوچ رہا ہوں ادھر بادل گل اس توقع
میں ہوگا کہ میں اس پر دوسرا وار کروں۔ یہ وار اگر ڈولی رباب پر رہے تو کیسا رہے؟"

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

"بہت اچھا آئیڈیا ہے چیف بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ بڑا ہی ٹیکنیکل آئیڈیا ہے۔ تو پھر اس سلسلے میں ہمارا پہلا قدم کیا ہونا چاہیے؟"

"نمک کے وہ کارخانے جن کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے کہ ڈولی رباب کے اسلحہ خانے ہیں اور وہاں سے وہ اسلحہ فروخت کرتا ہے میری نگاہوں میں آچکے ہیں۔ تم نے بھی انہیں دیکھ لیا ہوگا؟"

"چیف ہم نے تو مسٹر کینی ڈال کے ساتھ ہی اس جگہ کا جائزہ لیا تھا۔ شہر کا نقشہ تیار کرتے ہوئے ہم نے اس جگہ کو بھی تحریر کیا تھا۔"

"وہ عمارتیں ناقابل عبور ہیں جس طرح تاربین کے جنگلات میں بادل گل نے اپنے تحفظ کا بندوبست کر رکھا ہے۔ اس طرح میں سمجھتا ہوں کہ نمک کے ان کارخانوں کو بھی محفوظ بنایا گیا ہوگا۔ کیوں نہ ایسا کیا جائے کہ آج ان کا اس خیال سے جائزہ لئے لیتے ہیں کہ ان تک پہنچنے میں ہمیں کن مشکلات کا سامنا کرنا ہوگا۔"

"ٹھیک ہے پھر ہم وہاں چلتے ہیں۔"

"میں چاہتا ہوں کہ ان اسلحہ خانوں کے اندرونی حصوں کی تصاویر لی جائیں اور وہاں ساری معلومات کی جائیں۔"

"بالکل ٹھیک ہے چیف تو پھر ہم تیار ہو جائیں۔"

"اتنی جلد بازی۔"

"چیف، کام ہمیشہ برق رفتاری سے ہونا چاہیے۔ اس سے پہلے کہ دشمن ہمارا مطلب سمجھ سکے۔" میں نے خوبصورت خان کو دیکھا تو خوبصورت خان کہنے لگا۔

"دل جمال دودھ کا ایک ٹرک چلاتا ہے اور ٹرک لے کر دودھ سپلائی کرتے مختلف علاقوں میں جاتا ہے۔ ابی میں نے اس سے بات کیا تھا۔ اس نے کہا ہے وہ آپ لوگ کو ہر طرح کے کام کے لئے کہیں بھی لے جاسکتا ہے۔ ایک دلچسپ بات اور سوچا ہے ام نے ...."

"وہ کیا ....؟"

"دودھ کے بڑے بڑے ڈبے ٹرک میں رکھ دیئے جائیں ان میں سے کچھ ڈبوں میں دودھ ہوگا باقی جو زیادہ بڑے ڈبے ہیں ان میں ہمارے پانچوں دوست ہوں گے۔ یہ لوگ

بولتا ہے کہ یہ سانس روک کر بہت دیر تک کام کر سکتا ہے۔ ابی ایسا کرتے ہیں کہ اگر ادھر جاتا ہے تو دودھ کا ٹرک دل جمال لے آئے گا۔"

مجھے ہنسی آگئی، چیکاس برادرز کو یہ آسانی حاصل تھی اور میں اس آسانی سے فائدہ اٹھانے کے لئے تیار ہوگیا تھا چنانچہ تیاریاں کرلی گئیں، رشید ناگی کا مسئلہ تو حل ہو ہی گیا تھا۔ ٹرانسمیٹر میرے پاس موجود تھا۔ روانگی کی وہ مجھے اطلاع دے گا۔ دل جمال نے تھوڑی دیر کے لئے اجازت طلب کرلی۔ جس کمپنی میں وہ کام کرتا تھا وہاں سے دودھ کا ٹرک لے کر آنے میں اسے تھوڑا سا وقت درکار تھا۔ اسی دوران رشید ناگی کا پیغام موصول ہوگیا۔

"چیف آپ کے احکامات بہرطور اہمیت کے حامل ہوتے ہیں اور بعض اوقات دل نہ چاہنے کے باوجود وہ سب کچھ کرنا پڑتا ہے جو آپ کا حکم ہوتا ہے لیکن آپ کو یہاں پر چھوڑ کر جاتے ہوئے میں تھوڑی سی الجھنوں کا شکار ہوں۔"

"میری طرف سے بالکل بے فکر رہو ناگی، میرے ساتھ جو افراد موجود ہیں۔ میں ان پر مکمل بھروسہ رکھتا ہوں۔ ویسے ہوشیار رہنا ہوسکتا ہے میری اس کارروائی میں کچھ زیادہ وقت لگ جائے۔ بے چین ہوکر پھر دوڑ نہ پڑنا۔ اس کا وعدہ لینا چاہتا ہوں میں تم سے اور اگر وہاں صورت حال کے مطابق میری موجودگی ضروری ہو تو میری گمشدگی ضروری نہیں ہے۔ مطلب سمجھ رہے ہو ناں، سعید خان کو پھر میری جگہ تعینات کر دینا۔ باقی انتظامات تم خود سنبھالے رکھو گے، مجھے تم پر پورا اعتماد ہے۔"

"اوکے چیف۔" رشید ناگی نے ٹرانسمیٹر بند کر دیا اور اس کے بعد ہم لوگ دل جمال کا انتظار کرنے لگے۔ ٹرک آگیا تھا اس میں خاص طور سے بہت سے بڑے ڈبے رکھے گئے تھے اور اس انداز میں رکھے گئے تھے کہ اگر کوئی ان پر غور بھی کرے تو اسے شبہ نہ ہو۔ چیکاس برادرز جسموں کو سکوڑ کر ان ڈبوں میں اتر گئے ان کے ڈھکن اوپر سے بند نہیں کئے گئے تھے۔ کیونکہ اس وقت اس کی ضرورت نہیں تھی۔ میں خوبصورت خان اور دل جمال کے ساتھ ٹرک میں بیٹھ گیا اور ٹرک اسٹارٹ ہوکر چل پڑا۔ اس پر کمپنی کا مونوگرام بنا ہوا تھا۔ دودھ سپلائی کرنے والی ایک کمپنی تھی۔ ہم لوگوں نے احتیاط کا دامن نہیں چھوڑا تھا اور مختلف راستوں سے گزرتے رہے تھے اور یہ جائزہ لے رہے تھے کہ

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

کوئی ہماری جانب متوجہ تو نہیں ہے۔ سیکٹر نائن کی زندگی معمول پر ہی تھی۔ جنگل چوک کی جانب سے گزرے وہاں لوگوں کی ٹولیاں اس سلسلے میں آج تک باتیں کر رہی تھیں لیکن کوئی قابل ذکر واقعہ نہ پیش آیا۔ پھر ہم نے نمک کے ان کارخانوں کی جانب رخ کیا۔ جو شہری آبادی سے ذرا ہٹ کر تھے لیکن ایسا نہیں تھا کہ وہاں جانا کسی کے لئے شبہہ کا باعث ہوسکے۔ جب ہم وہاں پہنچے تو دوپہر کا ایسا وقت تھا جب چاروں طرف سنسان اور ویران جگہیں نظر آتی ہیں۔ دل جمال نے اس کا بندوبست کرلیا تھا کہ وہاں رکنے کا جواز مل سکے' چنانچہ ٹرک کو اس جگہ روک دیا گیا جہاں سے وہ کارخانے صاف نظر آتے تھے۔ ہم لوگ اس کا جائزہ لینے لگے' دل جمال نے بونٹ کھول دیا تھا۔ غرض یہ کہ وہاں سے بھرپور طریقے سے نمک کے ان کارخانوں کا جائزہ لیا گیا۔ بڑے بڑے احاطے بنے ہوئے تھے جن میں ٹرک چلتے پھرتے نظر آرہے تھے۔

خوب صورت خان بولا۔ "ڈولی رباب نے ان جگہوں میں سے کچھ جگہوں کو اسلحہ خانہ بنا رکھا ہے لیکن یہاں نمک بنانے والے مزدور بھی کام کرتے ہیں اور ڈولی رباب اس طرح اپنا تحفظ کرتا ہے۔"

چیکاس برادرز بھی گہری نگاہوں سے جائزہ لے رہے تھے میں نے پر خیال انداز میں گردن ہلائی اور کہنے لگا۔

"بظاہر یہ محسوس ہوتا ہے کہ ان کارخانوں تک ہمارا پہنچنا ممکن نہیں ہوگا۔ احاطوں کے درمیان جو مضبوط عمارتیں نظر آرہی ہیں وہ کسی قلعے کی مانند ہیں۔ کم بختوں نے ایک ہی دروازہ رکھا ہے۔ اندر آنے جانے کے لئے۔ ظاہر ہے ڈولی رباب غیر متعلق لوگوں سے پوری طرح ہوشیار رہتا ہوگا۔"

چیکاس ون نے کہا۔ "چیف ہم نے اندر جانے کا راستہ تلاش کرلیا ہے آپ اگر یہ ذمہ داری ہمیں سونپ دیں تو ہمیں خوشی ہوگی۔"

"کون سا راستہ؟"

"اس کے بارے میں ابھی تفصیلات معلوم نہ کریں لیکن یہ بات ذہن میں رکھیں کہ آپ ان میں سے جس عمارت میں بھی ہمیں داخل ہونے کے لئے کہیں گے ہم بہ آسانی اس میں داخل ہوسکتے ہیں۔"

"میں نے حیرت سے چیکاس ون کو دیکھا اور شانے ہلا دیئے پھر میں نے کہا۔ "اگر تم اس کی تفصیل بتا دیتے تو کیا زیادہ بہتر نہ ہوتا؟"

چیکاس ون نے کسی قدر ہچکچائی نگاہوں سے دل جمال اور خوب صورت خان کو دیکھا تو میں نے کہا۔ "نہیں.......... جب کسی پر بھروسہ کرلیا جاتا ہے تو پھر اس کے ساتھ بھرپور تعاون بھی کیا جاتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان لوگوں کی موجودگی میں تمہیں کسی قسم کا تردد نہیں کرنا چاہیے۔"

چیکاس ون نے گردن خم کی اور کہنے لگا۔ "چیف عام لوگوں کے لئے واقعی اس عمارت میں داخل ہونا ممکن نہیں ہوگا لیکن آپ ان درختوں کو دیکھئے۔ یہ بڑے کارآمد ہیں ہمارے لئے۔ جس طرح یہ درخت نمک کے ان کارخانوں کو گھیرے کھڑے ہوئے ہیں۔ اس سے یہ احساس ہوتا ہے کہ انہوں نے اندر داخلے کے لئے ہی نموپائی ہے۔"

"مگر کیسے..........؟" یہ درخت تو بہت زیادہ فاصلے پر ہیں اور پھر ان درختوں سے ہم اسلحہ خانے کی ان عمارتوں کی طرف کیسے جاسکتے ہیں؟

"آپ اپنی بات نہیں کریں چیف.......... ہماری بات کریں۔"

"کیا مطلب؟" میں نے پوچھا۔

"وہ دیکھئے کارخانوں کی بلندی پر روشندان ہیں۔ یہ روشندان اتنے بڑے نہیں ہیں کہ عام آدمی ان سے اندر داخل ہوسکیں لیکن ہم جاسکتے۔"

"مگر یار اس سپاٹ اور لمبی دیوار کو عبور کرکے اوپر تک پہنچنا بھی تو ایک مشکل کام ہے۔ کیا روشندان کے نیچے کوئی ایسی چیز ہے جس پر چڑھ کر تم اوپر تک پہنچ سکو۔" میں نے کسی قدر جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"نہیں چیف.......... ان احاطوں میں داخلہ ہی ممکن نہیں ہوگا۔ اسلحہ خانے کی حفاظت کے لئے بہت سے افراد یہاں موجود ہوتے ہوں گے لیکن اگر درختوں میں سے کسی ایک درخت پر رسہ باندھا جائے اور اس کا دوسرا سرا اس روشندان تک پہنچا دیا جائے تو اس رسے پر چل کر روشندان تک پہنچا جاسکتا ہے۔ اور چیف ہم یہ کام کرتے رہے ہیں۔"

"میں نے حیرت سے منہ کھول کر چیکاس ون کو دیکھا پھر درخت اور روشن دان کا

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

فاصلہ ناپنے لگا اور میرے بدن میں جھرجھری سی پیدا ہو گئی۔ یعنی اتنا طویل فاصلہ کسی رسے پر چل کر طے کیا جائے گا۔"

"رسے پر نہیں چیف بلکہ پتلے سے تار پر۔"

"تمہارا دماغ خراب ہے۔"

"بالکل نہیں۔ آپ ہمیں ہمارا کام کرنے دیں۔ ہم تمام تیاریاں رکھتے ہیں۔ ہمارے سامان میں وہ تمام چیزیں موجود ہیں جو ہماری ضرورت کے تحت ہیں۔ مسٹر جبار نے اور ہم نے بڑی طویل بحث کرنے کے بعد سارے انتظامات کئے تھے اور مسٹر تاگی نے ہمیں ہماری ضرورت کا تمام سامان مہیا کر دیا تھا۔"

میں نے آنکھیں بند کر کے گردن جھٹکی اور کہا۔ "اگر تم یہ کارنامہ سرانجام دے لو تو میں سمجھتا ہوں اس سے شاندار بات واقعی اور کوئی نہیں ہو سکتی۔ ارے اس طرح تو ہم اور بھی بہت سے کام کر سکتے ہیں۔ میرا مطلب ہے تارزین کے جنگلات میں اگر ہم ایسے ہی تاروں کا سہارا لے کر اس عمارت تک پہنچنے کی کوشش کریں جو جنگل کے بیچوں بیچ ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ کام تم لوگ بہ آسانی کر سکتے ہو۔"

"تو چیف مشکل کیا ہے۔ آپ اس کا پہلا تجربہ نمک کے ان کارخانوں سے کر لیں۔"

"ٹھیک ہے تو پھر یہ کرتے ہیں کہ آج ہی رات اس پر عمل کر ڈالتے ہیں۔"

"جیسا آپ پسند کریں۔"

"دل جمال واپس چلو۔" میں نے کہا لیکن دل جمال نے یہاں بڑی ذہانت کا ثبوت دیا تھا۔ ٹرک کو یہاں سے موڑنے کے بجائے تھوڑی دیر تک بونٹ پر جھکا رہا پھر اس نے ریڈی ایٹر میں پانی بھرا اور اس کے بعد ٹرک اسٹارٹ کر کے سیدھا ہی چل پڑا۔ تاکہ کسی کو شبہ نہ ہو ایک لمبا چکر کاٹنے کے بعد ہم واپس بستی میں داخل ہو گئے تھے اور میں نے دل جمال کی اس ذہانت کو سراہا تھا۔

دل جمال کی یہ رہائش گاہ بے شک کسی قدر مخدوش تھی کیونکہ یہاں اس کے شناسا آتے جاتے رہتے تھے لیکن اس کے علاوہ کیا بھی کیا جا سکتا تھا۔ چیکاس برادرز نے اپنا تمام سامان ہوٹل سے یہاں منتقل کر لیا تھا۔ کینوس کے بڑے بڑے تھیلے جو ان کی جسامت سے

کہیں زیادہ بڑے تھے۔ پہلے میں نے غور نہیں کیا تھا لیکن اب خصوصی طور پر جب چیکاس برادرز اپنی تیاریوں میں مصروف ہوئے تو میں نے ان تھیلوں سے برآمد ہونے والی اشیاء کو دیکھا۔ چھوٹی چھوٹی سب مشین گنوں کے لئے اتنا فالتو ایمونیشن رکھا گیا تھا کہ اسے کافی وقت تک استعمال میں رکھا جا سکتا تھا اور یہ بھی انہی لوگوں کا کارنامہ تھا۔ یہ سب مشین گنیں اپنی نوعیت کی بالکل منفرد تھیں۔ لگتا تھا جیسے ان کے لئے خاص طور سے تیار کی گئی ہوں۔ اس کے علاوہ نجانے کیا کیا الا بلا' لوہے کے چھوٹے چھوٹے گولے' جن کا قطر ایک انچ سے زیادہ نہیں تھا ایک دوسرے سے بالکل علیحدہ لیکن ان کے درمیان سوراخ.......... موتیوں جیسے.......... بات سمجھ میں نہیں آتی تھی لیکن ہو سکتا ہے یہ بھی ان کا کوئی اہم مسئلہ ہو۔

میں نے وہ خاص قسم کے ہتھیار دیکھے جو کمان کی شکل میں نظر آ رہے تھے' جدید ترین کمانیں' میں تصویروں میں دیکھ چکا تھا.......... یہ تقریباً" ایک ایک فٹ لمبی تھیں اور ان کے سرے نوکیلے تیروں جیسے تھے۔ لیکن یہ تیر آگے سے سیدھے نہیں تھے' بلکہ ان میں پانچ خاص قسم کے آنکڑے بنے ہوئے تھے جو انتہائی ٹھوس فولاد کے بنے ہوئے معلوم ہوتے تھے.......... چیکاس ون نے مجھے ان کا استعمال بتایا۔

"یہ لیور ہٹانے کے بعد صرف ایک بٹن دبانا پڑتا ہے ان کی مار تقریباً" چار سو میٹر تک ہے چار سو میٹر یہ گولی کی طرح سفر کریں گے۔ اور پھر اس کے بعد جو کچھ ان کی رینج میں آئے گا۔ اس میں اٹک جائے گا۔ ان میں یہ خاص صلاحیت ہے چھوٹی سی جگہ ہو لیکن مضبوط ہو' یہ وہاں اپنی جگہ بنا لیتے ہیں۔ ان کے دوسرے سروں پر باریک تار بندھے ہوئے ہیں۔ پھر جب ہم اپنی ہی ایک کمان مطلوبہ جگہ تک پہنچانے میں کامیاب ہو جائیں گے تو ہمیں ہر اس جگہ کام کرنے کا موقع مل سکتا ہے جو مضبوط ہو۔ یعنی ہم ان کے دوسرے سرے کو اس طرح لپیٹ دیں گے اور اس کے بعد یہ جو گراری ہے اسے کس دیں گے اس طرح سے تار بالکل کس جائے گا اور ہمارے استعمال کے قابل ہو جائے گا۔ اس کے علاوہ یہ لوہے کے کڑے دیکھ رہے ہیں اگر ہم انہیں اس میں ڈال دیں اور کوئی ایسا توازن پیدا کر لیں جس سے یہ کڑے اوپر کی سمت یا نیچے کی سمت آ سکیں' آپ سمجھ رہے ہیں نا میرا مطلب۔ فرض کریں ہم نے ان درختوں سے ان کڑوں کو اسلحہ خانوں

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

کے ان روشندانوں کی جانب پھینکا اور یہ سرا نیچے کی سمت باندھ لیا تو اس طرح سے یہ ہوگا کہ ہم ان کڑوں کے ذریعے پھسل کر وہاں تک جاسکتے ہیں یعنی انہیں ٹرالی بنا سکتے ہیں لیکن ہم ایسا نہیں کریں گے کیونکہ فاصلہ بہت زیادہ نہیں ہے اور ہمیں برق رفتاری کی ضرورت بھی نہیں ہوگی۔"

میں متحیرانہ انداز میں ان کا یہ عمل دیکھ رہا تھا پھر میں نے ان سے کہا۔ "میں جانتا ہوں چیکاس ون کے تم لوگ سرکس میں کام کرتے رہے ہو لیکن مجھے خوف محسوس ہو رہا ہے۔"

"جب آپ ہمیں کام کرتا دیکھیں گے تو آپ کا یہ خوف خود بخود دور ہو جائے گا۔"

"ہوں' ٹھیک ہے۔ تم لوگ زیادہ بہتر سمجھتے ہو' لیکن میں صرف ایک بات کہنا چاہتا ہوں۔ اپنا تحفظ ہر حال میں مقدم رکھنا۔"

"آپ بے فکر رہیں ایسا ہی ہوگا۔" چیکاس ون نے جواب دیا۔

یہ لمحات بڑے سنسنی خیز تھے اور رات ہونے کا انتظار بڑا مشکل لگ رہا تھا پھر تقریباً" ساڑھے نو بجے دل جمال نے اپنا ٹرک سنبھال لیا۔ پوری پوری دلچسپی لے رہا تھا۔ وہ بھی' آدمی ذرا لا ابالی' کھلنڈرا اور ضرورت سے زیادہ بولنے والا تھا لیکن انتہائی مخلص' خوبصورت خان تو اپنے آپ کو اس مقصد کے لئے وقف کر ہی چکا تھا اور ان دونوں کے جذبے میرے لئے انتہائی قابل قدر تھے۔

"انداز وہی رکھا گیا۔ خوف یہ تھا کہ چیکاس برادرز چونکہ چھوٹے قد کے مالک ہیں۔ اس لئے انہیں بہ آسانی تلاش کیا جاسکتا ہے جبکہ میں چھپ سکتا ہوں۔ میں نے دل جمال ہی کا دیا ہوا ایک لباس پہن لیا تھا۔ شلوار قمیص اور خاص قسم کی واسکٹ' پھر ساتھ ساتھ ہی سر پر کلاہ اور پگڑی جس نے میری شخصیت کو بالکل ہی تبدیل کر کے رکھ دیا تھا۔ چیکاس ون البتہ مجھے دیکھ کر بہت ہنسا تھا اور اس کے بعد باقی چاروں بھی منہ کھول کھول کر ہنسنے لگے تھے۔ میں نے بھی ان کی ہنسی کا بھرپور ساتھ دیا اور اس کے بعد ہم لوگ وہاں سے چل پڑے۔"

اسلحہ ساتھ لے لیا گیا تھا' راستے میں خوبصورت خان نے بتایا۔ "صاحب دل جمال بے خطا نشانے کا مالک ہے اور وقت پڑنے پر موت برسا سکتا ہے۔"

"یہ تو بہت اچھی بات ہے کہ ہمارے ساتھ ایک ایسا شخص بھی ہے جس کا نشانہ بے مثال ہے۔" میں نے جواب دیا تھا۔

اسٹین گنیں وہی استعمال کی گئی تھیں' جو خوبصورت خان بادل گل کے آدمیوں کی سمیٹ کر لایا تھا۔ ایمونیشن کی پیٹیاں کرتوں کے نیچے چھپالی گئی تھیں۔ غرض یہ کہ انتظامات تو سارے مکمل تھے۔ میں خود بھی دانت پر دانت جمائے آنے والے وقت کے لئے پوری طرح تیار تھا.......... ڈولی رباب کے اسلحہ خانوں کے بارے میں تمام تفصیلات معلوم ہونی چاہئیں۔ چیکاس برادرز کے پاس چھوٹے کیمرے اور مخصوص ساخت کے ٹرانسیٹر موجود تھے۔ جو اس مہم کے لئے خصوصاً" ساتھ لائے گئے تھے۔ انہیں گوداموں کے اندر تصویر کشی کرنی تھی تاکہ وہاں کی صورت حال واضح ہوسکے۔ غرض ہم جدید ترین سازو سامان سے آراستہ تھے۔ اس وقت اگر کوئی اس ٹرک پر چھاپہ مار کر ہمیں گرفتار کر لیتا تو ہمارے پاس سے برآمد شدہ اشیاء دیکھ کر وہ یہ سوچتے کہ کوئی باقاعدہ ملک ان کے خلاف کارروائی کر رہا ہے اور اس نے جدید ترین سائنسی سازو سامان سے ہمیں آراستہ کیا ہے۔

مطلوبہ جگہ پہنچنے کے بعد ٹرک کو ایک سمت روک لیا گیا لائٹیں پہلے ہی بند کرلی گئی تھیں' یعنی نمک کے کارخانوں سے تقریباً" کوئی چار کلومیٹر پیچھے' تاکہ شبہ نہ ہوسکے اور اس کے بعد دل جمال نے اندھیرے میں بڑی مہارت سے ٹرک بیک کیا تھا اور اسے اس سڑک کے دوسری جانب نشیب میں اتار دیا تھا۔ داہنی سمت نمک کے ان کارخانوں کا سلسلہ تھا جو اس وقت ہمارا ٹارگٹ تھے۔ بائیں سمت گہرائی میں ٹرک کو اتار کر ایسی جگہ پوشیدہ کر دیا گیا تھا' جہاں سے اسے آسانی سے نہ دیکھا جاسکے۔ تمام منصوبہ ہمارے ذہنوں میں تھا چنانچہ ایک ایک کر کے ہم لوگوں نے سڑک عبور کی۔ تاحد نگاہ خاموشی اور سناٹے کا راج تھا۔ تاروں کی مدھم مدھم چھاؤں سے فضا منور ہو رہی تھی' لیکن اس حد تک کہ صرف انسانی ہیولے دیکھے جاسکیں۔ ہم نے کوشش کی کہ ہمارے ہیولے بھی کسی کو نظر نہ آسکیں اور اس طرح ہم اپنا فاصلہ نمک کے ان کارخانوں سے کم سے کم کرتے چلے گئے' جن کی تعداد پانچ کے قریب تھی۔

پہلا کارخانہ ہم سے کچھ فاصلے پر رہ گیا تو ہم نے اپنے آگے بڑھنے کی رفتار سست کر

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

دی اور اس کے بعد جائزہ یہ لیا جانے لگا کہ کون کون سے درخت ہمارے لئے کارآمد ہوسکتے ہیں۔ اس سلسلے میں چیکاس برادرز کی نگاہیں ہی زیادہ کارآمد تھیں۔

چیکاس تھری نے فوری طور پر ایک درخت کا انتخاب کرلیا۔ اس کے بارے میں لیکچر دیتے ہوئے اس نے کہا۔ "چیف یہ درخت نہایت مضبوط ہے اور یہاں سے ہماری رینج بالکل سیدھی پڑسکتی ہے۔ دیکھئے یہ موٹی شاخ بہت مضبوط ہے اور اس روشندان کی سیدھ میں بھی۔"

"کیا تم اس کا مناسب جائزہ لے سکتے ہو۔"

"بالکل' ہماری نگاہوں نے اسے منتخب کرلیا ہے۔" پھر وہ پانچوں آپس میں لڑنے لگے کہ پہلے کون نمک کے کارخانے کا سفر کرے گا۔ قرعہ فال چیکاس فائیو کے نام نکلا اور وہ خوشی سے تیار ہوگیا۔ درخت کے آس پاس ہم نے اپنا ڈیرہ جمالیا تھا۔ خوبصورت خان اسٹین گن سنبھالنے مستعد کھڑا تھا۔ دل جمال نے اس کی پشت سے پشت لگا رکھی تھی.......... اور ان دونوں کی تیز نگاہیں چاروں طرف کا جائزہ لے رہی تھیں جبکہ میں درخت پر چڑھ کر اس موٹی شاخ کے پاس پہنچ گیا تھا۔ جہاں وہ پانچوں شیطان پہلے ہی سے موجود تھے۔ یہاں سے کچھ پتوں کی صفائی کرنا پڑی جس کے لئے لمبا چھرا استعمال کیا گیا تاکہ وہ تیر جو روشندان کی جانب پھینکا جائے' بغیر کسی رکاوٹ کے اپنا راستہ منتخب کرکے مطلوبہ جگہ تک پہنچ جائے۔ احاطوں کے بارے میں ہم نے یہ اندازہ لگالیا تھا کہ وہاں لوگ موجود ہیں جگہ جگہ مدھم مدھم روشنیاں نظر آرہی تھیں اور کہیں کہیں چلتے پھرتے ہیولے بھی۔ بہرحال ان لوگوں کو بھی ذہن میں رکھنا تھا اور اس طرح ہم ایک سنسنی خیز مہم سرانجام دینے کے لئے پوری طرح تیار ہوگئے تھے۔

"اپنی اس مشینی کمان کے بارے میں مجھے کچھ اور تفصیل بتاؤ' اس کی کارکردگی میری سمجھ میں نہیں آتی' مثلاً" یہ کہ اگر تم یہ تیر جس میں مضبوط آنکڑے لگے ہوئے ہیں اس روشندان تک پہنچا دو اور یہ وہاں جاکر اٹک جائے تو پھر کام کی تکمیل کے بعد اس کی واپسی کا کیا طریقہ کار ہوگا.......... اگر کوئی اسے وہاں سے کھول دے تو واپس کیسے آئے گا..........؟"

"اسے وہاں سے کھولنے کی ضرورت نہیں پیش آئے گی۔ یہ ایک باقاعدہ میکنزم

ہے' آپ اس دوسرے بٹن کو دیکھ رہے ہیں یہ دوسرا بٹن یہاں سے کنٹرول کیا جائے گا اور جیسے ہی یہ دبے گا' وہ پانچوں آنکڑے کھل جائیں گے اور تار کی واپسی شروع ہو جائے گی لیکن یہ زیادہ مشکل کام ہے کیونکہ تار کے واپس پلٹنے کی رفتار بہت طوفانی ہوتی ہے اور اگر اسے صحیح انداز میں کنٹرول نہ کیا جائے تو جو شخص اس مشین کے پیچھے ہوتا ہے اس کی زندگی خطرے میں ہوتی ہے۔ اسے ایک مخصوص طریقے سے واپسی کے لئے کنٹرول کیا جاتا ہے۔"

"ٹھیک ہے اس کا مسئلہ تو حل ہوا.......... اگر روشندان تک پہنچ بھی جاؤ تم' تو وہ خاص بلندی پر ہے' نیچے اترنے کے لئے کیا طریقہ کار ہوگا۔"

جواب میں چیکاس ون نے چیکاس ٹو کو دیکھا اور وہ مسکرا دیا' اس نے اپنی کمر کے پچھلے حصے میں کوئی چیز تلاش کی۔ میں غور نہیں کر سکا تھا بس میں نے اس کا ہاتھ کمر کے عقبی حصے کی سمت جاتے ہوئے دیکھا تھا اور پھر اچانک ہی اس نے درخت کی اس شاخ سے نیچے چھلانگ لگا دی تھی۔ میں ایک لمحے کے لئے اچھل سا پڑا.......... اور میرے حلق سے ایک ہچکی جیسی آواز نکل گئی لیکن چیکاس نیچے جا کھڑا ہوا تھا اور پھر میں نے اسے دوبارہ درخت پر چڑھ کر اوپر آتے ہوئے دیکھا۔ میں ششدر رہ گیا تھا۔ چیکاس نے مجھے یہ عمل بھی کرکے دکھایا۔ ان کی کمر سے بھی مخصوص قسم کی ایک بیلٹ بندھی ہوئی تھی' جس میں شاید مضبوط تار ہی موجود تھا اور اس کا ایک ہک اسی مشینی آنکڑے سے بندھا ہوا تھا۔

"خدا کی پناہ' یہ بھی تمہاری اپنی ہی ایجاد ہے؟"

"سو فیصد.......... لیکن ان تمام چیزوں کی فراہمی میں ناگی صاحب نے تعاون کیا ہے۔"

"کیا تمہیں اس بات کا علم تھا کہ یہاں ایسے حالات پیش آسکتے ہیں۔" میں اپنا کام بھول کر ان کا انٹرویو لینے پر تل گیا تھا۔

"نہیں ایسی بات نہیں ہے' دراصل ہم جن فنون کے ماہر ہیں' ان کے لئے ہم ہمہ وقت تیار بھی رہتے ہیں' کون جانے کب کہاں ضرورت پیش آجائے اب دیکھئے نا ہم اپنے ہلکے وزن سے ہر جگہ فائدہ اٹھاتے ہیں اگر ہمارا وزن بھی عام آدمی کے برابر ہوتا تو یہ پتلا

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

سا تار جو تقریباً" ڈھائی سو فٹ کی گہرائی میں ہمیں بہ آسانی پہنچا سکتا ہے اور اس کے ذریعے ہم واپس بھی آسکتے ہیں' ہماری کمر میں اس طرح پوشیدہ نہ ہو تا۔ زیادہ وزن والے آدمی کو اول تو تار موٹا درکار ہوتا اور پھر اتنا کہ اسے چھپایا نہیں جاسکتا تھا۔"

میں نے گہری سانس لے کر آنکھیں بند کیں اور گردن جھٹک کر بولا۔ "خدا تمہیں ہر مشکل سے محفوظ رکھے' بے مثال ذہانت کے مالک ہو۔"

"تو پھر اجازت دیں' وقت نہیں ضائع کرنا چاہیے۔" چیکاس فائیو نے کہا کیونکہ یہ کام اسے ہی سرانجام دینا تھا۔ میں نے تمام تر انتظامات سے مطمئن ہونے کے بعد چیکاس فائیو کو اجازت دے دی اور اپنے فن کے ماہر اپنے کام میں مصروف ہوگئے۔

چیکاس اپنے کام کے لئے تیار تھے۔ درختوں کی سیدھ میں پتے وغیرہ کاٹ کر جگہ بنائی گئی تھی اور وہ مشین اس شاخ پر فٹ کرلی گئی تھی' جس سے تیر پھینکا جانا تھا۔ چیکاس ٹو اس کام میں مصروف تھا۔ اس نے آنکڑے وغیرہ چیک کئے اور پھر اس طرح نشانہ باندھا اس روشندان کا' جیسے بندوق کی نال سے نشانہ لیا جاتا ہے اور اس کے بعد سب سیدھے ہوگئے پھر چیکاس ٹو نے اپنا عمل کرڈالا۔

ایک ہلکی سی آواز مشین سے پیدا ہوئی اور سٹ کی آواز کے ساتھ وہ آنکڑا درحقیقت گولی سے بھی زیادہ تیز رفتاری کے ساتھ کمان سے نکل کر روشندان کی جانب لپکا چشم زدن میں سب کچھ ہوگیا تھا۔ آنکڑا روشندان میں جا پھنسا تھا۔ چیکاس ٹو نے بڑے اعتماد سے اپنا یہ عمل سرانجام دیا تھا اور اس کے بعد اس نے مشین میں سے چند مضبوط کڑے نکالے اور انہیں اس شاخ میں فٹ کرنے لگا۔ اس میں بھی بڑی مہارت کی ضرورت تھی۔ چیکاس ٹو نے اس گراری کو چلانا شروع کیا جو تار کو بالکل سیدھا کررہی تھی اور اس کے بعد وہ اس کام سے بھی فارغ ہوگیا۔ چیکاس فائیو اپنے جوتوں کے بند کس رہا تھا پھر اس نے ہلکی اشٹین گن سینے کے قریب مخصوص انداز میں لباس میں رکھی' کیمرہ اور دوسری چیزیں جیکٹ میں سیٹ کرنے کے بعد اس نے جیکٹ کی زپ بند کرلی۔ جوتوں کے نچلے سرے کو دیکھا اور اس ہولناک عمل کے لئے تیار ہوگیا جس کا احساس ہی دلوں میں خوف بیدار کر دیتا تھا۔ میں نے بھی درخت کی شاخ پر اپنی اشٹین گن سنبھال لی۔ باقی چیکاس وہیں تھے۔

چیکاس فائیو نے کھڑے ہوکر تار پر قدم رکھا اور اپنے جسم کو بیلنس کرنے لگا پھر اس نے ایک قدم آگے بڑھایا اور میرے سینے سے گہری سانس خارج ہوگئی' دوسرا قدم' تیسرا قدم اور اس کے بعد وہ درخت سے تقریباً" دس فٹ آگے نکل گیا۔ اس نے دونوں ہاتھ فضا میں پھیلا کر پوری طرح اپنے آپ کو بیلنس کیا اور پھر تار کو پیروں سے دبا دبا کر دیکھنے لگا' اس کے بعد وہ چھ سات قدم اور آگے بڑھا۔ اب وہ درخت سے کوئی پندرہ فٹ کے فاصلے پر پہنچ گیا تھا۔ یہاں پہنچ کر اس نے تار پر بیٹھ کر یا تو تار کی درستگی کا جائزہ لیا' یا اپنی جسامتی درستگی کا......... ظاہر ہے یہ میرا مسئلہ نہیں تھا اور میں نے اس قسم کے کھیل شاید ہی کبھی دیکھے ہوں لیکن اب یہ سب کچھ اپنی آنکھوں سے نہ صرف دیکھ رہا تھا بلکہ وہ میرا ساتھی ہی تھا جو یہ عمل کررہا تھا۔

چیکاس ایک ایک قدم آگے بڑھنے لگا۔ پھر تقریباً" بیس فٹ دور نکلنے کے بعد اچانک ہی اس کی رفتار تیز ہوگئی اور میرے ہونٹوں سے ایک بار پھر عجیب سی آواز نکل گئی لیکن میں نے اپنا ہاتھ خود ہی اپنے منہ پر رکھ لیا تھا۔ دل جمال اور خوبصورت خان بھی چیکاس کو آگے بڑھتے ہوئے دیکھ رہے تھے۔ اس کی رفتار اب اتنی تیز تھی کہ یقین نہیں آتا تھا کہ وہ زمین کے بجائے کسی پتلے سے تار پر دوڑ رہا ہے۔

دل جمال نے پھٹی پھٹی آواز میں کہا۔ "اوئے خاناں خرابا اوئے خاناں خراب۔ یہ آدمی کا بچہ ہے یا بھوت کا بچہ........." اس نے یہ الفاظ مدھم لہجے میں کہے تھے لیکن رات کے سناٹے میں یہ مدھم لہجہ بھی پوری طرح سنائی دے گیا تھا۔ کسی نے کوئی جواب نہیں دیا۔

چیکاس فائیو اپنا سفر طے کررہا تھا پھر اس وقت ساری جان سمٹ کر آنکھوں میں آگئی۔ جب ہم نے اسے احاطے پر سے گزرتے ہوئے دیکھا۔ وہ تیر کی طرح سنسناتا ہوا اس روشندان تک پہنچ گیا تھا۔ پتا نہیں احاطے کے محافظوں کی نظر اس تک پہنچی تھی یا نہیں لیکن اب تو یہ خطرہ مول لے ہی لیا گیا تھا۔ ایک لمحے میں اسے روشندان میں دیکھا گیا اور دوسرے لمحے وہ روشندان سے دوسری جانب گزر چکا تھا۔ اس کا یہ کامیاب عمل سب کے لئے باعث اطمینان تھا۔ میں نے ٹرانسمیٹر سنبھال لیا کیونکہ اندر پہنچنے کے بعد چیکاس فائیو کو ٹرانسمیٹر پر مجھے اطلاع دینی تھی۔ ایک ایک لمحے دل کی دھڑکن کو تیز سے

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

تیز تر کر رہا تھا۔ میں انتظار کر رہا تھا۔ ٹرانسمیٹر آن کر لیا تھا میں نے اور اس پر نگاہیں جمائے ہوئے تھا۔

چیکاس فائیو اب روشندان سے نیچے اترنے کی کوشش کر رہا ہو گا لیکن پھر چند ہی لمحوں کے بعد ٹرانسمیٹر پر تبدیلی پیدا ہوئی اور چیکاس فائیو کی آواز سنائی دی۔

"ہیلو چیف......... میں اس عظیم الشان گودام میں پہنچ گیا ہوں۔ چاروں طرف نمک کی بوریاں چنی ہوئی ہیں۔ مدھم سی روشنی پھیلی ہوئی ہے۔ یہاں پر اور اندھیرا بالکل نہیں ہے لیکن نمک کی ان بوریوں کی تعداد بہت زیادہ ہے ہلکی ہلکی بو اٹھ رہی ہے۔ اب میں اس گودام کی تلاشی لینے کے لئے آگے بڑھتا ہوں۔"

"کیا پروگرام کے مطابق چیکاس تھری کا انتظار نہیں کرو گے؟"

"نہیں چیف وہ یہاں پہنچ جائے گا تو ہم دونوں آپس میں رابطہ قائم کر لیں گے۔ ویسے یہاں گودام میں کوئی موجود نہیں ہے......... میں ذرا اس کے دروازے کو دیکھ لوں اس کے بعد چیکاس تھری کو یہاں بھیج دیجئے گا۔"

میں نے خاموشی اختیار کر لی۔ کوئی دو تین منٹ کے بعد ہی چیکاس فائیو کی آواز پھر سنائی دی۔ "سب ٹھیک ہے۔ میرا خیال ہے آپ چیکاس تھری کو یہاں مت بھیجے گا۔ اس گودام میں مجھے کوئی ایسی چیز نہیں آ رہی جو قابل ذکر ہو۔ میں خود ہی اس کا جائزہ لئے لیتا ہوں اس وقت کسی کی مدد کی ضرورت نہیں ہے۔"

"ٹھیک ہے۔" میں نے جواب دیا۔ چیکاس ون اور فور فوراً" ہی درخت سے نیچے اتر گئے تھے۔ میں نے ان سے کوئی سوال نہیں کیا' بس خاموشی سے اس روشندان کی جانب دیکھتا رہا چیکاس فائیو کی آواز کا منتظر تھا جو ٹرانسمیٹر پر مجھ سے رابطہ قائم کئے ہوئے تھا اور مجھے اندر کے بارے میں بتاتا جا رہا تھا۔ اس نے مجھے نمک صاف کرنے کی مشینوں کے بارے میں بتایا وہاں تین الماریاں موجود تھیں۔ چیکاس فائیو نے ان میں سے ایک الماری کو کھول کر دیکھا اور مجھے بتایا کہ ان الماریوں میں صرف ایسے کاغذات ہیں جن میں نمک کے کارخانوں کے ریکارڈ موجود ہیں' یہ شاید ان تمام کارخانوں کا ریکارڈ روم ہے۔

"چیف میں ننھی سی ٹارچ کی روشنی میں ان کاغذات کا جائزہ لے رہا ہوں۔ میں نے یہ تمام کاغذات نکال کر زمین پر ڈھیر کر دیئے ہیں اور ان میں کوئی ایسی چیز تلاش کر رہا

ہوں جو ہمارے لئے کار آمد ثابت ہو سکے۔"

"ہوں ٹھیک ہے' رابطہ قائم رکھو۔" میں نے کہا۔ چیکاس فائیو اپنا کام کرتا رہا' وقفے وقفے سے وہ مجھے اپنی پوزیشن کی اطلاع دے رہا تھا۔

البتہ اب احاطے میں چلتے پھرتے محافظوں کو میں نے صاف دیکھ لیا تھا۔ ویسے بھی آنکھیں تاریکی میں دیکھنے کی عادی ہو گئی تھیں۔

کچھ دیر کے بعد چیکاس فائیو نے کہا۔ "چیف میں واپس آ رہا ہوں۔"

"اوکے آ جاؤ۔" میں نے کہا۔

☆☆☆☆

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

بڑا انوکھا اور پر اسرار عمل تھا۔ میری نگاہیں اب روشندان کا جائزہ لے رہی تھیں۔ چیکاس فائیو تھوڑی دیر کے بعد روشندان سے باہر نکلتا ہوا نظر آیا پھر جس انداز میں وہ یہاں سے وہاں تک پہنچا تھا۔ اسی انداز میں اس نے واپسی کا سفر شروع کر دیا اور تھوڑی دیر کے بعد وہ درخت پر پہنچ گیا۔ ہم نے اسے ہاتھ کا سہارا دے کر شاخ پر اتارا تھا۔

اس نے کہا۔ "چیف نیچے اتر جایئے۔"

چیکاس ٹو اور ون اس مشینی آنکڑے کو واپس لانے کے لئے کارروائیاں کر رہے تھے۔ اب اس وقت یہ موقع تو تھا نہیں کہ میں اس عمل کا جائزہ لیتا اور اس میں دلچسپی لیتا۔ باقی دو افراد نجانے کہاں گم ہوگئے تھے نظر نہیں آرہے تھے۔ نیچے پہنچ کر میں نے دل جمال اور خوبصورت خان سے ان کے بارے میں پوچھا تو دل جمال نے ایک درخت کی جانب اشارہ کر دیا اور میں اس سمت چل پڑا۔ میرے ساتھ خوبصورت خان۔ دل جمال اور باقی تین چیکاس بھی آگئے تھے۔ یہاں پہنچ کر معلوم ہوا کہ دو بھائیوں نے اوپر اپنا کام مکمل کرلیا ہے۔ درخت درخت چڑھنا پڑ رہا تھا لیکن مجھے کوئی دقت نہیں ہو رہی تھی کیونکہ میں بھی اس قدر نکما نہیں تھا کہ اس پھرتی کے لمحات میں کام نہ کرپاتا۔ درخت پر پہنچ کر میں نے دیکھا کہ وہاں مشین سے عمل مکمل کرلیا گیا ہے اور گودام نمبر دو میں جانے کے تمام انتظامات ہوگئے ہیں۔ ویسے یہ روشندان یقینی طور پر وہاں ہونے چاہیے تھے' کیونکہ گودام کو بالکل ہی بند نہیں رہنا چاہیے تھا مگر جس طرح یہ اس وقت ہمارے کام

آرہے تھے۔ وہ ایک دلچسپ بات تھی۔

اس بار چیکاس ون اور فور کا پروگرام تھا۔ پہلے تو چیکاس فائیو ہی گیا تھا' لیکن اب دو افراد اس گودام تک جانے کا ارادہ رکھتے تھے۔ چیکاس ون نے سب سے پہلے آغاز کیا اور وہ چیکاس فائیو سے بھی زیادہ تیز ثابت ہوا۔ دو ہی قدم چلنے کے بعد اس نے لمبی لمبی چھلانگیں لگائیں اور تار پر کودتا ہوا دیکھتے ہی دیکھتے روشندان تک پہنچ گیا۔ ابھی وہ روشندان کے قریب ہی تھا کہ چیکاس فور بھی اس انداز میں اس کے پیچھے چل پڑا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے ان ننھے ننھے انسانوں کو تاروں پر چلنے میں کوئی دقت نہ ہو رہی ہو۔ وہ اس طرح ان پر دوڑ رہے تھے جیسے سادہ اور سپاٹ زمین پر دوڑتے ہیں اور دل جمال اور خوبصورت خان کی آنکھیں حیرت سے پھٹی ہوئی تھیں۔

ہم نے اپنی تمام تر توجہ اس گودام اور احاطے کی جانب مبذول کر دی۔ پہلے گودام میں چیکاس فائیو کو کوئی چیز دستیاب نہیں ہوئی تھی وہ سرگوشی کے انداز میں مجھے اس گودام کی تفصیل بتا رہا تھا۔

"لوہے کا بہت بڑا دروازہ اسے بند کرتا ہے چیف' اس میں باقاعدہ ریلنگ لگی ہوئی ہے اور اس میں رنگ چلتے ہیں۔ صحیح معنوں میں وہ ایک آدمی کے ہاتھوں کھسکایا بھی نہیں جاسکتا۔ باقی نہ اس مضبوط دیوار میں کوئی کھڑکی ہے اور نہ ہی کوئی اور رخنہ۔ البتہ اس میں صرف نمک کی بوریاں چنی ہوئی ہیں۔ میں نے کچھ بوریاں پھاڑ کر بھی دیکھ لی تھیں۔ اوپر' نیچے ہر جگہ سے لیکن نمک کے علاوہ کچھ نہیں تھا......... ہاں اگر نمک کے اندر کوئی چیز ہو۔" اوہ میرے خدا۔ او میرے خدا۔ چیکاس فائیو کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔

"کیوں.........."

"چیف غلطی ہوگئی شاید۔" چیکاس فائیو بولا۔

"اب سسپنس پیدا کیے جاؤ گے یا کچھ کہو گے بھی۔"

"چیف یہ تو بڑا آسان عمل ہے کہ اسلحہ کو سیلوفین کی تھیلیوں میں پیک کرکے نمک کی بوریوں میں چھپا دیا جائے۔ چیف اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ نمک ہر چیز کو گلا دیتا ہے لیکن اگر پیکنگ مضبوط ہو تو دیکھنے والا سوچ بھی نہیں سکتا۔ او مائی گاڈ۔ او مائی گاڈ۔"

میں نے بھی چیکاس فائیو کی باتوں پر غور کیا تھا چیکاس فائیو نے کہا۔ "ٹھیک ہے۔

WWW.PAKSOCIETY.COM

ون اور فور کو ہدایت کر دی جائے کہ وہ پوری بوری کھول کر دیکھیں۔"

میں نے کوئی جواب نہیں دیا۔

تھوڑی دیر کے بعد چیکاس ون اور فور سے ٹرانسمیٹر پر رابطہ قائم ہوا۔ چیکاس ون نے کہا۔ "چیف یہ ایک وسیع و عریض گودام ہے' خاصی بڑی عمارت ہے ایک آفس بھی بنا ہوا ہے یہاں اور نمک کی بوریاں چنی ہوئی ہیں۔ بڑے بڑے خاص قسم کے کڑھاؤ یہاں رکھے ہوئے ہیں جن کے پاس مشینی بھٹیاں بھی ہیں' نجانے یہاں کیا ہوتا ہے چیف۔ نمک کی صنعت سے ناواقفیت رکھتے ہیں۔"

"فور پہنچ چکا ہے تمہارے پاس۔"

"ہاں میرے ساتھ ہی مصروف عمل ہے اور گودام کا جائزہ لے رہا ہے ویسے ان گوداموں میں رات کی روشنی والے بلب لگا دیئے گئے ہیں اور یہ مدھم مدھم روشنی یہاں پھیلی ہوئی ہے جس میں ہر چیز کو دیکھا جا سکتا ہے۔"

"ایک کام کرو۔ یہاں تم نمک کی بوریوں کو پھاڑ کر دیکھو بلکہ کوئی ایسی بوری جو تمہارے ہاتھ آجائے اور جسے تم بہ آسانی پوری طرح کھول کر دیکھ سکو تو ضرور اس کا جائزہ لو۔"

"اوکے چیف۔" چیکاس ون نے کہا اور میں دوسری طرف سے رابطے کا انتظام کرنے لگا۔

"تقریباً چار منٹ گزر گئے اور اس کے بعد چیکاس ون کی کپکپاتی آواز سنائی دی۔"

"ہاں ہاں میں سن رہا ہوں۔"

"چیف نمک کی بوری کے بالکل اندرونی حصے سے ایک بکس برآمد ہوا ہے اور اس بکس میں چیف جاپانی کرنسی ہے........ چیف جاپانی کرنسی اس بکس میں اوپر تک بھری ہوئی ہے اور اس کی مالیت بہت زیادہ ہے۔"

"کک........ کرنسی.........؟"

"ہاں چیف.........."

"اوہو......... تصویر بنالی ہے تم نے اس کی؟"

"میں تصویریں بنا رہا ہوں چیف اور فور دوسری بوری کھول رہا ہے۔"

کوئی پندرہ یا بیس منٹ اس طرح گزر گئے پھر فور کی آواز سنائی۔ "چیف یہاں جاپانی' فرانسیسی' برٹش اور امریکن کرنسی بہت بڑی مقدار میں موجود ہے۔"

"ہوں۔ تصویریں بنالو۔ باقی اور کوئی کام نہیں کرنا ہے۔" میں نے کہا اور چیکاس فور نے میری اس ہدایت پر عمل شروع کر دیا۔ گویا کرنسی کا معاملہ بھی ہے۔ ویسے یہ چھاپہ پوری طرح کامیاب رہا تھا۔

ابھی میں اس سوچ میں گم تھا کہ دفعتاً ایک بھیانک آواز فضا میں گونجی۔ بالکل ایسی ہی سائرن تھا جیسا جنگ کے موقع پر بلیک آؤٹ کے لئے بجایا جاتا ہے۔ نا صرف میں بلکہ دل جمال اور خوب صورت خان بھی اچھل پڑے۔ ایک لمحے میں ہمیں یہ اندازہ ہو گیا کہ سائرن اس عمارت میں گونجا ہے جو گودام نمبر دو کے طور پر اس وقت ہماری لسٹ پر تھی اور جہاں چیکاس ون اور فور کام کر رہے تھے۔ ایک لمحے میں ہمارے بدن میں شدید سنسنی دوڑ گئی۔ میں برق رفتاری سے درخت سے نیچے کود آیا۔ چیکاس بھی میرے ساتھ ہی آ گئے تھے اور تینوں میرے احکامات کے منتظر تھے۔ میں نے احاطے میں بھاگ دوڑ دیکھی اور اس کے فوراً ہی بعد کچھ ہوائی فائر ہوئے' ساتھ ہی سیٹیاں بھی بجائی جانے لگیں' ہمیں اب پوری طرح اندازہ ہو گیا کہ گودام میں کسی کی موجودگی کی خبر گودام کے محافظوں کو مل گئی ہے اور وہ مستعد ہو گئے۔ غالباً آپس میں ایک دوسرے سے رابطہ بھی ہے ان کا' میں نے کئی افراد کو بھاگتے ہوئے دیکھا۔ وہ اسی گودام نمبر دو کی جانب جا رہے تھے۔

تب میں نے سرد لہجے میں کہا۔ "چیکاس ون اور فور گودام میں پھنس گئے ہیں اور ہو سکتا ہے اب ان کی واپسی اس روشندان کے ذریعے ممکن نہ ہو۔ ہمیں ان کی مدد کرنا ہو گی۔"

چیکاس بھی تیار ہو گئے۔ دل جمال اور خوبصورت خان کے چہرے پر بھی سنسنی نظر آ رہی تھی۔ ہم سب منظم ہوئے اور پھر ایک دائرے کی شکل میں پھیل کر آہستہ آہستہ گودام نمبر دو کی جانب بڑھنے لگے۔ محافظوں کو تو اصل صورت حال کا علم نہیں تھا۔ سائرن رہ رہ کر بدستور بج رہا تھا۔ غالباً کوئی ایسا عمل ہو گیا تھا جس کا اندازہ چیکاس ون اور فور کو نہیں ہو سکا تھا۔ ہم لوگوں نے محافظوں کو احاطے میں داخل ہوتے ہوئے دیکھا۔ احاطے کا دروازہ کھل گیا تھا اور وہ سب عمارت کے بڑے دروازے کے سامنے جمع

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

ہوگئے۔ رفتہ رفتہ انہوں نے آپس میں گفتگو بھی شروع کر دی تھی لیکن ان کی آوازیں ہمارے کانوں تک لفظوں کی شکل میں نہیں پہنچ رہی تھیں۔ غالباً" وہ یہ فیصلہ کر رہے تھے کہ انہیں کیا کرنا چاہیے۔ پھر اچانک ہی ان پر گولیوں کی بارش ہوگئی۔ غالباً" چیکاس میں سے کوئی ایک یا دونوں روشندان تک پہنچ گئے تھے اور روشندان سے گیٹ کے سامنے والے حصے کا نشانہ لیا جاسکتا تھا۔ چنانچہ وہیں سے انہوں نے وہ فائرنگ شروع کی تھی جو بوتلیں کھلنے کی آوازوں جیسی تھی لیکن اس کے نتائج بڑے خوفناک ہوا کرتے تھے۔

محافظ بھی سنبھل گئے۔ ان کی تعداد بھی پندرہ سولہ سے کم نہیں تھی۔ غالباً" سارے گوداموں کے محافظ اس گودام پر جمع ہوگئے تھے۔ چیکاس ون فور نے یہ بڑا خطرہ مول لیا تھا اگر کہیں غلطی سے انہوں نے تاروں پر واپس بھاگنے کی کوشش کی تو یقینی طور پر ان محافظوں کا شکار ہو جائیں گے۔ میں نے ٹرانسیٹر آن کیا اور انہیں پکارنے لگا لیکن شاید وہ مصروفیت میں ٹرانسیٹر کی جانب توجہ دینا بھول گئے تھے۔ ادھر سے محافظوں نے بھی زبردست فائرنگ شروع کر دی تھی لیکن غالباً" انہیں یہ اندازہ نہیں ہوسکا تھا کہ یہ فائرنگ کدھر سے ہو رہی ہے اور وہ بس ادھر ادھر ہی گولیاں برسا رہے تھے۔ میرے پاس اب اس کے سوا اور کوئی چارہ کار نہیں تھا کہ محافظوں کو اپنی جانب متوجہ کرلوں تاکہ چیکاس ون اور فور کو وہاں سے نکل بھاگنے کا موقع مل جائے' چنانچہ ہم نے عقب سے فائرنگ شروع کر دی لیکن میں نے اپنے ساتھیوں کو ہدایت کی تھی کہ ان کا باقاعدہ نشانہ نہ لیا جائے۔ لیکن محافظوں نے صحیح سمت کا اندازہ لگانے کے بعد مورچوں بندی کرلی اور پھر وہاں سے براہ راست ہم پر گولیاں برسانے لگے۔ میں اشین گن سے گولیاں برسانے لگا اور رات کے سناٹے میں نہایت خوفناک آوازیں سنائی دینے لگیں۔ ادھر تینوں چیکاس بھی فائرنگ کر رہے تھے لیکن ان کی فائرنگ ایک طرح سے بے مقصد ہی تھی' کیونکہ وہ تو صرف نشانوں پر ہی کار آمد ہوسکتے تھے۔ میں نے سرگوشی سے ان سے کہا کہ وہ تینوں احاطے کے دروازے سے باہر نکل جائیں۔

ہم زمین پر لیٹ کر گولیاں برسا رہے تھے اور ہماری گولیوں کی بوچھاڑ نے ہمیں وقتی طور پر کامیاب کر دیا تھا یعنی یہ کہ ہم ان کی فائرنگ رکوانے میں کامیاب ہوگئے تھے۔ انہیں نشانہ لینے کا موقع نہیں مل رہا تھا اور غالباً" وہ اندھا دھند ایمونیشن ضائع نہیں کرنا

چاہتے تھے۔ تینوں چیکاس باہر نکل گئے۔ میں نے دل جمال اور خوبصورت خان کو بھی اشارہ کیا کہ وہ بھی کھسکتے ہوئے دروازے سے باہر نکل جائیں۔ میں نے کچھ دیر سوچا اور پھر آہستہ آہستہ پیچھے کھسکنے لگا۔ چیکاس اور دل جمال وغیرہ کو بھی میں نے اپنے عقب میں آنے کے لئے کہا تھا لیکن اب ہم اس گودام کی دیوار کے ساتھ ساتھ پھیل گئے اور یہ اندازہ لگانے لگے کہ ادھر سے محافظ کیا کر رہے ہیں۔ دفعتاً" ہی فضا کے سناٹے میں ایک آواز ابھری۔

"ہیلو......... ہیلو......... میں غلام خان بول رہا ہوں' گودام نمبر سولہ پر بڑا منظم حملہ ہوا ہے' پراسرار حملہ آور اشین گنوں سے گولیاں برسا رہے ہیں۔ ہم نے انہیں باہر تو نکال دیا ہے گودام سے مگر ابھی خطرہ موجود ہے۔ کچھ لوگ گودام میں بھی گھسے ہوئے ہیں۔ جی صاب خدا قسم ہمارے کو نہیں معلوم وہ کمبخت کدھر سے اندر آئے۔ ہمارا پہرہ ٹھیک لگا ہوا تھا۔ جی صاب۔ اچھا صاب' ٹھیک ہے صاب' ہم انتظار کرتا ہے صاب۔"

سناٹے کی وجہ سے یہ آواز صاف سنائی دی تھی پھر شاید آواز دبانے کی کوشش بھی نہیں کی گئی تھی۔ یا تو یہ اطلاع ٹرانسیٹر پر دی جارہی تھی یا پھر کوئی اور ذریعہ لیکن کوئی اور ذریعہ کیا ہوسکتا تھا سوائے ٹرانسیٹر ہی کے۔ البتہ ان الفاظ سے مجھے یہ اندازہ ہوگیا تھا کہ اب کوئی بیرونی کارروائی بھی شروع ہو جائے گی۔ چیکاس برادرز کا روشندان سے باہر آنا بے حد ضروری تھا اگر وہ دونوں وہاں پھنس گئے تو بڑی مشکل پیش آجائے گی۔ بہرطور میں سوچتا رہا' محافظوں نے ذہانت سے کام لیا تھا اور اندر سے باہر نہیں نکلے تھے پھر چونکہ باہر سے مدد بھی آرہی تھی اس لئے انہوں نے اندر ہی گھسے رہنا مناسب سمجھا تھا۔ ایک بار پھر ہم نے کوشش کی اور خوبصورت خان وغیرہ کو میں ساتھ لے کر گیٹ کے سامنے پہنچ گیا۔ میں یہ جائزہ لے رہا تھا کہ اندر کوئی تحریک ہے یا نہیں' لیکن محافظ اپنے مورچوں سے باہر نہیں نکلے تھے۔ ہم سے ان کا فاصلہ بھی زیادہ نہیں تھا اور وہ لوگ بھی رات کی اس تاریکی اور سناٹے میں آہٹیں سننے کی کوشش کر رہے تھے۔ ہم نے اچانک ہی ان پر پھر گولیوں کی بارش شروع کر دی۔ محافظوں نے اکا دکا جواب دیئے لیکن جس انداز میں ہم نے گولیاں برسائی تھیں۔ اس نے پھر انہیں مجبور کر دیا کہ وہ خاموشی ہی اختیار کریں۔

میں نے ٹرانسیٹر آن کرلیا تھا اور اس کے بعد میں چیخ کر بولا۔ "تم دونوں باہر نکلنے

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

کی کوشش کرو جس طرح بھی بن پڑے باہر نکل کر اپنی مطلوبہ جگہ پہنچ جاؤ۔

میں نے فوراً ہی پھر گولیوں کی بارش شروع کر دی۔ دوسری جانب سے بھی اب جواب ملنے لگا تھا۔ غالباً جس طرح میں نے ان کی آواز سنی تھی اسی طرح انہوں نے بھی ٹرانسیٹر پر میری آواز سن لی تھی اور گولیاں برسانے لگے تھے لیکن اب ان کا رخ اس دروازے کی جانب ہی تھا جو گودام سے باہر کی جانب کھلتا تھا۔ میرے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ میرا یہ طریقہ کار ایک طرح سے کارآمد بھی رہا تھا باہر نکلنے کے لئے ظاہر ہے وہ گودام کے گیٹ ہی کی جانب متوجہ ہو سکتے تھے اور ان کی نگاہیں اس سمت نہیں گئیں تھیں جہاں روشن دان سے تار بندھا ہوا تھا۔ البتہ میں ادھر ہی دیکھ رہا تھا' پھر میں نے دونوں قفتوں کو تار پر دوڑتے ہوئے دیکھا۔ خدا کی پناہ' دونوں ایک ساتھ آگے پیچھے تار پر دوڑ رہے تھے اور محافظوں کو بالکل اندازہ نہیں ہو سکا تھا کہ کوئی اس طریقے سے بھی سفر کر رہا ہے۔ جب وہ احاطے کی دیوار کے اوپر سے گزر گئے تو میں نے اطمینان کی سانس لی لیکن گولیوں کی رفتار ہم نے بھی تیز کر رکھی تھی۔ غالباً دو یا تین منٹ ہی بمشکل تمام گزرے ہوں گے' میں بس اتنا اندازہ کرلینا چاہتا تھا کہ چیکاس برادرز درخت تک پہنچ چکے ہیں اور انہوں نے اپنا کام کرلیا ہے یا نہیں۔ اس کے بعد ظاہر ہے مجھے بھی پیچھے ہٹنا تھا کیونکہ اب یہاں رکنا خطرے سے خالی نہیں تھا لیکن جو کچھ ہوا وہ میری توقع سے بہت مختلف ہوا۔ عقب سے ہمیں مشینوں کی آوازیں سنائی دی تھیں' کچھ گاڑیاں ادھر آرہی تھی۔

میں نے دل جمال اور خوبصورت خان سے کہا۔ "بھاگو ہمیں واپس بھاگنا ہے ٹرک کے قریب۔"

دل جمال اور خوبصورت خان نے فوراً ہی میری ہدایت پر عمل کیا۔ ہم نے وہ تیز روشنیاں دیکھ لی تھیں جو تعداد میں تین چار سے کم نہیں تھیں۔ ادھر چیکاس برادرز بھی درخت سے نیچے اتر آئے تھے۔ انہوں نے غالباً وہ مشین بھی واپس رکھ لی تھی جس کے ذریعے انہوں نے تیر پھینک کر اپنے وہاں تک کے سفر کا بندوبست کیا تھا۔ گویا اب ایک طرح سے صورت حال مکمل تھی' لیکن بد قسمتی یہ تھی کہ ہمیں سڑک عبور کرنی تھی۔ اگر ایسا نہ کرتے اور یہاں موجود ہوتے تب بھی گھیر لئے جانے کا اندیشہ تھا۔

Scanned and Uploaded By Nadeem

میں ایک لمحے تک سوچتا رہا اور اس کے بعد میں نے ان لوگوں کو منتشر انداز میں سڑک عبور کرکے دوسری جانب پہنچنے کے لئے کہا لیکن ہم اس کوشش میں ٹرکوں اور جیپوں کی روشنیوں سے نہ بچ سکے۔ غالباً دو ٹرک اور تین جیپیں تھیں جو برق رفتاری سے اسی سمت آرہی تھیں۔ سناٹے میں ہمیں دور ہی سے ان کی آوازیں سنائی دے گئی تھیں۔ پھر دیکھتے ہی دیکھتے ہم روشنی میں آگئے اور ٹرکوں وغیرہ سے ہم پر بے پناہ فائرنگ ہونے لگی۔ غالباً ٹرکوں پہ مشین گنیں نصب کی گئی تھیں۔ ہم جان کی بازی لگا کر دوڑے اور خوش بختی سے سڑک کی دوسری سمت نشیب میں پہنچ گئے لیکن یہ بھی صورت حال بہت خوفناک تھی کیونکہ روشنیوں کی زد میں آگئے تھے اور یہ اندازہ لگالیا گیا تھا کہ ہم کس سمت جا رہے ہیں۔ اس لئے اب ادھر خطرہ در پیش ہو سکتا تھا۔ کیا کیا جائے' کیا نہ کیا جائے۔ ہم اپنی مطلوبہ جگہ پہنچنے کے بجائے منصوبے کے تحت دوسری سمت رینگ گئے۔ وہ لوگ زیادہ سے زیادہ ہمارا ٹرک تلاش کریں گے جس میں بیٹھ کر ہم یہاں پہنچے ہیں اور اس پر توجہ رکھیں گے جب کہ ہم کوشش کریں گے کہ ٹرک سے اتنے فاصلے پر رہیں کہ وہ ہمیں تلاش نہ کر سکیں۔

بڑی سنسنی خیز اور دلچسپ صورت حال پیدا ہو گئی تھی۔ خوبصورت خان اور دل جمال کی ذہنی کیفیت کا تو میں صحیح طور پر اندازہ نہیں لگا پا رہا تھا حالانکہ اب تک انہوں نے جو کچھ کیا تھا وہ بڑی دلیری اور پامردی سے کیا تھا لیکن اب ذرا گھبرا جانے والی کیفیت پیدا ہو گئی تھی۔ وہ چوکنے تو بے شک نظر آرہے تھے لیکن بظاہر خوفزدہ نہیں محسوس ہوتے تھے' البتہ جہاں تک میرا معاملہ ہے میں پورے وثوق سے یہ بات کہہ سکتا ہوں کہ میرے دل میں خوف کا کوئی تاثر نہیں تھا۔ بس ایک تجسس ایک سنسنی اور یہ احساس کہ یہاں سے بغیر کسی نشان کے نکل جانا ہے۔ تھوڑی دیر میں ہمیں یہ اندازہ ہو گیا کہ وہ لوگ نیچے اتر کر چاروں طرف بکھر گئے ہیں۔ یہ صرف اس لئے ہوا تھا کہ انہوں نے ہمیں سڑک عبور کرکے اس سمت آتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔ ہم نے آپس میں سرگوشیاں کیں اور منصوبہ بنایا کہ آہستہ آہستہ سمٹ کر ٹرک کے قریب پہنچا جائے اور ہر شخص انفرادی طور پر عمل کرے۔ دل جمال نے کہا کہ اگر اسے ٹرک تک پہنچنے کا موقع مل گیا بغیر کسی دقت کے تو وہ ٹرک کو بہ آسانی سڑک پر لے جا سکتا ہے۔ اسے اس راستے کے بارے میں تھوڑا بہت

WWW.PAKSOCIETY.COM

علم ہے۔ تھوڑا سا کچے میں چلنا پڑے گا اور اس کے بعد ایک ایسی جگہ آتی ہے جہاں سے ٹرک کو بہ آسانی سڑک پر لے جاکر دوسری سمت بھگایا جاسکتا ہے لیکن سرسراہٹیں، آہٹیں صاف بتا رہی تھیں کہ وہ لوگ بھی ہم سے زیادہ دور نہیں ہیں۔

کچھ دیر کے لئے گہری خاموشی طاری ہوگئی اور ہم دم سادھ کر کھڑے ہوگئے۔ مدھم مدھم آوازیں بھی آرہی تھیں۔ وہ لوگ بھی خوفزدہ تھے کہ کہیں تاریکی میں چلنے والی کوئی گولی ان میں سے کسی کو نہ چاٹ جائے۔ اس لئے وہ بھی زیادہ متحرک نظر نہیں آرہے تھے۔ پھر تقریباً" پندرہ منٹ اسی طرح گزر گئے اور اس کے بعد میں نے ان لوگوں کو واپس جاتے ہوئے دیکھا۔ خوش بختی یہ تھی کہ ٹرک پر ان کی نگاہ نہیں پڑ سکی تھی۔ ویسے بھی ٹرک ہم نے جس جگہ کھڑا کیا تھا وہاں ایک مٹی کا بڑا سا ڈھیر لگا ہوا تھا۔ اس وقت ہم نے احتیاطاً" ہی ٹرک اس سمت اس لئے کھڑا کردیا تھا کہ اسے دیکھا نہ جاسکے لیکن اس کے یہ فوائد ہماری امید سے زیادہ تھے۔ وہ لوگ بھی بہت زیادہ آگے بڑھ کر نہیں دیکھنا چاہتے تھے کیونکہ انہیں بھی اس بات کا علم تھا کہ ہم لوگ بھی مسلح ہیں۔ واپسی کا سفر انہوں نے اس لئے اختیار کیا کہ گوداموں کا جائزہ لیا جاسکے، اس بات کے امکانات بھی تھے کہ وہاں کے گوداموں کو کوئی نقصان پہنچ چکا ہو۔ رفتہ رفتہ بہت سے آدمی سڑک پر نظر آئے اور ہم نے خاموشی ہی سے انہیں دیکھا۔ ویسے بھی ان سب کی بے مقصد ہلاکت کا کوئی تصور میرے ذہن میں نہیں تھا، کوئی مشکل ہی پیش آجائے تو کسی کو نقصان پہنچایا جاسکتا ہے۔ عام طور سے لوگوں کو قتل کرکے کوئی فائدہ نہیں حاصل ہوگا، بس نکل جانے کا مسئلہ ہے ایک بار موقع مل جائے تو یہاں سے نکلنے ہی پر اکتفا کی جائے، مزید کچھ دیر گزری تو احساس ہوا کہ اب ان کی سرگرمیاں یہاں ختم ہوگئی ہیں اور اس جگہ کوئی اور موجود نہیں ہے، خطرہ تو مول لینا ہی تھا۔ اگر وہ لوگ گوداموں کی طرف سے مطمئن ہوکر اس طرف پلٹ پڑے تو پھر صورت حال کافی مشکل ہو جائے گی۔ اول تو محافظوں ہی کی تعداد بہت زیادہ تھی، پھر ایک ٹرک اور جیپوں سے آنے والے کم لوگ نہیں ہوں گے۔

غالباً" وہ صحیح فیصلے نہیں کرپائے اور انہیں مکمل صورتحال کا علم نہیں ہوسکا اس بنیاد پر انہوں نے اپنی بھرپور کارروائی یہاں نہیں کی ہے بلکہ گوداموں کا جائزہ لینے چلے پڑے۔ چنانچہ اس موقع سے فائدہ اٹھالیا جائے۔ میں نے سب کو منظم کیا اور اس کے بعد ہم اللہ

کا نام لے کر ٹرک کی جانب چل پڑے۔ میرے ساتھ جیالے تھے جو میری ہدایت پر ہر خطرہ مول لینے کے لئے تیار تھے۔ دل جمال نے ٹرک پر کھڑے ہوکر چاروں طرف نظر دوڑائی اور ہم سب ٹرک میں گھس گئے۔ اس نے فوراً" ہی ٹرک اسٹارٹ کردیا تھا اور اس کے بعد وہ طوفانی رفتار سے وہاں سے آگے بڑھا۔ شکر تھا کہ عقب سے کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔ دل جمال پورے اعتماد کے ساتھ ٹرک کو تقریباً" کوئی دو سو گز کچے راستے پر لیتا چلا گیا اور اس کے بعد اس نے ہم سب کو ہوشیار کرکے ٹرک سڑک پر چڑھا دیا اور پھر اسے اس رفتار سے دوڑایا کہ آنکھیں ہی بند ہونے لگیں۔ عقب سے فائرنگ کی آواز سنائی دی لیکن فاصلہ بہت زیادہ تھا۔ فائرنگ ٹرک پر ہی کی جارہی تھی لیکن یہ بھی ایک احمقانہ عمل تھا کیونکہ ٹرک اس کی رینج میں نہیں تھا۔ تاہم پانچوں چیکاس برادرز نے عقبی پوزیشن سنبھال رکھی تھی اور مستعد تھے کہ اگر پیچھے سے تعاقب کیا جائے تو پھر جوابی کارروائی کریں لیکن اس کی ضرورت پیش نہیں آئی۔ ٹرک انتہائی برق رفتاری سے اپنا سفر طے کرتا ہوا آبادی میں داخل ہوگیا اور اس کے بعد اس کی رفتار سست ہوگئی۔ چیکاس برادرز فوراً" ہی پوشیدہ ہوگئے تھے تاکہ انہیں دیکھ نہ لیا جائے۔ یہاں معاملہ صرف ڈولی رباب ہی کا نہیں تھا بلکہ اصل دشمن تو بادل گل تھا جو نجانے کیا کیا کر رہا ہوگا۔ دل جمال کے گھر تک پہنچنے میں کوئی مشکل پیش نہیں آئی لیکن دل جمال ہمیں اتارنے کے بعد فوراً" واپس پلٹ پڑا تھا۔ ٹرک کے بارے میں یہ اندیشہ اب بھی اس کے دل میں تھا کہ کہیں اسے دیکھ نہ لیا گیا ہو اور پہچان نہ لیا جائے۔ خصوصاً" اس موتوگرام کی وجہ سے وہ زیادہ الجھن کا شکار تھا جو ٹرک پر بنا ہوا تھا۔ میں خوبصورت خان اور چیکاس برادرز کے ساتھ دل جمال کے گھر کے مخصوص حصے میں پہنچ گیا۔ یہاں ہم لوگوں نے اپنا سامان وغیرہ محفوظ کرلیا منہ ہاتھ دھویا اور اس کے بعد یکجا ہوگئے۔ دل جمال کی واپسی کا بے چینی سے انتظار تھا۔

خوبصورت خان کہنے لگا۔ ”بڑے منظم ہیں وہ لوگ لیکن ام لوگ نے بھی ہلچل مچایا ہے اور ابی وہ لوگ جب اصل صورت حال سے وقف ہوگا تو بہت پریشان ہوگا مگر صاب اب ام نے دو بھیڑیوں کو چھیڑ دیا ہے۔ بادل گل تو جو کچھ کرے گا وہ کرے گا ہی لیکن اب میں سمجھتا ہے کہ ڈولی رباب کا آدمی بھی اماری تلاش میں چل پڑے گا۔ ویسے خدا قسم مزا آتا ہے ام لوگ تو اب یہ سوچتا ہے کہ خاموش بیٹھ کر ہم کونسا زندگی گزارتا تھا۔“

دل جمال خیریت کے ساتھ واپس آگیا تو ہم لوگ بہت زیادہ مطمئن ہو گئے وہ کہنے لگا۔ "ابی میں چائے بناتا ہے چائے پیئے گا تو باتیں کرنے کا مزہ آئے گا۔"

چیکاس برادرز نے بھی اپنے اپنے لباس تبدیل کر لئے تھے چیکاس دن نے البتہ سرگوشی کے عالم میں مجھ سے کہا۔ "چیف ویسے میں اس جگہ کو زیادہ محفوظ نہیں سمجھتا۔ آپ کا کیا خیال ہے کیا یہ جگہ محفوظ ہے؟"

"یہاں یہی سب سے بڑا مسئلہ بن گیا ہے چیکاس دن ہم اور کوئی محفوظ جگہ تلاش بھی نہیں کر سکتے۔"

"تو پھر آپ مجھے ایک بات کی اجازت دیجئے۔"

"ہوں کہو۔"

"اس گھر کو ذرا محفوظ کر لیا جائے۔"

"کیسے؟"

"میں اس کی لوکیشن کا جائزہ لے چکا ہوں ہمیں یہاں مستعد رہنا ہوگا۔ چاروں طرف مورچہ بند کر لیتے ہیں اگر کوئی فوری خطرہ پیش آئے تو کم از کم اپنا بچاؤ تو کر سکتے ہیں۔"

میں نے گہری سانس لی اور چیکاس برادرز کو دیکھتا رہا پھر میں نے کہا۔ "اگر تم یہ کرنا چاہتے ہو تو میں دل جمال سے اجازت لے لوں۔"

چائے پیتے ہوئے میں نے یہ بات دل جمال سے کہی تو وہ ہنس کر بولا۔ "ابی صاب خدا کی قسم میرے کو تو جو مزہ آیا ہے میں آپ کو بول نہیں سکتا۔ آپ کا گھر ہے جو دل چاہے کرو۔"

چیکا برادرز اس معاملے میں ہمیشہ ہی ذہین ثابت ہوئے تھے۔ وہ جو کچھ بھی کرتے رہے میں نے اس پر غور نہیں کیا البتہ بعد میں مجھے یہ معلوم ہوا کہ انہوں نے رات کو بھی پہرے دینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ میں یہ بات اچھی طرح جانتا تھا کہ وہ کسی چیز سے خوفزدہ ہونے والوں میں سے نہیں ہیں لیکن میرے تحفظ اور اپنے اس مشن کی تکمیل کے لئے وہ کمربستہ تھے۔ خاص طور سے جبار کی موت نے ان کے ذہنوں پر بہت گہرا اثر ڈالا تھا۔ وہ اظہار تو نہیں کرتے تھے اپنی کیفیات کا لیکن میں ان کی افسردگی محسوس کر چکا تھا۔

دوسرے دن دل جمال نے کہا۔ "آپ لوگ آرام کرو صاب میں چلتا ہوں ابی تھوڑا کام ہے۔ دو گھنٹے میں واپس آجائے گا خوبصورت خان بھی میرے ساتھ جاتا ہے۔"

خوبصورت خان نے کہا۔ "میں ذرا شہر کی حالت معلوم کر لوں۔ آپ کو کہیں جانا تو نہیں ہے صاب۔"

"نہیں، ہم تو تمہارے مہمان ہیں۔"

"صاب آپ فکر نہ کرو بس جس کام کا ام نے آغاز کیا ہوا ہے ابی اللہ کا فضل رہا تو اسے پورا کئے بغیر آرام کا سانس نہیں لے گا۔"

میں متاثر نگاہوں سے ان دونوں محب وطن افراد کو دیکھنے لگا دل میں تو بہت کچھ تھا ان سب کے لئے لیکن ابھی منزل نہیں آئی تھی۔ رشید ناگی وغیرہ کو بھی اگر روک لیتا تو اس کے بہتر نتائج نہیں نکلتے سوائے اس کے کہ مزید خطرات مول لینے پڑتے اور ان کے لئے فکر مند رہتا۔ اب دیکھنا یہ تھا کہ بادل گل اور ڈولی رباب ان واقعات کے بعد کس رد عمل کا اظہار کرتے ہیں۔

دوپہر کو ساڑھے بارہ بجے دل جمال آگیا ابھی ہم اس سے کچھ پوچھ بھی نہ پائے تھے کہ شہد دل کی بیوی زرینہ آگئی۔ دل جمال اس کی بہت عزت کرتا تھا۔

"تم لوگوں کے لئے ایک خبر لائی ہوں۔" اس نے کہا۔ وہ گہری نظروں سے ہمارا جائزہ لے رہی تھی۔

"کیسا خبر بہن صاب۔" دل جمال نے پوچھا۔

"تم اجمل شاہ کو جانتے ہو نا دل جمال وہ تمہارے بھائی کے ٹکڑوں پر پل کر جوان ہوا ہے ہمارا وفادار ہے وہ مگر ڈولی رباب کا نوکر ہے۔"

"میں جانتا ہے۔" دل جمال نے کہا۔

"یہ بھی جانتے ہو تم کہ اجمل شاہ کو پیٹ کا بیماری ہے۔ کوئی بات اس کے کانوں میں پڑ جائے تو اس کا ہاضمہ اس وقت تک خراب رہتا ہے۔ جب تک وہ بات پیٹ سے نہ نکال لے۔"

"جانتا ہے ام۔" دل جمال ہنس پڑا۔

"ڈولی رباب کی گاڑی چلاتا ہے۔ وہ۔ اس لئے اس کے قریب رہتا ہے۔ رات کو

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

ڈولی رباب کے گوداموں پر کچھ گڑ بڑ ہوا ہے۔" زرینہ نے کہا اور میں محتاط ہوگیا۔ شہ دل کی بیوہ میری کیفیات سے بے نیاز واقعات بتا رہی تھی اس نے کہا "گوداموں میں باہر کا لوگ داخل ہوا۔ وہ ادھر کیا کیا' یہ نہیں معلوم۔" مگر ڈولی رباب بہت پریشان ہوگیا اور پھر وہ سیدھا بادل گل کا پاس پہنچا۔

"ادھر تو جانا ہی تھا اس کو۔" دل جمال بولا۔

"اجمل شاہ نے بتایا کہ ادھر بادل گل بھی بہت پریشان تھا۔ اس نے ڈولی رباب کو بولا کہ ادھر کوئی باقاعدہ کام ہوتا ہے۔ ہوسکتا ہے سرکاری لوگ ہمارے خلاف کام کر رہا ہو' یہ بھی ہوسکتا ہے۔ کوئی اور سازش کرکے ادھر اپنا قدم جمانا چاہتا ہو۔ اس بات کا چھان بین ضروری ہے۔ ڈولی رباب نے کہا کہ کوئی ایسا کام ہونا چاہیے جس سے وہ لوگ روشنی میں آئے' تو بادل گل نے جواب دیا کہ اس کا ایک ہی حل ہے وہ یہ کہ اس شہر سے سارے باہر والوں کو بھگا دیا جائے۔ پہلے ان لوگ کا صفایا کیا جائے اور اس کے بعد یہ دیکھا جائے کہ مقامی آدمیوں میں سے کون اس سلسلے میں کام کر رہا ہے۔ اجمل شاہ نے بتایا ہے کہ آج سے باہر والا لوگ کے خلاف کام شروع ہو جائے گا۔ ڈولی رباب اور بادل گل کا آدمی ہوٹلوں میں گھس کر لوٹ مار کرے گا۔ ان لوگ کو زخمی بھی کرے گا اور ایسا واقعات صبح سے شام تک بہت سا ہوگا۔ جس کے بعد ادھر باہر والا لوگ نہیں رکے گا۔ یہ آپریشن وہ لوگ آج ہی سے شروع کرتا ہے۔ مجھے چونکہ یہ بات معلوم تھا کہ ادھر مہمان آیا ہوا ہے اور وہ بھی کچھ کر رہا ہے اور یہ بھی میرا فرض تھا کہ میں آپ لوگوں کو اس بارے میں بتائے' سو ادھر چلی آئی۔" بہت بڑا انکشاف ہوا تھا یہ۔ فی الحال ہم صرف چھ افراد تھے۔ زرینہ تو چلی گئی لیکن میں گہری سوچوں میں ڈوبا رہا۔

دل جمال کہنے لگا۔ "آپ لوگ کے لئے تو یہ جگہ بالکل محفوظ ہے۔ آپ ادھر بے فکر ہے صاب' لیکن اگر آپ یہ سوچے کہ ادھر آپ غیر محفوظ ہے' تو آپ کے لئے کسی اور جگہ کا بندوبست کیا جاوے۔"

"نہیں دل جمال جب تم اس جگہ کو محفوظ کہتے ہو تو یقیناً" یہ محفوظ ہی ہوگی' میں ایک بات سوچ رہا ہوں۔"

"بولو صاب میرے کو بولو' ابی میں تمہارا غلام ہے۔"

"اجمل شاہ ہمارے ہاتھ کیسے لگ سکتا ہے؟ ابھی وہ ڈولی رباب کا ڈرائیور ہے اور جیسا کہ زرینہ نے بتایا کہ اس کی ناک کا بال ہے میرا مطلب ہے اس کے ساتھ رہتا ہے۔ تو یہ شخص تو ہمارے لئے بڑے کام کا ثابت ہوسکتا ہے۔ کوئی ایسی ترکیب سوچو' دل جمال کہ اجمل شاہ سے ہماری دوستی ہوسکے۔"

جواب میں دل جمال نے زوردار قہقہہ لگایا

میں چونک کر اسے دیکھنے لگا۔ "کیوں دل جمال اس میں ہنسنے کیا بات ہے؟"

"ابی میرے کو ایک بات پر ہنسی آتا ہے' صاب وہ جو بولتا ہے ناں کہ بغل میں لڑکا اور شہر میں ڈھنڈورا۔ صاب اجمل شاہ جو ہے ناں وہ خوبصورت خان کا بچپن کا دوست ہے۔ آپ یہ سمجھ لو اگر خوبصورت خان' اجمل شاہ کو یہ بولے کہ تم اپنا ناک کاٹ کر ادھر سامنے رکھ دو تو اجمل شاہ ناک ہی نہیں اپنا کان بھی کاٹ دے گا۔ یہ سوچ کر کہ خوبصورت خان کو کہیں بعد میں کہنے کا ضرورت نہ پیش آئے۔"

میں حیرت اور دلچسپی سے دل جمال کو دیکھنے لگا۔ میں نے کہا۔ "کیا واقعی.........؟"

"ابی صاب میں آپ کو جھوٹ بولے گا۔ خوبصورت خان آئے تو اس سے بات کرلو وہ آپ کو خود بتادے گا۔"

"یہ تو بہت اچھی بات ہوئی۔ دیکھو ناں ہم لوگ خلوص دل سے کام کر رہے ہیں تو ہمارے راستے آسان ہوتے جا رہے ہیں۔ اجمل شاہ تو ہمارے لئے بہت کارآمد آدمی ثابت ہوگا۔"

"ابی صاب' بات اصل میں ایسا ہوا کہ ادھر سارا لوگ ان سارا بات سے پریشان تو ہے مگر آپ دیکھو ہم ایک پیش گوئی کرتا ہے۔ باہر سے آنا والا لوگ کے خلاف کام شروع ہوگا ادھر کا پولیس ادھر ادھر بھاگتا پھرے گا۔ مگر ایک آدمی گرفتار ہو جائے تو دل جمال کا ناک کاٹ لینا صاب۔ اس کا وجہ یہ ہے کہ سارے کا سارا پولیس ان لوگ کے لئے کام کرتا ہے۔ کوئی گورنمنٹ کے لئے کام نہیں کرتا' ادھر سے اس کو زیادہ پیسہ ملتا ہے تو صاب بات اصل میں یہ بولا ام کہ ادھر سارا بات ام سوچا مگر کیا کرسکتا ہے۔ وہ لوگ طاقت والا ہے۔ پیسے کا طاقت ہے اس کے پاس۔ سب خرید سکتا ہے۔ اجمل شاہ اس کا ڈرائیور ہے مگر ہم لوگ کبھی ایسا کوئی بات نہیں سوچا کہ اس کے خلاف کام کرے۔ غریب لوگ

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

ہے صاب' بس پیٹ بھرنے کا مزدوری کرتا۔ جنگ نہیں کر سکتا ہے۔"

"ٹھیک ہے میں سمجھتا ہوں اس صورت حال کو۔" میں نے کہا۔

خوبصورت خان تقریباً" ساڑھے چھ بجے واپس آیا تھا عجیب سی کیفیات کا شکار تھا' آکر کہنے لگا۔ "شہر کی حالت تو بہت خراب ہو گئی ہے۔ ایسا لگتا ہے جیسے ڈاکوؤں کی پوری فوج حملہ آور ہوئی ہو تمام علاقوں میں ایسا وارداتیں ہوا ہے۔ دو چار لوگوں کو چھرے بھی مار دیا گیا ہے ڈاکو لوگ ان کو لوٹتا ہے۔ ان کا رقم چھین لیتا ہے اور فرار ہو جاتا ہے۔ پولیس پورا شہر میں بھاگا بھاگا پھر رہا ہے مگر ایک بھی آدمی گرفتار نہیں ہوا۔"

دل جمال نے مسکراتی نگاہوں سے مجھے دیکھا۔

میں نے گردن ہلاتے ہوئے کہا۔ "تمہارا کیا خیال ہے خوبصورت خان یہ سب کیا ہو سکتا ہے۔"

"سمجھ میں نہیں آیا صاب' بالکل سمجھ میں نہیں آیا' پر ایک بات پر غور کیا ام۔"

"وہ کیا؟"

"جتنا لوگ کو لوٹا گیا ہے وہ سب سیر کرنے والا لوگ ہے۔ جو باہر سے ادھر آیا ہے۔ اس میں فارن کا لوگ بھی ہے صاب' سفیدی چمڑی والا۔"

"ہوں۔" میں نے گردن ہلائی۔

دل جمال کے دانت نکلے ہوئے دیکھ کر خوبصورت خان نے کہا۔

"اوئے پاگلا تو ہنستا ہے یار' میں سوچتا ہے یہ ہوتا کیا ہے۔ ابی یہ کون سا نیا قدم ہے۔ ویسے صاب ایک بات میں آپ کو بولوں' شہر میں سنسنی پھیلا ہوا ہے۔ ڈولی رباب نے سچ مچ اس سلسلے میں کوئی بڑا کام کیا ہے۔ پر امارا سمجھ میں نہیں آیا۔"

"چھوڑو۔ یار تم ابی آکر بتاتا ہے۔ ابی ہم لوگ کو بہت پہلے یہ بات معلوم ہو چکا ہے۔"

"کیسے۔؟" خوبصورت خان نے چونک کر پوچھا۔

"ابی چھوڑو یار اور بہت سا کام جادو سے ہوتا ہے ہمارا صاب تم سے کچھ بات کرنا چاہتا ہے۔"

"خوبصورت خان! کیا اجمل شاہ تمہارا دوست ہے' وہ جو ڈولی رباب کا ڈرائیور

ہے؟"

"دوست نہیں صاب وہ میرا چھوٹا بھائی ہے۔ بچپن سے میرا ساتھ رہا۔ میرا ماں اس کو بیٹا بولتا ہے۔"

"واہ پھر تو مزا آگیا' تمہیں اس پر پورا بھروسہ ہے؟"

"میرا بات چھوڑو صاب اگر آپ کو خوبصورت خان پر بھروسہ ہے تو خوبصورت خان کو اجمل شاہ پر بھروسہ ہے۔"

"وہ ہمارے ہاتھ لگ سکتا ہے۔ پوری رازداری کے ساتھ؟"

"ابی تھوڑا دیر میں آپ کے پاس پہنچ جائے گا۔ اوئے دل جمال اب تم جاؤ اجمل شاہ کو ادھر ہی بلا کر لے آؤ۔"

"جاتا ہے یارا' تم حکم دے گا تو کیسے نہیں جائے گا۔" دل جمال نے کہا اور تھوڑی دیر کے بعد وہ وہاں سے چلا گیا۔

خوبصورت خان کہنے لگا۔ "صاب یہ سب کیا ہوتا ہے؟"

"فکر مت کرو جب گیڈر کی موت آتی ہے نا خان' تو وہ شہر کی جانب دوڑ پڑتا ہے۔ تم یوں سمجھ لو کہ تمہاری اس آبادی میں اب دو اژدھوں کے برے دن آگئے ہیں' جنہوں نے تمہاری اس پوری آبادی کو اپنے حصار میں لے رکھا تھا۔"

"صاب خدا قسم ام تو یوم نجات منائے گا۔ میں آپ کو ادھر کا رہنے والا لوگ کا دل کا بات بتاتا ہے۔ ابی اور بہت اچھا لوگ رہتا ہے مگر کیا کرے مجبور ہے' بے بس ہے وہ چاہتا ہے کہ ان لوگ کا چنگل سے نکل جائے مگر گولی کون کھائے گا صاب۔ آپ خود سوچو سب جینا چاہتا ہے۔ ابی آپ نے میرے کو بدل دیا مگر میں بھی یہ بات سوچتا تھا کہ بادل گل یا ڈولی رباب کا خلاف آواز نکال کر کون موت کو گلے لگائے۔"

"فکر مت کرو اب ان لوگوں کے برے دن آگئے ہیں۔"

"لگتا ہے صاب میرے کو لگتا ہے۔ مگر اجمل شاہ سے آپ کیا کام لے گا؟"

"اجمل شاہ نے زرینہ کو یہ ساری صورت حال بتا دی تھی' میرا مطلب ہے کہ کس طرح ڈولی رباب پریشان ہو کر بادل گل کے پاس پہنچا اور ان لوگوں میں میٹنگ ہوئی اور لوٹ مار بھی اسی کا ایک حصہ ہے۔ وہ سب ڈولی رباب اور بادل گل کے آدمی ہیں اور اس

Scanned and Uploaded By Nadeem
NADEEM
WWW.PAKSOCIETY.COM

لئے باہر سے آنے والوں کے خلاف یہ کارروائی کر رہے ہیں کہ وہ یہاں سے بھاگ جائیں اور کالی بھیڑ سامنے آجائے۔"

"کالا بھیڑ کون صاب؟"

"ہم لوگ۔" میں نے جواب دیا۔

خوبصورت خان گردن ہلانے لگا پھر وہ تھوڑی دیر کے بعد بولا۔ "اجمل شاہ ہمارے بہت کام کا ثابت ہوگا۔ ڈولی رباب کا بارے میں فسٹ کلاس رپورٹ دے گا۔ میرے کو خیال ہی نہیں آیا تھا صاب۔"

"اور تم کہتے ہو کہ وہ تمہارے پورے بھروسے کا آدمی ہے۔"

"اس کا طرف سے آپ بالکل بے فکر رہو اگر ام آپ کے بھروسے کا آدمی ہے تو اجمل شاہ بھی آپ کے بھروسے کا آدمی ہے۔ زریشہ آپ کو بالکل ٹھیک بولا۔ وہ پیٹ کا ہلکا ہے مگر اپنی زندگی تو نہیں دے سکتا۔ میں اس کے لئے زندگی ہی ہے صاب' میں اگر اس کو بول دے گا کہ یہ بات کدر نہیں جانا چاہیے تو کبھی نہیں جائے گا۔"

"پھر اس سے ملاقات؟"

"آپ بالکل بے فکر رہو آج رات کو وہ ادر آئے گا۔" خوبصورت خان نے کہا۔

میں نے اس دوران ایک منصوبہ بنا لیا تھا اور اجمل شاہ اس منصوبے میں نہایت کار آمد ثابت ہو سکتا تھا۔ چنانچہ اب مجھے اجمل شاہ کا انتظار تھا۔

رات کو تقریباً ساڑھے دس بجے خوبصورت خان' اجمل شاہ کے ساتھ اندر داخل ہوا۔ دبلے پتلے بدن کا خوبصورت شکل و صورت کا آدمی تھا' مجھے سلام کیا۔ متجس نگاہوں سے مجھے دیکھ رہا تھا۔

خوبصورت خان نے اس کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔ "یہ ہے اجمل شاہ۔"

میں نے سلسلہ گفتگو یوں شروع کیا۔ "اجمل شاہ' دراصل دل جمال اور خوبصورت خان نے تمہارے بارے میں اتنے اچھے الفاظ استعمال کئے کہ میرا دل تم سے ملنے کو چاہنے لگا۔ تم میرے بارے میں نہیں جانتے' خوبصورت خان نے تمہیں میرے بارے میں کیا بتایا ہے' یہ میں نہیں جانتا لیکن تمہارے بارے میں مجھے سب معلوم ہے۔"

"صاب میں اجمل شاہ کو یہ بتایا کہ اگر وہ میرا دوست ہے' میرا بھائی ہے' میرے

بچپن کا ساتھ نبھانا چاہتا ہے تو میرا صاب سے بات کرے اور میرا صاب جو چاہے اس کے لئے کام کرے۔ یہ نہ پوچھے کہ اس کام میں کیا نفع ہے کیا نقصان ہے۔ بس آنکھیں بند کر کے کام کرے' یہ بولتا ہے کہ یہ تیار ہے۔"

"تم لوگوں کی دوستی پر مجھے رشک آتا ہے۔ اجمل شاہ دراصل میں تم جیسے اچھے نوجوانوں سے دل کی بات چھپانا ضروری نہیں سمجھتا۔ یہ تمہاری بستی ہے۔ تمہاری آبادی ہے۔ خوبصورت خان نے مجھے اس بستی کے وہ تاریک پہلو دکھائے ہیں۔ جہاں انسان نما جانور بستے ہیں۔ وہ انسانوں کی سی زندگی بسر نہیں کرتے۔ میری دلی آرزو ہے اجمل شاہ کہ انہیں بھی انسانوں جیسی زندگی ملے۔ اس کے لئے میں کیا کر سکتا ہوں یا کیا کروں گا' یہ ایک الگ بحث ہے' تم سے میں چند کام چاہتا ہوں۔ کیا تم میرے لئے وہ کام سرانجام دو گے؟"

"صاب بس ایک بات بولے گا۔ خدا قسم' پورا ایمانداری' پورا رازداری سے آپ کے لئے ہر کام کرے گا یہ اجمل شاہ کا وعدہ ہے خوبصورت خان قسم کھا کر کہتا ہے کہ آپ کو امارا ذات سے کبھی کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔"

میں بہت متاثر ہوا میں نے کہا۔ "اب میرے پاس شک کی کوئی گنجائش نہیں رہتی۔ دراصل ڈولی رباب کے نمک کے کارخانوں کے بارے میں ہم ہی لوگ معلومات حاصل کرنے گئے تھے اور ہماری ہی وجہ سے ڈولی رباب اور بادل گل یہاں موجود غیر ملکیوں کو پریشان کر رہے ہیں یا ان سب کو جو باہر سے سیرو سیاحت کے لئے آئے ہوئے ہیں۔"

اجمل شاہ کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں اس نے آہستہ سے کہا۔ "صاب وہ چھوٹا بچہ لوگ آپ کے ساتھ ہے۔"

میں نے اس سے زیادہ حیرت کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔ "تمہیں ان کے بارے میں کیسے علم؟"

"اپی ڈولی رباب کے ساتھی لوگوں نے اس کو اشارہ دیا ہے کہ وہ لوگ چھوٹا قد کا مالک ہے۔ صاب کام ہوتا ہے ان کے خلاف۔ اپی تھوڑے دن پہلے بادل گل نے ایک آدمی کو ختم کیا اور اس کا لاش چوک پر لٹکایا۔ چھوٹا چھوٹا لوگ نے جو چھوٹے قد کا بڑا

WWW.PAKSOCIETY.COM

لوگ ہے اس لاش کو ادر سے حاصل کیا اور بادل گل کے بارہ آدمیوں کو جان سے مار دیا۔

ڈولی رباب اور بادل گل میرے اوپر بہت بھروسہ کرتا ہے۔ وہ لوگ آپس میں بات کیا کہ بونا لوگ گورنمنٹ کا آدمی ہے اور ان لوگ کے خلاف کام کرتا ہے۔ صاب وہ بونا لوگ کا تلاش میں ہے اور اس کے بارے میں یہ فیصلہ کرچکا ہے کہ اس کو جدر دیکھے جان سے ماردے' یہ بات ہے صاب اور ابی جو غیر ملکی لوگ کو مارا جارہا ہے وہ اسی پروگرام کے لئے مارا جارہا ہے۔"

"میں صاب' ڈولی رباب کے ساتھ بہت عرصے سے کام کرتا ہے مگر اب دیکھو برا آدمی تو برا ہی ہوتا ہے ناصاب' اگر مالک برا ہو اور یہ دیکھتا ہو ام کہ وہ انسانوں کو نقصان پہنچاتا ہے تو یا تو پھر ایسا ہونا چاہیے کہ ہمارے ہاتھ میں بھی بندوق ہو اور ام بھی اس کا ساتھی بن جائیں لیکن اگر ایسا نہیں ہے اور اللہ کو جواب دینے کا خیال دل میں ہے' تو صاب پھر اس کے خلاف کام کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔ ابھی ام آپ کو پورا ایمانداری سے بولے' اگر محکمہ پولیس ہمارا بات سنتا تو خدا قسم ہم ڈولی رباب کے بارے مین ادھر سب بات بتا دیتا مگر ام جانتا ہے کہ اگر ام ایسا کرنے جائے گا تو ادھر سے زندہ واپس نہیں آئے گا۔"

"گویا اجمل شاہ' تم ہمارے لئے کام کرنے پر آمادہ ہو۔"

"ہاں صاب اگر وہ انسانیت کا خدمت کا کام ہو۔"

"اپنی زبان سے کہنا اچھا نہیں لگتا' اجمل شاہ لیکن آنے والا وقت بتائے گا کہ میں ان دونوں شیطانوں کو ختم کر کے صرف انسانی بھلائی چاہتا ہوں' یہ ہمارا وطن ہے ہماری زمین ہے۔ یہاں جتنے برے لوگ رہتے ہیں وہ ہمارے دشمن ہیں اور ہم دشمنوں کا خاتمہ چاہتے ہیں۔"

"ایک بات بولوں صاب آپ کو۔" اچانک اجمل شاہ نے کچھ یاد کر کے کہا۔

"ہاں کہو۔"

"صاب' اگر آپ کچھ کر سکتا ہے تو ایک کام کرلو جس طرح بھی بن پڑے' آپ جنرل رباب کو پکڑلو۔"

"جنرل رباب.........؟" میں نے سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھا۔

"ڈولی رباب کا اکلوتا بیٹا ہے۔ باہر کے ملک میں رہ کر آیا ہے اور ڈولی رباب کا زندگی اس میں ہے۔ وہ اپنے بیٹے کو اتنا چاہتا ہے کہ اس کے لئے زمانے بھر کو آگ لگانے کو تیار ہو جائے گا۔ اس کا چھ بیٹی ہے اور ایک ہی بیٹا ہے۔"

"مگر ایک بات میں بھی بولوں صاب۔" خوبصورت خان نے کہا۔ "جنرل رباب اپنے باپ سے بالکل مختلف ہے۔ کبھی پرانا بستی میں نکل جاتا ہے تو لوگوں کو اتنا کچھ دے آتا ہے کہ سارا بستی اس کو دعائیں دیتا ہے۔ وہ صاب بہت عجیب سا آدمی ہے۔ ہم لوگ کا سمجھ میں نہیں آتا' کبھی فرشتہ' کبھی شیطان' دل چاہتا ہے تو لاکھوں لٹا دیتا ہے اور نہیں دل چاہتا تو ایک پیسہ تک چھین لیتا ہے۔"

"ہوں' بڑی اچھی بات بتائی تم نے' مگر جنرل رباب ہمارے ہاتھ کیسے لگ سکتا ہے؟"

"یہ میرا ذمہ داری چھوڑو صاب' میں اس کو آپ کا ہاتھ لگائے گا۔" اجمل شاہ نے کہا۔

"کیسے.........؟"

"کبھی کبھی میرے کو لے کر جاتا ہے وہ نشے کا عادی ہے' ایک جگہ سے نشہ کرتا ہے' وہ ادھر جا کر بیٹھتا ہے اور چوبیس چوبیس گھنٹے ادھر رہتا ہے۔ جب بھی وہ ادھر جائے گا میں آپ کو بھی ادھر پہنچا دے گا۔"

"ٹھیک ہے ویسے اجمل شاہ ڈولی رباب کے ہر قدم پر نظر رکھو۔ وہ جو کچھ بھی بات کرتا ہے جس سے بھی' کوشش کرو کہ وہ بات سنو اور اس کے بعد ہم لوگوں کو بتا دو۔"

"آپ بے فکر رہو اجمل شاہ آپ کا سپاہی ہے۔" اجمل شاہ نے سینے پر ہاتھ رکھ کر کہا اور میں گردن ہلانے لگا۔

بہرحال ٹیم بنتی جارہی تھی اور بادل گل کی گردن میں ہمارا حلقہ تنگ ہوتا جارہا تھا لیکن وہ صاحب اثر تھا۔ ہر ممکن طریقے سے وہ ہمیں تلاش کر رہا تھا۔ خوبصورت خان' دل جمال اور اب اجمل شاہ بھی ہمیں اس کی اطلاع دے رہے تھے۔ شہر کی حالت واقعی بہت خراب تھی لیکن بھلا پانچ بونوں کو وہ لوگ کیسے تلاش کر سکتے تھے؟

میں نے چیکاس برادرز کی ایک اور حرکت دیکھی۔ انہوں نے غالباً دل جمال ہی

WWW.PAKSOCIETY.COM

سے مل کر لکڑی کے بڑے بڑے ڈنڈے منگوائے تھے اور انہیں تقریباً تین تین فٹ کا کٹوالیا تھا۔ پھر وہ انہیں اپنی مرضی کے مطابق درست کرتے رہے تھے اور اس کے بعد میں نے انہیں دل جمال کے احاطے میں چہل قدمی کرتے اور بھاگتے دوڑتے دیکھا۔ وہ ان ڈنڈوں پر بھاگ دوڑ کر رہے تھے اور کوئی بھی نہیں کہہ سکتا تھا کہ وہ چھوٹے قد کے لوگ ہیں یا ان کے پیروں میں ڈنڈے بندھے ہوئے ہیں اور ان سے انہوں نے اپنا قد بڑھا لیا ہے۔

چیکاس تھری نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "مسئلہ لباس کا آجاتا ہے ہمیں چھ فٹ انسان کے لباس درکار ہوں گے۔"

"تم لوگ نجانے کیا ہو.......... کیا ان ڈنڈوں پر بھاگ دوڑ بھی کرسکتے ہو؟"

"تیز رفتاری کے ساتھ، یقین نہ آئے تو دوڑ کر دیکھ لیجئے، یہ دیکھیے۔" وہ پانچوں کے پانچوں صحن میں رقص کرنے لگے، قلابازیاں کھائیں، بھاگے دوڑے، جتنی جگہ تھی اس میں، انہوں نے اپنی برق رفتاری کا مظاہر کرکے ہمیں ششدر کردیا۔ دل جمال تو پیٹ پکڑ پکڑ کر قہقہے لگا رہا تھا۔

خوبصورت خان پھٹی پھٹی آنکھوں سے انہیں دیکھ رہا تھا پھر اس نے آہستہ سے کہا۔ "سچ بولتا ہے صاب، یہ لوگ انسان کا بچہ نئیں ہے۔ آپ کو تھوڑے دن کے بعد معلوم ہو جائے گا کہ یہ کسی سیارے کا مخلوق ہے۔"

"یہ ساری باتیں اپنی جگہ ہیں۔ اجمل شاہ نے ابھی تک کوئی رپورٹ نہیں دی۔"

"اجمل شاہ آج شام کو آنے کیلئے کہہ گیا ہے۔ مجھے راستے میں ملا تھا۔" خوبصورت خان نے بتایا۔

"باہر کیا صورتحال ہے؟"

"کچھ نہیں صاب، بس باہر کے لوگ ادھر سے جارہے ہیں۔ بہت سے ہوٹل خالی ہوگئے ہیں۔ ایک عجیب سا خوف پھیل گئی ہے۔ ہوٹل کا کاروبار کرنے والوں میں اور دوسرے لوگوں میں بھی کیونکہ یہاں زیادہ تر غیر ملکی سیاحوں کی وجہ سے لوگوں کا کاروبار چلتا ہے۔ ابھی سارا لوگ پریشان ہوتا ہے۔"

"ہوں، اور پولیس کی طرف سے تو کوئی کارروائی نہیں ہو رہی؟"

جواب میں خوب صورت خان ہنس پڑا۔ پھر بولا۔ "جو کارروائی ہو رہی ہے صاب، وہ تو ہو رہی ہے لیکن اس احتیاط کے ساتھ کہ ڈولی رباب یا بادل گل کو کوئی نقصان نہ پہنچ جائے۔"

میں دانت بھینچ کر خاموش ہوگیا۔ اب یہ دو نام میرے لئے زخم کی حیثیت اختیار کر گئے تھے اور میں یہ محسوس کر رہا تھا کہ ان کا جلد خاتمہ ہونا چاہیے ورنہ برائیاں بڑھتی ہی چلی جائیں گی۔

☆☆☆☆

WWW.PAKSOCIETY.COM